۲۷۵۷
احادیث ومعارف نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کا سدا بہار گلشن

تفہیم البخاری

عربی متن مع اردو شرح

صحیح البخاری

امیر المؤمنین فی الحدیث ابو عبداللہ محمد بن اسمٰعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ وشرح
مولانا ظہور الباری اعظمی فاضل دار العلوم دیوبند

جلد دوم ○ حصہ اول

کتاب الشروط — کتاب الوصایا
کتاب الجہاد — کتاب بدأ الخلق



وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا

۷۲۷۵

احادیث و معارفِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کا سدا بہار گلشن

تفہیم البخاری

عربی متن مع اردو شرح

صحیح البخاری

جلد دوم

امیر المومنین فی الحدیث ابو عبداللہ محمد بن اسمٰعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ و شرح

مولانا ظہور الباری اعظمی فاضل دارالعلوم دیوبند

دارالاشاعت

مقابل مولوی مسافرخانہ ○ اردو بازار، کراچی ۱

طبع اول دار الاشاعت دسمبر ۱۹۸۵ء
طباعت:
ناشر:- دار الاشاعت کراچی ۱

ملنے کے پتے:
دار الاشاعت اردو بازار۔ کراچی ۱
مکتبہ دار العلوم۔ کورنگی۔ کراچی ۱۴
ادارۃ المعارف کورنگی۔ کراچی ۱۴
ادارہ اسلامیات ۱۹۰ انارکلی، لاہور ۲

دار الاشاعت متصل مسجد کراچی ۱

فہرست مضامین تفہیم البخاری جلد دوم

گیارھواں پارہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

باب الشُّرُوطِ مَعَ النَّاسِ بِالْقَوْلِ

١ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا هِشَامٌ أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ أَخْبَرَهُ قَالَ أَخْبَرَنِي يَعْلَى بْنُ مُسْلِمٍ وَعَمْرُو بْنُ دِينَارٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ يَزِيدُ أَحَدُهُمَا عَلَى صَاحِبِهِ وَغَيْرُهُمَا قَدْ سَمِعْتُهُ يُحَدِّثُهُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ إِنَّا لَعِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ رض قَالَ حَدَّثَنِي أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُوسَى رَسُولُ اللّٰهِ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ قَالَ أَلَمْ أَقُلْ إِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا كَانَتِ الْأُولَى نِسْيَانًا وَالْوُسْطَى شَرْطًا وَالثَّالِثَةُ عَمْدًا قَالَ لَا تُؤَاخِذْنِي بِمَا نَسِيتُ وَلَا تُرْهِقْنِي مِنْ أَمْرِي عُسْرًا لَقِيَا غُلَامًا فَقَتَلَهُ فَانْطَلَقَا فَوَجَدَا جِدَارًا يُرِيدُ أَنْ يَنْقَضَّ فَأَقَامَهُ قَرَأَهَا ابْنُ عَبَّاسٍ رض أَمَامَهُمْ مَلِكٌ

باب الشُّرُوطِ فِي الْوَلَاءِ

٢ - حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَتْنِي بَرِيرَةُ فَقَالَتْ كَاتَبْتُ أَهْلِي عَلَى تِسْعِ أَوَاقٍ فِي كُلِّ عَامٍ أُوقِيَةٌ فَأَعِينِينِي فَقَالَتْ إِنْ أَحَبُّوا أَنْ أَعُدَّهَا لَهُمْ وَيَكُونَ وَلَاؤُكِ لِي فَعَلْتُ فَذَهَبَتْ بَرِيرَةُ إِلَى أَهْلِهَا فَقَالَتْ لَهُمْ

لوگوں کے ساتھ زبانی شرطیں

۱ - ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، انھیں ہشام نے خبر دی، انھیں ابن جریج نے خبر دی، کہا کہ مجھے یعلیٰ بن مسلم اور عمرو بن دینار نے خبر دی، انھیں سعید بن جبیر نے، دونوں حضرات نے یعلیٰ بن مسلم اور عمرو بن دینار ایک دوسرے کی روایت میں اضافے (یا کمی) کے ساتھ روایت کی اور ان دونوں کے علاوہ (بھی ابن جریج نے اس طرح روایت کی ہے کہ) میں نے ان سے سُنا انھوں نے سعید ابن جبیر کے واسطہ سے حدیث بیان کی، کہ ہم ابن عباس رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر تھے، انھوں نے فرمایا کہ مجھ سے ابی بن کعب رض نے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (موسیٰ اللہ کے رسول علیہ السلام) پھر پوری حدیث بیان کی کہ (کس طرح) خضر علیہ السلام نے موسیٰ علیہ السلام سے کہا "کیا میں آپ کو پہلے ہی نہیں بتا چکا تھا کہ آپ میرے ساتھ صبر نہیں کر سکتے (موسیٰ ؑ کی طرف سے) پہلا سوال تو بھول کر ہوا تھا، دوسرا شرط کے طور پر اور تیسرا قصداً! آپ نے فرمایا تھا کہ "میں جس چیز کو بھول گیا، آپ اس میں مجھ سے مؤاخذہ نہ کیجئے اور نہ مجھ پر تنگی کیجئے۔ دونوں ایک لڑکے سے ملے جسے خضر علیہ السلام نے قتل کر دیا۔ پھر وہ آگے بڑھے تو انھیں ایک دیوار ملی جو گرنے ہی والی تھی لیکن اسے انھوں نے درست کر دیا۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے (وراءھم ملک کے بجائے) اماھم ملک پڑھا ہے۔

۲ - ولاء کی شرطیں۔

۲ - ہم سے اسمٰعیل نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام بن عروہ نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میرے پاس بریرہ آئیں اور کہنے لگیں کہ میں نے اپنے مالک سے نو اوقیہ پر مکاتبت کا معاملہ کر لیا ہے، ہر سال ایک اوقیہ دینا ہوگا، آپ بھی میری مدد کیجئے (آزادی کے لیے) عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ اگر تمہارے مالک چاہیں تو میں انھیں یکمشت اتنی قیمت ادا کر سکتی ہوں، لیکن تمہاری ولاء میرے ساتھ قائم ہوگی۔ بریرہ رضی اللہ عنہا اپنے مالکوں کے یہاں گئیں اور ان سے اس صورت

فَأَبَوْا عَلَيْهَا فَجَاءَتْ مِنْ عِنْدِهِمْ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ فَقَالَتْ إِنِّي قَدْ عَرَضْتُ ذَلِكَ عَلَيْهِمْ فَأَبَوْا إِلَّا أَنْ يَكُونَ الْوَلَاءُ لَهُمْ فَسَمِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَتْ عَائِشَةُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ خُذِيهَا وَاشْتَرِطِي لَهُمُ الْوَلَاءَ فَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ فَفَعَلَتْ عَائِشَةُ ثُمَّ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّاسِ فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ مَا بَالُ رِجَالٍ يَشْتَرِطُونَ شُرُوطًا لَيْسَتْ فِي كِتَابِ اللَّهِ مَا كَانَ دُونَ شَرْطٍ لَيْسَ فِي كِتَابِ اللَّهِ فَهُوَ بَاطِلٌ وَإِنْ كَانَ مِائَةَ شَرْطٍ قَضَاءُ اللَّهِ أَحَقُّ وَشَرْطُ اللَّهِ أَوْثَقُ وَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ ؛

باب ۳ الشُّرُوطِ فِي الْجِهَادِ وَالْمُصَالَحَةِ مَعَ أَهْلِ الْحَرْبِ وَكِتَابَةِ الشُّرُوطِ ؛

۳- حَدَّثَنِي أَبُو أَحْمَدَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى أَبُو غَسَّانَ الْكِنَانِيُّ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ لَمَّا فَدَعَ أَهْلُ خَيْبَرَ عَبْدَ اللَّهِ ابْنَ عُمَرَ رض قَامَ عُمَرُ خَطِيبًا فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عَامَلَ يَهُودَ خَيْبَرَ عَلَى أَمْوَالِهِمْ وَقَالَ نُقِرُّكُمْ مَا أَقَرَّكُمُ اللَّهُ وَإِنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ خَرَجَ إِلَى مَالِهِ هُنَاكَ فَعُدِيَ عَلَيْهِ مِنَ اللَّيْلِ فَفُدِعَتْ يَدَاهُ وَرِجْلَاهُ وَلَيْسَ لَنَا هُنَاكَ عَدُوٌّ غَيْرُهُمْ هُمْ عَدُوُّنَا وَتُهْمَتُنَا

کا ذکر کیا لیکن انھوں نے (ولاء کے عائشہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ قائم ہونے سے) انکار کیا۔ جب وہ ان کے یہاں ہونے سے واپس ہوئیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی تشریف فرما تھے۔ انھوں نے کہا کہ میں نے اپنے مالکوں کے سامنے یہ صورت رکھی تھی لیکن وہ کہتے ہیں کہ ولاء انھیں کے ساتھ قائم رہے گی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی یہ بات سُنی اور عائشہ رضی اللہ عنہا نے آپ کو صورتِ حال سے مطلع کیا تو آپ نے فرمایا کہ تم انھیں خرید لو اور انھیں ولاء کی شرط لگانے دو، ولاء تو اسی کے ساتھ قائم ہو سکتی ہے جو آزاد کرے۔ چنانچہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے ایسا ہی کیا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ میں گئے اور اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء کے بعد فرمایا کہ کچھ لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ وہ ایسی شرطیں (معاملات) میں لگاتے ہیں جن کی کوئی اصل کتاب اللہ میں نہیں ہے۔ ایسی کوئی بھی شرط جس کی اصل کتاب اللہ میں نہ ہو باطل ہے خواہ سو شرطیں کیوں نہ لگائی جائیں۔ اللہ کا فیصلہ ہی حق ہے اور اللہ کی شرطیں ہی پائدار ہیں۔ ولاء تو اسی کے ساتھ قائم ہو سکتی ہے جو آزاد کرے۔

۳- مزارعت میں کسی نے یہ شرط لگائی کہ جب میں چاہوں گا تمھیں بے دخل کر سکوں گا۔

۳- ہم سے ابو احمد نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن یحییٰ ابو غسان کنانی نے حدیث بیان کی، انھیں مالک نے خبر دی، انھیں نافع نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جب ان کے ہاتھ پاؤں اہل خیبر نے توڑ ڈالے[1] تو عمر رضی اللہ عنہ خطبہ دینے کے لیے کھڑے ہوئے۔ آپ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب خیبر کے یہودیوں سے ان کی جائداد کے سلسلے میں معاملہ کیا تھا تو آپ نے فرمایا تھا کہ جب تک اللہ تعالیٰ تمھیں قائم رکھے، ہم بھی قائم رہیں گے[2]۔ اس کے بعد عبد اللہ بن عمر رض وہاں اپنے اموال کے سلسلے میں گئے تو رات کو ان کے ساتھ ظلم وتعدی کا معاملہ کیا گیا جس سے ان کے ہاتھ پاؤں ٹوٹ گئے۔ انھوں نے کہا کہ

[1] ابن عمر رضی اللہ عنہ خیبر اپنے کاروبار کے سلسلے میں گئے تھے یہودیوں نے موقع پاکر آپ کو ایک بالاخانہ سے نیچے گرا دیا تھا جس سے آپ کے ہاتھ پاؤں ٹوٹ گئے تھے۔

[2] یعنی خیبر کی فتح کے بعد حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی جائداد (جو اب اسلامی حکومت کے قبضہ میں آچکی تھی) میں ان سے مزارعت کا معاملہ کر لیا تھا اور یہ بھی فرما دیا تھا کہ یہ معاملہ ہمیشہ کے لیے نہیں بلکہ جب تک اللہ تعالیٰ چاہے گا یہ معاملہ رہے گا، اس لیے عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے یہ معاملہ فسخ کر دیا اور چونکہ مسلمانوں کے خلاف ان کی دشمنی اور معاندانہ سرگرمیاں بڑھتی جا رہی تھیں اس لیے اسلامی دار السلطنت سے دور انھیں دوسری جگہ منتقل کروا دیا گیا۔

وَقَدْ رَأَيْتُ إِجْلَاءَهُمْ فَلَمَّا أَجْمَعَ عُمَرُ عَلَى ذٰلِكَ أَتَاهُ أَحَدُ بَنِي أَبِي الْحُقَيْقِ فَقَالَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَتُخْرِجُنَا وَقَدْ أَقَرَّنَا مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَامَلَنَا عَلَى الْأَمْوَالِ وَشَرَطَ ذٰلِكَ لَنَا فَقَالَ عُمَرُ أَظَنَنْتَ أَنِّي نَسِيتُ قَوْلَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ بِكَ إِذَا أُخْرِجْتَ مِنْ خَيْبَرَ تَعْدُو بِكَ قَلُوصُكَ لَيْلَةً بَعْدَ لَيْلَةٍ فَقَالَ كَانَتْ هٰذِهِ هُزَيْلَةً مِنْ أَبِي الْقَاسِمِ قَالَ كَذَبْتَ يَا عَدُوَّ اللّٰهِ فَأَجْلَاهُمْ عُمَرُ وَأَعْطَاهُمْ قِيمَةَ مَا كَانَ لَهُمْ مِنَ الثَّمَرِ مَالًا وَإِبِلًا وَعُرُوضًا مِنْ أَقْتَابٍ وَحِبَالٍ وَغَيْرِ ذٰلِكَ رَوَاهُ حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ أَحْسِبُهُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِخْتَصَرَهُ

خیبر میں ان (یہودیوں) کے سوا اور کوئی ہمارا دشمن نہیں، وہی ہمارے دشمن ہیں اور انھیں پر ہمیں شبہ ہے۔ اس لیے میں انھیں شہر بدر کر دینا ہی مناسب سمجھتا ہوں۔ جب عمر رضی اللہ عنہ نے اس کا پختہ ارادہ کر لیا تو ابی حقیق (ایک یہودی خاندان) کا ایک شخص آیا اور کہا کہ یا امیر المؤمنین کیا آپ ہمیں شہر بدر کر دیں گے حالانکہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں یہاں باقی رکھا تھا اور ہم اور ہم سے جائداد کا ایک معاملہ بھی کیا تھا اور اس کی (ہمیں خیبر میں رہنے دینے کی) شرط بھی آپ نے لگائی تھی۔ عمر رضی اللہ عنہ نے اس پر فرمایا کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان بھول گیا ہوں جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تم سے کہا تھا کہ تمھارا کیا حال ہوگا جب تم خیبر سے نکالے جاؤ گے اور تمھارے اونٹ تمھیں راتوں رات لیے پھریں گے[۱]۔ اس نے کہا، یہ تو ابو القاسم (آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم) کا ایک مذاق تھا، عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا، خدا کے دشمن! تم نے جھوٹی بات کہی۔ چنانچہ عمر رضی اللہ عنہ نے انھیں شہر بدر کر دیا اور ان کے پھلوں کی (باغ کی) اونٹ اور دوسرے سامان، یعنی کجاوے اور رسیاں وغیرہ سب کی قیمت ادا کر دی۔ اس کی روایت حماد بن سلمہ نے عبید اللہ کے، واسطہ سے کی ہے، جیسا کہ مجھے یقین ہے۔ نافع کے واسطہ سے (انھوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ) اور انھوں نے عمر رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے اور انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطہ سے اختصار کے ساتھ۔

ـــ

بَابُ الشُّرُوطِ فِي الْجِهَادِ وَالْمُصَالَحَةِ مَعَ أَهْلِ الْحَرْبِ وَكِتَابَةِ الشُّرُوطِ

۴ ـ جہاد، اہل حرب کے ساتھ مصالحت کی شرائط اور ان کی دستاویز۔

۴ ـ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ قَالَ أَخْبَرَنِي الزُّهْرِيُّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ وَمَرْوَانَ يُصَدِّقُ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا حَدِيثَ صَاحِبِهِ قَالَا خَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى كَانُوا

۴ ـ مجھ سے عبد اللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الرزاق نے حدیث بیان کی، انھیں معمر نے خبر دی، کہا کہ مجھے زہری نے خبر دی، کہا کہ مجھے عروہ بن زبیر نے خبر دی اور زرارہ سے مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ اور مروان نے، دونوں کے بیان سے ایک دوسرے کی حدیث کی حدیث کی تصدیق ہوتی تھی۔ انھوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلح حدیبیہ کے موقع پر بیمار تھے۔ ابھی آپ راستے ہی میں تھے کہ

[۱] جب خیبر فتح ہوا تو آپ نے اسی یہودی سے مخاطب ہو کر یہ جملہ فرمایا تھا، اس میں یہودیوں کے شہر بدر کیے جانے کی پیشین گوئی ہے یعنی تم خیبر سے نکال دیے جاؤ گے اور پھر تمھیں کہیں دور دراز مقام پر جانا پڑے گا جہاں کئی دن میں اونٹ کے ذریعہ تم پہنچو گے۔

ببعض الطريق قال النبي صلى الله عليه وسلم إن خالد بن الوليد بالغميم في خيل لقريش طليعة فخذوا ذات اليمين فوالله ما شعر بهم خالد حتى إذا هم بقترة الجيش فانطلق يركض نذيرا لقريش وسار النبي صلى الله عليه وسلم حتى إذا كان بالثنية التي يهبط عليهم منها بركت به راحلته فقال الناس حل حل فألحت فقالوا خلأت القصواء خلأت القصواء فقال النبي صلى الله عليه وسلم ما خلأت القصواء وما ذاك لها بخلق ولكن حبسها حابس الفيل ثم قال والذي نفسي بيده لا يسألوني خطة يعظمون فيها حرمات الله إلا أعطيتهم إياها ثم زجرها فوثبت قال فعدل عنهم حتى نزل بأقصى الحديبية على ثمد قليل الماء يتبرضه الناس تبرضا فلم يلبثه الناس حتى نزحوه وشكي إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم العطش فانتزع سهما من كنانته ثم أمرهم أن يجعلوه فيه فوالله ما زال يجيش لهم بالري فبينما هم كذلك إذ جاء بديل بن ورقاء الخزاعي في نفر من قومه من خزاعة وكان عيبة نصح رسول الله صلى الله عليه وسلم من أهل تهامة فقال إني تركت كعب بن لؤي وعامر بن لؤي نزلوا أعداد مياه الحديبية و

فرمایا، خالد بن ولید رضی اللہ عنہ جو ابھی مسلمان نہیں ہوئے تھے قریش کے چند سواروں کے ساتھ ہماری نقل وحرکت کا اندازہ لگانے کے لیے مقام غمیم ٹھہرے ہوئے ہیں۔ اس لیے تم لوگ ذات الیمین کی طرف سے جاؤ تاکہ خالد رض کو کوئی اندازہ نہ ہو سکے، پس خدا گواہ ہے کہ خالد کو ان کے متعلق کچھ بھی علم نہ ہو سکا اور جب انھوں نے اس لشکر کا غبار اٹھتا ہوا دیکھا تو قریش جلدی جلدی خبر دینے گئے۔ ادھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم چلتے رہے اور جب ثنیۃ المرار پر پہنچے جس سے مکہ میں لوگ اترتے ہیں تو آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری بیٹھ گئی صحابہ کہنے لگے حَل حَل (اونٹنی کو اٹھانے کے لیے) لیکن وہ اپنی جگہ سے نہ اٹھی۔ صحابہ رض نے کہا قصواء اڑ گئی قصواء اڑ گئی (قصواء حضور اکرم کی اونٹنی کا نام تھا) لیکن آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قصواء اڑی نہیں ہے اور نہ یہ اس کی عادت ہے۔ اسے تو اس ذات نے روک لیا ہے جس نے ہاتھیوں (کے لشکر) کو (مکہ میں داخل ہونے سے) روکا تھا یعنی اللہ تعالیٰ نے) پھر آپ نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے قریش جو بھی ایسا مطالبہ رکھیں گے جس میں اللہ کی حرمتوں کی تعظیم ہو گی۔ تو میں ان کا مطالبہ منظور کر لوں گا[1] آخر آپ نے اونٹنی کو ڈانٹا تو وہ اٹھ گئی۔ بیان کیا کہ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ رض سے آگے نکل گئے۔ اور حدیبیہ کے آخری کنارے ثمد (ایک چشمہ یا گڑھا) پر جہاں پانی کم تھا آپ نے قیام کیا۔ لوگ تھوڑا تھوڑا پانی استعمال کرنے لگے اور پھر پانی ختم ہو گیا۔ اب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پیاس کی شکایت کی گئی تو آپ نے اپنے ترکش سے ایک تیر نکال کر دیا کہ اسے پانی میں ڈال دیں۔ بخدا پانی انھیں سیراب کرنے کے لیے ابلنے لگا اور وہ لوگ پوری طرح سیراب ہوئے۔ لوگ اسی حال میں تھے کہ بدیل بن ورقاء خزاعی رض اپنی قوم خزاعہ کے چند افراد کو لے کر حاضر ہوئے۔ یہ لوگ تہامہ کے رہنے والے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خیر خواہ تھے، انھوں نے اطلاع دی کہ میں کعب بن لوی اور عامر بن لوی کو پیچھے چھوڑے آ رہا ہوں جنھوں نے حدیبیہ کے پانی کے ذخیروں پر اپنا پڑاؤ ڈال دیا ہے۔ ان کے ساتھ بکثرت

---

[1] یعنی کوئی بھی ایسا مطالبہ جس کی وجہ سے حرم میں قتل وخون سے رکا جا سکے۔ حرم کی عظمت کا پاس ضروری ہے، اس لیے میں ان کے ہر ایسے مطالبے کو مان لوں گا۔

مَعَهُمُ الْعُوذُ الْمَطَافِيلُ وَهُمْ مُقَاتِلُوكَ وَ
صَادُّوكَ عَنِ الْبَيْتِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّا لَمْ نَجِئْ لِقِتَالِ
أَحَدٍ وَلٰكِنَّا جِئْنَا مُعْتَمِرِينَ وَإِنَّ قُرَيْشًا قَدْ
نَهِكَتْهُمُ الْحَرْبُ وَأَضَرَّتْ بِهِمْ وَإِنْ شَاءُوا
مَادَدْتُهُمْ مُدَّةً وَيُخَلُّوا بَيْنِي وَبَيْنَ
النَّاسِ فَإِنْ أَظْهَرْ فَإِنْ شَاءُوا أَنْ يَدْخُلُوا
فِيمَا دَخَلَ فِيهِ النَّاسُ فَعَلُوا وَإِلَّا فَقَدْ
جَمُّوا وَإِنْ هُمْ أَبَوْا فَوَالَّذِي نَفْسِي
بِيَدِهِ لَأُقَاتِلَنَّهُمْ عَلَى أَمْرِي هٰذَا
حَتّٰى تَنْفَرِدَ سَالِفَتِي وَلَيُنْفِذَنَّ اللّٰهُ أَمْرَهُ
فَقَالَ بُدَيْلٌ سَأُبَلِّغُهُمْ مَا تَقُولُ
فَانْطَلَقَ حَتّٰى أَتٰى قُرَيْشًا قَالَ إِنَّا قَدْ
جِئْنَاكُمْ مِنْ هٰذَا الرَّجُلِ وَسَمِعْنَاهُ
يَقُولُ قَوْلًا فَإِنْ شِئْتُمْ أَنْ نَعْرِضَهُ
عَلَيْكُمْ فَعَلْنَا فَقَالَ سُفَهَاؤُهُمْ لَا حَاجَةَ
لَنَا أَنْ تُخْبِرَنَا عَنْهُ بِشَيْءٍ وَقَالَ ذَوُو
الرَّأْيِ مِنْهُمْ هَاتِ مَا سَمِعْتَهُ يَقُولُ
قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ كَذَا وَكَذَا
فَحَدَّثَهُمْ بِمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ عُرْوَةُ بْنُ مَسْعُودٍ
فَقَالَ قَوْمِ أَلَسْتُمْ بِالْوَلَدِ قَالُوا
بَلٰى قَالَ أَوَلَسْتُ بِالْوَالِدِ قَالُوا
بَلٰى قَالَ فَهَلْ تَتَّهِمُونِي قَالُوا
لَا قَالَ أَلَسْتُمْ تَعْلَمُونَ أَنِّي
اسْتَنْفَرْتُ أَهْلَ عُكَاظٍ فَلَمَّا
بَلَّحُوا عَلَيَّ جِئْتُكُمْ بِأَهْلِي
وَوَلَدِي وَمَنْ أَطَاعَنِي قَالُوا
بَلٰى قَالَ إِنَّ هٰذَا قَدْ عَرَضَ لَكُمْ

دودھ دینے والی اونٹنیاں ہیں اور ہر طرح کا سامان ان کے ساتھ ہے وہ
لوگ آپ سے لڑیں گے اور آپ کے بیت اللہ پہنچنے میں مزاحم ہوں گے
لیکن آپؐ نے فرمایا کہ ہم کسی سے لڑنے کے لیے نہیں آئے ہیں بلکہ صرف عمرہ
کے لیے آئے ہیں اور واقعہ یہ ہے کہ مسلسل لڑائیوں نے قریش کو پہلے ہی
کمزور کر دیا ہے اور انھیں بڑا نقصان اٹھانا پڑا ہے۔ اب اگر وہ چاہیں
تو میں ایک مدت تک (لڑائی کا سلسلہ بند رکھنے کا ان سے معاہدہ کر لوں گا)
اس عرصہ میں وہ میرے اور عوام کفار و مشرکین عرب کے درمیان نہ پڑیں
اور مجھے اس کے سامنے اپنا دین پیش کرنے دیں پھر اگر میں کامیاب ہو
جاؤں اور اس کے بعد وہ چاہیں تو اس دین میں وہ بھی داخل ہو سکتے ہیں
جس میں اور تمام لوگ داخل ہو چکے ہوں گے۔ لیکن اگر مجھے کامیابی نہ ہوئی
تو انھیں بھی آرام ہو جائے گا لڑائی اور جنگ سے۔ اور اگر انھیں میری
اس پیش کش سے انکار ہے تو اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں
میری جان ہے، جب تک میرا تن سر سے جدا نہیں ہو جاتا میں دین کے
لیے برابر لڑتا رہوں گا یا پھر خداوند تعالیٰ اسے نافذ فرما دے گا۔ بدیل
(رضی اللہ عنہ) نے کہا کہ قریش تک آپ کی گفتگو میں پہنچاؤں گا چنانچہ وہ
روانہ ہوئے اور قریش کے یہاں پہنچے اور کہا کہ ہم تمھارے پاس اس شخص
(نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم) کے یہاں سے آئے ہیں اور ہم نے اسے کچھ کہتے سنا
ہے اگر تم چاہو تو تمھارے سامنے ہم اسے بیان کر سکتے ہیں۔ قریش
کے بے وقوفوں نے کہا کہ ہمیں اس کی ضرورت نہیں کہ تم اس شخص کی کوئی
بات ہمیں سناؤ۔ لیکن جو لوگ صاحب رائے تھے انھوں نے کہا کہ ٹھیک
ہے جو کچھ کہ تم نے سنا ہے ہم سے بیان کر دو۔ انھوں نے کہا کہ میں نے
اسے (آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم) کو یہ یہ کہتے سنا ہے اور پھر جو کچھ انھوں
نے آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا وہ سب بیان کر دیا تو عروہ بن
مسعود (جو اس وقت تک کفار کے ساتھ تھے) کھڑے ہوئے اور کہا کہ
اے قوم کے لوگو! کیا تم میری اولاد کے درجے میں نہیں ہو۔ تو سب نے
کہا کیوں نہیں اب انھوں نے پھر کہا کیا میں تمھارے باپ کے درجے میں نہیں
ہوں؟ اور ہمدردی کے اعتبار سے انھوں نے پھر کہا کیا تم لوگ مجھ پر کسی قسم کی
تہمت لگا سکتے ہو؟ انھوں نے کہا کہ نہیں۔ انھوں نے پوچھا کیا تمھیں معلوم نہیں
ہے کہ میں نے عکاظ والوں کو تمھاری طرف سے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے ساتھ لڑنے

خُطَّۃَ رُشْدٍ اَقْبَلُوْھَا وَدَعُوْنِیْ اٰتِیْہِ قَالُوْا ائْتِہٖ فَاَتَاہُ فَجَعَلَ یُکَلِّمُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَحْوًا مِّنْ قَوْلِہٖ لِبُدَیْلٍ فَقَالَ عُرْوَۃُ عِنْدَ ذٰلِکَ اَیْ مُحَمَّدُ اَرَاَیْتَ اِنِ اسْتَاْصَلْتَ اَمْرَ قَوْمِکَ ھَلْ سَمِعْتَ بِاَحَدٍ مِّنَ الْعَرَبِ اجْتَاحَ اَھْلَہٗ قَبْلَکَ وَاِنْ تَکُنِ الْاُخْرٰی فَاِنِّیْ وَاللّٰہِ لَاَرٰی وُجُوْھًا وَّ اِنِّیْ لَاَرٰی اَشْوَابًا مِّنَ النَّاسِ خَلِیْقًا اَنْ یَّفِرُّوْا وَیَدَعُوْکَ فَقَالَ لَہٗ اَبُوْ بَکْرٍ اُمْصُصْ بِبَظْرِ اللَّاتِ اَنَحْنُ نَفِرُّ عَنْہُ وَنَدَعُہٗ فَقَالَ مَنْ ذَا قَالُوْا اَبُوْ بَکْرٍ قَالَ اَمَا وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَوْلَا یَدٌ کَانَتْ لَکَ عِنْدِیْ لَمْ اَجْزِکَ بِھَا لَاَجَبْتُکَ قَالَ وَجَعَلَ یُکَلِّمُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ

کے لئے بلایا تھا اور جب انھوں نے انکار کیا تو میں نے اپنے گھر کے اور ان تمام لوگوں کو تمھارے سامنے لاکر کھڑا کر دیا تھا جنھوں نے میرا کہنا مانا تھا۔ قریش نے کہا کہ کیوں نہیں، یہ سب باتیں درست ہیں، اس کے بعد انھوں نے کہا، دیکھو، اب اس شخص یعنی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تمھارے سامنے اچھی اچھی اور مناسب تجویز رکھی ہے، اسے تم قبول کر لو اور مجھے اس کے پاس گفتگو کے لئے جانے دو، سب نے کہا آپ ضرور جائیے۔ چنانچہ عروہ بن مسعود آں حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپؐ سے گفتگو شروع کی۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے بھی وہی باتیں کہیں جو آپؐ بدیل سے کہہ چکے تھے۔ عروہ رضی اللہ عنہ نے اس وقت کہا، اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم، تمھیں بتاؤ کہ اگر تم نے اپنی قوم کو نیست و نابود کر دیا تو کیا اپنے سے پہلے کسی بھی عرب کے متعلق تم نے سُنا ہے کہ اُس نے اپنے گھرانے کا نام و نشان مٹا دیا لیکن اگر دوسری بات وقوع پذیر ہوئی (یعنی آپؐ کی دعوت کو تمام عرب نے قبول کر لیا تو اس میں بھی آپؐ کو کوئی فائدہ نہیں کیونکہ) بخدا میں آپؐ کے ساتھ) کچھ تو اشراف کو دیکھتا ہوں اور کچھ اِدھر اُدھر کے لوگ ہیں اور واقعہ یہ ہے کہ (اس وقت) یہ سب بھاگ جائیں گے اور آپؐ کو تنہا چھوڑ دیں گے[1] (اور آپؐ کی قوم کی مدد بھی آپ کے ساتھ نہ ہوگی) اس پر ابوبکر رضی اللہ عنہ

[1] ہر شخص اپنے فکر اور ماحول کے مطابق سوچتا ہے، عرب میں کوئی شخص سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ اپنی قوم سے الگ رہ کر بھی کوئی بڑائی اور عظمت حاصل کر سکتا ہے لیکن اسلام نے کایا پلٹ دی، جو چیز سوچی بھی نہ جا سکتی تھی وہ ایک واقعہ اور حقیقت کی صورت میں سب کے سامنے تھی۔ عروہ بن مسعود رضی اللہ عنہ جو ابھی تک مسلمان نہیں ہوئے تھے اور قریش کے ساتھ اپنے وقت کے اعلیٰ درجہ کے مدبر اور ذی رائے اصحاب میں تھے۔ عمر بھی بہت تھی اور اسی کے مطابق تجربات تھے۔ سارے عرب خصوصاً قریش میں آپ کا بڑا اعتماد قائم تھا۔ صلح حدیبیہ کے موقع پر یہی قریش کے نمائندہ بن کر آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے گفتگو کرنے آئے تھے اس وقت ان کا یہ خیال تھا، جیسا کہ ایک عرب سوچ سکتا تھا کہ دوسروں پر اس درجہ اعتماد آں حضورؐ کی بہت بڑی غلطی ہے۔ اب تک بہت سی لڑائیاں قریش مسلمانوں سے لڑ چکے تھے اور پیہم شکست و ہزیمت نے انھیں کہیں کا نہ چھوڑا تھا۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ان کے سامنے صلح کی پیش کش کی تو قریش کے ذی رائے افراد نے اس پر لبیک کہا، جانتے تھے کہ اسے قبول نہ کرنا موت کے مرادف ہے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی قریش ہی کے ایک فرد ہیں اور عروہؓ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کہہ رہے ہیں کہ آپ کی قوم جس درجہ تباہ ہو چکی ہے وہ خود آپ کے لیے بھی تشویش کا باعث ہونا چاہیے۔ کیونکہ کوئی شخص اپنی قوم کو اپنا مخالف بنا کر کامیاب نہیں ہو سکتا۔ اصل میں دونوں باتیں غلط فہمی پر مبنی تھیں۔ عروہؓ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اب تک دور ہی رہے تھے اس لیے وہ اسی طرز پر سوچ سکتے تھے۔ جاننے والے جانتے تھے کہ حضور اکرمؐ نے ہمیشہ قریش کی خیر خواہی چاہی۔ آپؐ دنیا والوں کے لیے رحمت تھے اور قریش پر ہی کیا انحصار سارے عرب اور ساری دنیا کی خیر خواہی آپ کے پیش نظر تھی۔ اگر یہ بات نہ ہوتی تو ایسے موقع پر جب قریش بری طرح پسپا ہو چکے تھے آپؐ ان کے سامنے صلح کی پیش کش نہ کرتے اور صلح میں آپ نے جو رویہ اختیار کیا اور جس طرح دب کر صلح کی وہ اس بات کا واضح ثبوت ہیں کہ آپ کے پیش نظر صرف قوم کی بھلائی اور اسلام کی تبلیغ تھی۔ دوسری بات انھوں نے یہ کہی تھی کہ آپ نے اپنی قوم

وَسَلَّمَ فَكُلَّمَا تَكَلَّمَ اَخَذَ بِلِحْيَتِهٖ وَالْمُغِيْرَةُ
ابْنُ شُعْبَةَ قَائِمٌ عَلٰى رَأْسِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَمَعَهُ السَّيْفُ وَعَلَيْهِ الْمِغْفَرُ فَكُلَّمَا اَهْوٰى عُرْوَةُ
بِيَدِهٖ اِلٰى لِحْيَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَرَبَ يَدَهٗ
بِنَعْلِ السَّيْفِ وَقَالَ لَهٗ اَخِّرْ يَدَكَ عَنْ لِحْيَةِ رَسُوْلِ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَفَعَ عُرْوَةُ رَأْسَهٗ فَقَالَ
مَنْ هٰذَا قَالُوا الْمُغِيْرَةُ بْنُ شُعْبَةَ فَقَالَ اَيْ غُدَرُ
اَلَسْتُ اَسْعٰى فِيْ غَدْرَتِكَ وَكَانَ الْمُغِيْرَةُ صَحِبَ
قَوْمًا فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَقَتَلَهُمْ وَاَخَذَ اَمْوَالَهُمْ
ثُمَّ جَاءَ فَاَسْلَمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اَمَّا الْاِسْلَامَ فَاَقْبَلُ وَاَمَّا الْمَالَ فَلَسْتُ مِنْهُ فِيْ
شَيْءٍ ثُمَّ اِنَّ عُرْوَةَ جَعَلَ يَرْمُقُ اَصْحَابَ النَّبِيِّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَيْنَيْهِ قَالَ فَوَاللّٰهِ مَا تَنَخَّمَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نُخَامَةً اِلَّا
وَقَعَتْ فِيْ كَفِّ رَجُلٍ مِّنْهُمْ فَدَلَكَ بِهَا وَجْهَهٗ
وَجِلْدَهٗ وَاِذَا اَمَرَهُمُ ابْتَدَرُوْا اَمْرَهٗ وَاِذَا
تَوَضَّاَ كَادُوْا يَقْتَتِلُوْنَ عَلٰى وَضُوْئِهٖ وَاِذَا
تَكَلَّمَ خَفَضُوْا اَصْوَاتَهُمْ عِنْدَهٗ وَمَا يُحِدُّوْنَ
اِلَيْهِ النَّظَرَ تَعْظِيْمًا لَّهٗ فَرَجَعَ عُرْوَةُ اِلٰى
اَصْحَابِهٖ فَقَالَ اَيْ قَوْمِ وَاللّٰهِ لَقَدْ وَفَدْتُّ عَلَى
الْمُلُوْكِ وَوَفَدْتُّ عَلٰى قَيْصَرَ وَكِسْرٰى وَالنَّجَاشِيِّ
وَاللّٰهِ اِنْ رَاَيْتُ مَلِكًا قَطُّ يُعَظِّمُهٗ اَصْحَابُهٗ
مَا يُعَظِّمُ اَصْحَابُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مُحَمَّدًا وَاللّٰهِ اِنْ تَنَخَّمَ نُخَامَةً اِلَّا وَقَعَتْ فِيْ كَفِّ

بوسے مصص بنظر اللات (عرب کی ایک گالی) کیوں کریم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے بھاگ جائیں گے اور آپ کو تنہا چھوڑ دیں گے۔ عروہ نے پوچھا یہ کون صاحب ہیں؟ لوگوں نے بتایا کہ ابوبکر رضؓ ہیں عروہ نے کہا ہاں اس ذات کی قسم جس کے قبضہ وقدرت میں میری جان ہے اگر تمھارا مجھ پر ایک احسان نہ ہوتا جس کی اب تک میں مکافات نہیں کر سکا ہوں، تو تمھیں جواب ضرور دیتا۔ بیان کیا کہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پھر گفتگو کرنے لگے اور گفتگو کرتے ہوئے آپؐ کی داڑھی مبارک پکڑ لیا کرتے تھے[1] مغیرہ بن شعبہؓ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کھڑے تھے، تلوار لٹکائے ہوئے اور سر پر خود پہنے ہوئے۔ عروہ جب بھی نبی کریمؐ کی داڑھی کی طرف ہاتھ لے جاتے تو مغیرہؓ اپنا ہاتھ تلوار کے دستے پر مارتے اور ان سے کہتے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی داڑھی سے اپنا ہاتھ ہٹاؤ! عروہ نے اپنا سر اٹھایا اور پوچھا یہ کون صاحب ہیں؟ لوگوں نے بتایا کہ مغیرہ بن شعبہؓ۔ عروہؓ نے انھیں مخاطب کر کے کہا، اے عدو کیا اب تک تیرے کرتوت میں بھگت نہیں رہا؟ اصل میں مغیرہؓ اسلام لانے سے پہلے جاہلیت میں ایک قوم کے ساتھ رہے تھے، پھر ان سب کو قتل کر کے ان کا مال لے لیا تھا۔ اس کے بعد مدینہ آئے اور اسلام کے حلقہ بگوش ہو گئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ان کا مال رکھ دیا کہ جو چاہیں اس کے متعلق حکم فرمائیں لیکن آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسلام تو میں قبول کرتا ہوں، رہا یہ مال، تو میرا اس سے کوئی واسطہ نہیں۔ عروہ رضؓ کن انکھیوں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب (کی نقل وحرکت) دیکھتے رہے پھر انھوں نے بیان کیا کہ بخدا اگر کبھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بلغم بھی تھوکا تو ان کے اصحاب نے اپنے ہاتھوں پر اسے لے لیا اور اسے اپنے چہرے اور بدن پر مل لیا۔ کسی کام کا اگر آپ نے حکم دیا تو اس کی بجا آوری میں ایک دوسرے پر لوگ سبقت لے جانے کی کوشش کرتے۔ آپؐ وضو کرنے لگے تو ایسا معلوم ہوا کہ آپؐ کے وضو کے پانی پر لڑائی ہو جائے گی، یعنی ہر شخص اس

بقیہ حاشیہ:۔ کو اپنا مخالف بنا رکھا ہے اور یہ آپ کے لئے نقصان دہ ہے۔ غالباً اس سے زیادہ غلط بات کبھی نہ کہی گئی ہوگی۔ سوچنے والا اپنے ماحول کے مطابق سوچتا ہے اور یہ نہیں دیکھتا کہ جس کے متعلق وہ سوچ رہا ہے۔ اس کا ماحول کیا ہے؟ کیا صحابہ رضؓ سے بھی زیادہ کوئی جاں نثار قوم دنیا میں پیدا ہوئی ہے؟ کیا مخالف وموافق کوئی بھی آج سوچ سکتا ہے کہ صحابہ رضؓ آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ساتھ کسی وقت بھی چھوڑ سکتے تھے؟

صفحہ ھذا:۔ [1] عرب کا یہ طریقہ تھا کہ بڑوں سے گفتگو کرتے وقت ان کی داڑھی پر ہاتھ لے جاتے تھے اور پکڑ پکڑ لیا کرتے تھے۔ آج ہمارے یہاں یہی چیز معیوب ہے لیکن عرب میں اس کا عام رواج تھا۔

رَجُلٌ مِّنْهُمْ فَدَلَكَ بِهَا وَجْهَهُ وَجِلْدَهُ وَ
إِذَا أَمَرَهُمُ ابْتَدَرُوا أَمْرَهُ وَإِذَا تَوَضَّأَ
كَادُوا يَقْتَتِلُونَ عَلَى وَضُوئِهِ وَإِذَا تَكَلَّمَ
خَفَضُوا أَصْوَاتَهُمْ عِنْدَهُ وَمَا يُحِدُّونَ إِلَيْهِ
النَّظَرَ تَعْظِيمًا لَهُ وَإِنَّهُ قَدْ عَرَضَ عَلَيْكُمْ
خُطَّةَ رُشْدٍ فَاقْبَلُوهَا فَقَالَ رَجُلٌ مِّنْ
بَنِي كِنَانَةَ دَعُونِي آتِيهِ فَقَالُوا ائْتِهِ فَلَمَّا
أَشْرَفَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ
أَصْحَابِهِ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
هٰذَا فُلَانٌ وَهُوَ مِنْ قَوْمٍ يُعَظِّمُونَ الْبُدْنَ
فَابْعَثُوهَا لَهُ فَبُعِثَتْ لَهُ وَاسْتَقْبَلَهُ النَّاسُ
يُلَبُّونَ فَلَمَّا رَأَى ذٰلِكَ قَالَ سُبْحَانَ اللهِ
مَا يَنْبَغِي لِهٰؤُلَاءِ أَنْ يُصَدُّوا عَنِ الْبَيْتِ
فَقَامَ رَجُلٌ مِّنْهُمْ يُقَالُ لَهُ مِكْرَزُ بْنُ حَفْصٍ
فَقَالَ دَعُونِي آتِيهِ فَقَالُوا ائْتِهِ
فَلَمَّا أَشْرَفَ عَلَيْهِمْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا مِكْرَزٌ وَهُوَ رَجُلٌ
فَاجِرٌ فَجَعَلَ يُكَلِّمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَبَيْنَمَا هُوَ يُكَلِّمُهُ إِذْ جَاءَ
سُهَيْلُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ مَعْمَرٌ فَأَخْبَرَنِي
أَيُّوبُ عَنْ عِكْرِمَةَ أَنَّهُ لَمَّا جَاءَ سُهَيْلُ
بْنُ عَمْرٍو قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَقَدْ سَهُلَ لَكُمْ قَالَ مَعْمَرٌ قَالَ
الزُّهْرِيُّ فِي حَدِيثِهِ فَجَاءَ سُهَيْلُ
بْنُ عَمْرٍو فَقَالَ اكْتُبْ بَيْنَنَا وَ
بَيْنَكُمْ كِتَابًا فَدَعَا النَّبِيُّ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكَاتِبَ فَقَالَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اكْتُبْ
بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ ط

پانی کو لینے کی کوشش کرتا تھا۔ جب آپ گفتگو کرنے لگتے تو سب پر خاموشی چھا
جاتی، آپ کی تعظیم کا یہ حال تھا کہ آپ کے ساتھی نظر بھر کر آپ کو دیکھ بھی نہ سکتے
تھے۔ عروہ جب اپنے ساتھیوں سے ملے تو ان سے کہا، اے لوگو! بخدا میں
بادشاہوں کے دربار میں بھی وفد لے کر گیا ہوں۔ قیصر و کسریٰ اور نجاشی سب
کے دربار میں، لیکن خدا کی قسم! میں نے کبھی نہیں دیکھا کہ کسی بادشاہ کے مصاحب
اس کی اس درجہ تعظیم کرتے ہوں جتنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب آپ کی کرتے
تھے۔ بخدا اگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے بلغم بھی تھوک دیا تو ان کے اصحاب نے
اسے اپنے ہاتھوں پر لے لیا اور اسے اپنے چہرے اور بدن پر مل لیا۔ آپ نے
انھیں اگر کوئی حکم دیا تو ہر شخص نے اسے بجا لانے میں ایک دوسرے پر سبقت کی
کوشش کی۔ آپ نے اگر وضو کی تو ایسا معلوم ہوا کہ آپ کے وضو پر لڑائی
ہو جائے گی۔ آپ نے جب گفتگو شروع کی تو ہر طرف خاموشی چھا گئی، ان
کے دلوں میں آپ کی تعظیم کا یہ عالم کہ آپ کو نظر بھر کر نہیں دیکھ سکتے۔ انھوں نے
آپ کے سامنے ایک بھلی صورت رکھی ہے۔ تمھیں چاہیئے کہ اسے قبول کر لو۔
اس پر بنو کنانہ کا ایک شخص کہنے لگا کہ اچھا مجھے بھی ان کے یہاں جانے دو۔
لوگوں نے کہا، تم بھی جا سکتے ہو۔ جب یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے
اصحاب رضوان اللہ علیہم اجمعین کے قریب پہنچے تو حضور اکرم نے فرمایا کہ یہ
فلاں شخص ہے، ایک ایسی قوم کا فرد جو قربانی کے جانوروں کی تعظیم کرتے ہیں۔
اس لیے قربانی کے جانور اس کے سامنے کر دو (تاکہ معلوم ہو جائے کہ ہمارا مقصد
عمرہ کے سوا اور کچھ نہیں ہے) صحابہؓ نے قربانی کے جانور اس کے سامنے کر دیئے
اور تلبیہ کہتے ہوئے اس کا استقبال کیا۔ جب اس نے یہ منظر دیکھا تو کہنے لگا کہ
سبحان اللہ! قطعاً مناسب نہیں ہے کہ ایسے لوگوں کو بیت اللہ سے روکا جائے
اس کے بعد قریش میں سے ایک دوسرا شخص مکرز بن حفص نامی کھڑا ہوا اور کہنے
لگا کہ مجھے بھی ان کے یہاں جانے دو۔ سب نے کہا کہ تم بھی جا سکتے ہو۔ جب وہ
آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ رضہ سے قریب ہوا تو آپ نے فرمایا کہ یہ مکرز ہے
ایک بدترین شخص! پھر وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے گفتگو کرنے لگا۔ ابھی وہ گفتگو
کر ہی رہا تھا کہ سہیل بن عمرو آ گیا۔ معمر نے (سابقہ سند کے ساتھ) بیان کیا کہ مجھے ایوب
نے خبر دی اور انھیں عکرمہ نے کہ جب سہیل بن عمرو آیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا کہ تمھارا معاملہ آسان (سہل) ہو گیا۔ معمر نے بیان کیا کہ زہری نے اپنی حدیث میں
اس طرح بیان کیا تھا کہ جب سہیل بن عمرو آیا تو کہنے لگا (آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے)

قال سهيل أما الرحمن فوالله ما أدري ما هو ولكن اكتب باسمك اللهم كما كنت تكتب فقال المسلمون والله لا نكتبها إلا بسم الله الرحمن الرحيم. فقال النبي صلى الله عليه وسلم اكتب باسمك اللهم ثم قال هذا ما قاضى عليه محمد رسول الله فقال سهيل والله لو كنا نعلم إنك رسول الله ما صددناك عن البيت ولا قاتلناك ولكن اكتب محمد بن عبد الله فقال النبي صلى الله عليه وسلم والله إني لرسول الله وإن كذبتموني اكتب محمد بن عبد الله قال الزهري وذلك لقوله لا يسألوني خطة يعظمون فيها حرمات الله إلا أعطيتهم إياها فقال له النبي صلى الله عليه وسلم على أن تخلوا بيننا وبين البيت فنطوف به فقال سهيل والله لا تتحدث العرب أنا أخذنا ضغطة ولكن ذلك من العام المقبل فكتب فقال سهيل وعلى أنه لا يأتيك منا رجل وإن كان على دينك إلا رددته إلينا قال المسلمون سبحان الله كيف يرد إلى المشركين وقد جاء مسلما فبينما هم كذلك إذ دخل أبو جندل بن سهيل بن عمرو يرسف في قيوده وقد خرج من أسفل مكة حتى رمى بنفسه بين أظهر المسلمين فقال سهيل هذا يا محمد أول ما أقاضيك عليه أن ترده إلي فقال النبي صلى الله عليه وسلم إنا لم نقض الكتاب بعد قال فوالله إذا لم أصالحك

کہ ہمارے اور اپنے درمیان (صلح کی) ایک تحریر لکھ لو، چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کاتب کو بلوایا اور فرمایا کہ لکھو۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ سہیل کہنے لگا، رحمن کو بخدا میں نہیں جانتا کہ وہ کیا چیز ہے؟ البتہ تم یوں لکھ سکتے ہو "باسمک اللّٰہم" جیسے پہلے لکھا کرتے تھے[1]۔ مسلمانوں نے کہا کہ بخدا ہمیں "بسم اللہ الرحمن الرحیم" کے سوا اور کوئی دوسرا جملہ نہ لکھنا چاہیئے۔ لیکن آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ "باسمک اللّٰہم" ہی لکھ دو۔ پھر آپؐ نے لکھوایا۔ یہ محمد رسول اللہ سے صلحنامہ کی دستاویز ہے (صلی اللہ علیہ وسلم) سہیل نے کہا۔ اگر ہمیں یہ معلوم ہوتا کہ آپؐ رسول اللہ ہیں تو نہ ہم آپ کو بیت اللہ سے روکتے اور نہ آپ سے جنگ کرتے۔ پس آپ صرف اتنا لکھئے کہ "محمد بن عبد اللہ" اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ گواہ ہے کہ میں اس کا رسول ہوں، خواہ تم میری تکذیب ہی کرتے رہو۔ لکھو جی۔ "محمد بن عبد اللہ" زہری نے بیان کیا کہ یہ سب کچھ (رعایت اور ان کے ہر مطالبہ کو مان لینا) صرف آپؐ کے اس ارشاد کا نتیجہ تھا (جو پہلے ہی آپؐ بدیل رضی اللہ عنہ سے کہہ چکے تھے) کہ قریش مجھ سے جو بھی ایسا مطالبہ کریں گے جس سے اللہ تعالیٰ کی حرمتوں کی تعظیم مقصود ہو گی تو میں ان کے مطالبے کو ضرور تسلیم کر لوں گا۔ اس لیے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سہیل سے فرمایا لیکن (صلح کے لیے) شرط یہ ہو گی کہ تم لوگ بیت اللہ ہمیں طواف کرنے کے لیے جانے دو گے۔ سہیل نے کہا، بخدا ہم (اس سال) ایسا نہیں ہونے دیں گے، عرب کہیں گے کہ ہم مغلوب ہو گئے تھے (اس لیے ہم نے اجازت دے دی) البتہ آئندہ سال کے لئے اجازت ہے۔ چنانچہ یہ بھی لکھ لیا۔ پھر سہیل نے کہا کہ یہ شرط بھی (لکھ لیجئے) کہ ہماری طرف کا جو شخص بھی آپ کے یہاں جائے گا، خواہ وہ آپ کے دین ہی پر کیوں نہ ہو آپ اسے ہمیں واپس کر دیں گے۔ مسلمانوں نے (یہ شرط سن کر کہا، سبحان اللہ! ایک ایسے شخص کو) مشرکوں کے حوالے کس طرح کیا جا سکتا ہے۔ جو مسلمان ہو کر آیا ہو۔ ابھی یہی باتیں ہو رہی تھیں کہ ابو جندل بن سہیل بن عمرو رضی اللہ عنہ (اپنی بیڑیوں کو گھسیٹتے ہوئے پہنچے۔ وہ مکہ کے نشیبی علاقے کی طرف سے بھاگے تھے اور اب خود کو مسلمانوں کے سامنے ڈال دیا تھا۔ سہیل نے کہا! اے محمد! یہ پہلا شخص ہے جس کے لیے (صلحنامہ کے مطابق) ہم مطالبہ کرتا ہوں کہ آپ اسے ہمیں واپس کر دیں۔ آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ابھی تو ہم نے (صلحنامہ کی اس دفعہ

[1] جاہلیت کے زمانے میں اہل عرب کسی تحریر کی ابتداء میں یہی کلمہ لکھا کرتے تھے۔ اس طرح بھی اللہ کے نام سے ابتدا کی جاتی تھی۔ اور آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم ابتداء اسلام میں اس طرح لکھتے تھے۔ پھر جب آیۃ النحل نازل ہوئی تو آپ پوری طرح بسم اللہ الرحمن الرحیم لکھنے لگے۔

عَلٰی شَیْءٍ اَبَدًا قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَجِزْهُ لِیْ قَالَ مَا اَنَا بِمُجِیْزِهٖ لَكَ قَالَ بَلٰی فَافْعَلْ قَالَ مَا اَنَا بِفَاعِلٍ قَالَ مِكْرَزٌ بَلْ قَدْ اَجَزْنَاهُ لَكَ قَالَ اَبُوْجَنْدَلٍ اَیْ مَعْشَرَ الْمُسْلِمِیْنَ اُرَدُّ اِلَی الْمُشْرِكِیْنَ وَقَدْ جِئْتُ مُسْلِمًا اَلَا تَرَوْنَ مَا قَدْ لَقِیْتُ وَكَانَ قَدْ عُذِّبَ عَذَابًا شَدِیْدًا فِی اللّٰهِ قَالَ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَاَتَیْتُ نَبِیَّ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ اَلَسْتَ نَبِیَّ اللّٰهِ حَقًّا قَالَ بَلٰی قُلْتُ اَلَسْنَا عَلَی الْحَقِّ وَعَدُوُّنَا عَلَی الْبَاطِلِ قَالَ بَلٰی قُلْتُ فَلِمَ نُعْطِی الدَّنِیَّةَ فِیْ دِیْنِنَا اِذًا قَالَ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَلَسْتُ اَعْصِیْهِ وَهُوَ نَاصِرِیْ قُلْتُ اَوَلَیْسَ كُنْتَ تُحَدِّثُنَا اَنَّا سَنَاْتِی الْبَیْتَ فَنَطُوْفُ بِهٖ قَالَ بَلٰی فَاَخْبَرْتُكَ اَنَّا نَاْتِیْهِ الْعَامَ قَالَ قُلْتُ لَا قَالَ فَاِنَّكَ اٰتِیْهِ وَمُطَّوِّفٌ بِهٖ قَالَ فَاَتَیْتُ اَبَا بَكْرٍ فَقُلْتُ یَا اَبَا بَكْرٍ اَلَیْسَ هٰذَا نَبِیَّ اللّٰهِ حَقًّا؟ قَالَ بَلٰی قُلْتُ اَلَسْنَا عَلَی الْحَقِّ وَعَدُوُّنَا عَلَی الْبَاطِلِ قَالَ بَلٰی قُلْتُ فَلِمَ نُعْطِی الدَّنِیَّةَ فِیْ دِیْنِنَا اِذًا قَالَ اَیُّهَا الرَّجُلُ اِنَّهٗ لَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَلَیْسَ یَعْصِیْ رَبَّهٗ وَهُوَ نَاصِرُهٗ فَاسْتَمْسِكْ بِغَرْزِهٖ فَوَاللّٰهِ اِنَّهٗ عَلَی الْحَقِّ قُلْتُ اَلَیْسَ كَانَ یُحَدِّثُنَا اَنَّا سَنَاْتِی الْبَیْتَ وَنَطُوْفُ بِهٖ قَالَ بَلٰی اَفَاَخْبَرَكَ اَنَّكَ تَاْتِیْهِ الْعَامَ قُلْتُ لَا قَالَ فَاِنَّكَ اٰتِیْهِ وَمُطَّوِّفٌ بِهٖ قَالَ الزُّهْرِیُّ قَالَ عُمَرُ فَعَمِلْتُ لِذٰلِكَ اَعْمَالًا قَالَ فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ قَضِیَّةِ

کردں گا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، مجھ پر اس ایک کو (دیگر) احسان کردو۔ اس نے کہا کہ میں ایسا کبھی احسان نہیں کرسکتا۔ آں حضورؐ نے فرمایا کہ نہیں تمھیں احسان کردینا چاہیئے لیکن اس نے یہی جواب دیا کہ میں ایسا کبھی نہیں کرسکتا۔ البتہ مکرز نے کہا کہ چلیئے ہم اس کا احسان آپ پہ کرتے ہیں۔ ابوجندل رضؓ نے فرمایا مسلمانو! میں مسلمان ہوکر آیا ہوں، کیا مجھے پھر مشرکوں کے ہاتھ میں دیدیا جائے گا؟ کیا میرے ساتھ جو کچھ معاملہ ہوا ہے تم نہیں دیکھتے؟ ابوجندل رضی اللہ عنہ کو اللہ کے راستے میں بڑی سخت اذیتیں پہنچائی گئی تھیں۔ راوی نے بیان کیا کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا، آخر میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا، کیا یہ واقعہ اور حقیقت نہیں کہ آپؐ اللہ کے نبی ہیں؟ آپؐ نے فرمایا کیوں نہیں۔ میں نے عرض کیا، کیا ہم حق پر نہیں ہیں؟ اور کیا ہمارے دشمن باطل پر نہیں ہیں؟ آپؐ نے فرمایا کیوں نہیں! میں نے کہا، پھر ہم اپنے دین کے معاملے میں کیوں دبیں۔ آں حضورؐ نے فرمایا کہ میں اللہ کا رسول ہوں، میں اس کی حکم عدولی نہیں کرسکتا اور وہی میرا مددگار ہے۔ میں نے کہا کیا آپ ہم سے یہ نہیں فرماتے تھے کہ ہم بیت اللہ جائیں گے اور اس کا طواف کریں گے؟ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ٹھیک ہے لیکن کیا میں نے تم سے یہ کہا تھا کہ اسی سال ہم بیت اللہ پہنچ جائیں گے عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے کہا، نہیں آپؐ نے اس قید کے ساتھ نہیں فرمایا تھا۔ آں حضورؐ نے فرمایا کہ پھر اس میں کوئی شبہ نہیں کہ تم بیت اللہ تک پہنچوگے اور اس کا طواف کروگے۔ انھوں نے بیان کیا کہ پھر میں ابوبکر رضی اللہ عنہ کے یہاں پہنچا اور ان سے بھی یہی پوچھا۔ ابوبکرؓ کیا یہ حقیقت نہیں کہ آں حضورؐ اللہ کے نبی ہیں؟ انھوں نے بھی فرمایا کہ کیوں نہیں۔ میں نے پوچھا کیا ہم حق پر نہیں ہیں؟ اور کیا ہمارے دشمن باطل پر نہیں ہیں؟ انھوں نے کہا کیوں نہیں! میں نے کہا پھر ہم اپنے دین کے معاملے میں کیوں دبیں؟ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا، جناب بلاشک وشبہ حضورؐ اللہ کے رسول ہیں۔ وہ اپنے رب کی حکم عدولی نہیں کرسکتے۔ اور ان کا رب ہی ان کا مددگار ہے پس ان کی رسّی مضبوطی سے پکڑلو۔ خدا گواہ ہے کہ وہ حق پر ہیں۔ میں نے کہا کیا آپؐ ہم سے یہ نہیں کہتے تھے کہ عنقریب ہم بیت اللہ پہنچیں گے اور اس کا طواف کریں گے۔ انھوں نے فرمایا کہ یہ بھی صحیح ہے، لیکن کیا آں حضورؐ نے آپ سے یہ فرمایا تھا کہ اسی سال آپ بیت اللہ پہنچ جائیں گے۔ میں نے کہا کہ نہیں۔ ابوبکرؓ نے فرمایا۔ پھر اس میں بھی کوئی شک وشبہ نہیں کہ آپ بیت اللہ پہنچیں گے اور اس کا طواف کریں گے۔ زہریؒ نے بیان کیا کہ

الْكِتَابِ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَصْحَابِهِ قُومُوا فَانْحَرُوا ثُمَّ احْلِقُوا قَالَ فَوَاللهِ مَا قَامَ مِنْهُمْ رَجُلٌ حَتَّى قَالَ ذٰلِكَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ فَلَمَّا لَمْ يَقُمْ مِنْهُمْ أَحَدٌ دَخَلَ عَلَى أُمِّ سَلَمَةَ فَذَكَرَ لَهَا مَا لَقِيَ مِنَ النَّاسِ فَقَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ يَا نَبِيَّ اللهِ أَتُحِبُّ ذٰلِكَ اخْرُجْ ثُمَّ لَا تُكَلِّمْ أَحَدًا مِنْهُمْ كَلِمَةً حَتَّى تَنْحَرَ بُدْنَكَ وَتَدْعُوَ حَالِقَكَ فَيَحْلِقَكَ فَخَرَجَ فَلَمْ يُكَلِّمْ أَحَدًا مِنْهُمْ حَتَّى فَعَلَ ذٰلِكَ نَحَرَ بُدْنَهُ وَدَعَا حَالِقَهُ فَحَلَقَهُ فَلَمَّا رَأَوْا ذٰلِكَ قَامُوا فَنَحَرُوا وَجَعَلَ بَعْضُهُمْ يَحْلِقُ بَعْضًا حَتَّى كَادَ بَعْضُهُمْ يَقْتُلُ بَعْضًا غَمًّا ثُمَّ جَاءَهُ نِسْوَةٌ مُؤْمِنَاتٌ فَأَنْزَلَ اللهُ تَعَالَى

عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا بعد میں میں نے اپنی اس عجلت پسندی کی مکافات کے لیے نیک اعمال[1] کیے۔ پھر جب صلح نامہ سے آپؐ فارغ ہو چکے تو صحابہ رضوان اللہ علیہم سے فرمایا، اب اٹھو اور (جن جانوروں کو ساتھ لائے ہو ان کی) قربانی کر لو اور سر بھی منڈا لو۔ انھوں نے بیان کیا کہ خدا گواہ ہے۔ صحابہ میں سے ایک شخص بھی نہ اٹھا اور تین مرتبہ آپؐ نے یہی جملہ فرمایا۔ جب کوئی نہ اٹھا تو حضورؐ ام سلمہ (ام المؤمنین رضی اللہ عنہا) کے خیمہ میں گئے اور ان سے لوگوں کے طرز عمل کا ذکر کیا۔ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا اے اللہ کے نبی! کیا آپؐ یہ پسند کریں گے کہ باہر تشریف لے جائیں اور کسی سے کچھ نہ کہیں۔ بلکہ اپنا قربانی کا جانور ذبح کر لیں اور اپنے حجام کو بلا لیں جو آپ کے بال مونڈ دے۔ چنانچہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے۔ کسی سے کچھ نہیں کہا اور یہی سب کچھ کیا اپنے جانور کی قربانی کر لی اور اپنے حجام کو بلوایا جس نے آپؐ کے بال مونڈے جب صحابہ نے دیکھا تو وہ بھی ایک دوسرے کے بال مونڈنے لگے، ایسا معلوم ہوتا تھا کہ رنج و غم میں ایک دوسرے سے لڑ پڑیں گے، پھر آں حضورؐ کے پاس (مکہ سے) چند مومن خواتین آئیں) تو اللہ تعالیٰ نے یہ حکم نازل فرمایا۔[1]

---

[1] جس سال صلح حدیبیہ ہوئی، اس وقت تک مسلمان پہلے سے بہت زیادہ قوی اور طاقت ور تھے۔ اس لیے حدیبیہ تک پہنچنے کے باوجود عمرہ نہ کرنے کا بہت سے صحابہؓ کو بڑا رنج تھا۔ آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جب کفار سے صلح کی تو کفار کی شرائط بھی مان لی تھیں جن میں کفار زیادتی پر تھے۔ لیکن بہر حال یہی اللہ تعالیٰ کا حکم تھا خاص طور سے حضرت عمر رضؓ نے آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے گفتگو کرنے میں بڑی جرأت سے کام لیا تھا جس کا انھیں زندگی بھر افسوس رہا اور اسی کے متعلق وہ فرماتے ہیں کہ میں نے اس بیجا جرأت کی مکافات کے لیے بہت سے نیک اعمال کیے تاکہ اللہ تعالیٰ میری اس غلطی کو معاف کر دے۔ دوسری روایتوں میں ہے کہ حضرت عمر رضؓ نے فرمایا۔ اس دن سے اپنی جرأت کی مکافات کے لیے میں برابر روزے رکھتا رہا۔ صدقات دیتا رہا، نماز (نوافل) پڑھتا رہا اور غلام آزاد کرتا رہا۔ اس موقعہ پر حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کا ثبوت خاص طور پر قابلِ ذکر ہے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے جوابات کے ساتھ آپ کا توارد بھی حدیث میں یہ جو جملہ آیا ہے کہ عمر رضؓ نے پوچھا، کیا آپؐ ہم سے کہتے نہیں تھے کہ ہم "بیت اللہ جا کر اس کا طواف کریں گے"! اس سے صرف اتنی بات معلوم ہوتی ہے کہ آپ نے صرف طواف کا ذکر کیا تھا کہ ہم سب بیت اللہ پہنچیں گے اور اس کا طواف کریں گے۔ رہی یہ بات کہ آپ نے سال اور وقت کی تعیین کے ساتھ کوئی بات کہی ہو تو ایسا نہیں ہوا تھا قدرتی طور پر جب آپ نے عمرہ کے ارادہ سے سفر شروع کیا تو صحابہؓ کے ذہن میں یہ بات آئی ہوگی کہ اس مرتبہ ہم بیت اللہ ضرور پہنچ جائیں گے اور طواف بھی ہوگا، کیونکہ آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس کا ذکر پہلے ہی کر چکے تھے اور جوش و جذبے کی حالت میں عمر رضی اللہ عنہ بھی یہ یاد نہ رکھ سکے کہ آں حضور کا وعدہ وقت کی تعیین کے ساتھ نہیں تھا۔ جب یاد دلایا گیا تو انھیں بھی یاد آیا اور اپنی غلطی کا احساس ہوا اس سلسلے میں ایک اور روایت بھی ہے کہ آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرہ کا خواب دیکھا تھا واقدی جس کی حدیث کے باب میں روایات پر زیادہ اعتماد نہیں کیا جا سکتا، کی ایک روایت میں ایسا معلوم ہوتا ہے کہ آپؐ نے مدینہ میں یہ خواب دیکھا تھا اگر واقدی کی اس روایت کو بھی تسلیم کر لیا جائے تو کوئی مضائقہ نہیں کیونکہ خواب میں کسی وقت کی تعیین نہیں تھی اور بہر حال حدیبیہ کے واقعے کے بعد آپؐ نے عمرہ تو کیا ہی تھا لیکن صحیح روایات سے یہ ثابت ہے کہ یہ خواب آپؐ نے حدیبیہ میں دیکھا جب صحابہؓ بہت مضطرب ہوئے اس وقت آپؐ کو خواب میں دکھایا گیا تاکہ صحابہ کا اضطراب ختم ہو بہر حال اس واقعہ سے قطعاً ثابت نہیں ہوتا کہ انبیاء کی خبریں بھی واقعہ کے خلاف ہو سکتی ہیں اگر ایسا خدا نخواستہ ہو سکتا تو پھر دین پر اعتماد کیسے باقی رہ سکتا تھا۔ قرآن نے خود اس طرح کے تخیلات کی بڑی شدت سے تردید کی ہے۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا جَاءَكُمُ الْمُؤْمِنَاتُ مُهَاجِرَاتٍ فَامْتَحِنُوهُنَّ حَتَّى بَلَغَ بِعِصَمِ الْكَوَافِرِ فَطَلَّقَ عُمَرُ يَوْمَئِذٍ امْرَأَتَيْنِ كَانَتَا لَهُ فِي الشِّرْكِ فَتَزَوَّجَ إِحْدَاهُمَا مُعَاوِيَةُ بْنُ أَبِي سُفْيَانَ وَالْأُخْرَى صَفْوَانُ بْنُ أُمَيَّةَ ثُمَّ رَجَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْمَدِينَةِ فَجَاءَهُ أَبُو بَصِيرٍ رَجُلٌ مِنْ قُرَيْشٍ وَهُوَ مُسْلِمٌ فَأَرْسَلُوا فِي طَلَبِهِ رَجُلَيْنِ فَقَالُوا الْعَهْدَ الَّذِي جَعَلْتَ لَنَا فَدَفَعَهُ إِلَى الرَّجُلَيْنِ فَقَالُوا الْعَهْدَ الَّذِي جَعَلْتَ لَنَا فَدَفَعَهُ إِلَى الرَّجُلَيْنِ فَخَرَجَا بِهِ حَتَّى بَلَغَ ذَا الْحُلَيْفَةِ فَنَزَلُوا يَأْكُلُونَ مِنْ تَمْرٍ لَهُمْ فَقَالَ أَبُو بَصِيرٍ لِأَحَدِ الرَّجُلَيْنِ وَاللهِ إِنِّي لَأَرَى سَيْفَكَ هَذَا يَا فُلَانُ جَيِّدًا فَاسْتَلَّهُ الْآخَرُ فَقَالَ أَجَلْ وَاللهِ إِنَّهُ لَجَيِّدٌ لَقَدْ جَرَّبْتُ بِهِ ثُمَّ جَرَّبْتُ فَقَالَ أَبُو بَصِيرٍ أَرِنِي أَنْظُرْ إِلَيْهِ فَأَمْكَنَهُ مِنْهُ فَضَرَبَهُ حَتَّى بَرَدَ وَفَرَّ الْآخَرُ حَتَّى أَتَى الْمَدِينَةَ فَدَخَلَ الْمَسْجِدَ يَعْدُو فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ رَآهُ لَقَدْ رَأَى هَذَا ذُعْرًا فَلَمَّا انْتَهَى إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قُتِلَ وَاللهِ صَاحِبِي وَإِنِّي لَمَقْتُولٌ فَجَاءَ أَبُو بَصِيرٍ فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللهِ قَدْ وَاللهِ أَوْفَى اللهُ ذِمَّتَكَ قَدْ رَدَدْتَنِي إِلَيْهِمْ ثُمَّ أَنْجَانِي اللهُ مِنْهُمْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيْلُ أُمِّهِ مِسْعَرَ حَرْبٍ لَوْ كَانَ لَهُ أَحَدٌ فَلَمَّا سَمِعَ ذَلِكَ عَرَفَ أَنَّهُ سَيَرُدُّهُ إِلَيْهِمْ فَخَرَجَ حَتَّى أَتَى سِيفَ الْبَحْرِ قَالَ وَيَنْفَلِتُ مِنْهُمْ أَبُو جَنْدَلِ بْنُ سُهَيْلٍ فَلَحِقَ بِأَبِي بَصِيرٍ فَجَعَلَ لَا يَخْرُجُ مِنْ قُرَيْشٍ

لوگو! جو ایمان لا چکے ہو، جب تمہارے پاس مومن عورتیں ہجرت کر کے آئیں تو ان کا امتحان لے لو، "بعصم الکوافر تک"۔

اسی دن حضرت عمر رض نے اپنی دو بیویوں کو طلاق دی، جو اب تک شرک کی حالت میں تھیں (کیونکہ ابتدائے اسلام میں مشرکہ عورتوں سے شادی کی ممانعت نہیں تھی اور اب ہوگئی تھی)، ان میں سے ایک سے تو معاویہ بن ابی سفیان (رضی اللہ عنہ) نے نکاح کر لیا تھا اور دوسری سے صفوان بن امیہ نے۔ اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ واپس تشریف لائے تو قریش کے ایک فرد ابو بصیر رض حاضر ہوئے (مکہ سے فرار ہوکر) وہ مسلمان ہو چکے تھے۔ قریش نے انھیں واپس لینے کے لیے دو آدمیوں کو بھیجا اور انھوں نے آ کر کہا کہ ہمارے ساتھ آپ کا معاہدہ ہو چکا ہے، چنانچہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو بصیر رض کو واپس کر دیا۔ قریش کے دونوں افراد جب انھیں لے کر واپس ہوئے اور ذوالحلیفہ پہنچے تو کھجور کھانے کے لئے اترے جو ان کے ساتھ تھی۔ ابو بصیر رض نے ان میں سے ایک سے فرمایا بخدا تمھاری تلوار بہت اچھی معلوم ہوتی ہے۔ دوسرے ساتھی نے تلوار نیام سے نکال دی، اس شخص نے کہا، ہاں خدا کی قسم، نہایت عمدہ تلوار ہے، میں اس کا بارہا تجربہ کر چکا ہوں۔ ابو بصیر رض اس پر بولے کہ ذرا مجھے بھی تو دکھاؤ اور اس طرح اسے اپنے قبضہ میں کر لیا۔ پھر اس شخص (تلوار کے مالک) کو ایسی ضرب لگائی کہ وہ وہیں ٹھنڈا ہو گیا۔ اس کا دوسرا ساتھی بھاگ کر مدینہ آیا اور مسجد میں دوڑتا ہوا داخل ہوا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب اسے دیکھا تو فرمایا یہ شخص کچھ خوف زدہ معلوم ہوتا ہے جب وہ آں حضور م کے قریب پہنچا تو کہنے لگا خدا کی قسم میرا ساتھی تو مارا گیا اور میں بھی مارا جاؤں گا اگر آپ لوگوں نے ابو بصیر کو نہ روکا) اتنے میں ابو بصیر بھی آگئے اور عرض کیا اے اللہ کے نبی! خدا کی قسم اللہ تعالیٰ نے آپ کی ذمہ داری پوری کر دی آپ مجھے ان کے حوالے کر چکے تھے لیکن اللہ تعالیٰ نے مجھے ان سے نجات دلائی۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ نامعقول اگر اس کا کوئی مددگار رہوتا تو پھر لڑائی کے شعلے بھڑک اٹھتے۔ جب انھوں نے حضور اکرم م کے یہ الفاظ سنے تو سمجھ گئے کہ آپ پھر کفار کے حوالہ کر دیں گے، اس لئے وہاں سے نکل گئے اور دریا کے ساحل پر آگئے۔ راوی نے بیان کیا کہ اپنے گھر والوں سے (مکہ سے) چھوٹ کر ابو جندل رض بھی جو سہیل کے بیٹے تھے ابو بصیر رض سے جا ملے اور اب یہ حال تھا کہ قریش کا جو شخص بھی اسلام لاتا (بجائے مدینہ آنے کے) ابو بصیر رض کے پاس ساحل سمندر پر چلا جاتا۔ اس طرح ایک جماعت بن گئی اور خدا گواہ ہے یہ لوگ قریش کے

رجل قد أسلم إلا لحق بأبي بصير حتى اجتمعت
منهم عصابة فوالله ما يسمعون بعير خرجت لقريش
إلى الشام إلا اعترضوا لها فقتلوهم وأخذوا
أموالهم فأرسلت قريش إلى النبي صلى الله عليه
وسلم تناشده بالله والرحم لما أرسل فمن
أتاه فهو آمن فأرسل النبي صلى الله عليه وسلم
إليهم فأنزل الله تعالى وهو الذي كف أيديهم
عنكم وأيديكم عنهم ببطن مكة من بعد
أن أظفركم عليهم حتى بلغ الحمية حمية
الجاهلية وكانت حميتهم أنهم لم يقروا
أنه نبي الله ولم يقروا ببسم الله
الرحمن الرحيم وحالوا بينهم وبين البيت
وقال عقيل عن الزهري قال عروة فأخبرتني
عائشة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم كان
يمتحنهن وبلغنا أنه لما أنزل الله تعالى
أن يردوا إلى المشركين ما أنفقوا على من
هاجر من أزواجهم وحكم على المسلمين
أن لا يمسكوا بعصم الكوافر. أن عمر طلق
امرأتين قريبة بنت أبي أمية وابنة جرول
الخزاعي فتزوج قريبة معاوية وتزوج
الأخرى أبو جهم فلما أبى الكفار أن يقروا بأداء
ما أنفق المسلمون على أزواجهم أنزل الله تعالى
وإن فاتكم شيء من أزواجكم إلى الكفار
فعاقبتم والعقب ما يؤدي المسلمون إلى من
هاجرت امرأته من الكفار فأمر أن يعطى من
ذهب له زوج من المسلمين ما أنفق من صداق
نساء الكفار اللائي هاجرن وما نعلم أحدا من
المهاجرات ارتدت بعد إيمانها و

جس قافلے کے متعلق بھی سن لیتے کہ وہ شام جا رہا ہے (تجارت کے لیے) تو اسے راستے ہی میں روک کر لوٹ لیتے اور قافلہ والوں کو قتل کر دیتے۔ اب قریش نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے یہاں اللہ اور رحم کا واسطہ دے کر درخواست بھیجی کہ آپ کسی کو بھیجیں، (ابو بصیرؓ اور اس کے دوسرے ساتھیوں کے یہاں کہ وہ قریش کی ایذا سے رک جائیں) اور اس کے بعد جو شخص بھی آپ کے یہاں جائے گا (مکہ سے) اسے امن ہے چنانچہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے یہاں اپنا آدمی بھیجا اور اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی کہ "اور وہ ذات گرامی جس نے روک دیئے تھے تمہارے ہاتھ ان سے اور ان کے ہاتھ تم سے (یعنی جنگ نہیں ہو سکی تھی) وادی مکہ میں (حدیبیہ میں) اس کے بعد کہ تم کو غالب کر دیا تھا ان پر، یہاں تک کہ بات جاہلیت کے دور کی بے جا حمایت تک پہنچ گئی تھی" ان کی حمیت (جاہلیت) یہ تھی کہ انھوں نے (معاہدے میں بھی) آپ کے لیے اللہ کے نبی ہونے کا اقرار نہیں کیا (اور یہ الفاظ کٹوا دیئے) اسی طرح انھوں نے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نہیں لکھنے دیا اور آپ کے بیت اللہ جانے سے مانع بنے۔ عقیل نے زہری کے واسطے سے بیان کیا ان سے عروہ نے بیان کیا اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عورتوں کا (جو مکہ سے مسلمان ہونے کی وجہ سے ہجرت کر کے مدینہ آتی تھیں) امتحان لیتے تھے (زہری نے بیان کیا کہ) ہم تک یہ روایت پہنچی ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی کہ مسلمان وہ سب کچھ ان مشرکوں کو واپس کر دیں جو انھوں نے اپنی ان بیویوں پر خرچ کیا ہو جو (اب مسلمان ہو کر ہجرت کر آئی ہیں) اور مسلمانوں کو حکم دیا کہ کافر عورتوں کو اپنے نکاح میں نہ رکھیں تو عمرؓ نے اپنی دو بیویوں، قریبہ بنت ابی امیہ اور ایک جرول خزاعی کی لڑکی کو طلاق دے دی۔ قریبہ سے معاویہؓ نے شادی کر لی تھی (کیونکہ اس وقت معاویہؓ ابھی مسلمان نہیں ہوئے تھے) اور دوسری بیوی سے ابو جہم نے شادی کر لی تھی۔ لیکن جب کفار نے مسلمانوں کے ان اخراجات کو ادا کرنے سے انکار کیا جو انھوں نے اپنی (کافرہ) بیویوں پر کیے تھے تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی "اور اگر تمہاری بیویوں میں سے کوئی کافروں کے یہاں چلی جائے اس کے (مہر وحصہ) کے اخراجات ان کفار کی عورتوں کے مہر سے ادا کر دیئے جائیں جو ہجرت کر کے آ گئی ہیں (اور کسی مسلمان نے ان سے نکاح کر لیا ہے۔ اگرچہ ہمارے پاس اس کا کوئی ثبوت نہیں کہ کوئی بھی مہاجرہ ایمان کے بعد مرتد ہوئی ہوں (لیکن بہرحال یہ حکم نازل ہوا تھا) اور ہمیں یہ روایت بھی معلوم ہوئی ہے کہ ابو بصیرؓ بن اسید ثقفی جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں مومن و مہاجر کی حیثیت سے معاہدہ کی مدت کے اندر ہی حاضر ہو گئے تو اخنس

ـــــــــــــــــــــــــــــ

لے یعنی معاہدہ میں جو یہ شرط قریش نے رکھی تھی کہ ہمارا جو بھی آدمی مدینہ فرار ہو کر جائے اسے ہمارے حوالے کرنا ہوگا، انھوں نے خود ہی یہ شرط واپس لے لی۔

بَلَغَنَا أَنَّ أَبَا بَصِيرِ بْنَ أُسَيْدٍ الثَّقَفِيَّ قَدِمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُؤْمِنًا مُهَاجِرًا فِي الْمُدَّةِ فَكَتَبَ الْأَخْنَسُ بْنُ شَرِيقٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْأَلُهُ أَبَا بَصِيرٍ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ ۔

بن شریق نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک تحریر لکھی جس میں اس نے ابوبصیر (رضی اللہ عنہ کی واپسی کا) مطالبہ آپ سے کیا تھا۔ پھر انھوں نے پوری حدیث بیان کی۔

* * *

باب ۵ الشُّرُوطِ فِي الْقَرْضِ

وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ وَعَطَاءٌ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا إِذَا أَجَّلَهُ فِي الْقَرْضِ جَازَ وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ رَبِيعَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ هُرْمُزَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ ذَكَرَ رَجُلًا سَأَلَ بَعْضَ بَنِي إِسْرَائِيلَ أَنْ يُسْلِفَهُ أَلْفَ دِينَارٍ فَدَفَعَهَا إِلَيْهِ إِلَى أَجَلٍ مُسَمًّى ۔

۵ - قرض میں شرط لگانا۔ ابن عمر اور عطاء بن ابی رباح رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ اگر قرض (کی ادائیگی) کے لئے کوئی مدت متعین کی تو جائز ہے اور لیث نے بیان کیا کہ ان سے جعفر بن ربیعہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الرحمٰن بن ہرمز نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کا ذکر کیا جنھوں نے بنی اسرائیل کے کسی دوسرے شخص سے ایک ہزار قرض مانگا۔ اور اس نے ایک متعین مدت تک کے لئے دے دیا (کہ مدت پوری ہونے پر قرض ادا کردیں) ۔

باب ۶ الْمُكَاتَبِ وَمَا لَا يَحِلُّ مِنَ الشُّرُوطِ الَّتِي تُخَالِفُ كِتَابَ اللهِ

وَقَالَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ فِي الْمُكَاتَبِ شُرُوطُهُمْ بَيْنَهُمْ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ أَوْ عُمَرُ كُلُّ شَرْطٍ خَالَفَ كِتَابَ اللهِ فَهُوَ بَاطِلٌ وَإِنِ اشْتَرَطَ مِائَةَ شَرْطٍ وَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ يُقَالُ عَنْ كِلَيْهِمَا عَنْ عُمَرَ وَابْنِ عُمَرَ (رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا) ۔

۶ - مکاتب اور ان شرطوں کا بیان جو کتاب اللہ کے خلاف ہوں۔ جابر بن عبد اللہ نے مکاتب کے بارے میں بیان فرمایا کہ ان کی (یعنی مکاتب اور اس کے مالک کی) شرطیں ان کے درمیان (جائز) ہیں (بشرطیکہ خلاف شریعت نہ ہوں)۔ ابن عمر یا عمر رضی اللہ عنہما نے (راوی کو شبہ ہے) بیان کیا کہ ہر وہ شرط جو کتاب اللہ کی مخالف ہو باطل ہے خواہ ایسی سو شرطیں بھی لگائی جائیں۔ ابو عبد اللہ (امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ) نے بیان کیا کہ بیان کیا جاتا ہے کہ عمرؓ اور ابن عمرؓ دونوں سے یہ روایت صحیح ہے۔

* * *

۷ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ يَحْيَى عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ أَتَتْهَا بَرِيرَةُ تَسْأَلُهَا فِي كِتَابَتِهَا فَقَالَتْ إِنْ شِئْتِ أَعْطَيْتُ أَهْلَكِ وَيَكُونُ الْوَلَاءُ لِي فَلَمَّا جَاءَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرْتُهُ ذٰلِكَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْتَاعِيهَا فَأَعْتِقِيهَا فَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ ثُمَّ قَامَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ مَا بَالُ أَقْوَامٍ يَشْتَرِطُونَ شُرُوطًا

۷ - ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے، ان سے عمرہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ بریرہ رضی اللہ عنہا اپنی مکاتبت کے سلسلے میں ان سے مدد مانگنے آئیں تو آپ نے فرمایا کہ اگر تم چاہو تو تمہارے مالکوں کو (پوری قیمت) دے دوں اور تمہاری ولا میرے ساتھ قائم ہو جائے (آزادی کے بعد) پھر جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو آپ سے میں نے (عائشہ رض نے) اس کا ذکر کیا۔ آپؐ نے فرمایا کہ انھیں خرید کر تم آزاد کر دو، ولا تو بہر حال اسی کے ساتھ قائم ہوتی ہے جو آزاد کرے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر تشریف لائے اور فرمایا۔ ان لوگوں کو کیا ہو گیا ہے جو ایسی شرطیں (معاملات میں) لگاتے ہیں جن کا کوئی وجود کتاب اللہ

لَيْسَتْ فِي كِتَابِ اللّٰهِ مَنِ اشْتَرَطَ شَرْطًا لَيْسَ فِي كِتَابِ اللّٰهِ فَلَيْسَ لَهُ وَإِنِ اشْتَرَطَ مِائَةَ شَرْطٍ ۔

بَابُ مَا يَجُوزُ مِنَ الِاشْتِرَاطِ وَالثُّنْيَا فِي الْإِقْرَارِ وَالشُّرُوطِ الَّتِي يَتَعَارَفُهَا النَّاسُ بَيْنَهُمْ وَإِذَا قَالَ مِائَةً إِلَّا وَاحِدَةً أَوْ ثِنْتَيْنِ

وَقَالَ ابْنُ عَوْنٍ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ رَجُلٌ لِكَرِيِّهِ أَدْخِلْ رِكَابَكَ فَإِنْ لَمْ أَرْحَلْ مَعَكَ يَوْمَ كَذَا وَكَذَا فَلَكَ مِائَةُ دِرْهَمٍ فَلَمْ يَخْرُجْ فَقَالَ شُرَيْحٌ مَنْ شَرَطَ عَلَى نَفْسِهِ طَائِعًا غَيْرَ مُكْرَهٍ فَهُوَ عَلَيْهِ وَقَالَ أَيُّوبُ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ إِنَّ رَجُلًا بَاعَ طَعَامًا وَقَالَ إِنْ لَمْ آتِكَ الْأَرْبِعَاءَ فَلَيْسَ بَيْنِي وَبَيْنَكَ بَيْعٌ فَلَمْ يَجِئْ فَقَالَ شُرَيْحٌ لِلْمُشْتَرِي أَنْتَ أَخْلَفْتَ فَقَضَى عَلَيْهِ

٩ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ لِلّٰهِ تِسْعَةً وَتِسْعِينَ اسْمًا مِائَةً إِلَّا وَاحِدًا مَنْ أَحْصَاهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ ۔

بَابُ ٨ الشُّرُوطِ فِي الْوَقْفِ

١٠ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ قَالَ أَنْبَأَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ أَصَابَ أَرْضًا بِخَيْبَرَ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَأْمِرُهُ فِيهَا فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي أَصَبْتُ أَرْضًا بِخَيْبَرَ لَمْ أُصِبْ مَالًا قَطُّ أَنْفَسَ عِنْدِي مِنْهُ فَمَا تَأْمُرُ بِهِ قَالَ إِنْ شِئْتَ حَبَسْتَ أَصْلَهَا وَتَصَدَّقْتَ

میں نہیں ہے۔ جس نے بھی کوئی ایسی شرط لگائی جس کا وجود کتاب اللہ میں نہ ہو (یعنی کتاب اللہ کے منشاء کے خلاف ہو) تو اس کی کوئی حیثیت نہ ہوگی، خواہ ایسی سو شرطیں لگالے۔

۷۔ جو شرطیں جائز ہیں، اقرار کرتے ہوئے استثناء اور شرائط جن کا عام رواج ہے۔ اگر کسی نے یہ کہا کہ سو، سوا ایک یا دو کے۔

ابن عون نے ابن سیرین کے واسطہ سے بیان کیا کہ کسی نے اپنے کرایہ دار سے کہا کہ تم اپنی سواری تیار رکھو، اگر میں تمہارے ساتھ فلاں دن نہ جاسکا تو تم سو روپے مجھ سے وصول کرلینا۔ پھر وہ اس دن نہ جاسکا تو شریح رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ جس نے اپنی خوشی سے خود کو کسی شرط کا مکلف بنایا ہو اور اس پر کوئی جبر بھی نہیں کیا گیا تھا تو وہ شرط لازم ہوجاتی ہے۔ ایوب نے ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ کے واسطہ سے بیان کیا کہ کسی شخص نے غلہ بیچا اور (خریدنے والے نے) کہا کہ اگر میں تمہارے پاس بدھ کو نہ آسکا تو میرے اور تمہارے درمیان بیع کا معاملہ باقی نہیں رہے گا۔ پھر وہ اس دن نہیں آیا تو شریح رح نے خریدار سے کہا کہ تمہیں نے وعدہ خلافی کی ہے۔ آپ نے فیصلہ اس کے خلاف کیا۔

۹۔ ہم سے ابو الیمان نے حدیث بیان کی، انہیں شعیب نے خبر دی، ان سے ابو الزناد نے حدیث بیان کی۔ ان سے اعرج نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کے ننانوے نام ہیں یعنی ایک کم سو، جو شخص ان سب کو محفوظ رکھے گا وہ جنت میں داخل ہوگا۔

⁂

۸۔ وقف کی شرطیں

۱۰۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن عبد اللہ انصاری نے حدیث بیان کی، ان سے ابن عون نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھے نافع نے خبر دی انہیں ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو خیبر میں ایک قطعہ زمین ملی تو آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں مشورہ کے لئے حاضر ہوئے اور عرض کیا، یا رسول اللہ! مجھے خیبر میں ایک زمین کا قطعہ ملا ہے۔ اپنی دانست میں اس سے بہتر مال مجھے اب تک کبھی نہیں ملا تھا۔ آپ اس کے متعلق کیا حکم فرماتے ہیں؟ آں حضورؐ نے فرمایا کہ اگر جی چاہے تو اصل زمین اپنی ملکیت میں باقی رکھو اور پیداوار صدقہ کردو۔

بِهَا قَالَ فَتَصَدَّقَ بِهَا عُمَرُ أَنَّهُ لَا يُبَاعُ وَلَا يُوهَبُ وَلَا يُورَثُ وَتَصَدَّقَ بِهَا فِي الْفُقَرَاءِ وَفِي الْقُرْبَى وَفِي الرِّقَابِ وَفِي سَبِيلِ اللهِ وَابْنِ السَّبِيلِ وَالضَّيْفِ لَا جُنَاحَ عَلَى مَنْ وَلِيَهَا أَنْ يَأْكُلَ مِنْهَا بِالْمَعْرُوفِ وَيُطْعِمَ غَيْرَ مُتَمَوِّلٍ قَالَ فَحَدَّثْتُ بِهِ ابْنَ سِيرِينَ فَقَالَ غَيْرَ مُتَأَثِّلٍ مَالًا ۔

ابن عمرؓ نے بیان کیا کہ پھر عمرؓ نے اس کو اس شرط کے ساتھ صدقہ کر دیا تھا کہ نہ اسے بیچا جائے گا، نہ اس کا ہبہ کیا جائے گا اور نہ اس میں وراثت چلے گی۔ اسے آپ نے محتاجوں کے لئے، رشتہ داروں کے لیے اور غلام آزاد کرنے کے لئے، مجاہدوں کے لئے، مسافروں کے لئے اور مہمانوں کے لئے صدقہ (وقف) کر دیا تھا اور یہ کہ اس کا متولی اگر دستور کے مطابق اس میں سے اپنی ضروریات کے لئے یا کسی محتاج کو دے تو اس پر کوئی الزام نہیں۔ ابن عوف نے بیان کیا کہ جب میں نے اس حدیث کا ذکر ابن سیرین سے کیا تو انھوں نے فرمایا کہ (متولی) اس میں سے جمع کرنے کا ارادہ نہ رکھتا ہو (مطلب یہ تھا)۔

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط

كِتَابُ الْوَصَايَا

وصیتوں کے مسائل

باب ۹ الْوَصَايَا ۔ وَقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصِيَّةُ الرَّجُلِ مَكْتُوبَةٌ عِنْدَهُ وَقَوْلِ اللهِ تَعَالَى كُتِبَ عَلَيْكُمْ إِذَا حَضَرَ أَحَدَكُمُ الْمَوْتُ إِنْ تَرَكَ خَيْرًا الْوَصِيَّةُ لِلْوَالِدَيْنِ وَالْأَقْرَبِينَ بِالْمَعْرُوفِ حَقًّا عَلَى الْمُتَّقِينَ فَمَنْ بَدَّلَهُ بَعْدَ مَا سَمِعَهُ فَإِنَّمَا إِثْمُهُ عَلَى الَّذِينَ يُبَدِّلُونَهُ إِنَّ اللهَ سَمِيعٌ عَلِيمٌ فَمَنْ خَافَ مِنْ مُوصٍ جَنَفًا أَوْ إِثْمًا فَأَصْلَحَ بَيْنَهُمْ فَلَا إِثْمَ عَلَيْهِ إِنَّ اللهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ ۔ جَنَفًا مَيْلًا ۔ مُتَجَانِفٌ ۔ مَائِلٌ ۔

۹ ۔ وصیتیں ۔ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد کہ آدمی کی وصیت لکھی ہوئی ہونی چاہیئے اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ (تم پر فرض کیا گیا ہے کہ جب تم میں سے کسی کی موت آتی معلوم ہو بشرطیکہ کچھ مال بھی چھوڑ رہا ہو تو وہ والدین اور عزیزوں کے حق میں معقول طریقہ سے وصیت کر جائے، یہ لازم ہے پرہیزگاروں پر، پھر جو کوئی اسے اس کے سننے کے بعد بدل ڈالے، سو اس کا گناہ بس انہی پر ہوگا جو اسے بدلیں گے بے شک اللہ بڑا سننے والا ہے، بڑا جاننے والا ہے۔ البتہ جس کسی کو وصیت کرنے والے سے متعلق کسی بے عنوانی یا گناہ کا علم ہو جائے پھر وہ ان لوگوں کی آپس میں صلح کرا دے، تو اس پر کوئی گناہ نہیں بے شک اللہ تعالیٰ بڑا مغفرت کرنے والا، بڑا رحم کرنے والا ہے (آیت میں) جنفا کے معنی جھکاؤ کے ہیں متجانف کے معنی جھکنے والا۔

۱۱ ۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رض أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا حَقُّ امْرِئٍ مُسْلِمٍ لَهُ شَيْءٌ يُوصِي فِيهِ يَبِيتُ لَيْلَتَيْنِ إِلَّا وَوَصِيَّتُهُ مَكْتُوبَةٌ عِنْدَهُ تَابَعَهُ مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ عَمْرٍو عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔

۱۱ ۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انھیں مالک نے خبر دی، انھیں نافع نے اور انھیں عبد اللہ بن عمرؓ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کسی مسلمان کے لیے جس کے پاس وصیت کے قابل کوئی بھی چیز ہو، درست نہیں کہ دو رات بھی وصیت کو لکھ کر اپنے پاس محفوظ کئے بغیر گزار دے۔ اس روایت کی متابعت محمد بن مسلم نے عمرو کے واسطہ سے کی۔ انھوں نے ابن عمرؓ کے واسطہ سے اور انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے کی ہے۔

۱۲ ۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ

۱۲ ۔ ہم سے ابراہیم بن حارث نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن ابی بکر نے حدیث

أَبِي بَكْرٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْجُعْفِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحٰقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ خَتَنِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخِي جُوَيْرِيَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ قَالَ مَا تَرَكَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ مَوْتِهِ دِرْهَمًا وَلَا دِينَارًا وَلَا عَبْدًا وَلَا أَمَةً وَلَا شَيْئًا إِلَّا بَغْلَتَهُ الْبَيْضَاءَ وَسِلَاحَهُ وَأَرْضًا جَعَلَهَا صَدَقَةً ؞

۱۳ - حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ يَحْيٰى حَدَّثَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا طَلْحَةُ بْنُ مُصَرِّفٍ قَالَ سَأَلْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ أَبِي أَوْفٰى رض هَلْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْصٰى فَقَالَ لَا فَقُلْتُ كَيْفَ كُتِبَ عَلَى النَّاسِ الْوَصِيَّةُ أَوْ أُمِرُوا بِالْوَصِيَّةِ قَالَ أَوْصٰى بِكِتَابِ اللّٰهِ ؞

۱۴ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ زُرَارَةَ أَخْبَرَنَا إِسْمٰعِيلُ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ قَالَ ذَكَرُوا عِنْدَ عَائِشَةَ رض أَنَّ عَلِيًّا رض كَانَ وَصِيًّا فَقَالَتْ مَتٰى أَوْصٰى إِلَيْهِ وَقَدْ كُنْتُ مُسْنِدَتَهُ إِلٰى صَدْرِي أَوْ قَالَتْ حَجْرِي فَدَعَا بِالطَّسْتِ فَلَقَدِ انْخَنَثَ فِي حَجْرِي فَمَا شَعَرْتُ أَنَّهُ قَدْ مَاتَ فَمَتٰى أَوْصٰى إِلَيْهِ ؞

بَابٌ أَنْ يَتْرُكَ وَرَثَتَهُ أَغْنِيَاءَ خَيْرٌ مِنْ أَنْ يَتَكَفَّفُوا النَّاسَ ؞

۱۵ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ جَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُودُنِي وَأَنَا بِمَكَّةَ وَهُوَ يَكْرَهُ أَنْ يَمُوتَ بِالْأَرْضِ الَّتِي هَاجَرَ عَنْهَا قَالَ يَرْحَمُ اللّٰهُ ابْنَ عَفْرَاءَ قُلْتُ

بیان کی، ان سے زہیر بن معاویہ جعفی نے حدیث بیان کی، ان سے ابو اسحٰق نے حدیث بیان کی اور ان سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نسبتی بھائی عمرو بن حارث رضی اللہ عنہ نے جو جویریہ بنت حارث رض (ام المؤمنین) کے بھائی تھے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی وفات کے وقت سوائے اپنے سفید خچر، اپنے ہتھیار اور اپنی زمین کے جسے آپ نے صدقہ کر دیا تھا، نہ کوئی درہم چھوڑا تھا نہ دینار، نہ غلام نہ باندی اور نہ کوئی اور چیز۔

۱۳ - ہم سے خلاد بن یحیٰی نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے طلحہ بن مصرف نے حدیث بیان کی، انھوں نے بیان کیا کہ میں نے عبد اللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ سے سوال کیا، کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی وصیت کی تھی؟ انھوں نے فرمایا کہ نہیں، اس پر میں نے پوچھا کہ پھر وصیت کس طرح لوگوں پر فرض ہوئی؟ یا راوی نے اس طرح بیان کیا کہ، لوگوں کو وصیت کا حکم کیونکر دیا گیا انھوں نے فرمایا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو کتاب اللہ پر عمل کرنے کی وصیت کی تھی (اور کتاب اللہ میں وصیت کا حکم موجود ہے)۔

۱۴ - ہم سے عمرو بن زرارہ نے حدیث بیان کی، انھیں اسمٰعیل نے خبر دی انھیں ابن عون نے، انھیں ابراہیم نے، ان سے اسود نے بیان کیا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے یہاں کچھ لوگوں نے ذکر کیا کہ علی کرم اللہ وجہہ وصی تھے؟ (آں حضورؐ کے) تو آپ نے فرمایا کہ کب انھیں وصیت کی تھی؟ حضور اکرمؐ تو میں تو (آپ کی وفات کے وقت) سر مبارک اپنے سینے پر یا انھوں نے (بجائے سینے کے) کہا کہ اپنی گود میں رکھے ہوئے تھی۔ پھر آپ نے پانی کا طشت منگوایا تھا کہ اتنے میں سر مبارک میری گود میں جھک گیا اور میں سمجھ بھی نہ سکی کہ آپ کی وفات ہو چکی۔ اب تمھیں بتاؤ کہ آں حضورؐ نے انھیں کب وصیت کی تھی؟

۱۰ - اپنے وارثوں کو مالدار چھوڑنا اس سے بہتر ہے کہ وہ لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلاتے پھریں۔

۱۵ - ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے سعد بن ابراہیم نے، ان سے عامر بن سعد نے اور ان سے سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میری عیادت کرنے تشریف لائے میں اس وقت مکہ میں تھا (حجۃ الوداع یا فتح مکہ کے موقع پر) حضور اکرمؐ اس سرزمین پہ موت کو پسند نہیں فرماتے تھے جہاں سے کوئی ہجرت کر چکا ہو۔ آں حضورؐ نے فرمایا اللہ ابن عفراء (سعد رض) پر رحم فرمائے۔ میں نے عرض کی، یا رسول اللہ! کیا میں

يَارَسُوْلَ اللّٰهِ أُوْصِيْ بِمَالِيْ كُلِّهٖ قَالَ لَا قُلْتُ فَالشَّطْرُ قَالَ لَا قُلْتُ الثُّلُثُ قَالَ فَالثُّلُثُ وَالثُّلُثُ كَثِيْرٌ إِنَّكَ أَنْ تَدَعَ وَرَثَتَكَ أَغْنِيَاءَ خَيْرٌ مِّنْ أَنْ تَدَعَهُمْ عَالَةً يَّتَكَفَّفُوْنَ النَّاسَ فِيْ أَيْدِيْهِمْ وَإِنَّكَ مَهْمَا أَنْفَقْتَ مِنْ نَفَقَةٍ فَإِنَّهَا صَدَقَةٌ حَتَّى اللُّقْمَةَ الَّتِيْ تَرْفَعُهَا إِلٰى فِيْ امْرَأَتِكَ وَعَسَى اللّٰهُ أَنْ يَرْفَعَكَ فَيَنْتَفِعَ بِكَ نَاسٌ وَّيُضَرَّ بِكَ آخَرُوْنَ وَلَمْ يَكُنْ لَهٗ يَوْمَئِذٍ إِلَّا ابْنَةٌ ۔

اپنے سارے مال و دولت کی وصیت (اللہ کے راستے میں) کردوں؟ آپ نے فرمایا کہ نہیں۔ میں نے پوچھا پھر آدھے کی کردوں؟ آپ نے اس پر بھی فرمایا کہ نہیں۔ میں نے پوچھا، پھر تہائی کردوں؟ آپ نے فرمایا کہ تہائی کی کرسکتے ہو۔ اور یہ بھی بہت ہے۔ اگر تم اپنے وارثوں کو اپنے پیچھے مالدار چھوڑو تو یہ اس سے بہتر ہے کہ انھیں محتاج چھوڑو کہ (لوگوں کے سامنے) ہاتھ پھیلاتے پھریں۔ اس میں کوئی شبہ نہ رکھو کہ جب بھی تم کوئی چیز (جائز طریقہ پر خرچ کروگے) تو وہ صدقہ ہوگا ... وہ لقمہ بھی جو تم اٹھا کر اپنی بیوی کے منہ میں دوگے (وہ بھی صدقہ ہے) اور (ابھی وصیت کرنے کی کوئی ضرورت بھی نہیں) ممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ تمھیں شفا دے اور اس کے بعد تم سے بہت سے لوگوں کو فائدہ ہو اور دوسرے بہت سے لوگ (اسلام کے مخالف) نقصان اٹھائیں۔[1] (اس وقت تک حضرت سعدؓ کی صرف ایک صاحبزادی تھیں۔

باب ۱۱ ۔ الْوَصِيَّةِ بِالثُّلُثِ ۔ وَقَالَ الْحَسَنُ لَا يَجُوْزُ لِلذِّمِّيِّ وَصِيَّةٌ إِلَّا الثُّلُثُ وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَأَنِ احْكُمْ بَيْنَهُمْ بِمَا أَنْزَلَ اللّٰهُ ۔

۱۱ ۔ تہائی مال کی وصیت۔ حسن رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ذمی کے لئے تہائی سے زیادہ کے لئے (وصیت جائز نہیں۔ مسلمانوں کی طرح) اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ آپ ان میں (یہودیوں میں) اس کے مطابق فیصلہ کیجیے جو اللہ تعالیٰ نے آپ پر نازل فرمایا ہے۔

۱۶ ۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَوْ غَضَّ النَّاسُ إِلَى الرُّبُعِ لِأَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الثُّلُثُ وَالثُّلُثُ كَثِيْرٌ أَوْ كَبِيْرٌ ۔

۱۶ ۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام بن عروہ نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے ابن عباسؓ نے بیان کیا۔ کاش! لوگ (وصیت کو) چوتھائی تک کم کردیتے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ تہائی کی وصیت کرسکتے ہو اور تہائی بھی بہت ہے یا (آپ نے فرمایا کہ) بڑی رقم ہے۔

۱۷ ۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيْمِ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ بْنُ عَدِيٍّ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ عَنْ هَاشِمِ بْنِ هَاشِمٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ مَرِضْتُ فَعَادَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ادْعُ اللّٰهَ أَنْ لَا يَرُدَّنِيْ عَلٰى عَقِبِيْ قَالَ لَعَلَّ اللّٰهَ يَرْفَعُكَ وَيَنْفَعُ بِكَ نَاسًا قُلْتُ أُرِيْدُ أَنْ أُوْصِيَ وَ

۱۷ ۔ ہم سے محمد بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے زکریا بن عدی نے حدیث بیان کی، ان سے مروان نے حدیث بیان کی، ان سے ہاشم بن ہاشم نے، ان سے عامر بن سعد نے، اور ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ میں بیمار پڑا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری عیادت کے لیے تشریف لائے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میرے لئے دعا کیجئے کہ اللہ مجھے الٹے پاؤں واپس نہ کردے (یعنی مکہ میں میری موت نہ ہو جسے میں اللہ کے راستے چھوڑ چکا تھا) حضور اکرمؐ نے فرمایا، ممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ تمھیں صحت دے اور تم سے بہت سے لوگ نفع اٹھائیں

[1] دوسری روایت میں ہے کہ آپ کی بیماری بڑی سنگین تھی اور بچنے کی امید بھی نہ تھی۔ اس لیے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عیادت کے لیے تشریف لے گئے تو آپ (سعدؓ) نے اپنا سارا مال اللہ تعالیٰ کے راستے میں وقف کردینے کے لئے آپؐ سے پوچھا تھا۔ حضور اکرمؐ کی آپ کے متعلق یہ آخری پیشین گوئی بھی سچی ثابت ہوئی اور آپ اس واقعہ کے بعد تقریباً پچاس سال تک زندہ رہے تھے اور عظیم الشان کارنامے اسلام میں آپ نے انجام دیے تھے۔

وَاِنَّمَا لِيْ ابْنَةٌ قُلْتُ اُوْصِيْ بِالنِّصْفِ قَالَ النِّصْفُ كَثِيْرٌ قُلْتُ فَالثُّلُثُ قَالَ الثُّلُثُ وَالثُّلُثُ كَثِيْرٌ اَوْ كَبِيْرٌ فَاَوْصَى النَّاسُ بِالثُّلُثِ وَجَازَ ذٰلِكَ لَهُمْ ۔

میں نے عرض کیا، میرا ارادہ وصیت کرنے کا ہے۔ ایک لڑکی کے سوا اور میرے کوئی (اولاد) نہیں۔ میں نے پوچھا، کیا آدھے مال کی وصیت کر دوں؟ آپ نے فرمایا کہ آدھا تو بہت ہے۔ پھر میں نے پوچھا تو تہائی کی کر دوں؟ فرمایا کہ تہائی کی کر سکتے ہو اگرچہ یہ بھی بہت ہے یا (یہ فرمایا کہ) بڑی ہے۔ چنانچہ لوگ بھی تہائی کی وصیت کرنے لگے اور یہ ان کے لیے جائز رہا۔

باب ۱۲ قَوْلِ الْمُوْصِيْ لِوَصِيِّهٖ تَعَاهَدْ وَلَدِيْ وَمَا يَجُوْزُ لِلْوَصِيِّ مِنَ الدَّعْوٰى ۔

۱۲۔ وصیت کرنے والا وصی سے کہے کہ میرے بچے کی دیکھ بھال کرتے رہنا۔ اور وصی کے لیے کس طرح کے دعوے جائز ہیں؟

۱۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ رض زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهَا قَالَتْ كَانَ عُتْبَةُ بْنُ اَبِيْ وَقَّاصٍ عَهِدَ اِلٰى اَخِيْهِ سَعْدُ بْنُ اَبِيْ وَقَّاصٍ اَنَّ ابْنَ وَلِيْدَةِ زَمْعَةَ مِنِّيْ فَاقْبِضْهُ اِلَيْكَ فَلَمَّا كَانَ عَامُ الْفَتْحِ اَخَذَهُ سَعْدٌ فَقَالَ ابْنُ اَخِيْ قَدْ كَانَ عَهِدَ اِلَيَّ فِيْهِ فَقَامَ عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ فَقَالَ اَخِيْ وَابْنُ اَمَةِ اَبِيْ وُلِدَ عَلٰى فِرَاشِهٖ فَتَسَاوَقَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ سَعْدٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ابْنُ اَخِيْ كَانَ عَهِدَ اِلَيَّ فِيْهِ فَقَالَ عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ اَخِيْ وَابْنُ وَلِيْدَةِ اَبِيْ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ لَكَ يَا عَبْدُ بْنَ زَمْعَةَ اَلْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ ثُمَّ قَالَ لِسَوْدَةَ بِنْتِ زَمْعَةَ احْتَجِبِيْ مِنْهُ لِمَا رَاٰى مِنْ شَبَهِهٖ بِعُتْبَةَ فَمَا رَاٰهَا حَتّٰى لَقِيَ اللّٰهَ ۔

۱۸۔ ہم سے عبد اللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے، ان سے ابن شہاب نے، ان سے عروہ بن زبیر نے اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ عتبہ بن ابی وقاص نے اپنے بھائی سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کو یہ وصیت کی تھی کہ زمعہ کی باندی کا لڑکا میرا ہے اس لیے تم اسے اپنی پرورش میں لے لینا۔ چنانچہ فتح مکہ کے موقع پر سعد رضی اللہ عنہ نے اسے لے لیا اور کہا کہ میرے بھائی کا لڑکا ہے، مجھے اس نے اس کی وصیت کی تھی پھر عبد بن زمعہ رض اٹھے اور کہنے لگے کہ یہ تو میرا بھائی ہے، میرے باپ کے فراش پر پیدا ہوا ہے۔ ہذا دونوں حضرات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ سعد بن وقاص رض نے عرض کیا، یا رسول اللہ! یہ میرے بھائی کا لڑکا ہے مجھے اس نے اس کی وصیت کی تھی۔ پھر عبد بن زمعہ اٹھے اور عرض کیا کہ یہ میرا بھائی ہے اور میرے والد کی باندی کا لڑکا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ یہ فرمایا کہ لڑکا تمہارا ہی ہے عبد بن زمعہ رض! بچہ فراش کے تحت ہوتا ہے اور زانی کے حصے میں پتھر ہیں۔ لیکن آپ نے سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا کہ اس لڑکے سے پردہ کرو کیونکہ آپ نے عتبہ کی مشابہت اس لڑکے میں صاف پائی تھی۔ چنانچہ اس کے بعد اس لڑکے نے سودہ رض کو کبھی نہ دیکھا، تا آنکہ آپ اللہ تعالیٰ سے جا ملیں (مفصل حدیث گذر چکی ہے)۔

باب ۱۳۔ اِذَا اَوْمَاَ الْمَرِيْضُ بِرَاْسِهٖ اِشَارَةً بَيِّنَةً جَازَتْ ۔

۱۳۔ اگر مریض اپنے سر سے کوئی واضح اشارہ کرے تو قابل قبول ہے۔

۱۹۔ حَدَّثَنَا حَسَّانُ بْنُ اَبِيْ عَبَّادٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ يَهُوْدِيًّا رَضَّ رَاْسَ جَارِيَةٍ بَيْنَ حَجَرَيْنِ فَقِيْلَ لَهَا مَنْ فَعَلَ بِكِ؟ اَفُلَانٌ، اَفُلَانٌ حَتّٰى

۱۹۔ ہم سے حسان بن ابی عباد نے حدیث بیان کی، ان سے ہمام نے یہ ... حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے کہ ایک یہودی نے ایک (انصاری) لڑکی کا سر دو پتھروں کے درمیان رکھ کر کچل دیا تھا لڑکی سے پوچھا گیا کہ تمہارا سر اس طرح کس نے کچلا ہے؟ کیا فلاں شخص نے کیا؟

سُمِّیَ الْیَهُوْدِیُّ فَاَوْمَاَتْ بِرَاْسِهَا فَجِیْئَ بِهٖ فَلَمْ یَزَلْ حَتّٰی اعْتَرَفَ فَاَمَرَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَرُضَّ رَاْسُهٗ بِالْحِجَارَةِ ۔

باب ۱۴ ۔ لَا وَصِیَّةَ لِوَارِثٍ

۲۰ ۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ یُوْسُفَ عَنْ وَّرْقَاءَ عَنِ ابْنِ اَبِیْ نَجِیْحٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ کَانَ الْمَالُ لِلْوَلَدِ وَکَانَتِ الْوَصِیَّةُ لِلْوَالِدَیْنِ فَنَسَخَ اللّٰهُ مِنْ ذٰلِكَ مَا اَحَبَّ فَجَعَلَ لِلذَّکَرِ مِثْلَ حَظِّ الْاُنْثَیَیْنِ وَجَعَلَ لِلْاَبَوَیْنِ لِکُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا السُّدُسَ وَجَعَلَ لِلْمَرْاَةِ الثُّمُنَ وَالرُّبُعَ وَلِلزَّوْجِ الشَّطْرَ وَالرُّبُعَ ۔

باب ۱۵ ۔ الصَّدَقَةُ عِنْدَ الْمَوْتِ

۲۱ ۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ سُفْیَانَ عَنْ عُمَارَةَ عَنْ اَبِیْ زُرْعَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِّلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَیُّ الصَّدَقَةِ اَفْضَلُ قَالَ اَنْ تَصَدَّقَ وَاَنْتَ صَحِیْحٌ حَرِیْصٌ تَاْمُلُ الْغِنٰی وَتَخْشَی الْفَقْرَ وَلَا تُمْهِلُ حَتّٰی اِذَا بَلَغَتِ الْحُلْقُوْمَ قُلْتَ لِفُلَانٍ کَذَا وَلِفُلَانٍ کَذَا وَقَدْ کَانَ لِفُلَانٍ ۔

باب ۱۶ ۔ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰی مِنْ بَعْدِ وَصِیَّةٍ یُّوْصِیْ بِهَا اَوْ دَیْنٍ

وَیُذْکَرُ اَنَّ شُرَیْحًا وَعُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِیْزِ وَطَاؤُسًا وَعَطَاءً وَابْنَ اُذَیْنَةَ اَجَازُوْا

فلاں نے کیا ہے؟ آخر اس یہودی کا بھی نام لیا گیا (جس نے اس کا سر کچل دیا تھا) تو لڑکی نے سر کے اشارے سے اثبات میں جواب دیا پھر وہ یہودی بلایا گیا اور آخر الامر اس نے بھی اعتراف کر لیا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے اس کا بھی پتھر سے سر کچل دیا گیا[1]

۱۴ ۔ وارث کے لیے وصیت جائز نہیں ہے ۔

۲۰ ۔ ہم سے محمد بن یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے ورقاء نے، ان سے ابن ابی نجیح نے، ان سے عطاء نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ (میراث کا) مال لڑکے کو ملتا تھا اور وصیت والدین کے لیے مقرر تھی۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے جس طرح چاہا اس حکم کو منسوخ کر دیا۔ پھر لڑکے کا حصہ دو لڑکیوں کے برابر قرار دیا۔ والدین میں سے ہر ایک کا چھٹا حصہ، بیوی کا (اولاد کی موجودگی میں) آٹھواں حصہ اور (اولاد کے نہ ہونے کی صورت میں) چوتھا حصہ قرار دیا۔ اسی طرح شوہر کا (اولاد نہ ہونے کی صورت میں) آدھا اور (اولاد ہونے کی صورت میں) چوتھائی حصہ قرار دیا۔

۱۵ ۔ موت کے وقت صدقہ کی فضیلت

۲۱ ۔ ہم سے محمد بن علاء نے حدیث بیان کی، ان سے ابو اسامہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے، ان سے عمارہ نے، ان سے ابو زرعہ نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک صحابی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا یا رسول اللہ! کون سا صدقہ افضل ہے؟ فرمایا یہ کہ تم صدقہ تندرستی کی حالت میں کرو کہ (تم اس مال کو باقی رکھنے کے) خواہش مند بھی ہو جس سے کچھ سرمایہ جمع ہو جانے کی تمہیں امید ہو اور (اسے خرچ کرنے کی صورت میں) محتاجی کا ڈر ہو اس کار خیر میں تاخیر نہ کرو کہ جب روح حلق تک پہنچ جائے تو کہنے بیٹھ جاؤ کہ اتنا مال فلاں کے لئے۔ حالانکہ اس وقت وہ فلاں کا (وارثوں کا) ہو چکا ہوگا۔

۱۶ ۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ "وصیت کے نفاذ اور قرض کی ادائیگی کے بعد ورثاء کے حصے تقسیم ہوں گے۔

روایت کی جاتی ہے کہ شریح، عمر بن عبد العزیز، طاؤس، عطاء اور ابن اذینہ نے مریض کے قرض کے اقرار

[1] حدیث سے صرف اتنی بات معلوم ہوتی ہے کہ لڑکی کے اشارے سے راز کھل گیا تھا کہ مجرم کون ہے لیکن اس سے یہ قطعاً مستنبط نہیں ہوتا کہ یہودی کو جو سزا دی گئی تھی وہ بھی اس بنیاد پر تھی۔ بلکہ واضح طور پر یہ معلوم ہوتا ہے کہ سزا آخر اس کے اعتراف کر لینے کی بنیاد پر دی گئی تھی اور اسی لیے مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث پر جو عنوان قائم کیا اور وہ جو مسئلہ اس سے مستنبط کرنا چاہتے ہیں وہ درست نہیں معلوم ہوتا۔ احناف اسی وجہ سے کہتے ہیں کہ قاضی کی عدالت میں اشارے کا اعتبار نہیں ہوگا ایسے کے معاملات میں دیانۃً اگر اس کا اعتبار کریں تو ظاہر ہے کہ اس میں کوئی مضائقہ بھی نہیں ہو سکتا۔

اِقْرَارُ الْمَرِيْضِ بِدَيْنٍ وَقَالَ الْحَسَنُ اَحَقُّ مَا يُصَدَّقُ بِهِ الرَّجُلُ اٰخِرَ يَوْمٍ مِّنَ الدُّنْيَا وَاَوَّلَ يَوْمٍ مِّنَ الْاٰخِرَةِ وَقَالَ اِبْرَاهِيْمُ وَالْحَكَمُ اِذَا اَبْرَأَ الْوَارِثَ مِنَ الدَّيْنِ بَرِئَ وَاَوْصٰى رَافِعُ بْنُ خَدِيْجٍ اَنْ لَّا تُكْشَفَ امْرَاَتُهُ الْفَزَارِيَّةُ عَمَّا اُغْلِقَ عَلَيْهِ بَابُهَا وَقَالَ الْحَسَنُ اِذَا قَالَ لِمَمْلُوْكِهِ عِنْدَ الْمَوْتِ كُنْتُ اَعْتَقْتُكَ جَازَ وَقَالَ الشَّعْبِيُّ اِذَا قَالَتِ الْمَرْاَةُ عِنْدَ مَوْتِهَا اِنَّ زَوْجِيْ قَضَانِيْ وَقَبَضْتُ مِنْهُ جَازَ وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ لَا يَجُوْزُ اِقْرَارُهُ لِسُوْءِ الظَّنِّ بِهِ لِلْوَرَثَةِ ثُمَّ اسْتَحْسَنَ فَقَالَ يَجُوْزُ اِقْرَارُهُ بِالْوَدِيْعَةِ وَالْبِضَاعَةِ وَالْمُضَارَبَةِ وَقَدْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِيَّاكُمْ وَالظَّنَّ فَاِنَّ الظَّنَّ اَكْذَبُ الْحَدِيْثِ

کو جائز قرار دیا ہے۔ حسن نے فرمایا کہ سب سے زیادہ تصدیق کیے جانے کا مستحق انسان کا وہ اقرار ہے جو دنیا کے آخری دن اور آخرت کے پہلے دن کی ابتداء کے وقت (رجحان کنی کے وقت) وہ کرتا ہے۔ ابراہیم اور حکم نے فرمایا کہ جب مریض وارث کو قرض سے بَری کر دے تو وہ بری ہو جاتا ہے۔ رافع بن خدیج نے وصیت کی تھی کہ ان کی بیوی فزاریہ جو کچھ دروازہ بند کر کے رکھیں اس کی تلاش و جستجو نہ کی جائے۔ حسن بصری نے فرمایا کہ اگر کسی نے اپنے غلام سے اپنی موت کے وقت کہا کہ میں تمھیں آزاد کر چکا تھا تو آزادی کا نفاذ ہو جائے گا۔ شعبی نے فرمایا کہ اگر عورت نے یہ کہا کہ میرے شوہر نے میرا حق ادا کر دیا ہے اور میں لے چکی ہوں تو اس کا اقرار صحیح ہوگا اور بعض حضرات نے کہا ہے کہ مریض کا اقرار (اپنے بعض ورثاء کے لیے) صحیح نہیں، اس اقرار کے ساتھ سوء ظن کی وجہ سے[۵] پھر انہی بعض حضرات نے استحسان سے کام لیا اور کہا کہ مریض کا اقرار، وودیعت، بضاعت اور مضاربت کے سلسلے میں ہو تو جائز ہے حالانکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرما چکے ہیں کہ بدگمانی سے بچتے رہو۔ اس لیے کہ بدگمانی سب سے بڑا جھوٹ ہے اور

[۵] مصنف رحمۃ اللہ علیہ کی بعض الناس سے مراد امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ ہے کہ وہ مریض کے اقرار کو تسلیم نہیں کرتے جب کہ وہ ورثہ میں سے کسی خاص فرد یا افراد کے لیے کسی قرض وغیرہ کا اقرار کرتا ہو۔ مصنف رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ اس کی وجہ انھوں نے یہ بتائی ہے کہ ممکن ہے مریض کسی خاص وارث کو اپنا چھوڑا ہوا مال زیادہ دلانا چاہتا ہو اور اس لیے اس کے حق میں کچھ قرض وغیرہ کا بھی اقرار کر لیا ہو تو کیا کسی ایسے شخص کے متعلق بھی یہ گمان کیا جا سکتا ہے جسے یقین ہی ہو کہ کچھ ہی دیر میں اب اس کا تعلق اس دنیا سے ختم ہو جائے گا اور اسے اپنے مولا کے سامنے اپنے تمام اعمال کا جواب دہ ہونا ہوگا جیسا کہ اوپر حضرت حسنؒ کا بھی قول گزرا کسی انسان سے ایسی گھڑی میں جھوٹ بولنے کی توقع نہیں کی جا سکتی لیکن احناف اس پر بھی اس کا شبہ کرتے ہیں۔ حالانکہ حدیث میں سوء ظن اور بدگمانی کی ممانعت بھی آئی ہے اس کا جواب یہ ہے کہ حنفیہ نے اس مسئلہ کی بنیاد بدگمانی پر نہیں رکھی ہے بلکہ وجہ یہ ہے کہ اگر ہر حال میں مریض کے قرار کو صحیح مان لیا جائے تو اس سے بقیہ ورثاء کے مفاد کو نقصان پہنچ سکتا ہے۔ چنانچہ احناف نے بھی اس صورت میں مریض کے اقرار کو تسلیم کیا ہے۔ جب اس کے اقرار کی وجہ اور بنیاد معلوم ہو۔ اور ظاہر ہے کہ ہر حال میں مریض کے اقرار کو تسلیم کر لینے سے بقیہ ورثہ کے مفاد کو نقصان پہنچنا یقینی ہے اسی لیے حدیث میں خود واضح طور پر فرما دیا گیا ہے کہ "وارث کے لیے وصیت درست نہیں ہے۔ اور اس کے لیے کسی قرض کا اقرار درست نہیں ہے۔" سوء ظن کے سلسلے میں بھی یہ بات ملحوظ رہنی چاہیے کہ بلا وجہ کسی سے بدگمانی رکھنے سے منع کیا گیا ہے لیکن اگر شک کی کوئی بنیاد ہو تو اس کے لیے حدیث میں ہے کہ "مواقع تہمت سے بچتے رہو۔" اس لیے مریض کو اس کا لحاظ رکھنا چاہیے کہ اس پر کسی بدگمانی اور سوء ظن کا موقع نہ رہے۔ آگے مصنف رحمہ نے ودیعت، مضاربت اور بضاعت سے اعتراض کیا ہے کہ ان سب امور میں اقرار کو احناف تسلیم کرتے ہیں۔ حالانکہ انھیں بھی اس قاعدہ کی رو سے نہ تسلیم کرنا چاہیے تھا لیکن غور کیجیے۔ کیا ودیعت کو کوئی شخص اقرار کہہ سکتا ہے؟ ظاہر ہے کہ جواب نفی میں ہوگا۔ اسی طرح مضاربت اور بضاعت مشہور اور عام اقرار سے ایک جدا گانہ صورت ہے عینی نے لکھا ہے کہ قرض میں اقرار کی بنیاد لزوم پر ہوتی ہے اور ان امور میں اقرار کی بنیاد امانت پر ہوتی ہے۔ ان دونوں میں جو فرق ہے اس کی وضاحت کی ضرورت نہیں۔

وَلَا يَحِلُّ مَالُ الْمُسْلِمِيْنَ بِقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آيَةُ الْمُنَافِقِ إِذَا اؤْتُمِنَ خَانَ وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالَى إِنَّ اللّٰهَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تُؤَدُّوا الْأَمَانَاتِ إِلَى أَهْلِهَا فَلَمْ يَخُصَّ وَارِثًا وَلَا غَيْرَهُ فِيْهِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؏

کسی مسلمان کا مال (ناجائز طریقہ سے دوسرے کے لئے) جائز نہیں ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد کی وجہ سے کہ منافق کی علامت یہ ہے کہ جب امانت اس کے پاس رکھی جائے تو وہ خیانت کرلیتا ہے اور اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے کہ اللہ تمہیں حکم دیتا ہے کہ امانتیں ان کے مستحقوں تک پہنچا دو۔ اس آیت میں وارث یا غیر وارث کی کوئی بھی تخصیص نہیں ہے اس سلسلے میں عبد اللہ بن عمر (رضی اللہ عنہ) کی بھی ایک روایت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے ہے۔

۲۲۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ أَبُو الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ مَالِكِ بْنِ أَبِي عَامِرٍ أَبُو سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ آيَةُ الْمُنَافِقِ ثَلَاثٌ إِذَا حَدَّثَ كَذَبَ وَإِذَا اؤْتُمِنَ خَانَ وَإِذَا وَعَدَ أَخْلَفَ ؏

۲۲۔ ہم سے ابو الربیع سلیمان بن داؤد نے حدیث بیان کی، ان سے اسمٰعیل بن جعفر نے حدیث بیان کی، ان سے نافع بن مالک بن ابی عامر ابو سہیل نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا منافق کی تین علامتیں ہیں جب بولتا ہے جھوٹ بولتا ہے۔ جب امانت اس کے پاس رکھی جاتی ہے خیانت کرتا ہے۔ جب وعدہ کرتا ہے، تو اس کے خلاف کرتا ہے۔

بَابُ تَأْوِيلِ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَى مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ تُوصُونَ بِهَا أَوْ دَيْنٍ۔ وَيُذْكَرُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى بِالدَّيْنِ قَبْلَ الْوَصِيَّةِ وَقَوْلِهِ إِنَّ اللّٰهَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تُؤَدُّوا الْأَمَانَاتِ إِلَى أَهْلِهَا فَأَدَاءُ الْأَمَانَةِ أَحَقُّ مِنْ تَطَوُّعِ الْوَصِيَّةِ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا صَدَقَةَ إِلَّا عَنْ ظَهْرِ غِنًى وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَا يُوصِي الْعَبْدُ إِلَّا بِإِذْنِ أَهْلِهِ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَبْدُ رَاعٍ فِي مَالِ سَيِّدِهِ ؏

۱۷۔ اللہ تعالیٰ کے اس قول کی تاویل کہ "وصیت کے نفاذ اور قرض کی ادائیگی کے بعد"۔ (اور ترکہ کے حصے تقسیم کئے جائیں)۔ روایت میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے وصیت سے پہلے قرض کی ادائیگی کی تھی۔ اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ "اللہ تعالیٰ تمہیں حکم دیتا ہے کہ امانتیں ان کے مستحقین تک پہنچا دو" پس امانت کی ادائیگی (جو واجب ہے وصیت کے نفاذ سے جو نفل ہے، مقدم ہے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مالداری کی صورت میں ہی صدقہ دینا چاہیئے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ غلام اپنے مالک کی اجازت کے بغیر وصیت نہ کرے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ "غلام اپنے آقا کے مال کا نگران ہے"۔

۲۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَعُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّ حَكِيمَ بْنَ حِزَامٍ رض قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَعْطَانِي ثُمَّ سَأَلْتُهُ فَأَعْطَانِي ثُمَّ قَالَ لِي يَا حَكِيمُ إِنَّ هٰذَا الْمَالَ خَضِرٌ حُلْوٌ فَمَنْ أَخَذَهُ بِسَخَاوَةِ نَفْسٍ بُورِكَ لَهُ فِيهِ وَمَنْ أَخَذَهُ بِإِشْرَافِ نَفْسٍ لَمْ يُبَارَكْ لَهُ فِيهِ وَكَانَ كَالَّذِي

۲۳۔ ہم سے محمد بن یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے اوزاعی نے حدیث بیان کی، ان سے زہری نے، ان سے سعید بن مسیب اور عروہ بن زبیر نے کہ حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مانگا تو آپ نے مجھے دیا (مال)، میں نے پھر مانگا اور پھر آپ نے عطا فرمایا اس کے بعد مجھے مخاطب کرکے فرمایا: حکیم! اس مال میں (بظاہر) بڑی رونق اور لذت محسوس ہوتی ہے (اور جو شخص اسے دل کی سخاوت کے ساتھ لیتا ہے اس کے مال میں برکت ہوتی ہے اور جو کوئی نیت کی برائی اور لالچ کے ساتھ لیتا ہے تو اس کے مال میں برکت نہیں ہوتی بلکہ اس کی

يَأْكُلُ وَلَا يَشْبَعُ وَالْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِّنَ الْيَدِ السُّفْلَى قَالَ حَكِيمٌ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَا أَرْزَأُ أَحَدًا بَعْدَكَ شَيْئًا حَتَّى أُفَارِقَ الدُّنْيَا فَكَانَ أَبُو بَكْرٍ يَدْعُوا حَكِيمًا لِيُعْطِيَهُ الْعَطَاءَ فَيَأْبَى أَنْ يَقْبَلَ مِنْهُ شَيْئًا ثُمَّ إِنَّ عُمَرَ دَعَاهُ لِيُعْطِيَهُ فَيَأْبَى أَنْ يَقْبَلَهُ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِينَ إِنِّي أَعْرِضُ عَلَيْهِ حَقَّهُ الَّذِي قَسَمَ اللهُ لَهُ مِنْ هٰذَا الْفَيْءِ فَيَأْبَى أَنْ يَأْخُذَهُ فَلَمْ يَرْزَأْ حَكِيمٌ أَحَدًا مِّنَ النَّاسِ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى تُوُفِّيَ رَحِمَهُ اللهُ ۔

۲۴ - حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ السَّخْتِيَانِيُّ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَالِمٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ كُلُّكُمْ رَاعٍ وَمَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ وَالْإِمَامُ رَاعٍ وَمَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ وَالرَّجُلُ رَاعٍ فِي أَهْلِهِ وَمَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ وَالْمَرْأَةُ فِي بَيْتِ زَوْجِهَا رَاعِيَةٌ وَمَسْئُولَةٌ عَنْ رَعِيَّتِهَا وَالْخَادِمُ فِي مَالِ سَيِّدِهِ رَاعٍ وَمَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ قَالَ وَحَسِبْتُ أَنْ قَدْ قَالَ وَالرَّجُلُ رَاعٍ فِي مَالِ أَبِيهِ ۔

باب ۱۸ إِذَا وَقَفَ أَوْ أَوْصَى لِأَقَارِبِهِ وَمَنِ الْأَقَارِبُ ۔ وَقَالَ ثَابِتٌ عَنْ أَنَسٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَبِي طَلْحَةَ اجْعَلْهَا لِفُقَرَاءِ أَقَارِبِكَ فَجَعَلَهَا لِحَسَّانَ وَأُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ وَقَالَ الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ ثُمَامَةَ عَنْ أَنَسٍ مِّثْلَ حَدِيثِ ثَابِتٍ قَالَ اجْعَلْهَا لِفُقَرَاءِ قَرَابَتِكَ قَالَ ۔

مثال اس شخص جیسی ہے جو کھائے جاتا ہے لیکن اس کا پیٹ نہیں بھرتا۔ اور اوپر کا ہاتھ نیچے کے ہاتھ سے بہتر ہے حکیم نے بیان کیا کہ میں نے آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا، یا رسول اللہ! اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث کیا ہے۔ آپ کے بعد کبھی کسی سے کچھ نہیں مانگوں گا تا آنکہ دنیا سے اُٹھ جاؤں۔ چنانچہ ابوبکر رضی اللہ عنہ انھیں (اپنی خلافت کے عہد میں) بلاتے تھے تاکہ کچھ عطیات دیں، لیکن حکیم رض کسی بھی چیز کے قبول کرنے سے انکار کر دیتے تھے، اس کے بعد عمر رضی اللہ عنہ نے آپ کو دینا چاہا اور آپ نے اسے بھی قبول کرنے سے انکار کر دیا۔ اس پر عمر رض نے فرمایا، مسلمانو! میں اُنھیں ان کا حق دیتا ہوں جو اللہ تعالیٰ نے انھیں غنیمت کا حصہ دیا ہے اور یہ اسے بھی لینے سے انکار کرتے ہیں۔ حکیم رض نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد پھر کسی سے سوال نہیں کیا اور ایک دن اللہ سے جا ملے، رحمۃ اللہ ورضی اللہ عنہ۔

۲۴۔ ہم سے بشر بن محمد سختیانی نے حدیث بیان کی، انھیں عبد اللہ نے خبر دی انھیں یونس نے خبر دی، ان سے زہری نے بیان کیا کہ مجھے سالم نے خبر دی اور ان سے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا، آپ فرماتے تھے کہ تم میں سے ہر شخص راعی (نگران) ہے اور اس سے اس کی رعیت کے بارے میں سوال ہے۔ امام (تمام مسلمانوں کا) نگران ہے اور اس سے اس کی رعیت کے بارے میں سوال ہوگا۔ آدمی اپنے گھر کا نگران ہے اور اس سے اس کی رعیت کے بارے میں سوال ہوگا۔ عورت اپنے شوہر کے گھر کی نگران ہے اور اس سے اس کی رعیت کے بارے میں سوال ہوگا۔ خادم اپنے مخدوم کے مال کا نگران ہے اور اس سے اس کی رعیت کے بارے میں سوال ہوگا۔ انھوں نے بیان کیا کہ میرا خیال ہے کہ آپ نے یہ بھی فرمایا، آدمی اپنے والد کے مال کا نگران ہے۔

۱۸۔ جب کسی نے اپنے عزیزوں کے لیے وقف یا وصیت کی، اور اعزہ کون لوگ کہلائیں گے؟ ثابت نے انس رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو طلحہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا تھا کہ اسے (بیر حاء کا باغ) اپنے غریب عزیزوں کو دے دو چنانچہ انھوں نے حسان بن ثابت اور ابی بن کعب رضی اللہ عنہما کو دے دیا تھا۔ اور انصاری (محمد بن عبد اللہ بن مثنیٰ) نے بیان کیا کہ مجھ سے میرے والد نے حدیث بیان کی، ان سے ثمامہ نے اور ان سے

اَنَسٌ فَجَعَلَهَا لِحَسَّانَ وَاُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ وَكَانَا اَقْرَبَ اِلَيْهِ مِنِّيْ وَكَانَ قَرَابَةُ حَسَّانَ وَاُبَيٍّ مِنْ اَبِيْ طَلْحَةَ وَاسْمُهٗ زَيْدُ ابْنُ سَهْلِ بْنِ الْاَسْوَدِ بْنِ حَرَامِ بْنِ عَمْرِو ابْنِ زَيْدِ مَنَاةَ بْنِ عَدِيِّ بْنِ عَمْرِو بْنِ مَالِكِ بْنِ النَّجَّارِ وَحَسَّانُ بْنُ ثَابِتِ بْنِ الْمُنْذِرِ بْنِ حَرَامٍ فَيَجْتَمِعَانِ اِلٰى حَرَامٍ وَهُوَ الْاَبُ الثَّالِثُ وَحَرَامُ ابْنُ عَمْرِو بْنِ زَيْدِ مَنَاةَ بْنِ عَدِيِّ ابْنِ عَمْرِو بْنِ مَالِكِ بْنِ النَّجَّارِ فَهُوَ يُجَامِعُ حَسَّانَ اَبَا طَلْحَةَ وَاُبَيًّا اِلٰى سِتَّةِ اٰبَاءٍ اِلٰى عَمْرِو بْنِ مَالِكٍ وَهُوَ اُبَيُّ بْنُ كَعْبِ بْنِ قَيْسِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ مُعٰوِيَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ مَالِكِ ابْنِ النَّجَّارِ فَعَمْرُو بْنُ مَالِكٍ يَجْمَعُ حَسَّانَ وَاَبَا طَلْحَةَ وَاُبَيًّا وَقَالَ بَعْضُهُمْ اِذَا اَوْصٰى لِقَرَابَتِهٖ فَهُوَ اِلٰى اٰبَائِهٖ فِي الْاِسْلَامِ ؎

انس رضی اللہ عنہ نے، ثابت کی حدیث کی طرح کہ آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا، اسے اپنے غریب عزیزوں کو دے دو۔ انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے حسان اور ابی بن کعب رضی اللہ عنہما کو وہ زمین دے دی، یہ دونوں حضرات مجھ سے زیادہ ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے قریبی رشتہ دار تھے، آپ سے دونوں حضرات کی قرابت داری تھی۔ ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کا نسب زید بن سہل بن اسود بن حرام بن عمرو بن زید منات بن عدی بن عمرو بن مالک بن نجار اور حسان بن ثابت بن منذر بن حرام رضی اللہ عنہ۔ اس طرح حرام کے ساتھ ان دونوں حضرات کا نسب مل جاتا ہے جو تیسری پشت میں ہیں۔ اور حرام بن عمرو بن زید منات بن عدی بن عمرو بن مالک بن نجار، گویا حرام بن عمرو پر ان دونوں حضرات کا نسب ایک ہو جاتا ہے اور ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کے ساتھ ان دونوں حضرات کا نسب چھٹی پشت میں عمرو بن مالک پر ملتا ہے۔ ان کا نسب اس طرح ہے ابی بن کعب بن قیس بن عبید بن زید بن معاویہ بن عمرو بن مالک بن نجار، گویا عمرو بن مالک بن نجار پر حسان، ابوطلحہ اور ابی بن کعب رضی اللہ عنہم سب کا نسب مل جاتا ہے بعض حضرات نے کہا ہے کہ اگر کسی نے اپنے عزیزوں کے لیے (قرابت کی تعیین کے ساتھ) وصیت کی، تو مسلمان اجداد کے اعتبار سے اس کا نفاذ ہوگا۔

٭ ٭ ٭

۲۵ ۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ اِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ طَلْحَةَ اَنَّهٗ سَمِعَ اَنَسًا رض قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَبِيْ طَلْحَةَ اَرٰى اَنْ تَجْعَلَهَا فِي الْاَقْرَبِيْنَ قَالَ اَبُوْ طَلْحَةَ اَفْعَلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَسَمَهَا اَبُوْ طَلْحَةَ فِيْ اَقَارِبِهٖ وَبَنِيْ عَمِّهٖ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَمَّا نَزَلَتْ وَاَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ جَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُنَادِيْ يَا بَنِيْ فِهْرٍ يَا بَنِيْ عَدِيٍّ لِبُطُوْنِ قُرَيْشٍ وَقَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ لَمَّا نَزَلَتْ وَاَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ ؎

۲۵ ۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انھیں مالک نے خبر دی انھیں اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ نے اور انھوں نے انس رضی اللہ عنہ سے سنا آپ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوطلحہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا تھا میرا خیال ہے کہ بیرحاء کے باغ کو (جن کے وقف کرنے کا تم نے ارادہ کیا ہے) اپنے عزیزوں میں تقسیم کردو۔ ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا، یا رسول اللہ! میں ایسا ہی کروں گا چنانچہ اس زمین کو انھوں نے اپنے عزیزوں میں تقسیم کر دیا ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب یہ آیت اتری "اور آپ اپنے قریبی رشتہ داروں کو ڈرائیے" تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پکارنے لگے "اے بنو فہر اے بنی عدی: قریش کی مختلف شاخوں کو۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب یہ آیت نازل ہوئی "اور آپ اپنے قریبی رشتہ داروں کو ڈرائیے" تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے معشر قریش!

بَاب ۱۹ هَلْ يَدْخُلُ النِّسَاءُ وَالْوَلَدُ فِي الْأَقَارِبِ

۲۶ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَأَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ أَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ قَالَ يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ أَوْ كَلِمَةً نَحْوَهَا اشْتَرُوا أَنْفُسَكُمْ لَا أُغْنِي عَنْكُمْ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا يَا بَنِي عَبْدِ مَنَافٍ لَا أُغْنِي عَنْكُمْ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا يَا عَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ لَا أُغْنِي عَنْكَ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا وَيَا صَفِيَّةُ عَمَّةَ رَسُولِ اللّٰهِ لَا أُغْنِي عَنْكِ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا وَيَا فَاطِمَةُ بِنْتَ مُحَمَّدٍ سَلِينِي مَا شِئْتِ مِنْ مَالِي لَا أُغْنِي عَنْكِ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا تَابَعَهُ أَصْبَغُ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ

۱۹ - کیا عورتیں اور بچے بھی عزیزوں میں داخل ہوں گے ؟

۲۶ - ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، ان کو شعیب نے خبر دی، ان سے زہری نے بیان کیا، انھیں سعید بن مسیب اور ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے خبر دی کہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا۔ جب یہ آیت نازل ہوئی کہ "آپ اپنے قریبی رشتہ داروں کو ڈرائیے" تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اٹھے اور فرمایا، اے معشر قریش یا اسی طرح کا کوئی دوسرا کلمہ، اپنی جانوں کو خرید لو (اللہ سے، اسلام اور نیک عمل کے ذریعہ اسے نجات دلوالو) میں تمھیں اللہ کی پکڑ سے قطعاً نہیں بچا سکتا (اگر تم ایمان نہ لائے) اے بنی عبد مناف! میں تمھیں اللہ کی پکڑ سے نہیں بچا سکتا۔ اے عباس بن مطلب! میں تمھیں اللہ کی پکڑ سے قطعاً نہیں بچا سکتا۔ اے صفیہ رسول اللہ کی پھوپھی میں تمھیں اللہ کی پکڑ سے قطعاً نہیں بچا سکتا، اے فاطمہ بنت محمد! میرے مال میں سے جو چاہو مجھ سے مانگ لو لیکن اللہ کی پکڑ سے میں تمھیں بھی نہیں بچا سکتا۔ اس روایت کی متابعت اصبغ نے کی، ان سے ابن وہب نے، ان سے یونس نے اور ان سے ابن شہاب نے بیان کیا۔

بَاب ۲۰ - هَلْ يَنْتَفِعُ الْوَاقِفُ بِوَقْفِهِ

وَقَدِ اشْتَرَطَ عُمَرُ لَا جُنَاحَ عَلَى مَنْ وَلِيَهُ أَنْ يَأْكُلَ وَقَدْ يَلِي الْوَاقِفُ وَغَيْرُهُ وَكَذٰلِكَ مَنْ جَعَلَ بَدَنَةً أَوْ شَيْئًا لِلّٰهِ فَلَهُ أَنْ يَنْتَفِعَ بِهَا كَمَا يَنْتَفِعُ غَيْرُهُ وَإِنْ لَمْ يَشْتَرِطْ

۲۰ - کیا واقف اپنے وقف سے فائدہ اٹھا سکتا ہے؟

عمر رض نے شرط لگائی تھی (اپنے وقف کے لیے) کہ جو شخص اس کا متولی ہوگا اس کے لیے اس وقف میں سے کھا لینے میں کوئی حرج نہ ہوگا۔ (دستور کے مطابق) واقف خود بھی وقف کا متولی ہو سکتا ہے اور دوسرا شخص بھی۔ اسی طرح اگر کسی شخص نے اونٹ یا کوئی اور چیز اللہ کے راستے میں وقف کی تو جس طرح دوسرے اس سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں، خود واقف بھی اٹھا سکتا ہے اگرچہ (وقف کرتے وقت) اس کی قید نہ لگائی ہو۔

۲۷ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى رَجُلًا يَسُوقُ بَدَنَةً فَقَالَ لَهُ ارْكَبْهَا فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّهَا بَدَنَةٌ فَقَالَ فِي الثَّالِثَةِ أَوِ الرَّابِعَةِ ارْكَبْهَا وَيْلَكَ أَوْ وَيْحَكَ

۲۷ - ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے ابوعوانہ نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا کہ ایک شخص قربانی کا جانور ہانکے لیے جا رہا ہے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا کہ اس پر سوار ہو جاؤ، ان صاحب نے کہا کہ یا رسول اللہ یہ تو قربانی کا جانور ہے۔ آں حضور رض نے تیسری یا چوتھی مرتبہ فرمایا، افسوس! سوار بھی ہو جاؤ (یا آپ نے ویلک کے بجائے) ویحک فرمایا (معنی وہی ہوں گے)۔

۲۸ - حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض أَنَّ رَسُولَ

۲۸ - ہم سے اسمٰعیل نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے ابوالزناد نے، ان سے اعرج نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ

اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى رَجُلًا يَسُوقُ بَدَنَةً فَقَالَ ارْكَبْهَا قَالَ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّهَا بَدَنَةٌ قَالَ ارْكَبْهَا وَيْلَكَ فِي الثَّانِيَةِ أَوْ فِي الثَّالِثَةِ ؞

تے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا کہ ایک صاحب قربانی کا جانور ہانکے لیے جا رہے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا کہ سوار ہوجاؤ، لیکن انھوں نے معذرت کی کہ یا رسول اللہ یہ تو قربانی کا جانور ہے۔ آپ نے پھر فرمایا کہ سوار بھی ہوجاؤ۔ افسوس! یہ کلمہ آپؐ نے تیسری یا چوتھی مرتبہ فرمایا تھا [۱]

باب ۲۱ - إِذَا وَقَفَ شَيْئًا فَلَمْ يَدْفَعْهُ إِلَى غَيْرِهِ فَهُوَ جَائِزٌ. لِأَنَّ عُمَرَ رض أَوْقَفَ وَقَالَ لَا جُنَاحَ عَلَى مَنْ وَلِيَهُ أَنْ يَأْكُلَ وَلَمْ يَخُصَّ أَنْ وَلِيَهُ عُمَرُ أَوْ غَيْرُهُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَبِي طَلْحَةَ أَرَى أَنْ تَجْعَلَهَا فِي الْأَقْرَبِينَ. فَقَالَ أَفْعَلُ فَقَسَمَهَا فِي أَقَارِبِهِ وَبَنِي عَمِّهِ ؞

۲۱- اگر واقف نے مال موقوفہ کو کسی دوسرے کے قبضہ میں نہیں جانے دیا تو جائز ہے اس لیے کہ عمر رضی اللہ عنہ نے (خیبر کی اپنی زمین) وقف کی اور فرمایا کہ اگر اس میں سے اس کا متولی بھی کھائے تو کوئی مضائقہ نہیں ہے۔ یہاں آپ نے اس کی کوئی تخصیص نہیں کی تھی کہ خود آپ ہی اس کے متولی ہوں گے یا کوئی دوسرا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوطلحہ رضؓ سے فرمایا تھا کہ میرا خیال ہے کہ تم اپنی زمین (جسے تم صدقہ کرنا چاہتے ہو) اپنے عزیزوں کو دے دو۔ انھوں نے عرض کیا کہ میں ایسا ہی کروں گا چنانچہ اپنے عزیزوں اور بنی اعمام میں اسے تقسیم کر دیا۔

باب ۲۲ - إِذَا قَالَ دَارِي صَدَقَةٌ لِلّٰهِ وَلَمْ يُبَيِّنْ لِلْفُقَرَاءِ أَوْ غَيْرِهِمْ فَهُوَ جَائِزٌ وَيَضَعُهَا فِي الْأَقْرَبِينَ أَوْ حَيْثُ أَرَادَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَبِي طَلْحَةَ حِينَ قَالَ أَحَبُّ أَمْوَالِي إِلَيَّ بَيْرُحَاءَ وَإِنَّهَا صَدَقَةٌ لِلّٰهِ فَأَجَازَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذٰلِكَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَا يَجُوزُ حَتَّى يُبَيِّنَ لِمَنْ. وَالْأَوَّلُ أَصَحُّ ؞

۲۲- اگر کسی نے کہا کہ میرا گھر اللہ کی راہ میں صدقہ ہے، فقراء وغیرہ کے لیے صدقہ ہونے کی کوئی وضاحت نہیں کی تو جائز ہے۔ اسے وہ اپنے عزیزوں کو بھی دے سکتا ہے اور دوسروں کو بھی (کیونکہ صدقہ کرتے ہوئے کسی کی تخصیص نہیں کی تھی) جب طلحہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میرے اموال میں مجھے سب سے زیادہ پسند یہ بیرحاء کا باغ ہے اور وہ اللہ کے راستے میں صدقہ ہے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے جائز قرار دیا تھا (حالانکہ انھوں نے کوئی تعیین نہیں کی تھی کہ کسے دیں گے) لیکن بعض حضرات نے کہا کہ جب تک یہ نہ بیان کر دے کہ صدقہ کس لیے ہے جائز نہیں ہوگا۔ پہلا مسلک زیادہ صحیح ہے۔

باب ۲۳ إِذَا قَالَ أَرْضِي أَوْ بُسْتَانِي صَدَقَةٌ عَنْ أُمِّي فَهُوَ جَائِزٌ وَإِنْ لَمْ يُبَيِّنْ لِمَنْ ذٰلِكَ ؞

۲۳- کسی نے کہا کہ میری زمین یا میرا باغ میری ماں کی طرف سے صدقہ ہے تو یہ بھی جائز ہے خواہ اس میں بھی اس کی وضاحت نہ کی ہو کہ کس کے لیے صدقہ ہے۔

۲۹- حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا مَخْلَدُ بْنُ يَزِيدَ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يَعْلَى أَنَّهُ سَمِعَ

۲۹- ہم سے محمد نے حدیث بیان کی انھیں مخلد بن یزید نے خبر دی انھیں ابن جریج نے خبر دی، کہا کہ مجھے یعلی نے خبر دی، انھوں نے عکرمہ سے سنا، وہ بیان

[۱] احناف کے یہاں بھی مسئلہ یہی ہے کہ وقف سے خود واقف بھی منتفع ہوسکتا ہے۔ لیکن یہاں مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے استدلال میں قربانی کے جانور سے انتفاع کی حدیث پیش کی ہے۔ ظاہر ہے کہ قربانی وقف نہیں ہے لیکن جیسا کہ ہم پہلے لکھ چکے ہیں، مصنف رحمۃ اللہ علیہ کے یہاں استدلال کے بیان میں بڑا توسع ہے۔

عِكْرِمَةَ يَقُوْلُ اَنْبَاَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ اَنَّ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ رض تُوُفِّيَتْ اُمُّهٗ وَهُوَ غَائِبٌ عَنْهَا فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اُمِّيْ تُوُفِّيَتْ وَاَنَا غَائِبٌ عَنْهَا اَيَنْفَعُهَا شَيْءٌ اِنْ تَصَدَّقْتُ بِهٖ عَنْهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاِنِّيْ اُشْهِدُكَ اَنَّ حَائِطِي الْمِخْرَافَ صَدَقَةٌ عَلَيْهَا ؛

بَابٌ ۲۴ ۔ اِذَا تَصَدَّقَ اَوْ اَوْقَفَ بَعْضَ مَالِهٖ اَوْ بَعْضَ رَقِيْقِهٖ اَوْ دَوَابِّهٖ فَهُوَ جَائِزٌ

۳۰ ۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَعْبٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ كَعْبٍ قَالَ سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ مِنْ تَوْبَتِيْ اَنْ اَنْخَلِعَ مِنْ مَالِيْ صَدَقَةً اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَمْسِكْ عَلَيْكَ بَعْضَ مَالِكَ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكَ قُلْتُ فَاِنِّيْ اُمْسِكُ سَهْمِيَ الَّذِيْ بِخَيْبَرَ ؛

بَابٌ ۲۵ ۔ مَنْ تَصَدَّقَ اِلٰى وَكِيْلِهٖ ثُمَّ رَدَّ الْوَكِيْلُ اِلَيْهِ ۔ وَقَالَ اِسْمٰعِيْلُ اَخْبَرَنِيْ عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ طَلْحَةَ لَا اَعْلَمُهٗ اِلَّا عَنْ اَنَسٍ رض قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ ۝ جَاءَ اَبُوْ طَلْحَةَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ يَقُوْلُ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى فِيْ كِتَابِهٖ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ وَاِنَّ اَحَبَّ اَمْوَالِيْ اِلَيَّ بِيْرُحَاءَ قَالَ وَكَانَتْ حَدِيْقَةً كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُهَا وَيَسْتَظِلُّ بِهَا وَيَشْرَبُ مِنْ مَّائِهَا فَهِيَ اِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَاِلٰى رَسُوْلِهٖ

کرتے تھے کہ ہمیں ابن عباس رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کی والدہ کا انتقال ہوا تو وہ ان کی خدمت میں موجود نہیں تھے ۔ انھوں نے آکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا ، یا رسول اللہ ! میری والدہ کا جب انتقال ہوا تو میں ان کی خدمت میں حاضر نہیں تھا ، کیا اگر میں کوئی چیز صدقہ کروں تو اس سے انھیں فائدہ پہنچ سکتا ہے ؟ آں حضور ؐ نے اثبات میں جواب دیا تو انھوں نے کہا کہ میں آپ ؐ کو گواہ بناتا ہوں کہ میرا مخراف باغ ان کی طرف سے صدقہ ہے ۔

۲۴ ۔ کسی نے اپنے مال ، غلام یا جانوروں کا ایک حصہ صدقہ یا وقف کیا تو جائز ہے ۔

۳۰ ۔ ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی ، ان سے لیث نے حدیث بیان کی ان سے عقیل نے ، ان سے ابن شہاب نے کہا کہ مجھے عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن کعب نے خبر دی اور ان سے عبداللہ بن کعب نے بیان کیا کہ میں نے کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے سُنا ۔ وہ بیان کرتے تھے کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ! میری توبہ (غزوہ تبوک میں نہ جانے کی) قبول ہونے کا شکرانہ یہ ہے کہ میں اپنا مال اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے راستے میں دے دوں ۔ آں حضور ؐ نے فرمایا کہ اگر اپنے مال کا ایک حصہ اپنے پاس ہی باقی رکھو تو تمھارے حق میں بہتر ہے ۔ میں نے عرض کیا کہ پھر میں اپنا خیبر کا حصہ اپنے پاس محفوظ رکھتا ہوں ۔

۲۵ ۔ کسی نے اپنے وکیل کو صدقہ دیا لیکن وکیل نے اسے مؤکل ہی کو واپس کر دیا ۔ اسماعیل نے بیان کیا کہ مجھے عبدالعزیز بن عبداللہ بن ابی سلمہ نے خبر دی ، انھیں اسحٰق بن عبداللہ بن ابی طلحہ نے (امام بخاری ؒ نے کہا کہ) یقین ہے کہ یہ روایت انھوں نے انس رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے کی ہے کہ انھوں نے بیان کیا ، جب یہ آیت نازل ہوئی کہ "تم نیکی ہرگز نہیں پا سکتے جب تک اس مال میں سے نہ خرچ کرو جو تمھارا پسندیدہ ہے ۔" تو ابوطلحہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ ! اللہ تبارک وتعالیٰ اپنی کتاب میں فرماتا ہے کہ "تم نیکی ہرگز نہیں پا سکتے جب تک اس مال میں سے خرچ نہ کرو جو تمھارا پسندیدہ ہے ۔" اور میرے اموال میں سب سے پسندیدہ مجھے بیرحاء ہے ، بیان کیا کہ بیرحاء ایک باغ تھا ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی اس میں تشریف لے جاتے تھے ، اس کے سائے میں بیٹھتے اور اس کا پانی پیتے تھے (ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ) اس لیے اس

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْجُوْ بِرَّهٗ وَذُخْرَهٗ فَضَعْهَا اَىْ رَسُوْلَ اللّٰهِ حَيْثُ اَرَاكَ اللّٰهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَخٍ يَا اَبَا طَلْحَةَ ذٰلِكَ مَالٌ رَابِحٌ قَبِلْنَاهُ مِنْكَ وَرَدَدْنَاهُ عَلَيْكَ فَاجْعَلْهُ فِي الْاَقْرَبِيْنَ فَتَصَدَّقَ بِهٖ اَبُوْ طَلْحَةَ عَلٰى ذَوِىْ رَحِمِهٖ قَالَ وَكَانَ مِنْهُمْ اُبَيٌّ وَحَسَّانُ قَالَ وَبَاعَ حَسَّانُ حِصَّتَهٗ مِنْهُ مُعٰوِيَةَ فَقِيْلَ لَهٗ تَبِيْعُ صَدَقَةَ اَبِىْ طَلْحَةَ فَقَالَ اَلَا اَبِيْعُ صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ بِصَاعٍ مِّنْ دَرَاهِمَ قَالَ وَكَانَتْ تِلْكَ الْحَدِيْقَةُ فِيْ مَوْضِعِ قَصْرِ بَنِىْ جَدِيْلَةَ الَّذِىْ بَنَاهُ مُعٰوِيَةُ ؞

وہ اللہ عزوجل اور اس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ہے، میں اس کی نیکی اور اس کے ذخیرۂ آخرت ہونے کی امید رکھتا ہوں پس یا رسول اللہ! جس طرح اللہ پاک آپ کو بتائے اسے استعمال کیجئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، مبارک ہو، ابوطلحہ! بڑا نفع بخش مال ہے، ہم تم سے اسے قبول کرکے پھر تمہارے ہی حوالے کر دیتے ہیں اور اب تم اسے اپنے عزیزوں کو دے دو۔ چنانچہ ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے وہ باغ اپنے عزیزوں کو دے دیا۔ انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جن لوگوں کو باغ آپ نے دیا تھا ان میں اُبی اور حسان رضی اللہ عنہما تھے۔ انھوں نے بیان کیا کہ حسان رضی اللہ عنہ نے اپنا حصہ معاویہ رضی اللہ عنہ کو بیچ دیا تو کسی نے آپ سے کہا کیا آپ ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کا دیا ہوا مال بیچ رہے ہیں؟ حسان رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ جب ایک صاع کھجور ایک صاع درہم کے بدلے میں بک رہی ہو تو میں کیوں نہ بیچوں (یعنی قیمت اچھی لگی اس لیے بیچ دیا) یہ باغ قصر بنی جدیلہ کے قریب تھا جسے معاویہ رضی اللہ عنہ نے تعمیر کیا تھا۔

باب ۲۶ - قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَاِذَا حَضَرَ الْقِسْمَةَ اُولُوا الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنُ فَارْزُقُوْهُمْ ؞

۲۶ - اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ "جب (میراث کی) تقسیم کے وقت رشتہ دار (جو وارث نہ ہوں) یتیم اور مسکین آجائیں اس میں سے انھیں بھی کچھ دے دو۔"

۳۱ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ اَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ اَبِىْ بِشْرٍ عَنْ سَعِيْدِ ابْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض قَالَ اِنَّ نَاسًا يَّزْعُمُوْنَ اَنَّ هٰذِهِ الْاٰيَةَ نُسِخَتْ وَلَا وَاللّٰهِ مَا نُسِخَتْ وَلٰكِنَّهَا مِمَّا تَهَاوَنَ النَّاسُ هُمَا وَالِيَانِ وَالٍ يَّرِثُ وَذَاكَ الَّذِىْ يَرْزُقُ وَوَالٍ لَا يَرِثُ فَذَاكَ الَّذِىْ يَقُوْلُ بِالْمَعْرُوْفِ يَقُوْلُ لَا اَمْلِكُ لَكَ اَنْ اُعْطِيَكَ ؞

۳۱ - ہم سے ابو النعمان محمد بن فضل نے حدیث بیان کی، ان سے ابوعوانہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابو بشر نے، ان سے سعید بن جبیر نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ کچھ لوگ سمجھنے لگے ہیں کہ یہ آیت (جس کا ذکر عنوان میں ہوا) منسوخ ہو گئی ہے، نہیں خدا گواہ ہے۔ آیت منسوخ نہیں ہوئی البتہ لوگ اس پر عمل کرنے میں سست ہو گئے ہیں۔ اصل میں والی دو ہیں، ایک تو وہ جو وارث ہے اور یہی دے بھی سکتا ہے (عزیزوں، یتیموں اور محتاجوں کو جو تقسیم کے وقت آجائیں) دوسرا والی وہ ہے جو وارث نہیں ہوتا اور وہ الفاظ میں معذرت کر سکتا ہے کہ مجھے کوئی اختیار ہی نہیں کہ تمھیں بھی اس میں سے کچھ دے سکوں۔

باب ۲۷ - مَا يُسْتَحَبُّ لِمَنْ يُّتَوَفّٰى فُجَاءَةً اَنْ يَّتَصَدَّقُوْا عَنْهُ وَقَضَاءِ النُّذُوْرِ عَنِ الْمَيِّتِ ؞

۲۷ - اگر کسی کی اچانک موت واقع ہو جائے تو اس کی طرف سے صدقہ کرنا مستحب ہے اور میت کی نذروں کو پوری کرنا (بھی مستحب ہے)

۳۲ - حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِىْ مَالِكٌ

۳۲ - ہم سے اسمٰعیل نے حدیث بیان کی، کہا مجھ سے مالک نے حدیث بیان

عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رض أَنَّ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أُمِّي افْتُلِتَتْ نَفْسُهَا وَأُرَاهَا لَوْ تَكَلَّمَتْ تَصَدَّقَتْ أَفَأَتَصَدَّقُ عَنْهَا قَالَ نَعَمْ تَصَدَّقْ عَنْهَا ۔

کی، ان سے ہشام نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ ایک صحابی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ میری والدہ کی موت اچانک واقع ہو گئی۔ میرا خیال ہے کہ اگر انھیں گفتگو کا موقع ملتا تو وہ صدقہ کرتیں، تو کیا میں ان کی طرف سے صدقہ کر سکتا ہوں؟ حضور اکرمؐ نے ارشاد فرمایا کہ ہاں، اُن کی طرف سے صدقہ کرو۔

۳۳ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض أَنَّ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ رض اسْتَفْتَى رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ أُمِّي مَاتَتْ وَعَلَيْهَا نَذْرٌ فَقَالَ اقْضِهِ عَنْهَا ۔

۳۳۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انھیں مالک نے خبر دی انھیں ابن شہاب نے، انھیں عبید اللہ بن عبد اللہ نے اور انھیں ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مسئلہ پوچھا، انھوں نے عرض کیا کہ میری والدہ کا انتقال ہو گیا ہے اور انھوں نے نذر مان رکھی تھی۔ حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ ان کی طرف سے نذر تم پوری کر دو۔

بَابٌ ۲۸ ۔ الْإِشْهَادِ فِي الْوَقْفِ وَالصَّدَقَةِ

۲۸ ۔ وقف اور صدقہ میں گواہ

۳۴۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ أَخْبَرَهُمْ قَالَ أَخْبَرَنِي يَعْلَى أَنَّهُ سَمِعَ عِكْرِمَةَ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ رض يَقُولُ أَنْبَأَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ أَنَّ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ أَخَا بَنِي سَاعِدَةَ تُوُفِّيَتْ أُمُّهُ وَهُوَ غَائِبٌ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ أُمِّي تُوُفِّيَتْ وَأَنَا غَائِبٌ عَنْهَا فَهَلْ يَنْفَعُهَا شَيْءٌ إِنْ تَصَدَّقْتُ بِهِ عَنْهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَإِنِّي أُشْهِدُكَ أَنَّ حَائِطِيَ الْمِخْرَافَ صَدَقَةٌ عَلَيْهَا ۔

۳۴۔ ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، انھیں ہشام بن یوسف نے خبر دی۔ انھیں ابن جریج نے خبر دی، کہا کہ مجھے یعلیٰ نے خبر دی، انھوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ کے مولیٰ عکرمہ سے سنا اور انھیں ابن عباس رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ قبیلہ بنی ساعدہ کے سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کی والدہ کا انتقال ہوا تو وہ ان کی خدمت میں حاضر نہیں تھے (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوے میں شریک تھے) اس لیے وہ حضور اکرمؐ کے پاس آئے اور عرض کیا، یا رسول اللہ! میری والدہ کا انتقال ہو گیا ہے اور میں اس وقت موجود نہیں تھا تو کیا اگر میں کچھ ان کی طرف سے صدقہ کروں تو انھیں اس کا فائدہ پہنچے گا؟ حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ ہاں سعد رضی اللہ عنہ نے اس پر کہا کہ میں آپ کو گواہ بناتا ہوں کہ میرا باغ مخراف ان کی طرف سے صدقہ ہے۔

بَابٌ ۲۹ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَى وَآتُوا الْيَتَامَى أَمْوَالَهُمْ وَلَا تَتَبَدَّلُوا الْخَبِيثَ بِالطَّيِّبِ وَلَا تَأْكُلُوا أَمْوَالَهُمْ إِلَى أَمْوَالِكُمْ إِنَّهُ كَانَ حُوبًا كَبِيرًا وَإِنْ خِفْتُمْ أَنْ لَا تُقْسِطُوا فِي الْيَتَامَى فَانْكِحُوا مَا طَابَ لَكُمْ مِنَ النِّسَاءِ ۔

۲۹۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ "اور یتیموں کو ان کا مال پہنچا دو اور پاکیزہ چیز کو گندی چیز سے مت تبدیل کرو اور ان کا مال مت کھاؤ اپنے مال کے ساتھ۔ بے شک یہ بہت بڑا گناہ ہے اور اگر تمھیں اندیشہ ہو کہ تم یتیموں کے باب میں انصاف نہ کر سکو گے تو جو عورتیں تمھیں پسند ہوں ان سے نکاح کر لو۔"

۳۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ كَانَ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ يُحَدِّثُ أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ وَإِنْ خِفْتُمْ أَنْ لَا تُقْسِطُوا فِي الْيَتَامَى

۳۵۔ ہم سے ابو الیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعیب نے خبر دی، ان سے زہری نے بیان کیا کہ عروہ بن زبیر رضؓ ان سے حدیث بیان کرتے تھے، انھوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے آیت وَإِنْ خِفْتُمْ أَنْ لَا تُقْسِطُوا

فَانْكِحُوْا مَا طَابَ لَكُمْ مِّنَ النِّسَآءِ قَالَتْ عَائِشَةُ هِيَ الْيَتِيْمَةُ فِيْ حَجْرِ وَلِيِّهَا فَيَرْغَبُ فِيْ جَمَالِهَا وَمَالِهَا وَيُرِيْدُ اَنْ يَّتَزَوَّجَهَا بِاَدْنٰى مِنْ سُنَّةِ نِسَآئِهَا فَنُهُوْا عَنْ نِّكَاحِهِنَّ اِلَّا اَنْ يُّقْسِطُوْا لَهُنَّ فِيْ اِكْمَالِ الصَّدَاقِ وَاُمِرُوْا بِنِكَاحِ مَنْ سِوَاهُنَّ مِنَ النِّسَآءِ قَالَتْ عَائِشَةُ ثُمَّ اسْتَفْتَى النَّاسُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدُ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَيَسْتَفْتُوْنَكَ فِي النِّسَآءِ قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيْكُمْ فِيْهِنَّ قَالَتْ فَبَيَّنَ اللّٰهُ فِيْ هٰذِهٖ اَنَّ الْيَتِيْمَةَ اِذَا كَانَتْ ذَاتَ جَمَالٍ وَّمَالٍ رَغِبُوْا فِيْ نِكَاحِهَا وَلَمْ يُلْحِقُوْهَا بِسُنَّتِهَا بِاِكْمَالِ الصَّدَاقِ فَاِذَا كَانَتْ مَرْغُوْبَةً عَنْهَا فِيْ قِلَّةِ الْمَالِ وَالْجَمَالِ تَرَكُوْهَا وَالْتَمَسُوْا غَيْرَهَا مِنَ النِّسَآءِ قَالَ فَكَمَا يَتْرُكُوْنَهَا حِيْنَ يَرْغَبُوْنَ عَنْهَا فَلَيْسَ لَهُمْ اَنْ يَّنْكِحُوْهَا اِذَا رَغِبُوْا فِيْهَا اِلَّا اَنْ يُّقْسِطُوْا لَهَا الْاَوْفٰى مِنَ الصَّدَاقِ وَيُعْطُوْهَا حَقَّهَا

فِي الْيَتٰمٰى فَانْكِحُوْا مَا طَابَ لَكُمْ مِّنَ النِّسَآءِ (ترجمہ اوپر باب میں گذر چکا) کے متعلق پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ اس سے مراد وہ یتیم لڑکی ہے جو اپنے ولی کی زیر پرورش ہو پھر ولی کے دل میں اس کے حسن اور اس کے مال کی طرف رغبت پیدا ہو جائے اور وہ اس کی عزیز دوسری لڑکیوں کے مقابلہ میں کم مہر دے کر نکاح کر لینا چاہیں تو انھیں اس طرح نکاح کرنے سے روکا گیا ہے لیکن یہ کہ ولی ان کے ساتھ پورے مہر کی ادائیگی میں انصاف سے کام لیں (تو نکاح کر سکتے ہیں) اور انھیں ان لڑکیوں کے سوا دوسری عورتوں سے نکاح کرنے کا حکم دیا گیا۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ پھر لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا تو اللہ عزوجل نے یہ آیت نازل فرمائی کہ "آپ سے لوگ عورتوں کے بارے میں پوچھتے ہیں، آپ کہہ دیجیے کہ اللہ تمھیں ان کے متعلق ہدایت کرتا ہے"۔ انھوں نے بیان کیا کہ پھر اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں واضح کر دیا کہ یتیم لڑکی اگر جمال اور مال والی ہو اور (ان کے ولی) ان سے نکاح کرنے کے خواہش مند ہوں لیکن پورا مہر دینے میں ان کے (خاندان کے) طریقوں کی رعایت نہ کر سکیں (تو ان سے نکاح نہ کریں) جب کہ مال اور حسن کی کمی کی وجہ سے ان کی طرف انھیں اگر کوئی رغبت نہ ہوتی تو انھیں وہ چھوڑ دیتے اور ان کے سوا کسی دوسری عورت کو تلاش کرتے، بیان کیا کہ جس طرح ایسے لوگ رغبت نہ ہونے کی صورت میں ان یتیم لڑکیوں کو چھوڑ دیتے اسی طرح ان کے لیے یہ بھی جائز نہیں کہ جب ان لڑکیوں کی طرف ان کو رغبت ہو تو ان کے پورے مہر کے معاملے میں اور ان کے حقوق کی ادائیگی کے معاملے میں عدل و انصاف سے کام لئے بغیر ان سے نکاح کریں۔[ف]

بَابُ ٣ - قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَابْتَلُوا الْيَتٰمٰى حَتّٰى اِذَا بَلَغُوا النِّكَاحَ فَاِنْ اٰنَسْتُمْ مِّنْهُمْ رُشْدًا فَادْفَعُوْا اِلَيْهِمْ اَمْوَالَهُمْ وَلَا تَاْكُلُوْهَا اِسْرَافًا وَّبِدَارًا اَنْ يَّكْبَرُوْا وَمَنْ كَانَ غَنِيًّا فَلْيَسْتَعْفِفْ وَمَنْ كَانَ فَقِيْرًا فَلْيَاْكُلْ بِالْمَعْرُوْفِ فَاِذَا دَفَعْتُمْ اِلَيْهِمْ اَمْوَالَهُمْ فَاَشْهِدُوْا عَلَيْهِمْ وَكَفٰى بِاللّٰهِ حَسِيْبًا ۝ لِلرِّجَالِ نَصِيْبٌ مِّمَّا تَرَكَ الْوَالِدٰنِ وَالْاَقْرَبُوْنَ وَلِلنِّسَآءِ نَصِيْبٌ

باب ۳۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ "اور یتیموں کی دیکھ بھال کرتے رہو، یہاں تک کہ وہ عمر نکاح کو پہنچ جائیں۔ تو اگر تم ان میں ہوشیاری دیکھ لو تو ان کے حوالے ان کا مال کر دو۔ اور ان کے مال کو جلد جلد اسراف سے اور اس خیال سے کہ یہ بڑے ہو جائیں گے مت کھا ڈالو، بلکہ جو شخص خوشحال ہو وہ تو اپنے کو بالکل روکے رکھے اور البتہ جو شخص نادار ہو وہ مناسب مقدار میں کھا سکتا ہے اور جب ان کے مال ان کے حوالے کرنے لگو تو ان پر گواہ بھی کر لیا کرو، اور اللہ حساب کرنے والا کافی ہے۔ مردوں کے لیے بھی اس چیز میں حصہ ہے جس کو والدین اور نزدیک کے قرابتدار چھوڑ جائیں اور عورتوں کے لیے بھی اس چیز میں حصہ ہے جس کو

ف اس حدیث کو پڑھتے وقت یہ ملحوظ رہے کہ مہر کے سلسلے میں اسلام کا منشاء یہ ہے کہ نکاح کے ساتھ ہی اس کی ادائیگی ہونی چاہیے۔ عرب میں پہلے بھی یہی دستور تھا اور اب بھی یہی ہے۔ ہمارے یہاں مہر کا جو طریقہ ہے اس سے اسلامی مہر کی ساری اہمیت کو نقصان پہنچا ہے۔

مِمَّا تَرَكَ الْوَالِدَانِ وَالْاَقْرَبُوْنَ مِمَّا قَلَّ مِنْهُ اَوْكَثُرَ نَصِيْبًا مَّفْرُوْضًا. حَسِيْبًا يَعْنِيْ كَافِيًا ؛

بَابُ ۳۱ وَمَا لِلْوَصِيِّ اَنْ يَّعْمَلَ فِيْ مَالِ الْيَتِيْمِ وَمَا يَاْكُلُ مِنْهُ بِقَدْرِ عُمَالَتِهٖ

۳۶ - حَدَّثَنَا هٰرُوْنُ حَدَّثَنَا اَبُوْسَعِيْدٍ مَوْلٰى بَنِيْ هَاشِمٍ حَدَّثَنَا صَخْرُ بْنُ جُوَيْرِيَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ عُمَرَ تَصَدَّقَ بِمَالٍ لَّهٗ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ يُقَالُ لَهٗ ثَمْغٌ وَّ كَانَ نَخْلًا فَقَالَ عُمَرُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ اسْتَفَدْتُ مَالًا وَّهُوَ عِنْدِيْ نَفِيْسٌ فَاَرَدْتُّ اَنْ اَتَصَدَّقَ بِهٖ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاَصْلِهٖ لَا يُبَاعُ وَلَا يُوْهَبُ وَلَا يُوْرَثُ وَلٰكِنْ يُّنْفَقُ ثَمَرُهٗ فَتَصَدَّقَ بِهٖ عُمَرُ فَصَدَقَتُهٗ ذٰلِكَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَفِي الرِّقَابِ وَ الْمَسَاكِيْنِ وَالضَّيْفِ وَابْنِ السَّبِيْلِ وَلِذِي الْقُرْبٰى وَلَا جُنَاحَ عَلٰى مَنْ وَّلِيَهٗ اَنْ يَّاْكُلَ مِنْهُ بِالْمَعْرُوْفِ اَوْيُوْكِلَ صَدِيْقَهٗ غَيْرَ مُتَمَوِّلٍ بِهٖ ؛

۳۷ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ وَمَنْ كَانَ غَنِيًّا فَلْيَسْتَعْفِفْ وَمَنْ كَانَ فَقِيْرًا فَلْيَاْكُلْ بِالْمَعْرُوْفِ قَالَتْ اُنْزِلَتْ فِيْ وَالِي الْيَتِيْمِ اَنْ يُّصِيْبَ مِنْ مَّالِهٖ اِذَا كَانَ مُحْتَاجًا بِقَدْرِ مَالِهٖ بِالْمَعْرُوْفِ ؛

بَابُ ۳۲ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى اِنَّ الَّذِيْنَ يَاْكُلُوْنَ اَمْوَالَ الْيَتٰمٰى ظُلْمًا اِنَّمَا يَاْكُلُوْنَ فِيْ بُطُوْنِهِمْ نَارًا وَّسَيَصْلَوْنَ سَعِيْرًا ؛

۳۸ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِيْ سُلَيْمٰنُ ابْنُ بِلَالٍ عَنْ ثَوْرِ بْنِ زَيْدِ الْمَدَنِيِّ عَنْ اَبِي الْغَيْثِ

والدین اور نزدیک کے قرابت دار چھوڑ جائیں، اس امتردکہ میں سے تھوڑا یا زیادہ (بہرحال) ایک حصہ قطعی ہے۔ آیت میں حَسِیْبًا کے معنی کافی کے ہیں۔

۳۱ - وصی کے لیے یتیم کے مال کو کاروبار میں استعمال کرنا اور پھر اپنے کام کے مطابق اس میں سے لینا جائز ہے۔

۳۶ - ہم سے ہارون نے حدیث بیان کی، ان سے بنو ہاشم کے مولا ابوسعید نے حدیث بیان کی، ان سے صخر بن جویریہ نے حدیث بیان کی، ان سے نافع نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ عمر رضہ نے اپنی ایک جائداد صدقہ کرکے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے کر دی (کہ جس طرح چاہیں اس کا حکم بیان کریں) اس جائداد کا نام ثمغ تھا اور یہ ایک باغ تھا۔ عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا، یا رسول اللہ! مجھے ایک جائداد ملی ہے اور میرے خیال میں نہایت عمدہ ہے۔ اس لیے میں نے چاہا کہ اسے صدقہ کر دوں تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسے اصل کے ساتھ صدقہ کر دو کہ نہ بیچا جاسکے، نہ ہبہ کیا جاسکے اور نہ اس کا کوئی وارث بن سکے، صرف اس کا پھل کام میں لایا جاتا رہے چنانچہ عمر رضہ نے اسے صدقہ کر دیا، آپ کا یہ صدقہ غازیوں کے لئے، غلام آزاد کرنے کے لئے، محتاجوں اور کمزوروں کے لیے، مسافروں کے لئے اور رشتہ داروں کے لئے تھا۔ اور یہ کہ اس کے متولی کے لیے اس میں کوئی مضائقہ نہیں ہوگا اگر وہ مناسب مقدار میں کھائے یا اپنے کسی دوست کو کھلائے بشرطیکہ اس میں سے جمع کرنے کا ارادہ نہ ہو۔

۳۷ - ہم سے عبید بن اسمٰعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسامہ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے (قرآن مجید کی اس آیت) "اور جو شخص خوشحال ہو وہ اپنے کو بالکل روکے رکھے البتہ جو شخص نادار ہو وہ مناسب مقدار میں کھا سکتا ہے" کے بارے میں فرمایا کہ یتیمو کے ولیوں کے بارے میں نازل ہوئی تھی کہ یتیم کے مال میں سے اگر ولی نادار ہو مال کو پیش نظر رکھتے ہوئے مناسب مقدار میں کھا سکتا ہے۔

۳۲ - اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ "بیشک وہ لوگ جو یتیموں کا مال ظلم کے ساتھ کھاتے ہیں، وہ اپنے پیٹ میں آگ بھرتے ہیں اور عنقریب آگ ہی میں جھونک دیئے جائیں گے"۔

۳۸ - ہم سے عبد العزیز بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے سلیمان بن بلال نے حدیث بیان کی، ان سے ثور بن زید مدنی نے، ان سے ابوالغیث نے

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رض عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اجْتَنِبُوا السَّبْعَ الْمُوْبِقَاتِ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا هُنَّ قَالَ الشِّرْكُ بِاللّٰهِ وَالسِّحْرُ وَقَتْلُ النَّفْسِ الَّتِیْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَاَكْلُ الرِّبٰوا وَاَكْلُ مَالِ الْیَتِیْمِ وَالتَّوَلِّیْ یَوْمَ الزَّحْفِ وَقَذْفُ الْمُحْصَنٰتِ الْمُؤْمِنَاتِ الْغٰفِلَاتِ ؏

باب ۳۳ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰی وَیَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْیَتٰمٰی قُلْ اِصْلَاحٌ لَّهُمْ خَیْرٌ وَّاِنْ تُخَالِطُوْهُمْ فَاِخْوَانُكُمْ وَاللّٰهُ یَعْلَمُ الْمُفْسِدَ مِنَ الْمُصْلِحِ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَاَعْنَتَكُمْ اِنَّ اللّٰهَ عَزِیْزٌ حَكِیْمٌ ؕ لَاَعْنَتَكُمْ ، لَاَحْرَجَكُمْ وَضَیَّقَ وَعَنَتْ . خَضَعَتْ وَقَالَ لَنَا سُلَیْمٰنُ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اَیُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ قَالَ مَا رَدَّ ابْنُ عُمَرَ عَلٰی اَحَدٍ وَّصِیَّةً وَكَانَ ابْنُ سِیْرِیْنَ اَحَبَّ الْاَشْیَآءِ اِلَیْهِ فِیْ مَالِ الْیَتِیْمِ اَنْ یَّجْتَمِعَ اِلَیْهِ نُصَحَاؤُهٗ وَاَوْلِیَاؤُهٗ فَیَنْظُرُوا الَّذِیْ هُوَ خَیْرٌ وَّكَانَ طَاؤُسٌ اِذَا سُئِلَ عَنْ شَیْءٍ مِّنْ اَمْرِ الْیَتَامٰی قَرَاَ وَاللّٰهُ یَعْلَمُ الْمُفْسِدَ مِنَ الْمُصْلِحِ وَقَالَ عَطَآءٌ فِیْ یَتَامَی الصَّغِیْرِ وَالْكَبِیْرِ یُنْفِقُ الْوَلِیُّ عَلٰی كُلِّ اِنْسَانٍ بِقَدْرِهٖ مِنْ حِصَّتِهٖ ؏

باب ۳۴ اِسْتِخْدَامِ الْیَتِیْمِ فِی السَّفَرِ وَالْحَضَرِ اِذَا كَانَ صَلَاحًا لَّهٗ وَنَظَرِ الْاُمِّ وَزَوْجِهَا لِلْیَتِیْمِ ؏

اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سات چیزوں سے جو تباہ کر دینے والی ہیں بچتے رہو۔ صحابہؓ نے پوچھا یا رسول اللہ! وہ کون سی چیزیں ہیں؟ حضور اکرم نے فرمایا کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرانا، جادو کرنا، کسی کی جان لینا کہ جسے اللہ تعالیٰ نے حرام قرار دیا ہے مگر حق کے بغیر، سود کھانا، یتیم کا مال کھانا، لڑائی میں سے بھاگ آنا، پاک دامن بھولی بھالی عورتوں پر تہمت لگانا۔

۳۳۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ "آپ سے لوگ یتیموں کے بارے میں پوچھتے ہیں، آپ کہہ دیجئے کہ ان کے (اموال) میں بہتری کا خیال رکھنا ہی خیر ہے اور اگر تم ان کے ساتھ (ان کے اموال میں شریک ہو جاؤ تو بہرحال) وہ بھی تمہارے بھائی ہی ہیں اور اللہ اصلاح چاہنے والے اور فساد پیدا کرنے والے کی خوب پہچان رکھتا ہے، اور اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو تمہیں تنگی میں مبتلا کر دیتا، بلاشبہ اللہ تعالیٰ غالب اور حکمت والا ہے" (قرآن کی اس آیت مبارکہ میں) لَاَعْنَتَكُمْ کے معنی ہیں کہ تمہیں حرج اور تنگی میں مبتلا کر دیتا۔ اور عَنَتْ کے معنی جھک گئے کے ہیں۔ اور ہم سے سلیمان نے بیان کیا ان سے حماد نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے، ان سے نافع نے بیان کیا کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کبھی کسی کی وصیت نہیں ٹھکرائی (جس میں انھیں شریک کیا گیا ہو) ابن سیرین رحمۃ اللہ کا محبوب مشغلہ یہ تھا کہ یتیم کے مال و جائداد کے سلسلے میں ان کے خیرخواہوں اور ولیوں کو جمع کرتے تاکہ ان کے لیے کوئی اچھی صورت پیدا کرنے کے لیے غور کریں۔ طاؤس رحمۃ اللہ علیہ سے جب یتیموں کے معاملات سے متعلق کوئی سوال کیا جاتا تو آپ یہ آیت پڑھتے کہ "اور اللہ فساد پیدا کرنے والے اور اصلاح چاہنے والے کی خوب پہچان رکھتا ہے" عطاء رحمۃ اللہ علیہ نے یتیموں کے بارے میں فرمایا، خواہ وہ معمولی قسم کے لوگوں میں ہوں یا بڑے درجے کے، ولی کو ہر شخص پر اس کے حصے کے مطابق خرچ کرنا چاہیے ؏

۳۴۔ سفر اور حضر میں یتیم سے خدمت لینا، اگر ان کے اندر اس کی صلاحیت ہو، اور ماں اور سوتیلے باپ کی نگہداشت (اگرچہ وہ باپ کی طرف سے وصی نہ ہوں۔)

۳۹۔ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ كَثِيرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ عَنْ أَنَسٍ رض قَالَ قَدِمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ لَيْسَ لَهُ خَادِمٌ فَأَخَذَ أَبُو طَلْحَةَ بِيَدِي فَانْطَلَقَ بِي إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ أَنَسًا غُلَامٌ كَيِّسٌ فَلْيَخْدُمْكَ قَالَ فَخَدَمْتُهُ فِي السَّفَرِ وَالْحَضَرِ مَا قَالَ لِي لِشَيْءٍ صَنَعْتُهُ لِمَ صَنَعْتَ هٰذَا هٰكَذَا وَلَا لِشَيْءٍ لَمْ أَصْنَعْهُ لِمَ لَمْ تَصْنَعْ هٰذَا هٰكَذَا ؛

۳۹۔ ہم سے یعقوب بن ابراہیم بن کثیر نے حدیث بیان کی، ان سے ابن علیہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبد العزیز نے حدیث بیان کی اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لائے تو آپ کے ساتھ کوئی خادم نہیں تھا، اس لیے ابوطلحہ رضی اللہ عنہ میرا ہاتھ پکڑ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے گئے اور عرض کی، یا رسول اللہ! انس ذہین لڑکا ہے یہ آپ کی خدمت کیا کرے گا، انس رض نے بیان کیا، چنانچہ میں نے آپ کی سفر اور حضر میں خدمت کی، آپ نے مجھ سے کبھی کسی کام کے بارے میں جسے میں نے کر دیا ہو یہ نہیں فرمایا کہ یہ کام اس طرح کیوں کیا۔ اسی طرح کسی ایسے کام کے متعلق جسے میں نہ کر سکا ہوں، آپ نے یہ نہیں فرمایا کہ یہ کام اس طرح کیوں نہیں کیا۔

بَابُ ۳۵ إِذَا وَقَفَ أَرْضًا وَلَمْ يُبَيِّنِ الْحُدُودَ فَهُوَ جَائِزٌ وَكَذٰلِكَ الصَّدَقَةُ ؛

۳۵۔ اگر زمین وقف کی، بغیر حدود کی وضاحت کے تو جائز ہے، صدقہ میں بھی یہی مسئلہ ہے۔

۴۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ إِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رض يَقُولُ أَبُو طَلْحَةَ أَكْثَرُ أَنْصَارِيٍّ بِالْمَدِينَةِ مَالًا مِنْ نَخْلٍ وَكَانَ أَحَبُّ مَالِهِ إِلَيْهِ بِيرُحَاءَ مُسْتَقْبِلَةَ الْمَسْجِدِ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُهَا وَيَشْرَبُ مِنْ مَاءٍ فِيهَا طَيِّبٍ قَالَ أَنَسٌ رض فَلَمَّا نَزَلَتْ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ قَامَ أَبُو طَلْحَةَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ اللّٰهَ يَقُولُ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ وَإِنَّ أَحَبَّ أَمْوَالِي إِلَيَّ بِيرُحَاءَ وَإِنَّهَا صَدَقَةٌ لِلّٰهِ أَرْجُو بِرَّهَا وَذُخْرَهَا عِنْدَ اللّٰهِ فَضَعْهَا حَيْثُ أَرَاكَ اللّٰهُ فَقَالَ بَخْ ذٰلِكَ مَالٌ رَابِحٌ أَوْ رَايِحٌ شَكَّ ابْنُ مَسْلَمَةَ وَقَدْ سَمِعْتُ مَا قُلْتَ وَإِنِّي أَرٰى أَنْ تَجْعَلَهَا فِي الْأَقْرَبِينَ قَالَ أَبُو طَلْحَةَ أَفْعَلُ ذٰلِكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَقَسَمَهَا أَبُو طَلْحَةَ فِي أَقَارِبِهِ وَفِي بَنِي عَمِّهِ وَقَالَ إِسْمٰعِيلُ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ

۴۰۔ ہم سے عبد اللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے، ان سے اسحاق بن عبد اللہ بن ابی طلحہ نے، انھوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ بیان کرتے تھے کہ ابوطلحہ رض کھجور کے باغات کے اعتبار سے مدینہ کے انصار میں سب سے بڑے مالدار تھے اور انھیں اپنے تمام اموال میں مسجد نبوی کے سامنے بیرحاء کا باغ سب سے زیادہ پسند تھا۔ خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی اس باغ میں تشریف لے جاتے تھے اور اس کا شیریں پانی پیتے تھے۔ انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ پھر جب یہ آیت نازل ہوئی "نیکی تم ہرگز نہیں حاصل کر و گے جب تک اپنے اس مال میں سے نہ خرچ کرو جو تمھیں پسند ہوں"۔ تو ابوطلحہ رضی اللہ عنہ اٹھے اور آکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تم "نیکی ہرگز نہیں حاصل کر سکو گے جب تک اپنے ان اموال میں سے نہ خرچ کرو جو تمھیں پسند ہوں"۔ اور میرے اموال میں مجھے سب سے زیادہ پسند بیرحاء ہے اور یہ اللہ کے راستے میں صدقہ ہے، میں اللہ کی بارگاہ سے اس کی نیکی اور ذخیرۂ آخرت ہونے کی توقع رکھتا ہوں۔ آپ کو جہاں اللہ تعالیٰ بتائے اسے استعمال کیجیے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مبارک ہو، یہ تو بڑا فائدہ بخش مال ہے یا (آپ نے بجائے ربح کے) رائح کہا شک ابن مسلمہ کو تھا اور جو کچھ تم نے کہا میں نے سب سن لیا ہے اور میرا خیال ہے کہ تم اسے اپنے عزیزوں کو دے دو۔ ابوطلحہ نے عرض کیا، یا رسول اللہ میں ایسا ہی کروں گا چنانچہ

بْنُ يُوْسُفَ وَيَحْيَى بْنُ يَحْيَى عَنْ مَالِكٍ رَائِحٌ ۔

انھوں نے اپنے عزیزوں اور بنی اعمام میں اسے تقسیم کر دیا۔ اسمٰعیل، عبداللہ بن یوسف اور یحییٰ بن یحییٰ نے مالک کے واسطہ سے (رابح کے بجائے) رائح بیان کیا ہے۔

۴۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيْمِ اَخْبَرَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ بْنُ اِسْحَاقَ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَجُلًا قَالَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اُمَّهٗ تُوُفِّيَتْ اَيَنْفَعُهَا اِنْ تَصَدَّقْتُ عَنْهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاِنَّ لِيْ مِخْرَافًا وَّاُشْهِدُكَ اَنِّيْ قَدْ تَصَدَّقْتُ عَنْهَا ۔

۴۱۔ ہم سے محمد بن عبدالرحیم نے حدیث بیان کی، انھیں روح بن عبادہ نے خبر دی، ان سے زکریا بن اسحاق نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے عمرو بن دینار نے حدیث بیان کی، ان سے عکرمہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ ایک صحابی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ ان کی والدہ کا انتقال ہو گیا، کیا اگر وہ ان کی طرف سے صدقہ کریں تو انھیں فائدہ پہنچے گا؟ آں حضور نے جواب دیا کہ ہاں، اس پر ان صحابی نے کہا کہ میرا ایک مخراف نامی باغ ہے اور میں آپ کو گواہ بناتا ہوں کہ وہ ان کی طرف سے صدقہ ہے۔

باب ۳۶ اِذَا اَوْقَفَ جَمَاعَةٌ اَرْضًا مُشَاعًا فَهُوَ جَائِزٌ ۔

۳۶۔ اگر کئی آدمیوں نے مل کر مشترک زمین وقف کی تو جائز ہے۔

۴۲۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ اَبِي التَّيَّاحِ عَنْ اَنَسٍ رض قَالَ اَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبِنَاءِ الْمَسْجِدِ فَقَالَ يَا بَنِي النَّجَّارِ ثَامِنُوْنِيْ بِحَائِطِكُمْ هٰذَا قَالُوْا لَا وَاللّٰهِ لَا نَطْلُبُ ثَمَنَهٗ اِلَّا اِلَى اللّٰهِ ۔

۴۲۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالوارث نے حدیث بیان کی، ان سے ابو التیاح نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد بنانے کا حکم دیا تو فرمایا کہ اے بنو نجار! مجھ سے اپنے باغ کی قیمت طے کر لو (جس میں مسجد بنائی جانے کی تجویز تھی) انھوں نے عرض کیا کہ نہیں، خدا کی قسم ہم اس کی قیمت اللہ تعالیٰ کے سوا اور کسی سے نہیں لیں گے۔

باب ۳۷ الْوَقْفِ كَيْفَ يُكْتَبُ

۳۷۔ وقف کس طرح لکھا جائے گا؟

۴۳۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض قَالَ اَصَابَ عُمَرُ بِخَيْبَرَ اَرْضًا فَاَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَصَبْتُ اَرْضًا لَمْ اُصِبْ مَالًا قَطُّ اَنْفَسَ مِنْهُ فَكَيْفَ تَأْمُرُنِيْ بِهٖ قَالَ اِنْ شِئْتَ حَبَّسْتَ اَصْلَهَا وَتَصَدَّقْتَ بِهَا فَتَصَدَّقَ عُمَرُ اَنَّهٗ لَا يُبَاعُ اَصْلُهَا وَلَا يُوْهَبُ وَلَا يُوْرَثُ فِي الْفُقَرَاءِ وَالْقُرْبٰى وَالرِّقَابِ وَفِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالضَّيْفِ وَابْنِ السَّبِيْلِ لَا جُنَاحَ عَلٰى مَنْ وَّلِيَهَا اَنْ

۴۳۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یزید بن زریع نے حدیث بیان کی، ان سے ابن عون نے حدیث بیان کی، ان سے نافع نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ عمر رض کو خیبر میں ایک زمین ملی تو آپ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ مجھے ایک زمین ملی ہے اور اس سے عمدہ مال مجھے کبھی نہیں ملا تھا۔ آپ اس کے بارے میں مجھے کیا حکم فرماتے ہیں؟ (کس طرح میں اسے ثواب حاصل کرنے کا ذریعہ بناؤں؟) آنحضور نے فرمایا کہ اگر چاہو تو اصل اپنے قبضے میں باقی رکھتے ہوئے اس کے منافع کو صدقہ کر دو۔ چنانچہ عمر رضی اللہ عنہ نے اسے اس شرط کے ساتھ صدقہ (وقف) کیا کہ اصل زمین نہ بیچی جائے، نہ ہبہ کی جائے

يَأْكُلَ مِنْهَا بِالْمَعْرُوفِ أَوْ يُطْعِمَ صَدِيقًا غَيْرَ مُتَمَوِّلٍ ؛

اور نہ ورا ثت میں کسی کو ملے اور فقراء، رشتہ دار، غلام آزاد کرنے اللہ کے راستے (کے مجاہدوں) مہمانوں اور مسافروں کے لیے (وقف ہے) جو شخص بھی اس کا متولی ہو، اگر وہ دستور کے مطابق اس میں سے کھائے یا اپنے کسی دوست کو کھلائے تو کوئی مضائقہ نہیں، بشرطیکہ ذخیرہ اندوزی ارادہ نہ ہو۔

باب ۳۸ الْوَقْفِ لِلْغَنِيِّ وَالْفَقِيرِ وَالضَّعِيفِ

۳۸۔ مال دار محتاج اور کمزور کے لیے وقف

۴۴ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ وَجَدَ مَالًا بِخَيْبَرَ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ قَالَ إِنْ شِئْتَ تَصَدَّقْتَ بِهَا فَتَصَدَّقَ بِهَا فِي الْفُقَرَاءِ وَالْمَسَاكِينِ وَذِي الْقُرْبَى وَالضَّيْفِ ؛

۴۴۔ ہم سے ابو عاصم نے حدیث بیان کی، ان سے ابن عون نے حدیث بیان کی، اُن سے نافع نے، ان سے ابن عمر رضی نے کہ عمر رضی اللہ عنہ کو خیبر میں ایک جائداد ملی تو آپ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر اس کے متعلق اطلاع دی۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر چاہو تو اسے صدقہ کردو، چنانچہ آپ نے فقراء، مساکین، رشتہ دار اور مہمانوں کے لئے اسے صدقہ کر دیا۔

باب ۳۹ وَقْفِ الْأَرْضِ لِلْمَسْجِدِ ؛

۳۹۔ مسجد کے لئے زمین کا وقف

۴۵۔ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي حَدَّثَنَا أَبُو التَّيَّاحِ قَالَ حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ لَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ أَمَرَ بِالْمَسْجِدِ وَقَالَ يَا بَنِي النَّجَّارِ ثَامِنُونِي بِحَائِطِكُمْ هٰذَا قَالُوا لَا وَاللهِ لَا نَطْلُبُ ثَمَنَهُ إِلَّا إِلَى اللهِ ؛

۴۵۔ ہم سے اسحاق نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالصمد نے حدیث بیان کی کہا میں نے اپنے والد سے سُنا، ان سے ابو التیاح نے حدیث کی کہا مجھ سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لائے تو آپ نے مسجد بنانے کے لئے حکم دیا اور فرمایا، اے بنو نجار! اپنے اس باغ کی مجھ سے قیمت طے کر لو۔ انھوں نے کہا کہ نہیں، خدا کی قسم! ہم اس کی قیمت صرف اللہ سے مانگتے ہیں۔

باب ۴۰ وَقْفِ الدَّوَابِّ وَالْكُرَاعِ وَالْعُرُوضِ وَالصَّامِتِ قَالَ الزُّهْرِيُّ فِيمَنْ جَعَلَ أَلْفَ دِينَارٍ فِي سَبِيلِ اللهِ وَدَفَعَهَا إِلَى غُلَامٍ لَهُ تَاجِرٍ يَتَّجِرُ بِهَا وَجَعَلَ رِبْحَهُ صَدَقَةً لِلْمَسَاكِينِ وَالْأَقْرَبِينَ هَلْ لِلرَّجُلِ أَنْ يَأْكُلَ مِنْ رِبْحِ ذٰلِكَ الْأَلْفِ شَيْئًا وَإِنْ لَمْ يَكُنْ جَعَلَ رِبْحَهَا صَدَقَةً فِي الْمَسَاكِينِ قَالَ لَيْسَ لَهُ أَنْ يَأْكُلَ مِنْهَا ؛

۴۰۔ جانور، گھوڑے، سامان اور سونے چاندی کا وقف

زہری رحمۃ اللہ علیہ نے ایک ایسے شخص کے بارے میں فرمایا تھا، جس نے ہزار دینار اللہ کے راستے میں وقف کر دیئے تھے اور انھیں ایک اپنے تاجر غلام کو دے دیا تھا کہ اس سے کاروبار کرے اور اس کے منافع کو وہ شخص محتاجوں اور عزیزوں پر صدقہ کرتا تھا، (زہری سے پوچھا گیا تھا کہ) کیا اس شخص کے لئے جائز ہے اس ہزار دینار کے منافع میں سے کچھ خود بھی لے لیا کرے خصوصاً اس صورت میں، جب کہ اس منافع کو مساکین کے لیے صدقہ نہ کیا ہو بلکہ صدقہ صرف اصل مال کا ہو اور کسی وجہ سے کاروبار میں لگا لیا ہو، زہری نے فرمایا کہ (کسی صورت میں) اس کے لیے ان میں سے کھانا جائز نہیں ہے۔

۴۶۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِيْ نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض اَنَّ عُمَرَ حَمَلَ عَلٰى فَرَسٍ لَهٗ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَعْطَاهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَحْمِلَ عَلَيْهَا رَجُلًا فَاُخْبِرَ عُمَرُ اَنَّهٗ قَدْ وَقَفَهَا يَبِيْعُهَا فَسَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَبْتَاعَهَا فَقَالَ لَا تَبْتَعْهَا وَلَا تَرْجِعَنَّ فِيْ صَدَقَتِكَ ؕ

۴۶۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی ان سے عبید اللہ نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے نافع نے حدیث بیان کی اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے اپنا ایک گھوڑا اللہ کے راستے میں (جہاد کے لیے) ایک شخص کو سواری کے لیے دیا۔ یہ گھوڑا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انھیں سواری کے لیے عنایت فرمایا تھا پھر عمر رضی اللہ عنہ کو معلوم ہوا کہ وہ شخص گھوڑے کو بیچ رہا ہے۔ اس لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ کیا وہ اسے خرید سکتے ہیں؟ آنحضور نے فرمایا کہ اسے نہ خرید و اپنا دیا ہوا صدقہ واپس نہ لو۔

***

بَابٌ ۴۱ نَفَقَةُ الْقَيِّمِ لِلْوَقْفِ

۴۱۔ وقف کے نگراں کا نفقہ

۴۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَقْتَسِمُ وَرَثَتِيْ دِيْنَارًا مَا تَرَكْتُ بَعْدَ نَفَقَةِ نِسَائِيْ وَمُؤْنَةِ عَامِلِيْ فَهُوَ صَدَقَةٌ ؕ

۴۷۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انھیں مالک نے خبر دی، انھیں ابو الزناد نے، انھیں اعرج نے اور انھیں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میرے ورثہ دینار (و درہم) تقسیم نہ کریں، میری ازواج کے نفقہ اور میرے عامل کی اجرت کے بعد جو کچھ بچے وہ صدقہ ہے۔

۴۸۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ عُمَرَ رض اشْتَرَطَ فِيْ وَقْفِهٖ اَنْ يَاْكُلَ مَنْ وَلِيَهٗ وَيُؤْكِلَ صَدِيْقَهٗ غَيْرَ مُتَمَوِّلٍ مَالًا ؕ

۴۸۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے حماد نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے، اُن سے نافع نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ کو عمر رض نے اپنے وقف میں یہ شرط لگائی تھی کہ اس کا متولی اس میں سے کھا سکتا ہے اور اپنے دوست کو کھلا سکتا ہے۔ بشرطیکہ ذخیرہ نہ جمع کرنے کا ارادہ ہو۔

***

بَابٌ ۴۲ اِذَا وَقَفَ اَرْضًا اَوْ بِئْرًا وَّاشْتَرَطَ لِنَفْسِهٖ مِثْلَ دِلَاءِ الْمُسْلِمِيْنَ

وَاَوْقَفَ اَنَسٌ دَارًا فَكَانَ اِذَا قَدِمَهَا نَزَلَهَا وَتَصَدَّقَ الزُّبَيْرُ بِدُوْرِهٖ وَقَالَ لِلْمَرْدُوْدَةِ مِنْ بَنَاتِهٖ اَنْ تَسْكُنَ غَيْرَ مُضِرَّةٍ وَّلَا مُضَرٍّ بِهَا فَاِنِ اسْتَغْنَتْ بِزَوْجٍ فَلَيْسَ لَهَا حَقٌّ

۴۲۔ کسی نے کوئی زمین یا کنواں وقف کیا اور اپنے لیے بھی عام مسلمانوں کی طرح پانی لینے کی شرط[1] لگائی؟

انس رضی اللہ عنہ نے ایک گھر وقف کیا تھا (مدینہ میں) اور جب کبھی (حج کے لیے) جاتے ہوئے مدینہ سے گذرتے تو اس گھر میں قیام کرتے تھے حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے اپنے گھر وقف کئے تھے اور اپنی ایک مطلقہ لڑکی سے فرمایا تھا کہ وہ اس میں قیام کر سکتی ہیں لیکن وہ (گھر کو) نقصان نہ پہنچائیں اور نہ خود پریشانی میں مبتلا ہوں، البتہ جب شادی ہو جائے

---

[1] یعنی کسی نے اپنے وقف کی منفعت سے خود بھی فائدہ اٹھانے کی شرط لگائی تو اس میں کوئی مضائقہ نہیں۔ ابن بطال نے کہا ہے کہ اس مسئلہ میں کسی کا بھی اختلاف نہیں کہ اگر کسی نے کوئی چیز وقف کرتے ہوئے اس کے منافع سے خود یا اپنے رشتہ داروں کو نفع اندوز ہونے کی بھی شرط لگائی تو جائز ہے مثلاً کسی نے کوئی کنواں وقف کیا اور شرط لگائی کہ عام مسلمانوں کی طرح میں بھی اس میں سے پانی لیا کروں گا تو وہ بھی پانی نکال سکتا ہے اور اس کی یہ شرط جائز ہوگی۔

وَجَعَلَ ابْنُ عُمَرَ نَصِيبَهُ مِنْ دَارِ عُمَرَ سُكْنَى لِذَوِي الْحَاجَةِ مِنْ آلِ عَبْدِ اللهِ وَقَالَ عَبْدَانُ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ عُثْمَانَ رض حَيْثُ حُوصِرَ أَشْرَفَ عَلَيْهِمْ وَقَالَ أَنْشُدُكُمْ وَلَا أَنْشُدُ إِلَّا أَصْحَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَسْتُمْ تَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حَفَرَ رُومَةَ فَلَهُ الْجَنَّةُ فَحَفَرْتُهَا أَلَسْتُمْ تَعْلَمُونَ أَنَّهُ قَالَ جَهَّزَ جَيْشَ الْعُسْرَةِ فَلَهُ الْجَنَّةُ فَجَهَّزْتُهُمْ قَالَ فَصَدَّقُوهُ بِمَا قَالَ وَقَالَ عُمَرُ فِي وَقْفِهِ لَا جُنَاحَ مَنْ وَّلِيَهُ أَنْ يَأْكُلَ وَقَدْ يَلِيهِ الْوَاقِفُ وَغَيْرُهُ فَهُوَ وَاسِعٌ لِكُلٍّ

* * *

بَابُ ۴۳ إِذَا قَالَ الْوَاقِفُ لَا نَطْلُبُ ثَمَنَهُ إِلَّا إِلَى اللهِ فَهُوَ جَائِزٌ

۴۹ ۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ عَنْ أَنَسٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا بَنِي النَّجَّارِ ثَامِنُونِي بِحَائِطِكُمْ قَالُوا لَا نَطْلُبُ

تو پھر انھیں (اس میں قیام کا) کوئی حق باقی نہیں رہے گا۔ ابن عمر رضؓ نے عمر رضی اللہ عنہ کے (وقف کردہ) گھر کے ایک خاص حصے میں اپنے غریب محتاج آل اولاد کو ٹھہرنے کی اجازت دی تھی۔ عبدان نے بیان کیا کہ مجھے میرے والد نے خبر دی، انھیں شعبہ نے، انھیں ابو اسحٰق نے، انھیں عبدالرحمٰن نے کہ جب عثمان رضی اللہ عنہ محاصرے میں لے لئے گئے تھے تو (اپنے گھر کے) اوپر چڑھ کر آپ نے باغیوں سے فرمایا تھا میں تم سے خدا کا واسطہ دے کر پوچھتا ہوں اور صرف نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب سے پوچھتا ہوں کہ کیا آپ لوگوں کو معلوم نہیں ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص بئر رومہ کو کھود دے گا اور اسے مسلمانوں کے لئے وقف کر دے گا، تو اسے جنت کی بشارت ہے تو میں نے ہی اس کنویں کو کھودا تھا[1] کیا آپ لوگوں کو معلوم نہیں ہے کہ حضور اکرم نے جب فرمایا تھا کہ جیش عسرت (غزوۂ تبوک پر جانے والا لشکر) کو جو شخص ساز و سامان سے لیس کرے گا اسے جنت کی بشارت ہے تو میں نے ہی اسے مسلح کیا تھا۔ پھر تم میری مخالفت میں اس درجہ کیوں سرگرم ہو؟ انھوں نے بیان کیا کہ آپ کی ان باتوں کی سب نے تصدیق کی تھی، عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے وقف کے متعلق فرمایا تھا کہ اس کا متولی اگر اس میں سے کھائے تو کوئی حرج نہیں ہے ظاہر ہے کہ متولی خود بھی واقف ہو سکتا ہے اور دوسرے بھی ہو سکتے ہیں، اس لیے یہ حکم سب کے لیے عام تھا۔

۴۳۔ واقف نے کہا کہ وقف کی قیمت (کا ثواب) ہم صرف اللہ سے چاہتے ہیں تو جائز ہے۔

۴۹۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالوارث نے حدیث بیان کی، ان سے ابو التیاح نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا، اے بنو نجار! تم اپنے باغ کی قیمت مجھ سے طے کر لو تو انھوں نے عرض کیا کہ ہم اس کی قیمت اللہ تعالیٰ کے سوا اور

[1] بئر رومہ، مدینہ کا ایک مشہور کنواں ہے، جب مسلمان مدینہ ہجرت کر کے آئے تو یہی ایک ایسا کنواں تھا جس کا پانی شیریں تھا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد پر اسے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے خرید کر مسلمانوں کے لئے وقف کر دیا تھا۔ خریداری کی تعبیر کھودنے سے اس حدیث میں کی گئی ہے۔

ثَمَنُهُ اِلَّا اِلَى اللّٰهِ ۔

باب ۴۴۴ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا شَهَادَةُ بَيْنِكُمْ اِذَا حَضَرَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ حِيْنَ الْوَصِيَّةِ اثْنٰنِ ذَوَا عَدْلٍ مِّنْكُمْ اَوْ اٰخَرٰنِ مِنْ غَيْرِكُمْ اِنْ اَنْتُمْ ضَرَبْتُمْ فِي الْاَرْضِ فَاَصَابَتْكُمْ مُّصِيْبَةُ الْمَوْتِ تَحْبِسُوْنَهُمَا مِنْ بَعْدِ الصَّلٰوةِ فَيُقْسِمٰنِ بِاللّٰهِ اِنِ ارْتَبْتُمْ لَا نَشْتَرِيْ بِهٖ ثَمَنًا وَّلَوْ كَانَ ذَا قُرْبٰى وَلَا نَكْتُمُ شَهَادَةَ اللّٰهِ اِنَّآ اِذًا لَّمِنَ الْاٰثِمِيْنَ فَاِنْ عُثِرَ عَلٰٓى اَنَّهُمَا اسْتَحَقَّآ اِثْمًا فَاٰخَرٰنِ يَقُوْمٰنِ مَقَامَهُمَا مِنَ الَّذِيْنَ اسْتَحَقَّ عَلَيْهِمُ الْاَوْلَيٰنِ فَيُقْسِمٰنِ بِاللّٰهِ لَشَهَادَتُنَآ اَحَقُّ مِنْ شَهَادَتِهِمَا وَمَا اعْتَدَيْنَآ اِنَّآ اِذًا لَّمِنَ الظّٰلِمِيْنَ ۝ ذٰلِكَ اَدْنٰٓى اَنْ يَّاْتُوْا بِالشَّهَادَةِ عَلٰى وَجْهِهَآ اَوْ يَخَافُوْٓا اَنْ تُرَدَّ اَيْمَانٌ بَعْدَ اَيْمَانِهِمْ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاسْمَعُوْا وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ وَقَالَ لِيْ عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اٰدَمَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ زَائِدَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِي الْقَاسِمِ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ خَرَجَ رَجُلٌ مِّنْ بَنِيْ سَهْمٍ مَعَ تَمِيْمٍ الدَّارِيِّ وَعَدِيِّ بْنِ بَدَّاءٍ فَمَاتَ السَّهْمِيُّ بِاَرْضٍ لَيْسَ بِهَا مُسْلِمٌ فَلَمَّا قَدِمَا بِتَرِكَتِهٖ فَقَدُوْا جَامًا مِّنْ فِضَّةٍ مُّخَوَّصًا مِّنْ ذَهَبٍ فَاَحْلَفَهُمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کسی سے نہیں چاہتے۔

۴۴۴۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اے ایمان والو! جب تم میں سے کسی کی موت آجائے وصیت کے وقت تمھارے آپس میں گواہ دو شخص تم میں سے معتبر ہوں یا دو گواہ تمھارے علاوہ ہوں۔ پس تم زمین میں سفر کر رہے ہو اور تم پر موت کا واقعہ آپہنچے تو اگر تم کو شبہ ہو جائے تو دونوں گواہوں کو بعد نماز روک رکھو اور وہ دونوں اللہ کی قسم کھائیں کہ ہم اس کے عوض کوئی نفع نہیں لینا چاہتے خواہ کسی قرابت دار ہی کے لیے ہو اور نہ ہم اللہ کی گواہی چھپائیں گے ورنہ ہم بے شک گنہگار رہوں گے۔ پھر اگر خبر ہو جائے کہ وہ دونوں (وصی) حق بات دبا گئے تو دو گواہ ان کی جگہ اور مقرر ہوں ان لوگوں میں سے جن کا حق دبا ہے (میت کے) قریب تر لوگوں میں سے، یہ دونوں اللہ کی قسم کھائیں کہ ہماری گواہی ان دونوں کی گواہی سے زیادہ درست ہے اور ہم نے زیادتی نہیں کی ہے ورنہ بے شک ہم ہی ظالم ٹھہریں گے، یہ اس کا قریب ترین (طریقہ) ہے کہ لوگ گواہی ٹھیک دیں یا اس سے ڈرتے رہیں کہ ہماری قسمیں ان قسموں کے الٹی پڑیں گی اور اللہ سے ڈرتے رہو اور سنتے رہو اور اللہ فاسق لوگوں کو راہ نہیں دکھاتا" اور مجھ سے علی بن عبد اللہ نے بیان کیا کہ مجھ سے یحییٰ بن آدم نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ابی زائدہ نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن ابی القاسم نے، ان سے عبد الملک بن سعید بن جبیر نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے ابن عباس رضؓ نے بیان کیا کہ بنو سہم کے ایک صاحب (بزیل نامی جو مسلمان بھی تھے رضی اللہ عنہ) تمیم داری رضؓ اور عدی بن بداء کے ساتھ (شام تجارت کے لیے) گئے تھے۔ بنو سہم کے آدمی کا اتفاق سے ایک ایسے مقام پر انتقال ہو گیا جہاں کوئی مسلمان نہیں رہتا تھا اور انھوں نے موت کے وقت اپنے انھیں دونوں ساتھیوں کو اپنا مال و اسباب حوالے کر دیا تھا کہ ان کے گھر پہنچا دیں، پھر جب یہ لوگ مدینہ واپس ہوئے تو (سامان میں) ایک چاندی کا جام موجود نہیں پایا جس میں سنہرے نقوش بنے ہوئے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں ہی ساتھیوں سے قسم لی (اور اس طرح معاملہ ختم ہو گیا) پھر وہی جام مکہ میں

ثُمَّ وُجِدَ الْجَامُ بِمَكَّةَ فَقَالُوا ابْتَعْنَاهُ مِنْ تَمِيمٍ وَعَدِيٍّ فَقَامَ رَجُلَانِ مِنْ أَوْلِيَائِهِ فَحَلَفَا لَشَهَادَتُنَا أَحَقُّ مِنْ شَهَادَتِهِمَا وَإِنَّ الْجَامَ لِصَاحِبِهِمْ قَالَ وَفِيهِمْ نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا شَهَادَةُ بَيْنِكُمْ الخ

باب ۴۵ قَضَاءِ الْوَصِيِّ دُيُونَ الْمَيِّتِ بِغَيْرِ مَحْضَرٍ مِنَ الْوَرَثَةِ

۵۰ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَابِقٍ أَوِ الْفَضْلُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْهُ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ فِرَاسٍ قَالَ قَالَ الشَّعْبِيُّ حَدَّثَنِي جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْأَنْصَارِيُّ أَنَّ أَبَاهُ اسْتُشْهِدَ يَوْمَ أُحُدٍ وَتَرَكَ سِتَّ بَنَاتٍ وَتَرَكَ عَلَيْهِ دَيْنًا فَلَمَّا حَضَرَ جِذَاذُ النَّخْلِ أَتَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ قَدْ عَلِمْتَ أَنَّ وَالِدِي اسْتُشْهِدَ يَوْمَ أُحُدٍ وَتَرَكَ دَيْنًا كَثِيرًا وَإِنِّي أُحِبُّ أَنْ يَرَاكَ الْغُرَمَاءُ قَالَ اذْهَبْ فَبَيْدِرْ كُلَّ تَمْرٍ عَلَى نَاحِيَتِهِ فَفَعَلْتُ ثُمَّ دَعَوْتُهُ فَلَمَّا نَظَرُوا أُغْرُوا بِي تِلْكَ السَّاعَةَ فَلَمَّا رَأَى مَا يَصْنَعُونَ طَافَ حَوْلَ أَعْظَمِهَا بَيْدَرًا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ جَلَسَ عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ ادْعُ أَصْحَابَكَ فَمَا زَالَ يَكِيلُ لَهُمْ حَتَّى أَدَّى اللهُ أَمَانَةَ وَالِدِي وَأَنَا وَاللهِ رَاضٍ أَنْ يُؤَدِّيَ اللهُ أَمَانَةَ وَالِدِي وَلَا أَرْجِعَ إِلَى أَخَوَاتِي بِتَمْرَةٍ فَسَلِمَ وَاللهِ الْبَيَادِرُ كُلُّهَا حَتَّى إِنِّي أَنْظُرُ إِلَى الْبَيْدَرِ الَّذِي عَلَيْهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَأَنَّهُ لَمْ يَنْقُصْ تَمْرَةً وَاحِدَةً قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ

پایا گیا اور ان لوگوں نے (جن کے یہاں وہ ملا تھا) بتایا کہ ہم نے اسے تمیم اور عدی سے خریدا ہے اس کے بعد (مسافرت میں مرنے والے) سہمی کے عزیزوں میں سے دو شخص اٹھے اور قسم کھا کر کہا کہ ہماری گواہی ان کی گواہی کے مقابلہ میں قبول کیے جانے کے زیادہ لائق ہے، یہ جام ہمارے رشتہ دار ہی کا ہے۔ بیان کیا کہ یہ آیت انھیں کے بارے میں نازل ہوئی تھی یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا شَھَادَۃُ بَیْنِکُمْ الخ (ترجمہ اوپر گذر چکا ہے)۔

۴۵ - ورثاء کی موجودگی کے بغیر، وصی میت کے قرض ادا کرتا ہے

✽✽✽

۵۰ - ہم سے محمد بن سابق نے حدیث بیان کی یا فضل بن یعقوب نے محمد بن سابق کے واسطہ سے (شک خود مصنفؒ کو ہے) ان سے شیبان ابو معاویہ نے حدیث بیان کی، اُن سے فراس نے بیان کیا، ان سے شعبی نے بیان کیا اور ان سے جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ اُن کے والد (عبد اللہ رضی اللہ عنہ) اُحد کی لڑائی میں شہید ہو گئے تھے، اپنے پیچھے چھ لڑکیاں چھوڑی تھیں اور قرض بھی! جب کھجور کے پھل توڑنے کا وقت آیا تو میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا، یا رسول اللہ! آپ کو یہ تو معلوم ہی ہے کہ میرے والد اُحد کی لڑائی میں شہید ہو چکے ہیں اور بہت زیادہ قرض چھوڑ گئے ہیں، میں چاہتا تھا کہ قرض خواہ آپ کو یہ تو معلوم ہی ہے کہ میرے والد اُحد کی لڑائی میں شہید ہو چکے ہیں اور بہت زیادہ قرض چھوڑ گئے ہیں، میں چاہتا تھا کہ قرض خواہ آپ کو دیکھ لیں (تاکہ قرض میں کچھ رعایت کر دیں لیکن قرض خواہ یہودی تھے اور وہ نہیں مانے) اس لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جاؤ اور کھلیان میں ہر قسم کی کھجور الگ الگ کر لو۔ جب میں نے ایسا ہی کر لیا تو آں حضورؐ کو بلایا، قرض خواہوں نے حضور اکرمؐ کو دیکھ کر اور سختی شروع کر دی تھی۔ آں حضورؐ نے جب یہ طرز عمل ملاحظہ فرمایا تو سب سے بڑے کھجور کے ڈھیر کے گرد تین چکر لگائے اور وہیں بیٹھ گئے۔ پھر فرمایا کہ اپنے قرض خواہوں کو بلاؤ۔ آپؐ نے تولنا شروع کیا اور بخدا، میرے والد کی تمام امانت ادا کر دی۔ خدا گواہ ہے کہ میں اتنے پر بھی راضی تھا کہ اللہ تعالیٰ میرے والد کی تمام امانت ادا کر دے اور میں اپنی بہنوں کے لیے ایک کھجور بھی اس میں سے نہ لے جاؤں، لیکن ہوا یہ کہ ڈھیر کے ڈھیر بچ رہے اور میں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس ڈھیر پر بیٹھے ہوئے تھے اس میں سے ایک کھجور نہیں دی گئی تھی، ابو عبد اللہ (مصنفؒ)

اَغْرُوْا بِیْ یَعْنِیْ هِیْجُوْا بِیْ فَاَغْرَیْنَا بَیْنَهُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاءَ ؛

نے کہا کہ اغروابی (حدیث میں) کے معنی ہیں کہ مجھ پر بھڑکنے اور سختی کرنے لگے اسی معنی میں قرآن مجید کی آیت فَاَغْرَیْنَا بَیْنَهُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاءَ میں (فَاَغْرَیْنَا ہے)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

كِتَابُ الْجِهَادِ وَالسِّيَرِ

جہاد اور سیرت کی تفصیلات

بَابُ ۴۶ فَضْلِ الْجِهَادِ وَالسِّيَرِ

وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى اِنَّ اللّٰهَ اشْتَرٰى مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنْفُسَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ بِاَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَيَقْتُلُوْنَ وَيُقْتَلُوْنَ وَعْدًا عَلَيْهِ حَقًّا فِي التَّوْرٰىةِ وَالْاِنْجِيْلِ وَالْقُرْاٰنِ وَمَنْ اَوْفٰى بِعَهْدِهٖ مِنَ اللّٰهِ فَاسْتَبْشِرُوْا بِبَيْعِكُمُ الَّذِيْ بَايَعْتُمْ بِهٖ اِلٰى قَوْلِهٖ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ اَلْحُدُوْدُ الطَّاعَةُ ؛

۴۶ - جہاد اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کی فضیلت اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ "بے شک اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں سے ان کی جان اور ان کے مال اس بدلے میں خرید لئے ہیں کہ انھیں جنت ملیگی، اب یہ مسلمان اللہ کے راستے میں جہاد کرتے ہیں اور اس طرح (مقابل و محارب کفار کو) یہ قتل کرتے ہیں اور خود بھی مارے جاتے ہیں، اللہ تعالیٰ کا یہ وعدہ (کہ مسلمانوں کو ان کی قربانیوں کے نتیجے میں جنت ملے گی) حق ہے توراۃ میں، انجیل میں اور قرآن میں (سب میں اس کا ذکر ہوا ہے) اور اللہ سے بڑھ کر اپنے وعدے کا پورا کرنے والا اور کون ہے؟ پس بشارت ہو تمھیں اپنے اس معاملے کی وجہ سے جو تم نے اس کے ساتھ کیا ہے"۔ اللہ تعالیٰ کے ارشاد وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ تک ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حدود سے مراد طاعت ہے۔

۵۱ - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ صَبَّاحٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَابِقٍ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ قَالَ سَمِعْتُ الْوَلِيْدَ بْنَ الْعَيْزَارِ ذَكَرَ عَنْ اَبِيْ عَمْرٍو الشَّيْبَانِيِّ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ رض سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّ الْعَمَلِ اَفْضَلُ قَالَ الصَّلٰوةُ عَلٰى مِيْقَاتِهَا قُلْتُ ثُمَّ اَيٌّ قَالَ ثُمَّ بِرُّ الْوَالِدَيْنِ قُلْتُ ثُمَّ اَيٌّ قَالَ الْجِهَادُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَسَكَتُّ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَوِ اسْتَزَدْتُّهٗ لَزَادَنِيْ ؛

۵۱ - ہم سے محمد بن صباح نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن سابق نے حدیث بیان کی، ان سے مالک بن مغول نے حدیث بیان کی کہا کہ میں نے ولید بن عیزار سے سنا، ان سے ابو عمرو شیبانی نے بیان کیا اور ان سے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ کون سا عمل افضل ہے؟ آپ نے فرمایا کہ وقت پر نماز ادا کرنا، میں نے پوچھا کہ اس کے بعد؟ آپ نے فرمایا والدین کے ساتھ اچھا معاملہ کرنا، میں نے پوچھا اور اس کے بعد؟ آپ نے فرمایا کہ اللہ کے راستے جہاد کرنا میں نے حضور اکرم سے مزید سوالات نہیں کیے ورنہ اگر اور سوالات کرتا تو آپ اسی طرح ان کے جوابات عنایت فرماتے۔

۵۲ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَنْصُوْرٌ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ طَاؤُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض قَالَ قَالَ

۵۲ - ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے منصور نے حدیث بیان کی، ان سے مجاہد نے، ان سے طاؤس نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ

رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا ھِجْرَۃَ بَعْدَ الْفَتْحِ وَلٰکِنْ جِھَادٌ وَّنِیَّۃٌ وَّاِذَا اسْتُنْفِرْتُمْ فَانْفِرُوْا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، فتح مکہ کے بعد اب ہجرت باقی نہیں رہی[1] البتہ جہاد اور نیت اب بھی باقی ہیں اور جب تمھیں جہاد کے لیے بلایا جائے تو تیار رہو جایا کرو۔

۵۳۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا خَالِدٌ حَدَّثَنَا حَبِیْبُ بْنُ اَبِیْ عَمْرَۃَ عَنْ عَائِشَۃَ بِنْتِ طَلْحَۃَ عَنْ عَائِشَۃَ رضؓ اَنَّھَا قَالَتْ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ نَرَی الْجِھَادَ اَفْضَلَ الْعَمَلِ اَفَلَا نُجَاھِدُ قَالَ لٰکِنْ اَفْضَلُ الْجِھَادِ حَجٌّ مَّبْرُوْرٌ۔

۵۳۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے خالد نے حدیث بیان کی، ان سے حبیب بن ابی عمرہ نے حدیث بیان کی، ان سے عائشہ بنت طلحہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا (ام المومنین) نے کہ انھوں نے پوچھا یا رسول اللہ! ہم دیکھتے ہیں کہ جہاد افضل اعمال میں سے ہے، پھر ہم بھی کیوں نہ جہاد کریں؟ حضور اکرمؐ نے فرمایا لیکن سب سے افضل جہاد مقبول حج ہے (خاص طور سے عورتوں کے لیے)۔

۵۴۔ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ اَخْبَرَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا ھَمَّامٌ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جُحَادَۃَ قَالَ اَخْبَرَنِیْ اَبُوْ حُصَیْنٍ اَنَّ ذَکْوَانَ حَدَّثَہٗ اَنَّ اَبَا ھُرَیْرَۃَ حَدَّثَہٗ قَالَ جَآءَ رَجُلٌ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ دُلَّنِیْ عَلٰی عَمَلٍ یَعْدِلُ الْجِھَادَ قَالَ لَا اَجِدُہٗ قَالَ ھَلْ تَسْتَطِیْعُ اِذَا خَرَجَ الْمُجَاھِدُ اَنْ تَدْخُلَ مَسْجِدَکَ فَتَقُوْمَ وَلَا تَفْتُرَ وَتَصُوْمَ وَلَا تُفْطِرَ قَالَ وَمَنْ یَّسْتَطِیْعُ ذٰلِکَ قَالَ اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ اِنَّ فَرَسَ الْمُجَاھِدِ لَیَسْتَنُّ فِیْ طِوَلِہٖ فَیُکْتَبُ لَہٗ حَسَنَاتٍ۔

۵۴۔ ہم سے اسحاق بن منصور نے حدیث بیان کی، انھیں عفان نے خبر دی، ان سے ہمام نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن جحادہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھے ابو حصین نے خبر دی، ان سے ذکوان نے حدیث بیان کی اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی، فرمایا کہ ایک صاحب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ مجھے کوئی ایسا عمل بتا دیجئے جو جہاد کے برابر ہو۔ حضور اکرمؐ نے فرمایا ایسا کوئی عمل میں نہیں جانتا (جو جہاد کے برابر ہو) پھر آپ نے فرمایا، کیا تم اتنا کر سکتے ہو کہ جب مجاہد (جہاد کے لیے محاذ پر) جائے تو تم اپنی مسجد میں آکر نماز پڑھنی شروع کر دو اور (نماز پڑھتے رہو اور درمیان میں) کوئی سستی اور کاہلی تم میں محسوس نہ ہو، اسی طرح روزے رکھنے لگو اور (کوئی دن) بغیر روزے کے نہ گزرے۔ ان صاحب نے عرض کیا، بھلا اتنی استطاعت کسے ہوگی۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مجاہد کا گھوڑا جب (چرتے وقت رسی میں بندھا ہوا) طول میں چلتا ہے تو اس پر بھی اس کے لیے نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔

بَابٌ ۴۷ اَفْضَلُ النَّاسِ مُؤْمِنٌ یُّجَاھِدُ بِنَفْسِہٖ وَمَالِہٖ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ۔ وَقَوْلِہٖ تَعَالٰی یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ھَلْ اَدُلُّکُمْ عَلٰی تِجَارَۃٍ تُنْجِیْکُمْ مِّنْ عَذَابٍ اَلِیْمٍ

۴۷۔ سب سے افضل وہ مومن ہے جو اپنی جان و مال کو اللہ کے راستے میں جہاد کے لیے لگا دے اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ: "اے ایمان والو! کیا میں تم کو بتاؤں ایک ایسی تجارت جو تم کو نجات دلائے دردناک عذاب سے، یہ کہ ایمان لاؤ اللہ پر اور اس کے رسول پر اور جہاد

---

[1] یعنی اب فتح مکہ کے بعد دارالاسلام ہو گیا ہے (اور اسلام کے زیر سلطنت آ گیا ہے اس لیے یہاں سے ہجرت کرنے کا کوئی سوال باقی نہیں رہتا، یہ مطلب نہیں کہ ہجرت کا سلسلہ سرے سے ختم ہو گیا ہے۔ چونکہ اس وقت بڑی ہجرت مکہ ہی سے ہوئی تھی اس لیے عام طور پر ذہنوں میں وہیں سے ہجرت کا سوال آتا تھا۔ ورنہ جہاں تک ہجرت عام کا تعلق ہے یعنی دنیا کے کسی بھی دارالحرب سے دارالاسلام کی طرف ہجرت، تو اس کا حکم اب بھی باقی ہے۔

تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتُجَاهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِاَمْوَالِكُمْ وَاَنْفُسِكُمْ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝ يَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَيُدْخِلْكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ وَمَسٰكِنَ طَيِّبَةً فِيْ جَنّٰتِ عَدْنٍ ذٰلِكَ

کرو اللہ کی راہ میں اپنے اموال اور اپنی جانوں کے ذریعہ یہ بہترین سودا ہے اگر تم سمجھ سکو (اگر تم نے یہ اعمال انجام دیئے تو) خداوند تعالیٰ معاف کر دیں گے تمھارے گناہ اور داخل کریں گے تم کو ایسے باغات میں جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی اور بہترین ٹھہرنے کی جگہیں تم کو عطا کی جائیں گی، جنات عدن میں اور یہ بڑی کامیابی ہے"

۵۵ - حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَطَاءُ بْنُ يَزِيْدَ اللَّيْثِيُّ اَنَّ اَبَا سَعِيْدٍ الْخُدْرِيَّ حَدَّثَهٗ قَالَ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَيُّ النَّاسِ اَفْضَلُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُؤْمِنٌ يُّجَاهِدُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِنَفْسِهٖ وَمَالِهٖ قَالُوْا ثُمَّ مَنْ قَالَ مُؤْمِنٌ فِيْ شِعْبٍ مِّنَ الشِّعَابِ يَتَّقِي اللّٰهَ وَيَدَعُ النَّاسَ مِنْ شَرِّهٖ ۔

۵۵ - ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعیب نے خبر دی انھیں زہری نے کہا کہ مجھ سے عطاء بن یزید لیثی نے حدیث بیان کی اور ان سے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی، آپ نے بیان کیا کہ عرض کیا گیا، یارسول اللہ کون لوگ سب سے افضل ہیں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، وہ مومن جو اللہ کے راستے میں اپنی جان اور مال سے جہاد کرے، صحابہ رضؓ نے پوچھا اس کے بعد کون ہوگا؟ فرمایا وہ مومن جس نے پہاڑ کی کسی گھاٹی میں قیام اختیار کر لیا ہے، اپنے دل میں اللہ تعالیٰ کا خوف رکھتا ہے اور لوگوں کے شر سے محفوظ رہنے کے لیے اس نے سب سے قطع تعلق کر لیا ہے۔

۵۶ - حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَثَلُ الْمُجَاهِدِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَنْ يُّجَاهِدُ فِيْ سَبِيْلِهٖ كَمَثَلِ الصَّائِمِ الْقَائِمِ وَتَوَكَّلَ اللّٰهُ لِلْمُجَاهِدِ فِيْ سَبِيْلِهٖ بِاَنْ يَّتَوَفَّاهُ اَنْ يُّدْخِلَهُ الْجَنَّةَ اَوْ يَرْجِعَهٗ سَالِمًا مَّعَ اَجْرٍ اَوْ غَنِيْمَةٍ ۔

۵۶ - ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعیب نے خبر دی اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا آپ فرما رہے تھے کہ اللہ کے راستے میں جہاد کرنے والے کی مثال اور اللہ تعالیٰ اس شخص کو خوب جانتا ہے جو (خلوص کے ساتھ صرف اعلاء کلمۃ اللہ کے لیے) اللہ کے راستے میں جہاد کرتا ہے۔ اس شخص کی مثال ہے جو برابر نماز پڑھتا ہے اور روزہ رکھتا رہے اور اللہ تعالیٰ نے اپنے راستے میں جہاد کرنے والے کے لیے اس کی ذمہ داری لے لی ہے کہ اگر اسے وفات دے گا (یعنی جہاد کرتے ہوئے اگر اس کی شہادت ہوئی) تو جنت میں داخل کرے گا یا پھر زندہ و سلامت (گھر) ثواب اور مال غنیمت کے ساتھ واپس کرے گا۔

بَابُ ۴۸ الدُّعَاءِ بِالْجِهَادِ وَالشَّهَادَةِ لِلرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ وَقَالَ عُمَرُ اُرْزُقْنِيْ شَهَادَةً فِيْ بَلَدِ رَسُوْلِكَ ۔

۴۸ - مرد اور عورتیں جہاد اور شہادت کے لیے دعا کرتی ہیں، عمر رضؓ نے دعا کی، اے اللہ مجھے اپنے رسول کے شہر (مدینہ طیبہ) میں شہادت کی موت عطا فرمایئے۔

۵۷ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ اِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ طَلْحَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضؓ اَنَّهٗ سَمِعَهٗ يَقُوْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُ

۵۷ - ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے، ان سے اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ نے اور انھوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سُنا، آپ بیان کرتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ام حرام رضی اللہ عنہا کے یہاں تشریف لے جایا کرتے تھے (یہ آپ کی رشتہ دار تھیں) آپ عبادہ بن صامت

عَلٰى اُمِّ حَرَامٍ بِنْتِ مِلْحَانَ فَتُطْعِمُهٗ وَكَانَتْ اُمُّ حَرَامٍ تَحْتَ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ فَدَخَلَ عَلَيْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَطْعَمَتْهُ وَجَعَلَتْ تَفْلِيْ رَاْسَهٗ فَنَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ اسْتَيْقَظَ وَهُوَ يَضْحَكُ قَالَتْ فَقُلْتُ وَمَا يُضْحِكُكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ نَاسٌ مِّنْ اُمَّتِيْ عُرِضُوْا عَلَيَّ غُزَاةً فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ يَرْكَبُوْنَ ثَبَجَ هٰذَا الْبَحْرِ مُلُوْكًا عَلَى الْاَسِرَّةِ اَوْ مِثْلَ الْمُلُوْكِ عَلَى الْاَسِرَّةِ شَكَّ اِسْحٰقُ قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ادْعُ اللّٰهَ اَنْ يَّجْعَلَنِيْ مِنْهُمْ فَدَعَا لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ وَضَعَ رَاْسَهٗ ثُمَّ اسْتَيْقَظَ وَهُوَ يَضْحَكُ فَقُلْتُ وَمَا يُضْحِكُكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ نَاسٌ مِّنْ اُمَّتِيْ عُرِضُوْا عَلَيَّ غُزَاةً فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَمَا قَالَ فِي الْاَوَّلِ قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ادْعُ اللّٰهَ اَنْ يَّجْعَلَنِيْ مِنْهُمْ قَالَ اَنْتِ مِنَ الْاَوَّلِيْنَ فَرَكِبَتِ الْبَحْرَ فِيْ زَمَانِ مُعٰوِيَةَ بْنِ اَبِيْ سُفْيَانَ فَصُرِعَتْ عَنْ دَابَّتِهَا حِيْنَ خَرَجَتْ مِنَ الْبَحْرِ فَهَلَكَتْ ۔

رضی اللہ عنہ کے نکاح میں تھیں۔ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے گئے تو انھوں نے آپ کی خدمت میں کھانا پیش کیا اور آپ کے سر سے جوئیں نکالنے لگیں۔ اس عرصے میں حضور اکرمؐ سو گئے، جب بیدار ہوئے تو آپ مسکرا رہے تھے۔ ام حرام رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں نے پوچھا یا رسول اللہ! کس بات پر آپ ہنس رہے ہیں؟ حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ میری امت کے کچھ لوگ میرے سامنے اس طرح پیش کیے گئے کہ وہ اللہ کے راستے میں غزوہ کرنے کے لیے دریا کے بیچ میں سوار اس طرح جا رہے تھے جیسے بادشاہ تخت پر ہوتے ہیں۔ یا آپ نے بجائے ملوکا علی الاسرہ کے، مثل الملوک علی الاسرۃ فرمایا شک اسحاق کو تھا۔ انھوں نے بیان کیا کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ دعا فرمائیے کہ اللہ تعالیٰ مجھے بھی انھیں میں سے کر دے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لیے دعا فرمائی۔ پھر آپ اپنا سر رکھ کر سو گئے، اس مرتبہ بھی آپ جب بیدار ہوئے تو مسکرا رہے تھے میں نے پوچھا، یا رسول اللہ! کس بات پر آپ ہنس رہے ہیں؟ آپ نے فرمایا میری امت کے کچھ لوگ میرے سامنے اس طرح پیش کئے گئے کہ وہ اللہ کی راہ میں غزوہ کے لیے جا رہے تھے، پہلے کی طرح اس مرتبہ بھی فرمایا، انھوں نے بیان کیا کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ، اللہ سے میرے لیے دعا کیجئے کہ مجھے بھی انہی میں سے کر دے۔ آپ نے اس پر فرمایا کہ تم سب سے پہلی فوج میں شامل ہوگی (جو بحری راستے سے جہاد کرے گی) چنانچہ معاویہ رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں[1] ام حرام رضی اللہ عنہا نے بحری سفر کیا پھر جب سمندر سے باہر آئیں تو ان کی سواری نے انھیں نیچے گرا دیا اور (اسی سفر میں) ان کی وفات ہو گئی۔

* * *

بَابُ ۴۹ دَرَجَاتُ الْمُجَاهِدِيْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ يُقَالُ هٰذِهٖ سَبِيْلِيْ وَهٰذَا سَبِيْلِيْ ۔

۴۹۔ اللہ کے راستے میں جہاد کرنے والوں کے درجے، ہذا سبیلی، ہذہ سبیلی (مذکر اور مؤنث دونوں طرح) استعمال ہے۔

۵۸۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ عَنْ هِلَالِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ

۵۸۔ ہم سے یحییٰ بن صالح نے حدیث بیان کی، ان سے فلیح نے حدیث بیان کی ان سے ہلال بن علی نے، ان سے عطاء بن یسار نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ اور اس کے

[1] معاویہ رضی اللہ عنہ اس وقت مصر کے گورنر تھے اور عثمان رضی اللہ عنہ کی خلافت کا دور تھا۔ جب معاویہ رضی اللہ عنہ نے خلیفۃ المسلمین سے روم پر لشکر کشی کی اجازت مانگی اور اجازت مل جانے پر مسلمانوں کا سب سے پہلا بحری بیڑا تیار ہوا جس نے روم کے خلاف جنگ کی۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشین گوئی کی صداقت میں کسے شبہ ہو سکتا ہے۔ ام حرام رضی اللہ عنہا بھی اپنے شوہر کے ساتھ اس غزوے میں شریک تھیں اور اس طرح آں حضورؐ کی پیشین گوئی کے مطابق مسلمانوں کی سب سے پہلی بحری جنگ میں شریک ہو کر شہید ہوئیں رضی اللہ عنہا۔

آمَنَ بِاللّٰهِ وَبِرَسُوْلِهٖ وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ وَصَامَ رَمَضَانَ كَانَ حَقًّا عَلَى اللّٰهِ اَنْ يُّدْخِلَهُ الْجَنَّةَ جَاهَدَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَوْ جَلَسَ فِيْ اَرْضِهِ الَّتِيْ وُلِدَ فِيْهَا فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَفَلَا نُبَشِّرُ النَّاسَ قَالَ اِنَّ فِي الْجَنَّةِ مِائَةَ دَرَجَةٍ اَعَدَّهَا اللّٰهُ لِلْمُجَاهِدِيْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ مَا بَيْنَ الدَّرَجَتَيْنِ كَمَا بَيْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ فَاِذَا سَاَلْتُمُ اللّٰهَ فَاسْئَلُوْهُ الْفِرْدَوْسَ فَاِنَّهٗ اَوْسَطُ الْجَنَّةِ اَعْلَى الْجَنَّةِ اُرَاهُ فَوْقَهٗ عَرْشُ الرَّحْمٰنِ وَمِنْهُ تَفَجَّرُ اَنْهَارُ الْجَنَّةِ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ فُلَيْحٍ عَنْ اَبِيْهِ وَفَوْقَهٗ عَرْشُ الرَّحْمٰنِ ۔

رسول پر ایمان لائے، نماز قائم کرے اور رمضان کے روزے رکھے تو اللہ کا وعدہ ہے کہ وہ اسے جنت میں داخل کرے گا، خواہ اللہ کے راستے میں جہاد کرے یا اسی جگہ پڑا رہے جہاں پیدا ہوا تھا۔ صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ کہ ہم لوگوں کو اس کی بشارت نہ دے دیں؟ آپ نے فرمایا کہ جنت میں سو درجے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے اپنے راستے میں جہاد کرنے والوں کے لیے تیار کئے ہیں ان کے دو درجوں میں اتنا فاصلہ ہے جتنا آسمان اور زمین میں ہے، اس لیے جب اللہ تعالیٰ سے مانگنا ہو تو فردوس مانگو وہ جنت کا سب سے درمیانی درجہ ہے اور جنت کے سب سے بلند درجے پر (میرا خیال ہے کہ حضورؐ نے اعلی الجنۃ کی بجائے فوقہ فرمایا تھا) رحمان کا عرش ہے اور وہیں سے جنت کی نہریں نکلتی ہیں۔ محمد بن فلیح نے اپنے والد کے واسطے سے وفوقہ عرش الرحمن ہی کی روایت کی ہے (دونوں کا مفہوم ایک ہے)۔

۵۹ ۔ حَدَّثَنَا مُوْسٰى حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ حَدَّثَنَا اَبُوْ رَجَاءٍ عَنْ سَمُرَةَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاَيْتُ اللَّيْلَةَ رَجُلَيْنِ اَتَيَانِيْ فَصَعِدَا بِيَ الشَّجَرَةَ فَاَدْخَلَانِيْ دَارًا هِيَ اَحْسَنُ وَاَفْضَلُ لَمْ اَرَ قَطُّ اَحْسَنَ مِنْهَا قَالَا اَمَّا هٰذِهِ الدَّارُ فَدَارُ الشُّهَدَآءِ ۔

۵۹ ۔ ہم سے موسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے ابورجاء نے حدیث بیان کی، ان سے سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے رات دو آدمی دیکھے جو میرے پاس آئے، پھر وہ مجھے لے کر درخت پر چڑھے اور اس کے بعد مجھے ایک ایسے مکان میں لے گئے جو نہایت ہی خوبصورت اور بڑا پاکیزہ تھا، ایسا خوبصورت مکان میں نے کبھی نہیں دیکھا تھا، ان دونوں نے کہا کہ یہ گھر شہیدوں کا گھر ہے (معراج کی طویل حدیث کا ایک جزء بیان کیا گیا ہے)

باب ۵۰ ۔ الْغَدْوَةِ وَالرَّوْحَةِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَقَابَ قَوْسِ اَحَدِكُمْ مِنَ الْجَنَّةِ ۔

۵۰ ۔ اللہ کے راستے کی صبح وشام اور جنت میں کسی کی ایک ہاتھ جگہ۔

۶۰ ۔ حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ اَسَدٍ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَغَدْوَةٌ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَوْ رَوْحَةٌ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا ۔

۶۰ ۔ ہم سے معلیٰ بن اسد نے حدیث بیان کی ان سے وہیب نے حدیث بیان کی، ان سے حمید نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ کے راستے میں گذرنے والی ایک صبح یا ایک شام دنیا ومافیہا سے بڑھ کر ہے۔

۶۱ ۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُلَيْحٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ عَنْ هِلَالِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ عَمْرَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَقَابُ قَوْسٍ فِي الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِّمَّا تَطْلُعُ عَلَيْهِ الشَّمْسُ وَتَغْرُبُ وَقَالَ

۶۱ ۔ ہم سے ابراہیم بن منذر نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن فلیح نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے میرے والد نے حدیث بیان کی، ان سے ہلال بن علی نے، ان سے عبد الرحمن بن ابی عمرہ نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جنت میں ایک ہاتھ جگہ اس کی تمام پہنائیوں سے بڑھ کر ہے جہاں سورج طلوع اور غروب ہوتا ہے اور آپ نے

لَغَدْوَةٌ اَوْ رَوْحَةٌ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ خَيْرٌ مِّمَّا تَطْلُعُ عَلَيْهِ الشَّمْسُ وَتَغْرُبُ ؞

فرمایا اللہ کے راستے میں ایک صبح یا ایک شام اس سے بڑھ کر ہے جس پر سورج طلوع اور غروب ہوتا ہے۔

۶۲۔ حَدَّثَنَا قَبِيْصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الرَّوْحَةُ وَالْغَدْوَةُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَفْضَلُ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا ؞

۶۲۔ ہم سے قبیصہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے ابوحازم نے اور ان سے سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ کے راستے میں ایک صبح وشام دنیا ومافیہا سے بڑھ کر ہے۔

بَابُ ۵۲ الْحُوْرِ الْعِيْنِ وَصِفَتِهِنَّ يُحَارُ فِيْهَا الطَّرْفُ شَدِيْدَةُ سَوَادِ الْعَيْنِ شَدِيْدَةُ بَيَاضِ الْعَيْنِ وَزَوَّجْنَاهُمْ اَنْكَحْنَاهُمْ ؞

۵۲۔ بڑی آنکھوں والی حوریں اور ان کے اوصاف جن کے حسن سے آنکھیں چکا چوند ہو جائیں جن کی آنکھوں کی پتلی خوب سیاہ ہوگی اور سفیدی بھی بہت صاف ہوگی اور زوجناہم کے معنی انکحناہم کے ہیں۔

۶۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مُعٰوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْحٰقَ عَنْ حُمَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ عَبْدٍ يَّمُوْتُ لَهٗ عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ يَّسُرُّهٗ اَنْ يَّرْجِعَ اِلَى الدُّنْيَا وَاَنَّ لَهُ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا اِلَّا الشَّهِيْدُ لِمَا يَرٰى مِنْ فَضْلِ الشَّهَادَةِ فَاِنَّهٗ يَسُرُّهٗ اَنْ يَّرْجِعَ اِلَى الدُّنْيَا فَيُقْتَلَ مَرَّةً اُخْرٰى وَسَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَرَوْحَةٌ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَوْ غَدْوَةٌ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا وَلَقَابُ قَوْسِ اَحَدِكُمْ مِّنَ الْجَنَّةِ اَوْ مَوْضِعُ قِيْدٍ يَعْنِيْ سَوْطَهٗ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا وَلَوْ اَنَّ امْرَاَةً مِّنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ اطَّلَعَتْ اِلٰى اَهْلِ الْاَرْضِ لَاَضَاءَتْ مَا بَيْنَهُمَا وَلَمَلَاَتْهُ رِيْحًا وَّلَنَصِيْفُهَا عَلٰى رَاْسِهَا خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا ؞

۶۳۔ ہم سے عبد اللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے معاویہ بن عمرو نے حدیث بیان کی، ان سے ابو اسحاق نے حدیث بیان کی، ان سے حمید نے بیان کیا اور انھوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کوئی بھی اللہ کا بندہ جسے مرنے کے بعد اللہ کی بارگاہ سے خیر وثواب ملا ہے، دنیا ومافیہا کو پاکر بھی دوبارہ یہاں آنا پسند نہیں کرے گا لیکن شہید اس سے مستثنیٰ ہے کہ جب وہ (اللہ تعالیٰ کے یہاں) شہادت کی فضیلت کو دیکھے گا تو چاہے گا کہ دنیا میں دوبارہ آئے اور پھر قتل ہو (اللہ کے راستے میں) اور میں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے بیان کرتے تھے کہ اللہ کے راستے میں ایک صبح یا ایک شام بھی گذار دینا دنیا ومافیہا سے بہتر ہے۔ اور کسی کے لیے جنت میں ایک ہاتھ جگہ بھی یا (راوی کو شبہ ہے) ایک قید جگہ، قید سے مراد کوڑا ہے دنیا ومافیہا سے بہتر ہے اور اگر جنت کی کوئی عورت زمین کی طرف جھانک بھی لے تو زمین وآسمان اپنی تمام وسعتوں کے ساتھ منور ہو جائیں اور خوشبو سے معطر ہو جائیں، اس کا سر کا دوپٹہ بھی دنیا ومافیہا سے بڑھ کر ہے۔

بَابُ ۵۳ تَمَنِّي الشَّهَادَةِ ؞

۵۳۔ شہادت کی آرزو

۶۴۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ رض قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَوْلَا اَنَّ رِجَالًا

۶۴۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعیب نے خبر دی، ان سے زہری نے بیان کیا، انھیں سعید بن مسیب نے خبر دی کہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ فرما رہے تھے اس ذات کی قسم جس کے قبضہ وقدرت میں میری جان ہے، اگر مؤمنین کی جماعت

مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ لَا تَطِيْبُ اَنْفُسُهُمْ اَنْ يَتَخَلَّفُوْا عَنِّيْ وَلَا اَجِدُ مَا اَحْمِلُهُمْ عَلَيْهِ مَا تَخَلَّفْتُ عَنْ سَرِيَّةٍ تَغْزُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَوَدِدْتُّ اَنِّيْ اُقْتَلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ اُحْيَا ثُمَّ اُقْتَلُ ثُمَّ اُحْيَا ثُمَّ اُقْتَلُ ثُمَّ اُحْيَا ثُمَّ اُقْتَلُ ؕ

۶۵ ـ حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ يَعْقُوْبَ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ عُلَيَّةَ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ خَطَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَخَذَ الرَّايَةَ زَيْدٌ فَاُصِيْبَ ثُمَّ اَخَذَ جَعْفَرٌ فَاُصِيْبَ ثُمَّ اَخَذَهَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَوَاحَةَ فَاُصِيْبَ ثُمَّ اَخَذَهَا خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ عَنْ غَيْرِ اِمْرَةٍ فَفُتِحَ لَهٗ وَقَالَ مَا يَسُرُّنَا اَنَّهُمْ عِنْدَنَا قَالَ اَيُّوْبُ اَوْ قَالَ مَا يَسُرُّهُمْ اَنَّهُمْ عِنْدَنَا وَعَيْنَاهُ تَذْرِفَانِ ؕ

بَابٌ ۵۳ فَضْلِ مَنْ يُّصْرَعُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَمَاتَ فَهُوَ مِنْهُمْ وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَمَنْ يَّخْرُجْ مِنْۢ بَيْتِهٖ مُهَاجِرًا اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ثُمَّ يُدْرِكْهُ الْمَوْتُ فَقَدْ وَقَعَ

کے کچھ افراد ایسے نہ ہوتے جن کا دل مجھے چھوڑنے کے لیے تیار نہیں ہوتا اور مجھے خود اتنی سواریاں میسر نہیں کہ انھیں سوار کر کے اپنے ساتھ لے چلوں، تو میں کسی چھوٹے سے چھوٹے ایسے لشکر کے ساتھ جانے سے بھی نہ رکتا جو اللہ کے راستے میں غزوے کے لیے جا رہا ہوتا۔ اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے، میری تو آرزو ہے کہ میں اللہ کے راستے میں قتل کیا جاؤں، پھر زندہ کیا جاؤں، پھر قتل کیا جاؤں اور پھر زندہ کیا جاؤں پھر قتل کیا جاؤں اور پھر زندہ کیا جاؤں اور پھر قتل کر دیا جاؤں (اللہ کے راستے میں)۔

۶۵ ۔ ہم سے یوسف بن یعقوب صفار نے حدیث بیان کی، ان سے اسمٰعیل بن علیہ نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے ان سے ہلال نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ دیا[1]۔ آپ نے فرمایا فوج کا جھنڈا اب زید نے اپنے ہاتھ میں لے لیا اور وہ شہید کر دیئے گئے، پھر جعفر نے لے لیا وہ بھی شہید کر دیئے گئے، پھر عبد اللہ بن رواحہ نے لے لیا وہ بھی شہید کر دیے گئے اور اب کسی ہدایت کا انتظار کیے بغیر خالد بن ولید نے جھنڈا اپنے ہاتھ میں لے لیا ہے تاکہ مسلمان ہمت نہ ہاریں، کیوں کہ لڑائی سخت ہو رہی تھی، اور ان ہی کے ہاتھ پر اسلامی لشکر کو فتح ہوئی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور ہمیں کوئی اس کی خواہش بھی نہیں تھی کہ یہ لوگ جو شہید ہو گئے ہیں ہمارے پاس زندہ رہتے۔ ایوب نے بیان کیا، یا آپ نے یہ فرمایا کہ انھیں کوئی اس کی خواہش بھی نہیں تھی کہ وہ ہمارے ساتھ زندہ رہتے، اس وقت حضور اکرم ﷺ کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔

۵۳ - اس شخص کی فضیلت جو اللہ کے راستے میں سواری سے گر کر انتقال کر جائے کہ وہ بھی انہی میں شامل ہے۔ اور اللہ تعالٰی کا ارشاد جو شخص اپنے گھر سے اللہ اور رسول کی طرف ہجرت کا ارادہ کر کے نکلے اور پھر راستے ہی میں اس کی وفات ہو جائے تو اللہ پر

---

[1] اس سے پہلے آپ موتہ کی طرف ایک لشکر حضرت زید رضی اللہ عنہ کی قیادت میں بھیج چکے تھے محاذ پر لشکر پہنچ چکا ہے اور لڑائی میں مصروف ہے کہ کمانڈر شہید ہو گیا۔ اس کے بعد حضرت جعفرؓ نے لشکر کی قیادت شروع کی اور وہ بھی لڑتے ہوئے شہید ہو گئے۔ حضرت جعفر کے بعد عبد اللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ نے قیادت شروع کی اور وہ بھی شہید کر دیئے گئے۔ اب خالد رضی اللہ عنہ نے قیادت اپنے ہاتھ میں لے لی اور مسلمان کامیاب ہو گئے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خود مدینہ میں تشریف رکھتے ہیں، آپؐ کو وحی کے ذریعے معلوم ہوتا ہے کہ اور آپ مسلمانوں کے سامنے بیان فرما رہے ہیں کہ اب فلاں بھی شہید ہو گیا اور قیادت فلاں نے سنبھال لی ہے۔ جب لشکر کو آپؐ رخصت کر رہے تھے اسی وقت آپؐ نے ہدایت کر دی تھی کہ اس کے کمانڈر انچیف زید رضی اللہ عنہ ہیں اگر یہ لڑتے ہوئے شہید ہو جائیں تو جعفر طیار رضؓ کو کمانڈر بنا لینا اور اگر وہ بھی شہید ہو جائیں تو عبد اللہ بن رواحہ کو۔ گویا آپؐ نے یہ پہلے ہی اشارہ کر دیا تھا کہ ان لوگوں کے مقدر میں شہادت ہے۔

اَجْرُهٗ عَلَى اللّٰهِ ۔ وَقَعَ ۔ وَجَبَ ؕ

اس کا اجر (ہجرت کا)، واجب ہے (آیت میں) وقع کے معنی وجب کے ہیں ۔

ترجمہ بن حجر

۶۶ ۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ خَالَتِهِ اُمِّ حَرَامٍ بِنْتِ مِلْحَانَ قَالَتْ نَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا قَرِيبًا مِنِّي ثُمَّ اسْتَيْقَظَ يَتَبَسَّمُ فَقُلْتُ مَا اَضْحَكَكَ قَالَ اُنَاسٌ مِنْ اُمَّتِي عُرِضُوا عَلَيَّ يَرْكَبُونَ هٰذَا الْبَحْرَ كَالْمُلُوكِ عَلَى الْاَسِرَّةِ قَالَتْ فَادْعُ اللّٰهَ اَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ فَدَعَا لَهَا ثُمَّ نَامَ الثَّانِيَةَ فَفَعَلَ مِثْلَهَا فَقَالَتْ مِثْلَ قَوْلِهَا فَاَجَابَهَا مِثْلَهَا وَقَالَتْ اُدْعُ اللّٰهَ اَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ فَقَالَ اَنْتِ مِنَ الْاَوَّلِيْنَ فَخَرَجَتْ مَعَ زَوْجِهَا عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ غَازِيًا اَوَّلَ مَا رَكِبَ الْمُسْلِمُونَ الْبَحْرَ مَعَ مُعٰوِيَةَ فَلَمَّا انْصَرَفُوا مِنْ غَزْوِهِمْ قَافِلِيْنَ فَنَزَلُوا الشَّامَ فَقُرِّبَتْ اِلَيْهَا دَابَّةٌ لِتَرْكَبَهَا فَصَرَعَتْهَا فَمَاتَتْ ؕ

۶۶ ۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن یحییٰ بن حبان نے، اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے اور ان سے ان کی خالہ ام حرام بنت ملحان رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ ایک دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میرے قریب ہی سو گئے پھر جب آپ بیدار ہوئے تو مسکرا رہے تھے ۔ میں نے عرض کیا کہ آپ کس بات پر ہنس رہے ہیں؟ فرمایا میری امت کے کچھ لوگ میرے سامنے پیش کئے گئے جو (غزوہ کرنے کے لئے) اس سمندر پر سوار جا رہے تھے جیسے بادشاہ تخت پر ہوتے ہیں، انھوں نے عرض کیا، پھر آپ میرے لیے بھی دعا کر دیجئے کہ اللہ تعالیٰ مجھے بھی انہی میں سے بنا دے ۔ حضور اکرم نے ان کے لیے دعا فرمائی پھر دوبارہ آپ سو گئے اور پہلے کی طرح اس مرتبہ بھی کیا (بیدار ہوتے ہوئے مسکرائے)، ام حرام رضی اللہ عنہا نے عرض کیا، آپ دعا کر دیجئے کہ اللہ تعالیٰ مجھے بھی انھیں میں سے بنا دے تو آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تم سب سے پہلے لشکر کے ساتھ ہو گی ۔ چنانچہ وہ اپنے شوہر عبادہ بن الصامت رضی اللہ عنہ کے ساتھ مسلمانوں کے سب سے پہلے بحری بیڑے میں شریک ہوئیں، معاویہ رضی اللہ عنہ کے زمانے میں غزوہ سے لوٹتے وقت جب شام (کے ساحل پر لشکر) اترا تو ام حرام رضی اللہ عنہا کے قریب سواری لائی گئی تاکہ اس پر سوار ہو جائیں، لیکن جانور نے انھیں گرا دیا اور اسی میں ان کی وفات ہو گئی ۔

بَابٌ ۵۴ مَنْ يُنْكَبُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ ؕ

۵۴ ۔ جس شخص کو اللہ کے راستے میں کوئی صدمہ پہنچا ہو؟

۶۷ ۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ الْحَوْضِيُّ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ اِسْحَاقَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَقْوَامًا مِنْ بَنِي سُلَيْمٍ اِلٰى بَنِي عَامِرٍ فِي سَبْعِيْنَ فَلَمَّا قَدِمُوا قَالَ لَهُمْ خَالِي اَتَقَدَّمُكُمْ فَاِنْ اَمَّنُونِي حَتّٰى اُبَلِّغَهُمْ

۶۷ ۔ ہم سے حفص بن عمر حوضی نے حدیث بیان کی، ان سے ہمام نے حدیث بیان کی، ان سے اسحاق نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بنو سلیم[1] کے ستر افراد بنو عامر کے یہاں بھیجے تھے ۔ جب یہ سب حضرات (بیر معونہ پر) پہنچے تو میرے ماموں (حرام بن ملحان رضی اللہ عنہ) نے کہا کہ میں (بنو سلیم کے یہاں) پہلے جاتا ہوں، اگر مجھے انھوں نے اس بات کا امن دے دیا کہ میں

[1] یہاں راوی کو وہم ہو گیا ہے، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قبیلہ بنو سلیم کے لوگوں کو نہیں بھیجا تھا، بلکہ جن لوگوں کو آپ نے بھیجا تھا وہ انصار میں سے تھے اور تمام حضرات قاری قرآن تھے ۔ آپ نے بنو عامر کے پاس ان حضرات کو خود انھیں کی درخواست پر قبیلہ میں اسلام کی تبلیغ کے لیے بھیجا تھا ۔ اس مہم کے ساتھ غداری کرنے والے قبیلہ بنو سلیم کے لوگ تھے اور انھیں نے دھوکا دے کر سب کو شہید کیا تھا چونکہ ان لوگوں کا مقصد صرف تبلیغ تھا، اس لیے یہ غیر مسلح تھے ۔ روایت میں وہم خود امام بخاری رح کے شیخ حفص بن عمر کو ہوا ہے ۔

عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِلَّا كُنْتُمْ مِنِّي قَرِيبًا فَتَقَدَّمَ فَأَمَّنُوهُ فَبَيْنَمَا يُحَدِّثُهُمْ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ أَوْمَئُوا إِلَى رَجُلٍ مِنْهُمْ فَطَعَنَهُ فَأَنْفَذَهُ فَقَالَ اللّٰهُ أَكْبَرُ فُزْتُ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ ثُمَّ مَالُوا عَلَى بَقِيَّةِ أَصْحَابِهِ فَقَتَلُوهُمْ إِلَّا رَجُلًا أَعْرَجَ صَعِدَ لِلْجَبَلِ قَالَ هَمَّامٌ فَأُرَاهُ آخَرَ مَعَهُ فَأَخْبَرَ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُمْ قَدْ لَقُوا رَبَّهُمْ فَرَضِيَ عَنْهُمْ وَأَرْضَاهُمْ فَكُنَّا نَقْرَأُ أَنْ بَلِّغُوا قَوْمَنَا أَنْ قَدْ لَقِينَا رَبَّنَا فَرَضِيَ عَنَّا وَأَرْضَانَا ثُمَّ نُسِخَ بَعْدُ فَدَعَا عَلَيْهِمْ أَرْبَعِينَ صَبَاحًا عَلَى رِعْلٍ وَذَكْوَانَ وَبَنِي لِحْيَانَ وَبَنِي عُصَيَّةَ الَّذِينَ عَصَوُا اللّٰهَ وَرَسُولَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی باتیں ان تک پہنچاؤں (تو فبہا) ورنہ تم لوگ میرے قریب تو ہو ہی۔ چنانچہ وہ ان کے یہاں گئے اور انھوں نے امن بھی دے دیا۔ ابھی وہ قبیلہ کے لوگوں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی باتیں سنا ہی رہے تھے کہ قبیلہ والوں نے اپنے ایک آدمی عامر بن طفیل کو اشارہ کیا اور اس نے نیزہ آپ کے پیوست کردیا نیزہ آر پار ہوگیا۔ اس وقت ان کی زبان سے نکلا اللہ اکبر، کامیاب ہوگیا میں، کعبہ کے رب کی قسم! اس کے بعد قبیلہ والے حرام رضی اللہ عنہ کے بقیہ ساتھیوں کی طرف (جو مہم میں ان کے ساتھ تھے اور ستر کی تعداد میں تھے) بڑھے اور سب کو قتل کر دیا۔ البتہ ایک صاحب جو لنگڑے تھے پہاڑ پر چڑھ گئے، ہمام (راوی حدیث) نے بیان کیا میں سمجھتا ہوں کہ ایک صاحب اور ان کے ساتھ (پہاڑ پر چڑھے) تھے (عمرو بن امیہ ضمیری) اس کے بعد جبریل علیہ السلام نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر دی کہ آپ کے ساتھی اللہ تعالیٰ سے جا ملے ہیں، پس اللہ خود بھی ان سے خوش ہے اور انھیں بھی خوش کر دیا ہے۔ اس کے بعد ہم (قرآن کی دوسری آیتوں کے ساتھ یہ آیت بھی) پڑھتے تھے (ترجمہ) ہماری قوم کے لوگوں کو یہ پیغام پہنچا دو کہ ہم اپنے رب سے آملے ہیں پس ہمارا رب ہم سے خود بھی خوش ہے اور ہم کو بھی خوش کر دیا ہے۔" اس کے بعد یہ آیت منسوخ ہوگئی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے چالیس دن تک صبح کی نماز میں قبیلہ رعل، ذکوان، بنی لحیان اور بنی عصیہ کے لیے بددعا کی تھی جنھوں نے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کی تھی۔

۶۸۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ جُنْدُبِ بْنِ سُفْيَانَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِي بَعْضِ الْمَشَاهِدِ وَقَدْ دَمِيَتْ إِصْبَعُهُ فَقَالَ هَلْ أَنْتِ إِلَّا إِصْبَعٌ دَمِيتِ وَفِي سَبِيلِ اللّٰهِ مَا لَقِيتِ

۶۸۔ ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابوعوانہ نے حدیث بیان کی، ان سے اسود بن قیس نے اور ان سے جندب بن سفیان رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کسی لڑائی کے محاذ پر موجود تھے اور آپ کی ایک انگلی زخمی ہوگئی تھی، آپ نے فرمایا (انگلی سے مخاطب ہوکر) تمھاری حقیقت ایک زخمی انگلی کے سوا اور کیا ہے، البتہ (اہمیت اس کی یہ ہے کہ) جو کچھ تمھیں ملا ہے، اللہ کے راستے میں ملا ہے۔

باب ۵۵ مَنْ يُجْرَحُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ

۵۵۔ جو اللہ کے راستے میں زخمی ہوا؟

۶۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا يُكْلَمُ أَحَدٌ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ أَعْلَمُ بِمَنْ يُكْلَمُ فِي سَبِيلِهِ إِلَّا جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَ

۶۹۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انھیں مالک نے خبر دی، انھیں ابوالزناد نے، انھیں اعرج نے اور انھیں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اس ذات کی قسم جس کے قبضہ وقدرت میں میری جان ہے جو شخص بھی اللہ کے راستے میں زخمی ہوا، اور اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے کہ اس کے راستے میں کون زخمی ہوا ہے۔ وہ قیامت کے دن اس طرح آئے گا کہ اس کے زخموں سے

جُرْحُهُ يَثْعَبُ اللَّوْنُ لَوْنُ الدَّمِ وَالرِّيحُ رِيحُ الْمِسْكِ ۔

بَابُ ۵۶ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى : قُلْ هَلْ تَرَبَّصُوْنَ بِنَا إِلَّا إِحْدَى الْحُسْنَيَيْنِ وَالْحَرْبُ سِجَالٌ ۔

۷۰ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَا سُفْيَانَ أَخْبَرَهُ أَنَّ هِرَقْلَ قَالَ لَهُ سَأَلْتُكَ كَيْفَ كَانَ قِتَالُكُمْ إِيَّاهُ فَزَعَمْتَ أَنَّ الْحَرْبَ سِجَالٌ وَدُوَلٌ فَكَذٰلِكَ الرُّسُلُ تُبْتَلٰى ثُمَّ تَكُوْنُ لَهُمُ الْعَاقِبَةُ ۔

بَابُ ۵۷ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ فَمِنْهُمْ مَنْ قَضٰى نَحْبَهُ وَمِنْهُمْ مَنْ يَنْتَظِرُ وَمَا بَدَّلُوْا تَبْدِيْلًا ۔

۷۱ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيْدٍ الْخُزَاعِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلٰى عَنْ حُمَيْدٍ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسًا ح حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ زُرَارَةَ حَدَّثَنَا زِيَادٌ قَالَ حَدَّثَنِي حُمَيْدٌ الطَّوِيْلُ عَنْ أَنَسٍ رض قَالَ غَابَ عَمِّي أَنَسُ بْنُ النَّضْرِ عَنْ قِتَالِ بَدْرٍ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ غِبْتُ عَنْ أَوَّلِ قِتَالٍ قَاتَلْتَ الْمُشْرِكِيْنَ لَئِنِ اللّٰهُ أَشْهَدَنِي قِتَالَ الْمُشْرِكِيْنَ لَيَرَيَنَّ اللّٰهُ مَا أَصْنَعُ فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ أُحُدٍ وَانْكَشَفَ الْمُسْلِمُوْنَ قَالَ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعْتَذِرُ إِلَيْكَ مِمَّا صَنَعَ هٰؤُلَاءِ يَعْنِي

خون بہہ رہا ہوگا، رنگ تو خون ہی جیسا ہوگا لیکن خوشبو مشک جیسی ہوگی۔

۵۶۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ آپ کہہ دیجئے کہ حقیقت یہ ہے کہ تم ہمارے لیے دو اچھی باتوں میں سے ایک کے منتظر ہو[۵] اور لڑائی کبھی موافق پڑتی ہے اور کبھی مخالف۔

۷۰۔ ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے یونس نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے، ان سے عبید اللہ بن عبد اللہ نے انھیں عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے خبر دی اور انھیں ابو سفیان رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ ہرقل نے ان سے کہا میں نے تم سے پوچھا تھا کہ ان کے (نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے) ساتھ تمھاری لڑائیوں کا کیا انجام رہتا ہے۔ تو تم نے بتایا تھا کہ کبھی لڑائی کا انجام ہمارے حق میں ہوتا ہے اور کبھی ان کے حق میں انبیاء کا بھی یہی حال ہوتا ہے کہ (دنیاوی زندگی میں) ان کی آزمائش ہوتی ہے (کبھی فتح سے اور کبھی شکست سے) لیکن انجام انھیں کے حق میں ہوتا ہے (طویل اور مشہور حدیث کا ایک ٹکڑا)

۵۷۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ "مومنوں میں وہ لوگ ہیں جنھوں نے اس عہد کو سچ کر دکھایا جو انھوں نے اللہ تعالیٰ سے کیا تھا، پس ان میں سے کچھ تو ایسے ہیں جو اپنی نذر پوری کر چکے ہیں (اللہ کے راستے میں شہید ہو کر) اور کچھ ایسے ہیں جو انتظار کر رہے ہیں اور اپنے عہد سے وہ پھرے نہیں ہیں"

۷۱۔ ہم سے محمد بن سعید خزاعی نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الاعلیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے حمید نے بیان کیا کہ میں نے انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا ح ان سے عمرو بن زرارہ نے حدیث بیان کی، ان سے زیاد نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے حمید طویل نے حدیث بیان کی اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میرے چچا انس بن نضر رضی اللہ عنہ بدر کی لڑائی میں حاضر نہ ہو سکے تھے۔ اس لیے انھوں نے عرض کیا، یا رسول اللہ! میں پہلی ہی لڑائی سے غیر حاضر تھا جو آپ نے مشرکین کے خلاف لڑی تھی لیکن اب اللہ تعالیٰ نے اگر مجھے مشرکین کے خلاف کسی لڑائی میں شرکت کا موقع دیا تو اللہ تعالیٰ دیکھے گا کہ میں کیا کرتا ہوں (اور کتنی جوانمردی کے ساتھ کفار سے لڑتا ہوں) پھر جب احد کی لڑائی کا موقع آیا اور مسلمانوں کو اس میں پسپائی ہوئی تو انھوں نے کہا اے اللہ! جو کچھ مسلمانوں سے ہو گیا ہے میں آپ کے حضور میں اس کی معذرت

---

[۵] یعنی لڑائی کا انجام یا ناکامی کی صورت میں نکلتا ہے یا کامیابی کی صورت میں، مسلمان لڑتے لڑتے اپنی جان دے دیگا یا پھر فتح حاصل ہوگی، ایمان لانے کے بعد مسلمانوں کے لیے دونوں انجام نیک اور اچھے ہیں۔ فتح کی صورت کو تو سب اچھی سمجھتے ہیں لیکن لڑائی میں موت اور شہادت ایک مومن کا آخری مقصود ہے۔ اللہ کے راستے میں لڑتا ہے اور اپنی جان دے دیتا ہے جب اللہ کی بارگاہ میں پہنچتا ہے تو دیکھتا ہے کہ اللہ اس سے خوش ہے اور اس کی نوازشیں اور ضیافتیں اس کا استقبال کرتی ہیں۔

أَصْحَابَهُ وَأَبْرَأُ إِلَيْكَ مِمَّا صَنَعَ هٰؤُلَاءِ يَعْنِي الْمُشْرِكِينَ ثُمَّ تَقَدَّمَ فَاسْتَقْبَلَهُ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ فَقَالَ يَا سَعْدُ بْنَ مُعَاذٍ الْجَنَّةَ وَرَبِّ النَّضْرِ إِنِّي أَجِدُ رِيحَهَا مِنْ دُونِ أُحُدٍ قَالَ سَعْدٌ فَمَا اسْتَطَعْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا صَنَعَ قَالَ أَنَسٌ فَوَجَدْنَا بِهِ بِضْعًا وَثَمَانِينَ ضَرْبَةً بِالسَّيْفِ أَوْ طَعْنَةً بِرُمْحٍ أَوْ رَمْيَةً بِسَهْمٍ وَوَجَدْنَاهُ قَدْ قُتِلَ وَقَدْ مَثَّلَ بِهِ الْمُشْرِكُونَ فَمَا عَرَفَهُ أَحَدٌ إِلَّا أُخْتُهُ بِبَنَانِهِ قَالَ أَنَسٌ كُنَّا نُرَى أَوْ نَظُنُّ أَنَّ هٰذِهِ الْآيَةَ نَزَلَتْ فِيهِ وَفِي أَشْبَاهِهِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ رِجَالٌ صَدَقُوا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ إِلَى آخِرِ الْآيَةِ وَقَالَ إِنَّ أُخْتَهُ وَهِيَ تُسَمَّى الرُّبَيِّعَ كَسَرَتْ ثَنِيَّةَ امْرَأَةٍ فَأَمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْقِصَاصِ فَقَالَ أَنَسٌ يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَا تُكْسَرُ ثَنِيَّتُهَا فَرَضُوا بِالْأَرْشِ وَتَرَكُوا الْقِصَاصَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنْ عِبَادِ اللّٰهِ مَنْ لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللّٰهِ لَأَبَرَّهُ

پیش کرتا ہوں (کہ وہ جم کر نہیں لڑے اور منتشر ہو گئے) اور جو کچھ ان مشرکین نے کیا ہے میں اس سے برأت ظاہر کرتا ہوں (کہ انھوں نے تیرے اور تیرے رسولؐ کے خلاف محاذ قائم کیا) پھر وہ آگے بڑھے (مشرکین کی طرف) تو سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ سے سامنا ہوا، ان سے انس بن نضر رضی اللہ عنہ نے کہا اے سعد بن معاذ! میرا مطلوب تو جنت ہے اور نضر (ان کے والد) کے رب کی قسم میں جنت کی خوشبو احد پہاڑ کے قریب پاتا ہوں سعد رضی اللہ عنہ نے کہا، یا رسول اللہ! جو انھوں نے کر دکھایا اس کی مجھ میں بھی سکت نہ تھی، انس رضؓ نے بیان کیا کہ اس کے بعد جب انس بن نضر رضؓ کو ہم نے پایا تو تلوار نیزے اور تیر کے تقریباً اسّی زخم آپ کے جسم پر تھے، آپ شہید ہو چکے تھے مشرکوں نے ان کا مثلہ بنا دیا تھا اور کوئی شخص انھیں پہچان نہ سکا تھا، صرف ان کی بہن انگلیوں سے انھیں پہچان سکی تھی۔ انس رضؓ نے بیان کیا ہم سمجھتے ہیں یا آپ نے بجائے نری کے نظن (کہا مفہوم ایک ہے) کہ یہ آیت ان کے اور ان جیسے مومنین کے بارے میں نازل ہوئی تھی کہ "مومنوں میں وہ لوگ ہیں جنھوں نے اس وعدہ کو سچا کر دکھایا جو انھوں نے اللہ تعالیٰ سے کیا تھا" آخر آیت تک، انھوں نے بیان کیا کہ انس بن نضر رضؓ کی ایک بہن رُبیعؓ نامی نے کسی خاتون کے آگے کے دانت توڑ دیئے تھے۔ اس لیے رسول اللہؐ نے اس سے قصاص لینے کا حکم دیا۔ انس رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث کیا ہے (قصاص میں) ان کے دانت آپ نہ تڑوائیں (انھیں خدا کے فضل سے یہ امید تھی کہ مدعی قصاص کو معاف کر کے تاوان لینا منظور کر لیں گے) چنانچہ مدعی تاوان پر راضی ہو گئے۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ کے کچھ بندے ایسے ہیں کہ اگر وہ اللہ کا نام لے کر قسم کھالیں تو اللہ خود اسے پوری کرتا ہے۔

۲۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنِي إِسْمٰعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي أَخِي عَنْ سُلَيْمَانَ أُرَاهُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عَتِيقٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ خَارِجَةَ بْنِ زَيْدٍ أَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ رض قَالَ نَسَخْتُ الصُّحُفَ فِي الْمَصَاحِفِ فَفَقَدْتُ آيَةً مِنْ سُورَةِ الْأَحْزَابِ كُنْتُ أَسْمَعُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ بِهَا فَلَمْ أَجِدْهَا إِلَّا مَعَ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ الْأَنْصَارِيِّ الَّذِي جَعَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۲۷۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعیب نے خبر دی اور انھیں زہری نے ح اور مجھ سے اسمٰعیل نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے میرے بھائی نے حدیث بیان کی، ان سے سلیمان نے، میرا خیال ہے کہ محمد بن عتیق کے واسطے سے ان سے ابن شہاب (زہری) نے اور ان سے خارجہ بن زید نے کہ زید بن ثابت رضؓ نے بیان کیا، جب قرآن مجید کے منتشر اوراق کو ایک مصحف کی (کتابی) صورت میں جمع کیا جانے لگا تو میں نے ان متفرق اوراق میں سورۂ احزاب کی ایک آیت نہیں پائی جس کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے برابر آپ کو تلاوت کرتے ہوئے سنتا رہا تھا (جب میں نے اسے تلاش کیا تو) صرف خزیمہ بن ثابت انصاری رضؓ کے یہاں وہ آیت مجھے ملی۔ یہ خزیمہ رضی اللہ عنہ وہی ہیں جن کی تنہا شہادت کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو آدمیوں کی شہادت

شَهَادَتَهُ شَهَادَةَ رَجُلَيْنِ وَهُوَ قَوْلُهُ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ ؛

بَاب ۵۸ عَمَلٌ صَالِحٌ قَبْلَ الْقِتَالِ - وَقَالَ

اَبُو الدَّرْدَآءِ اِنَّمَا تُقَاتِلُوْنَ بِاَعْمَالِكُمْ وَ قَوْلُهُ يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَا لَا تَفْعَلُوْنَ ٥ كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰهِ اَنْ تَقُوْلُوْا مَا لَا تَفْعَلُوْنَ ٥ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الَّذِيْنَ يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِهٖ صَفًّا كَاَنَّهُمْ بُنْيَانٌ مَّرْصُوْصٌ ؛

۲۷۰۳ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيْمِ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ الْفَزَارِيُّ حَدَّثَنَا اِسْرَائِيْلُ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَآءَ يَقُوْلُ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ

کے برابر قرار دیا تھا[1]۔ وہ آیت یہ تھی مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ "۔ (ترجمہ عنوان میں گذر چکا ہے)۔

۵۸ - جنگ سے پہلے کوئی نیک عمل - ابو درداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تم لوگ اپنے نیک اعمال کے ذریعے جنگ کرتے ہو اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ "اے وہ لوگو! جو ایمان لا چکے ہو ایسی باتیں کیوں کہتے ہو جو خود نہیں کرتے، اللہ کے یہاں یہ بہت بڑے غصے کی بات ہے کہ تم وہ کہو جو خود نہ کرو، بے شک اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو پسند کرتا ہے جو اس کے راستے میں صف بستہ ہو کر جنگ کرتے ہیں، جیسے سیسہ پلائی ہوئی دیوار ہوں"۔

۲۷۰۳ - ہم سے محمد بن عبدالرحیم نے حدیث بیان کی، ان سے شبابہ بن سوار فزاری نے حدیث بیان کی، ان سے اسرائیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابو اسحاق نے بیان کیا کہ میں نے براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ بیان کرتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک صاحب زرہ بند حاضر ہوئے اور عرض

---

[1] حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں جب آپ کی رائے سے قرآن کے متفرق اور منتشر اجزاء کو ایک مصحف کی صورت میں جمع کیا جانے لگا تو جمع کرنے والے اجلہ صحابہ کی جماعت میں ایک مشہور و معروف شخصیت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کی تھی۔ حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ جب وہ مصحف جمع کر رہے تھے تو ایک آیت کہیں لکھی ہوئی نہیں مل رہی تھی اور تلاش کے بعد صرف خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ کے یہاں ملی، یوں تو قرآن از اول تا آخر ایک ایک حرف کی احتیاط و رعایت کے ساتھ سیکڑوں ہزاروں صحابہ کو یاد تھا اور اس میں یہ آیت بھی شامل تھی جو زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کو نہیں مل رہی تھی لیکن آپ یہ چاہتے تھے کہ جس طرح حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اپنے سامنے لکھوائی ہوئی دوسری تمام آیات مل گئی ہیں یہ آیت بھی کہیں سے مل جائے اور بالآخر وہ مل گئی۔ یہ مطلب ہرگز نہ سمجھ لیا جائے کہ کسی کو اس آیت کے قرآن مجید میں ہونے کا پتہ ہی نہ تھا اور زید بن ثابت نے صرف ایک صحابی کی شہادت پر اعتماد کر کے اسے قرآن میں شامل کر دیا۔ خود ان کا بیان ہے کہ میں اس آیت کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ کی حیات میں سنتا رہا تھا۔ اس سے مفہوم ہوتا ہے کہ جہاں تک یاد ہونے کا تعلق ہے اور یہ کہ یہ آیت بھی اور دوسری آیات کی طرح قرآن مجید کا جزء ہے اس پر خود انھیں بھی اعتماد تھا، البتہ لکھی ہوئی انھیں نہیں مل رہی تھی اور اسی کی انھیں تلاش تھی۔

ظاہر ہے کہ جب زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے حضور اکرم سے بار ہا سن چکے تھے اور انھیں آیت یاد تھی تو ان تمام صحابہ کو بھی یاد رہی ہوگی جو قرآن کے پورے حافظ رہے ہوں گے۔ جہاں تک اس کی صداقت کا تعلق ہے خود حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے یہ آیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی تھی۔ ابی بن کعب اور ہلال بن امیہ سے بھی اسی طرح روایت ہے۔ ظاہر ہے کہ یہ کوئی ایسی بات نہیں ہے کہ تمام صحابہ اور حفاظ قرآن کی فرداً فرداً شہادت ضروری ہو، پس قرآن کی دوسری آیات کی طرح یہ آیت بھی انھیں یاد تھی اور جس طرح ان حضرات نے جو قرآن کے حافظ تھے کبھی قرآن کی ایک ایک آیت کا نام لے لے کر اس کی شہادت نہیں دی کہ فلاں آیت مجھے یاد ہے اور میں نے اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تلاوت کرتے سنا ہے اسی طرح اس کے متعلق بھی کسی نے نہیں کہا البتہ جنھیں صورت حال کا علم ہوا اور زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کی تلاش و تفحص پر مطلع ہوئے انھوں نے مزید احتیاط کے خیال سے اپنی تائید بھی پیش کر دی۔ خزیمہ رضی اللہ عنہ جن کے پاس یہ آیت لکھی ہوئی ملی تھی، ایک جلیل القدر صحابی ہیں غزوہ بدر اور اس کے بعد کے مغازی میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ برابر شریک رہے ہیں اور ایک موقعہ پر حضور اکرم نے ان کی تنہا شہادت کو دو آدمیوں کی شہادت کے برابر قرار دیا تھا۔

مُقَنَّعٌ بِالْحَدِيدِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أُقَاتِلُ أَوْ أُسْلِمُ قَالَ أَسْلِمْ ثُمَّ قَاتِلْ فَأَسْلَمَ ثُمَّ قَاتَلَ فَقُتِلَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَمِلَ قَلِيلًا وَّ أُجِرَ كَثِيرًا ؛

کیا رسول اللہ! میں پہلے جنگ میں شریک ہوجاؤں یا پہلے اسلام لاؤں؟ (وہ ابھی تک اسلام میں داخل نہیں ہوئے تھے) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پہلے اسلام لاؤ، پھر جنگ میں شریک ہونا۔ چنانچہ وہ اسلام لائے اور اس کے بعد جنگ میں شریک ہوئے اور شہید ہوگئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عمل کم کیا لیکن اجر بہت پایا۔

بَابٌ ۵۹ مَنْ أَتَاهُ سَهْمٌ غَرْبٌ فَقَتَلَهُ ؛

۵۹۔ کسی نامعلوم سمت سے تیر آکر لگا اور جان لیوا ثابت ہوا۔

۷۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَبُو أَحْمَدَ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ قَتَادَةَ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ أُمَّ الرُّبَيِّعِ بِنْتَ الْبَرَاءِ وَهِيَ أُمُّ حَارِثَةَ بْنِ سُرَاقَةَ أَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ أَلَا تُحَدِّثُنِي عَنْ حَارِثَةَ وَكَانَ قُتِلَ يَوْمَ بَدْرٍ أَصَابَهُ سَهْمٌ غَرْبٌ فَإِنْ كَانَ فِي الْجَنَّةِ صَبَرْتُ وَإِنْ كَانَ غَيْرَ ذٰلِكَ اجْتَهَدْتُ عَلَيْهِ فِي الْبُكَاءِ قَالَ يَا أُمَّ حَارِثَةَ إِنَّهَا جِنَانٌ فِي الْجَنَّةِ وَإِنَّ ابْنَكِ أَصَابَ الْفِرْدَوْسَ الْأَعْلٰى ؛

۷۴۔ ہم سے محمد بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے حسین بن محمد ابو احمد نے حدیث بیان کی، ان سے شیبان نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے، ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ ام الربیع بنت براء رضی اللہ عنہا جو حارثہ بن سراقہ رضی اللہ عنہ کی والدہ ہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا اے اللہ کے نبی! حارثہ کے بارے میں بھی آپ مجھے کچھ بتائیں گے (کہ اللہ تعالے نے ان کے ساتھ کیا معاملہ کیا) حارثہ رضی اللہ عنہ بدر کی لڑائی میں شہید ہوگئے تھے۔ انھیں نامعلوم سمت سے ایک تیر آکر لگا تھا۔ اگر وہ جنت میں ہے تو صبر کرلوں گی اور اگر کہیں اور ہے تو اس کے لیے روؤں دھوؤں گی۔ حضور اکرم نے فرمایا۔ اے ام حارثہ! جنت کے بہت درجے ہیں اور تمھارے بیٹے کو فردوس اعلیٰ میں جگہ ملی ہے۔

بَابٌ ۶۰ مَنْ قَاتَلَ لِتَكُونَ كَلِمَةُ اللّٰهِ هِيَ الْعُلْيَا ؛

۶۰۔ جس نے اس ارادہ سے جنگ میں شرکت کی تاکہ اللہ تعالیٰ ہی کا کلمہ بلند ہے۔

۷۵۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ أَبِي مُوسٰى قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ الرَّجُلُ يُقَاتِلُ لِلْمَغْنَمِ وَالرَّجُلُ يُقَاتِلُ لِلذِّكْرِ وَالرَّجُلُ يُقَاتِلُ لِيُرٰى مَكَانُهُ فَمَنْ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ قَالَ مَنْ قَاتَلَ لِتَكُونَ كَلِمَةُ اللّٰهِ هِيَ الْعُلْيَا فَهُوَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ

۷۵۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو نے، ان سے ابو وائل نے اور ان سے ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک صحابی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ ایک شخص جنگ میں شرکت کرتا ہے غنیمت حاصل کرنے کے لیے، ایک شخص جنگ میں شرکت کرتا ہے شہرت کے لیے، ایک شخص جنگ میں شرکت کرتا ہے تاکہ اس کی دھاک بیٹھ جائے، تو ان میں سے اللہ کے راستہ میں کس کی شرکت ہوئی؟ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اس ارادہ سے جنگ میں شریک ہو تاکہ اللہ ہی کا کلمہ بلند رہے تو یہ شرکت اللہ تعالیٰ کے راستے میں ہوگی۔

باب ۶۱ مَنِ اغْبَرَّتْ قَدَمَاهُ فِي سَبِيلِ اللهِ . وَقَوْلِ اللهِ تَعَالَى. مَا كَانَ لِأَهْلِ الْمَدِينَةِ - إِلَى قَوْلِهِ - إِنَّ اللهَ لَا يُضِيعُ أَجْرَ الْمُحْسِنِينَ ؀

۶۱۔ جس کے قدم اللہ کے راستے میں غبار آلود ہوئے ہوں اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ "مَا كَانَ لِأَهْلِ الْمَدِينَةِ" اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد "إِنَّ اللهَ لَا يُضِيعُ أَجْرَ الْمُحْسِنِينَ" تک۔

۷۶. حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُبَارَكٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ قَالَ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ أَخْبَرَنَا عَبَايَةُ بْنُ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو عَبْسٍ هُوَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ جَبْرٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا اغْبَرَّتْ قَدَمَا عَبْدٍ فِي سَبِيلِ اللهِ فَتَمَسَّهُ النَّارُ ؀

۷۶۔ ہم سے اسحاق نے حدیث بیان کی، انھیں محمد بن مبارک نے خبر دی، ان سے یحییٰ بن حمزہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے یزید بن مریم نے حدیث بیان کی، انھیں محمد بن مبارک نے خبر دی، ان سے یحییٰ بن حمزہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے یزید بن ابی مریم نے حدیث بیان کی، انھیں عبایہ بن رافع بن خدیج نے خبر دی، کہا کہ مجھے ابو عبس رضی اللہ عنہ نے خبر دی "آپ کا نام عبدالرحمٰن ابن جبر ہے" کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس بندے کے بھی قدم اللہ کے راستے میں غبار آلود ہوگئے ہوں گے، انھیں (جہنم کی) آگ نہ چھوئے گی۔ (ان شاء اللہ)

***

باب ۶۲ مَسْحِ الْغُبَارِ عَنِ النَّاسِ فِي السَّبِيلِ ؀

۶۲۔ اللہ کے راستے میں پڑے ہوئے غبار کو بدن سے صاف کرنا۔

۷۷. حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرِمَةَ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ رض قَالَ لَهُ وَلِعَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللهِ ائْتِيَا أَبَا سَعِيدٍ فَاسْمَعَا مِنْ حَدِيثِهِ فَأَتَيْنَاهُ وَهُوَ وَأَخُوهُ فِي حَائِطٍ لَهُمَا يَسْقِيَانِهِ فَلَمَّا رَآنَا جَاءَ فَاحْتَبَى وَجَلَسَ فَقَالَ كُنَّا نَنْقُلُ لَبِنَ الْمَسْجِدِ لَبِنَةً لَبِنَةً وَكَانَ عَمَّارٌ يَنْقُلُ لَبِنَتَيْنِ لَبِنَتَيْنِ فَمَرَّ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَسَحَ عَنْ رَأْسِهِ الْغُبَارَ وَقَالَ وَيْحَ عَمَّارٍ تَقْتُلُهُ الْفِئَةُ الْبَاغِيَةُ عَمَّارٌ يَدْعُوهُمْ إِلَى اللهِ وَيَدْعُونَهُ إِلَى النَّارِ ؀

۷۷۔ ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، انھیں عبدالوہاب نے خبر دی، ان سے خالد نے حدیث بیان کی، ان سے عکرمہ نے کہ ابن عباس رض نے ان سے اور اپنے صاحبزادے (علی بن عبداللہ) سے فرمایا تم دونوں ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی خدمت میں جاؤ اور ان کی احادیث سنو۔ چنانچہ ہم حاضر ہوئے۔ اس وقت ابوسعید رض اپنے (رضاعی) بھائی کے ساتھ باغ میں تھے اور باغ کو پانی دے رہے تھے۔ جب آپ نے ہمیں دیکھا تو (ہمارے پاس) تشریف لائے اور احتباء کرکے بیٹھ گئے، اس کے بعد بیان فرمایا ہم مسجد نبوی کی اینٹیں (حضور کی ہجرت کے بعد تعمیر مسجد کے لیے) ایک ایک کرکے ڈھو رہے تھے لیکن عمار رض دو دو اینٹیں لا رہے تھے اتنے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ادھر سے گزرے اور ان کے سر سے غبار صاف کیا پھر فرمایا: "افسوس عمار کو ایک باغی جماعت قتل کرے گی، یہ تو انھیں اللہ کی طرف دعوت دے رہا ہوگا لیکن وہ اسے جہنم کی طرف بلا رہے ہوں گے۔"

باب ۶۳ الْغُسْلِ بَعْدَ الْحَرْبِ وَالْغُبَارِ ؀

۶۳۔ جنگ اور غبار کے بعد غسل

۷۸. حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رض أَنَّ رَسُولَ اللهِ

۷۸۔ ہم سے محمد نے حدیث بیان کی، انھیں عبدہ نے خبر دی، انھیں ہشام بن عروہ نے، انھیں ان کے والد نے اور انھیں عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ رسول اللہ

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا رَجَعَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ وَوَضَعَ السِّلَاحَ وَاغْتَسَلَ فَأَتَاهُ جِبْرِيلُ وَقَدْ عَصَبَ رَأْسَهُ الْغُبَارُ فَقَالَ وَضَعْتَ السِّلَاحَ فَوَاللهِ مَا وَضَعْتُهُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَيْنَ قَالَ هٰهُنَا وَأَوْمَأَ إِلٰى بَنِي قُرَيْظَةَ قَالَتْ فَخَرَجَ إِلَيْهِمْ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

صلی اللہ علیہ وسلم جب خندق کی جنگ سے (فارغ ہو کر) واپس ہوئے اور ہتھیار رکھ کر غسل کرنا چاہا تو جبریل علیہ السلام آئے۔ آپ کا سر غبار سے اٹا ہوا تھا۔ جبریل علیہ السلام نے فرمایا۔ آپ نے ہتھیار اتار دیئے۔ خدا کی قسم میں نے تو ابھی تک ہتھیار نہیں اتارے ہیں۔ حضور اکرم نے دریافت فرمایا تو پھر اب کہاں کا ارادہ ہے؟ انھوں نے فرمایا ادھر، اور بنو قریظہ کی طرف اشارہ کیا۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنو قریظہ کے خلاف لشکر کشی کی[1]

باب ۶۴ فَضْلِ قَوْلِ اللهِ تَعَالٰى ۔ وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللهِ أَمْوَاتًا بَلْ أَحْيَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُوْنَ ○ فَرِحِيْنَ بِمَا آتَاهُمُ اللهُ مِنْ فَضْلِهِ وَيَسْتَبْشِرُوْنَ بِالَّذِيْنَ لَمْ يَلْحَقُوْا بِهِمْ مِنْ خَلْفِهِمْ أَلَّا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ○ يَسْتَبْشِرُوْنَ بِنِعْمَةٍ مِنَ اللهِ وَفَضْلٍ وَأَنَّ اللهَ لَا يُضِيْعُ أَجْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ ○

۶۴۔ ان اصحاب کی فضیلت جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد نازل ہوا "وہ لوگ جو اللہ کے راستے میں قتل کر دیئے گئے ہیں۔ انھیں ہرگز مردہ مت کہو بلکہ وہ زندہ ہیں اپنے رب کے پاس، رزق پاتے رہتے ہیں، ان نعمتوں سے مسرور ہیں جو اللہ نے انھیں اپنے فضل سے عطا کی ہیں اور جو لوگ ان کے بعد والوں میں سے ابھی ان سے نہیں جا ملے ہیں، ان کی بھی اس حالت سے خوش ہیں کہ ان پر نہ کچھ خوف ہوگا اور نہ وہ غمگین ہوں گے، وہ لوگ خوش ہو رہے ہیں اللہ کے انعام اور فضل پر اور اس پر کہ اللہ ایمان والوں کا اجر ضائع نہیں کرتا۔

۷۹۔ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيْلُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ إِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِيْ طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رض قَالَ دَعَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الَّذِيْنَ قَتَلُوْا أَصْحَابَ بِئْرِ مَعُوْنَةَ ثَلَاثِيْنَ غَدَاةً عَلٰى رِعْلٍ وَذَكْوَانَ وَعُصَيَّةَ عَصَتِ اللهَ وَرَسُوْلَهُ قَالَ أَنَسٌ أُنْزِلَ فِي الَّذِيْنَ قُتِلُوْا بِبِئْرِ مَعُوْنَةَ قُرْآنٌ قَرَأْنَاهُ ثُمَّ نُسِخَ بَعْدُ بَلِّغُوْا قَوْمَنَا أَنْ قَدْ لَقِيْنَا رَبَّنَا فَرَضِيَ عَنَّا وَرَضِيْنَا عَنْهُ.

۷۹۔ ہم سے اسمٰعیل بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے اسحاق بن عبد اللہ بن ابی طلحہ نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ اصحاب بیر معونہ رضی اللہ عنہم کو جن لوگوں نے قتل کیا تھا، ان پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تیس دن تک صبح کی نماز میں بد دعا کی تھی، یہ رعل، ذکوان اور عصیہ قبائل کے لوگ تھے جنھوں نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی تھی۔ انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جو صحابہ بیر معونہ کے موقعہ پر شہید کر دیئے گئے تھے ان کے بارے میں قرآن کی یہ آیت نازل ہوئی تھی جسے ہم پڑھتے تھے لیکن بعد میں آیت منسوخ ہو گئی تھی (آیت کا ترجمہ) "ہماری قوم کو پہنچا دو کہ ہم اپنے رب سے آملے ہیں، ہمارا رب ہم سے راضی ہے اور ہم اس سے راضی ہیں۔"

۸۰۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ عَمْرٍو سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ رض يَقُوْلُ

۸۰۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو نے، انھوں نے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے سنا

[1] کیونکہ انھوں نے معاہدے کے خلاف خندق کی جنگ میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف حصہ لیا تھا۔

اصْطَبَحَ نَاسٌ الْخَمْرَ يَوْمَ أُحُدٍ ثُمَّ قُتِلُوا شُهَدَاءَ فَقِيلَ لِسُفْيَانَ مِنْ آخِرِ ذَلِكَ الْيَوْمِ قَالَ لَيْسَ هَذَا فِيهِ ۔

باب ۶۵ ظِلِّ الْمَلَائِكَةِ عَلَى الشَّهِيدِ ۔

۸۱ - حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ الْمُنْكَدِرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرًا يَقُولُ جِيءَ بِأَبِي إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ مُثِّلَ بِهِ وَوُضِعَ بَيْنَ يَدَيْهِ فَذَهَبْتُ أَكْشِفُ عَنْ وَجْهِهِ فَنَهَانِي قَوْمِي فَسَمِعَ صَوْتَ صَائِحَةٍ فَقِيلَ ابْنَةُ عَمْرٍو أَوْ أُخْتُ عَمْرٍو فَقَالَ لِمَ تَبْكِي أَوْ لَا تَبْكِي مَا زَالَتِ الْمَلَائِكَةُ تُظِلُّهُ بِأَجْنِحَتِهَا قُلْتُ لِصَدَقَةَ أَفِيهِ حَتَّى رُفِعَ قَالَ رُبَّمَا قَالَهُ ۔

باب ۶۶ تَمَنِّي الْمُجَاهِدِ أَنْ يَرْجِعَ إِلَى الدُّنْيَا ۔

۸۲ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا أَحَدٌ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ يُحِبُّ أَنْ يَرْجِعَ إِلَى الدُّنْيَا وَلَهُ مَا عَلَى الْأَرْضِ مِنْ شَيْءٍ إِلَّا الشَّهِيدُ يَتَمَنَّى أَنْ يَرْجِعَ إِلَى الدُّنْيَا فَيُقْتَلَ عَشْرَ مَرَّاتٍ لِمَا يَرَى مِنَ الْكَرَامَةِ ۔

باب ۶۷ الْجَنَّةُ تَحْتَ بَارِقَةِ السُّيُوفِ

وَقَالَ الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ أَخْبَرَنَا نَبِيُّنَا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ رِسَالَةِ رَبِّنَا مَنْ

آپ بیان کرتے تھے کہ کچھ صحابہ نے جنگ اُحد کے دن صبح کے وقت شراب پی (اس وقت تک شراب حرام نہیں ہوئی تھی) پھر شہید ہوئے سفیانؒ راوی حدیث سے پوچھا گیا کیا اسی دن کے آخری حصہ میں (ان کی شہادت ہوئی تھی جس دن انھوں نے شراب پی تھی؟) تو انھوں نے جواب دیا کہ حدیث میں اس کا کوئی ذکر نہیں ہے۔

۶۵ - شہید پر فرشتوں کا سایہ

۸۱ - ہم سے صدقہ بن فضل نے حدیث بیان کی کہا کہ ہمیں ابن عیینہ نے خبر دی، کہا کہ میں نے محمد بن منکدر سے سنا، انھوں نے جابر رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ بیان کرتے تھے کہ میرے والد، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے لائے گئے (اُحد کے موقع پر) اور اُن کا مثلہ بنا دیا گیا تھا۔ نعش نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے رکھی گئی تو میں نے آگے بڑھ کر ان کا چہرہ کھولنا چاہا، لیکن میری قوم کے لوگوں نے مجھے منع کر دیا۔ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے روتے پیٹنے کی آواز سنی (تو دریافت فرمایا کہ کس کی آواز ہے؟) لوگوں نے بتایا کہ عمرو کی لڑکی ہیں (شہید کی بہن) یا عمرو کی بہن ہے (شہید کی چچی) (شک راوی کو ہے۔ حضور اکرمؐ نے فرمایا روکیوں رہی ہیں یا آپ نے یہ فرمایا کہ) روئیں نہیں ملائکہ مسلسل ان پر اپنے پروں کا سایہ کئے ہوئے ہیں (امام بخاریؒ کہتے ہیں کہ) میں نے صدقہ سے پوچھا، کیا حدیث میں یہ بھی ہے کہ "حتیٰ رُفع" تو انھوں نے بتایا کہ (سفیان نے بیان کیا کہ) بعض اوقات انھوں نے یہ الفاظ بھی حدیث میں بیان کئے تھے۔

۶۶ - مجاہد کی، دوبارہ دنیا میں واپس آنے کی آرزو۔

۸۲ - ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے غندر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی کہا کہ میں نے قتادہ سے سنا، کہا کہ میں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سُنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، کوئی شخص بھی ایسا نہ ہوگا جو جنت میں داخل ہونے کے بعد دنیا میں دوبارہ آنا پسند کرے گا، خواہ اسے ساری دنیا مل جائے سوا شہید کے اس کی یہ تمنا ہوگی کہ دنیا میں دوبارہ واپس جا کر دوسری مرتبہ قتل ہو (اللہ کے راستے میں) کیونکہ اس عمل کی کرامت اُس کے سامنے آ چکی ہوگی۔

۶۷ - جنت کوندتی ہوئی تلواروں کے سایہ میں ہے۔ مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہمیں ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے رب کا یہ پیغام دیا ہے کہ ہم میں سے جو بھی (اللہ کے راستے میں) قتل کیا جائے

قُتِلَ مِنَّا صَارَ اِلَى الْجَنَّةِ وَقَالَ عُمَرُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَيْسَ قَتْلَانَا فِي الْجَنَّةِ وَقَتْلَاهُمْ فِي النَّارِ قَالَ بَلٰى ؛

گا، سیدھا جنت کی طرف جائے گا اور عمر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا تھا کیا ہمارے مقتول جنتی اور ان کے (کفار کے) مقتول دوزخی نہیں ہیں؟ حضور اکرم نے فرمایا، کیوں نہیں

۸۳ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مُعٰوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْحٰقَ عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمٍ اَبِي النَّضْرِ مَوْلٰى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ وَكَاتِبِهٖ قَالَ كَتَبَ اِلَيْهِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِي اَوْفٰى اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَاعْلَمُوْا اَنَّ الْجَنَّةَ تَحْتَ ظِلَالِ السُّيُوْفِ تَابَعَهُ الْاُوَيْسِيُّ عَنِ ابْنِ اَبِي الزِّنَادِ عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ ؛

۸۳ - ہم سے عبد اللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے معاویہ بن عمرو نے حدیث بیان کی، ان سے ابو اسحاق نے حدیث بیان کی، ان سے موسیٰ بن عقبہ نے، ان سے عمر بن عبید اللہ کے مولیٰ سالم ابو النضر نے، سالم عمر بن عبید اللہ کے کاتب بھی تھے۔ بیان کیا کہ عبد اللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہما نے عمر بن عبید اللہ کو لکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے یقین جانو! جنت تلواروں کے سائے میں ہے۔ اس روایت کی متابعت اویسی نے ابن ابی الزناد کے واسطہ سے کی اور ان سے موسیٰ بن عقبہ نے بیان کیا۔

بَاب ۶۸ مَنْ طَلَبَ الْوَلَدَ لِلْجِهَادِ ؛

۶۸ - جو جہاد کے لیے اللہ سے اولاد مانگے۔

قَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِيْ جَعْفَرُ بْنُ رَبِيْعَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ هُرْمُزَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ لَاَطُوْفَنَّ اللَّيْلَةَ عَلٰى مِائَةِ امْرَاَةٍ اَوْ تِسْعٍ وَتِسْعِيْنَ كُلُّهُنَّ تَاْتِيْ بِفَارِسٍ يُجَاهِدُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَقَالَ لَهٗ صَاحِبُهٗ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ فَلَمْ يَقُلْ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ فَلَمْ يَحْمِلْ مِنْهُنَّ اِلَّا امْرَاَةٌ وَّاحِدَةٌ جَاءَتْ بِشِقِّ رَجُلٍ وَّالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ لَوْ قَالَ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ لَجَاهَدُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فُرْسَانًا اَجْمَعُوْنَ ؛

لیث نے بیان کیا کہ مجھ سے جعفر بن ربیعہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبد اللہ بن ہرمز نے بیان کیا کہ میں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا، ان سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ سلیمان بن داؤد علیہما السلام نے فرمایا، آج رات میں اپنی سو یا (راوی کو شک تھا) ننانوے بیویوں کے پاس جاؤں گا اور ہر بیوی ایک ایک ایسے شہسوار جنے گی جو اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد کرے گا، ان کے ساتھی نے کہا کہ انشاء اللہ بھی کہہ لیجئے لیکن انھوں نے انشاء اللہ نہیں کہا۔ چنانچہ صرف ایک بیوی حاملہ ہوئیں اور ان کے بھی آدھا بچہ پیدا ہوا۔ اس ذات کی قسم جس کے قبضہ و قدرت میں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی جان ہے اگر سلیمان علیہ السلام اس وقت انشاء اللہ کہہ لیتے تو (تمام بیویاں حاملہ ہوتیں اور) سب کے یہاں ایسے شہسوار بچے پیدا ہوتے جو اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد کرتے۔

بَاب ۶۹ الشَّجَاعَةِ فِي الْحَرْبِ وَالْجُبْنِ ؛

۶۹ - جنگ کے موقع پر بہادری یا بزدلی!

۸۴ - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ وَاقِدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ رض قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحْسَنَ النَّاسِ وَاَشْجَعَ النَّاسِ وَاَجْوَدَ النَّاسِ وَلَقَدْ فَزِعَ اَهْلُ الْمَدِيْنَةِ فَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبَقَهُمْ عَلٰى فَرَسٍ

۸۴ - ہم سے احمد بن عبد الملک بن واقد نے حدیث بیان کی، ان سے حماد بن زید نے حدیث بیان کی، ان سے ثابت بنانی نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سب سے زیادہ خوبصورت، سب سے زیادہ بہادر اور سب سے زیادہ فیاض تھے، مدینہ کے تمام لوگ ایک رات) خوفزدہ تھے (آواز سنائی دی تھی) اور سب لوگ اس کی طرف بڑھ رہے تھے) لیکن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت ایک گھوڑے پر سوار سب سے آگے تھے (جب

وَقَالَ وَجَدْنَاهُ بَحْرًا ۞

٨٦ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ جُبَيْرٍ قَالَ أَخْبَرَنِي جُبَيْرُ بْنُ مُطْعِمٍ إِنَّهُ بَيْنَمَا هُوَ يَسِيرُ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ النَّاسُ مُقْفَلَهُ مِنْ حُنَيْنٍ فَعَلِقَهُ النَّاسُ يَسْأَلُونَهُ حَتَّى اضْطَرُّوهُ إِلَى سَمُرَةٍ فَخَطِفَتْ رِدَاءَهُ فَوَقَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَعْطُونِي رِدَائِي لَوْ كَانَ لِي عَدَدُ هَذِهِ الْعِضَاهِ نَعَمًا لَقَسَمْتُهُ بَيْنَكُمْ ثُمَّ لَا تَجِدُونِي بَخِيلًا وَلَا كَذُوبًا وَلَا جَبَانًا ۞

بَابٌ مَا يُتَعَوَّذُ مِنَ الْجُبْنِ ۞

٨٧ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عُمَيْرٍ سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ مَيْمُونٍ الْأَوْدِيَّ قَالَ كَانَ سَعْدٌ يُعَلِّمُ بَنِيهِ هٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ كَمَا يُعَلِّمُ الْمُعَلِّمُ الْغِلْمَانَ الْكِتَابَةَ وَيَقُولُ إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَعَوَّذُ مِنْهُنَّ دُبُرَ الصَّلٰوةِ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَأَعُوذُ بِكَ أَنْ أُرَدَّ إِلَى أَرْذَلِ الْعُمُرِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْيَا وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ فَحَدَّثْتُ بِهِ مُصْعَبًا فَصَدَّقَهُ ۞

٨٨ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْجُبْنِ وَالْهَرَمِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ ۞

واپس ہوئے تو) فرمایا اس گھوڑے کو دوڑنے میں ہم نے سمندر کی طرح پایا۔

۸۶ - ہم سے ابو الیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعیب نے خبر دی، انھیں زہری نے بیان کیا، انھیں عمر بن محمد بن جبیر بن مطعم نے خبر دی، انھیں محمد جبیر نے خبر دی، کہا کہ مجھے جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چل رہے تھے، آپ کے ساتھ اور بہت سے صحابہ بھی تھے۔ وادی حنین سے آپ واپس تشریف لا رہے تھے، کچھ بدو لوگ آپ کو لپٹ گئے بالآخر آپ کو مجبوراً ایک ببول کے درخت کے پاس جانا پڑا (وہاں آپ کی چادر ببول کے کانٹے میں الجھ گئی) تو ان لوگوں نے اسے لے لیا (تاکہ جب آپ انھیں کچھ عنایت فرمائیں تو چادر واپس کریں) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وہاں کھڑے ہو گئے اور فرمایا چادر مجھے دے دو، اگر میرے پاس اس درخت کے کانٹوں جتنے بھی اونٹ بکریاں ہوتیں تو میں تم میں تقسیم کر دیتا۔ مجھے تم بخیل نہیں پاؤ گے اور نہ جھوٹا اور بزدل پاؤ گے۔

۷۰ - بزدلی سے خدا کی پناہ!

۸۷ - ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابو عوانہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الملک بن عمیر نے حدیث بیان کی، انھوں نے عمرو بن میمون اودی سے سنا، انھوں نے بیان کیا کہ سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ اپنے بچوں کو یہ کلمات (دعائیں) اس طرح سکھاتے تھے جیسے معلم بچوں کو لکھنا سکھاتا ہے اور فرماتے تھے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے بعد ان کلمات کے ذریعہ اللہ کی پناہ مانگتے تھے (دعا کا ترجمہ یہ ہے) "اے اللہ! بزدلی سے میں تیری پناہ مانگتا ہوں، اس سے تیری پناہ مانگتا ہوں کہ عمر کے سب سے بدترین حصے میں پہنچا دیا جاؤں، (یعنی بڑھاپے کی وہ حد جس میں عقل میں کمی آجاتی ہے اور آدمی ہر طرح معذور ہو جاتا ہے) اور تیری پناہ مانگتا ہوں میں دنیا کے فتنوں سے اور تیری پناہ مانگتا ہوں قبر کے عذاب سے"۔ پھر میں نے یہ حدیث جب مصعب بن سعد سے بیان کی تو انھوں نے بھی اس کی تصدیق کی۔

۸۸ - ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے معتمر نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے اپنے والد سے سنا، انھوں نے بیان کیا کہ میں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا انھوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے "اے اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں عاجزی اور سستی سے، بزدلی اور بڑھاپے کی بدترین حدود میں پہنچ جانے سے اور میں تیری پناہ مانگتا ہوں زندگی اور موت کے فتنوں سے اور میں تیری پناہ مانگتا ہوں قبر کے عذاب سے"۔

باب ۷۱ مَنْ حَدَّثَ بِمَشَاهِدِهٖ فِي الْحَرْبِ۔ قَالَهٗ أَبُوْ عُثْمَانَ عَنْ سَعْدٍ ؕ

۸۹۔ **حَدَّثَنَا** قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا حَاتِمٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يُوْسُفَ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ صَحِبْتُ طَلْحَةَ بْنَ عُبَيْدِ اللهِ وَسَعْدًا وَالْمِقْدَادَ بْنَ الْأَسْوَدِ وَعَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ رض فَمَا سَمِعْتُ أَحَدًا مِنْهُمْ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا أَنِّيْ سَمِعْتُ طَلْحَةَ يُحَدِّثُ عَنْ يَوْمِ أُحُدٍ ؕ

باب ۷۲ وُجُوْبِ النَّفِيْرِ وَمَا يَجِبُ مِنَ الْجِهَادِ وَالنِّيَّةِ وَقَوْلِهٖ انْفِرُوْا خِفَافًا وَّثِقَالًا وَّجَاهِدُوْا بِأَمْوَالِكُمْ وَأَنْفُسِكُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللهِ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝ لَوْ كَانَ عَرَضًا قَرِيْبًا وَّسَفَرًا قَاصِدًا لَّاتَّبَعُوْكَ وَلٰكِنْ بَعُدَتْ عَلَيْهِمُ الشُّقَّةُ وَسَيَحْلِفُوْنَ بِاللهِ الْآيَةَ وَقَوْلِهٖ يٰأَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَا لَكُمْ إِذَا قِيْلَ لَكُمُ انْفِرُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللهِ اثَّاقَلْتُمْ إِلَى الْأَرْضِ أَرَضِيْتُمْ بِالْحَيٰوةِ الدُّنْيَا مِنَ الْاٰخِرَةِ إِلٰى قَوْلِهٖ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ يُذْكَرُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ انْفِرُوْا ثُبَاتٍ سَرَايَا مُتَفَرِّقِيْنَ يُقَالُ أَحَدُ الثُّبَاتِ ثُبَةٌ ؕ

۷۱۔ جو شخص اپنے جنگ کے مشاہدات بیان کرے۔ ابن عثمان نے سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے اسے بیان کیا ہے۔

۸۹۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے حاتم نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن یوسف نے، ان سے سائب بن یزید رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ میں طلحہ بن عبید اللہ، سعد بن ابی وقاص، مقداد بن اسود اور عبد الرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہم کی صحبت میں بیٹھا ہوں لیکن میں نے کسی کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے روایت بیان کرتے نہیں سنا، البتہ طلحہ رضی اللہ عنہ سے سنا کہ وہ احد کی جنگ کے متعلق بیان کرتے تھے۔

۷۲۔ نیک نیتی کے ساتھ جہاد کے لیے نکلنا واجب ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد "نکل پڑو ہلکے اور بوجھل اور جہاد کرو اپنے مال سے اور اپنی جان سے اللہ کی راہ میں۔ یہ بہتر ہے تمہارے حق میں اگر تم علم رکھتے ہو، اگر کچھ مال لگے ہاتھ مل جانے والا ہوتا اور سفر بھی معمولی ہوتا تو یہ لوگ (منافقین) ضرور آپ کے ساتھ ہو لیتے ہیں لیکن انھیں مسافت ہی دور دراز معلوم ہوئی اور یہ لوگ عنقریب اللہ کی قسم کھا جائیں گے" الآیۃ۔ اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اے ایمان والو تمھیں کیا ہو گیا ہے کہ جب تم سے کہا جاتا ہے کہ نکلو اللہ کی راہ میں تو تم زمین سے لگے جاتے ہو۔ کیا تم دنیا کی زندگی پر بمقابلہ آخرت کے راضی ہو گئے۔ سو دنیا کی زندگی کا سامان سو دنیا کی زندگی کا سامان تو آخرت کی زندگی کے مقابلے میں بہت ہی قلیل شے ہے۔ اللہ کے ارشاد، اور اللہ ہر شے پر قادر ہے" تک۔ ابن عباس رض سے (پہلی آیت کی تفسیر میں) منقول ہے کہ جماعتیں بنا کر گروہ در گروہ جہاد کے لیے نکلو، کہا جاتا ہے کہ ثبات کا واحد ثبہ ہے۔

ؔ دونوں آیتیں غزوہ تبوک سے متعلق ہیں۔ تبوک مدینہ کے شمال میں شام کی سرحد پر ایک مقام کا نام ہے۔ مدینہ منورہ سے تبوک کی مسافت منزلوں کی تھی شام پر اس وقت میسحوں کی حکومت تھی، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ حنین سے فارغ ہو کر مدینہ واپس ہوئے تو آپ کو اطلاع ملی کہ کچھ فوجیں تبوک میں جمع ہو رہی ہیں اور مدینہ پر حملہ کرنے کی تیاریوں میں معروف ہیں۔ آپ نے خود ہی بڑھ کر مقابلہ کرنا چاہا۔ چنانچہ تیس ہزار کی جمعیت آپ کے ساتھ ہو گئی لیکن موسم شدید گرمی کا تھا، فصل کے پکنے اور کٹنے کا زمانہ تھا جس پر مدینہ کی معیشت بڑی حد تک منحصر تھی۔ ایک طرف تو مقابلہ ایک باقاعدہ فوج سے تھا اور وہ بھی اپنے وقت کی بڑی سلطنت کی فوج تھی اور مسافت بھی دور دراز، قدرۃ بعضوں کی ہمتیں جواب دے گئیں اور منافقین تو خوب خوب رنگ لائے، پھر بھی جب لشکر کفار کو حالات کی ناموافقت کے باوجود مسلمانوں کی اس مستعدی کا علم ہوا تو خود ہی ان کے حوصلے پست ہو گئے اور انھیں جرأت لشکر کشی کی نہ ہوئی۔ لشکر اسلام ایک مدت تک انتظار کے بعد واپس چلا آیا۔

۹۰ ۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنِي مَنْصُورٌ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ طَاؤُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَ الْفَتْحِ لَا هِجْرَةَ بَعْدَ الْفَتْحِ وَلٰكِنْ جِهَادٌ وَّنِيَّةٌ وَّإِذَا اسْتُنْفِرْتُمْ فَانْفِرُوا ؛

۹۰ ۔ ہم سے عمرو بن علی نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے منصور نے حدیث بیان کی، ان سے مجاہد نے، ان سے طاؤس نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے موقعہ پر فرمایا تھا کہ فتح ہونے کے بعد (آپ مکہ سے مدینہ کے لیے) ہجرت باقی نہیں رہی ہے۔ کیونکہ مکہ بھی مسلمانوں کی سلطنت کے تحت آگیا ہے، لیکن خلوص نیت کے ساتھ جہاد اب بھی باقی ہے، اس لیے جب کہیں جہاد کے لیے بلایا جائے تو فوراً تیار ہو جاؤ۔

باب ۷۳ الْكَافِرُ يَقْتُلُ الْمُسْلِمَ ثُمَّ يُسْلِمُ فَيُسَدِّدُ بَعْدُ وَيُقْتَلُ ؛

۷۳ ۔ ایک کافر مسلمان کو شہید کرنے کے بعد اسلام لاتا ہے اسلام پر ثابت قدم رہتا ہے اور پھر خود (اللہ کے راستے میں) شہید ہوتا ہے۔

۹۱ ۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَضْحَكُ اللّٰهُ إِلَى رَجُلَيْنِ يَقْتُلُ أَحَدُهُمَا الْآخَرَ يَدْخُلَانِ الْجَنَّةَ يُقَاتِلُ هٰذَا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فَيُقْتَلُ ثُمَّ يَتُوبُ اللّٰهُ عَلَى الْقَاتِلِ فَيُسْتَشْهَدُ ؛

۹۱ ۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انھیں مالک نے خبر دی انھیں ابوالزناد نے انھیں عرج نے اور انھیں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ تعالیٰ ایسے دو اشخاص پر مسکرا پڑتا ہے کہ ان میں سے ایک نے دوسرے کو قتل کیا تھا اور پھر دونوں جنت میں داخل ہوتے ہیں پہلا اللہ کے راستے میں جنگ میں شریک ہوتا ہے اور شہید کر دیا جاتا ہے (اس لیے جنت میں جاتا ہے) اس کے بعد اللہ تعالیٰ قاتل کی توبہ قبول کر لیتا ہے (یعنی قاتل مسلمان ہو جاتا ہے) اور وہ بھی شہید ہوتا ہے۔[1]

۹۲ ۔ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ قَالَ أَخْبَرَنِي عَنْبَسَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض قَالَ أَتَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بِخَيْبَرَ بَعْدَ مَا افْتَتَحُوهَا فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَسْهِمْ لِي فَقَالَ بَعْضُ بَنِي سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ لَا تُسْهِمْ لَهُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ هٰذَا قَاتِلُ ابْنِ قَوْقَلٍ فَقَالَ ابْنُ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ وَاعَجَبًا لِوَبْرٍ تَدَلّٰى عَلَيْنَا

۹۲ ۔ ہم سے حمیدی نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے زہری نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھے عنبسہ بن سعید نے خبر دی اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ خیبر میں پڑاؤ ڈالے ہوئے تھے۔ خیبر فتح ہو چکا تھا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! (صلی اللہ علیہ وسلم) میرا بھی مال غنیمت میں حصہ لگائیے۔ سعید بن العاص کے صاحبزادے (ابان بن سعید رضی اللہ عنہ) نے کہا، یا رسول اللہ! ان کا حصہ نہ لگائیے اس پر ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بولے کہ یہ شخص تو ابن قوقل (نعمان بن مالک رض) کا قاتل ہے (احد کی لڑائی میں) ابان بن سعید رضی اللہ عنہ نے کہا، کتنی عجیب بات ہے ایک وبر

[1] یعنی ضابطہ تو یہ ہے کہ قاتل اور مقتول ایک ساتھ جنت یا جہنم میں جمع نہ ہوں گے، اگر مقتول اور شہید (اللہ کے راستے میں ہوا ہے) تو یقیناً ایسے انسان کا قاتل جہنم میں جائے گا لیکن خداوند قادر و توانا خود اپنی قدرت کے عجائبات ملاحظہ فرماتا ہے اور اسے ہنسی آجاتی ہے، ایک شخص نے کافروں کی طرف سے لڑتے ہوئے ایک مسلمان مجاہد کو شہید کر دیا پھر خدا کی قدرت کہ اسے بھی ایمان کی دولت نصیب ہوئی اور اس کے بعد وہ مسلمانوں کی طرف سے لڑتے ہوئے شہید ہوتا ہے اور اس طرح قاتل اور مقتول دونوں جنت میں داخل کیے جاتے ہوں اور خداوند قدوس جب اپنی قدرت کا یہ عجوبہ دیکھتا ہے تو اسے خود ہی ہنسی آجاتی ہے۔

مِنْ قَدُومِ ضَأْنٍ يَنْعَى عَلَيَّ قَتْلَ رَجُلٍ مُسْلِمٍ أَكْرَمَهُ اللهُ عَلَى يَدَيَّ وَلَمْ يُهِنِّي عَلَى يَدَيْهِ فَقَالَ لَا أَدْرِي أَسْهَمَ لَهُ أَمْ لَمْ يُسْهِمْ لَهُمْ قَالَ سُفْيَانُ وَحَدَّثَنِيهِ السَّعِيدِيُّ عَنْ جَدِّهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ السَّعِيدِيُّ عَمْرُو بْنُ يَحْيَى بْنِ سَعِيدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ ۔

رآئی سے چھوٹا ایک عرب کا جانور جس کی دم اور کان چھوٹے چھوٹے ہوتے ہیں) جو ضان پہاڑی سے آنے والوں کے ساتھ اُتر آیا ہے۔ مجھ پر ایک مسلمان کے قتل کا عیب لگاتا ہے کہ جسے اللہ تعالیٰ نے میرے ہاتھوں عزت دی اور مجھے اس کے ہاتھوں ذلیل ہونے سے بچا لیا۔ عنبسہ نے بیان کیا کہ اب مجھے یہ نہیں معلوم کہ حضور اکرم ؐ نے ان کا بھی حصہ لگایا یا نہیں۔ سفیان نے بیان کیا کہ مجھ سے سعیدی نے اپنے دادا کے واسطے سے حدیث بیان کی اور انھوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے ابو عبد اللہ (امام بخاری رحمہ اللہ) نے کہا کہ سعیدی سے مراد عمرو بن یحییٰ بن سعید بن عمرو بن سعید بن عاص ہیں۔

باب ۷۴ مَنِ اخْتَارَ الْغَزْوَ عَلَى الصَّوْمِ

۷۴ - جس نے روزے پر غزوے کو ترجیح دی۔

۹۳ - حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ الْبُنَانِيُّ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ كَانَ أَبُو طَلْحَةَ لَا يَصُومُ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَجْلِ الْغَزْوِ فَلَمَّا قُبِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ أَرَهُ مُفْطِرًا إِلَّا يَوْمَ فِطْرٍ أَوْ أَضْحَى ۔

۹۳ - ہم سے آدم نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے ثابت بنانی نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سُنا انھوں نے بیان کیا کہ ابو طلحہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں غزوات میں شرکت کے خیال سے روزے (نفلی) نہیں رکھتے تھے، لیکن آپ کی وفات کے بعد میں نے انھیں عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے سوا روزے کے بغیر نہیں دیکھا۔

باب ۷۵ الشَّهَادَةُ سَبْعٌ سِوَى الْقَتْلِ ۔

۷۵ - قتل کے علاوہ بھی شہادت کی سات صورتیں ہیں۔

۹۴ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الشُّهَدَاءُ خَمْسَةٌ الْمَطْعُونُ وَالْمَبْطُونُ وَالْغَرِقُ وَصَاحِبُ الْهَدْمِ وَالشَّهِيدُ فِي سَبِيلِ اللهِ ۔

۹۴ - ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انھیں مالک نے خبر دی انھیں سمی نے، انھیں ابو صالح نے اور انھیں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، شہید پانچ قسم کے ہوتے ہیں۔ طاعون کی بیماری میں ہلاک ہونے والا، پیٹ کی بیماری میں ہلاک ہونے والا، ڈوب کر مرجانے والا دب کر مرجانے والا، اور اللہ کے راستے میں شہادت پانے والا۔[1]

۹۵ - حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ أَخْبَرَنَا عَاصِمٌ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيرِينَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الطَّاعُونُ شَهَادَةٌ لِكُلِّ مُسْلِمٍ ۔

۹۵ - ہم سے بشر بن محمد نے حدیث بیان کی، انھیں عبد اللہ نے خبر دی، انھیں عاصم نے خبر دی، انھیں حفصہ بنت سیرین نے اور انھیں، انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ طاعون ہر مسلمان کے لیے شہادت ہے۔

باب ۷۶ قَوْلِ اللهِ تَعَالَى لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ غَيْرُ أُولِي

۷۶ - اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ "مسلمانوں کے وہ افراد جو کسی عذر واقعی کے بغیر غزوہ کے موقع پر اپنے گھروں میں آ بیٹھے رہے، یہ لوگ اللہ کے

[1] احادیث مختلف ہیں بعض میں شہادت کی سات قسموں کا بصراحت ذکر ہے اور مصنف رحمہ اللہ نے عنوان انھیں احادیث کے پیش نظر لگایا ہے لیکن چونکہ یہ احادیث بیان کی شرائط پر پوری نہیں اترتی تھیں اس لیے انھیں عنوان کے تحت نہ لا سکے۔ مقصد یہ ہے کہ شہادت صرف جہاد کرتے ہوئے قتل ہو جانے پر ہی منحصر نہیں ہے بلکہ اس کی مختلف صورتیں ہیں۔ یہ بات دوسری ہے کہ اللہ کے راستے میں جہاد کرتے ہوئے شہادت پانے کا درجہ بہت اعلیٰ وارفع ہے۔

الضَّرَرِ وَالْمُجَاهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ. فَضَّلَ اللّٰهُ الْمُجَاهِدِيْنَ بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ عَلَى الْقَاعِدِيْنَ دَرَجَةً وَكُلًّا وَّعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰى وَفَضَّلَ اللّٰهُ الْمُجَاهِدِيْنَ عَلَى الْقَاعِدِيْنَ - اِلٰى قَوْلِهٖ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ٥

راستے میں اپنے مال اور اپنی جان کی قربانی دے کر جہاد کرنے والوں کے برابر نہیں ہو سکتے. اللہ تعالیٰ نے اپنے مال اور جان کے ذریعہ جہاد کرنے والوں کو بیٹھے رہنے والوں پر ایک درجہ فضیلت دی ہے یوں اللہ تعالیٰ کا اچھا اچھا وعدہ سب کے ساتھ ہے اور اللہ تعالیٰ نے مجاہدوں کو بیٹھنے والوں پر فضیلت دی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے ارشاد غفوراً رحیماً تک۔

۹۶ - حَدَّثَنَا اَبُوالْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ رض يَقُوْلُ لَمَّا نَزَلَتْ لَا يَسْتَوِى الْقَاعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ دَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْدًا فَجَاءَ بِكَتِفٍ فَكَتَبَهَا وَشَكَا ابْنُ اُمِّ مَكْتُوْمٍ ضَرَارَتَهٗ فَنَزَلَتْ لَا يَسْتَوِى الْقَاعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ غَيْرُ اُولِى الضَّرَرِ ٥

۹۶ - ہم سے ابوالولید نے حدیث بیان کی، ان سے سعید نے حدیث بیان کی، ان سے ابو اسحٰق نے بیان کیا کہ میں نے براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے سنا آپ فرماتے تھے کہ جب آیت لَا يَسْتَوِى الْقَاعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ الخ (ترجمہ اوپر گذر چکا) نازل ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زید بن ثابت رضی اللہ عنہ (کاتب وحی) کو بلایا۔ آپ ایک چوڑی ہڈی[1] لے کر حاضر ہوئے اور اس آیت کو لکھا اور ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ نے جب آپ سے نابینا ہونے کی شکایت کی تو آیت غیر اولی الضرر کے اضافہ کے ساتھ یوں نازل ہوئی لَا يَسْتَوِى الْقَاعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ غَيْرُ اُولِى الضَّرَرِ۔

۹۷ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ الزُّهْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنِيْ صَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ اَنَّهٗ قَالَ رَاَيْتُ مَرْوَانَ بْنَ الْحَكَمِ جَالِسًا فِي الْمَسْجِدِ فَاَقْبَلْتُ حَتّٰى جَلَسْتُ اِلٰى جَنْبِهٖ فَاَخْبَرَنَا اَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ اَخْبَرَهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمْلٰى عَلَيْهِ لَا يَسْتَوِى الْقَاعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُجَاهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ قَالَ فَجَاءَهُ ابْنُ اُمِّ مَكْتُوْمٍ وَهُوَ يُمِلُّهَا عَلَيَّ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَوْ اَسْتَطِيْعُ الْجِهَادَ لَجَاهَدْتُ وَكَانَ رَجُلًا اَعْمٰى فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى عَلٰى رَسُوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفَخِذُهٗ عَلٰى فَخِذِيْ فَثَقُلَتْ عَلَيَّ حَتّٰى خِفْتُ اَنْ تُرَضَّ

۹۷ - ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم بن سعد زہری نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے صالح بن کیسان نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے، ان سے سہل بن سعد زہری رضی اللہ عنہ نے، انھوں نے بیان کیا کہ میں نے مروان بن حکم (خلیفہ اور اس وقت کے) کو مسجد نبوی میں بیٹھے ہوئے دیکھا تو ان کے قریب گیا اور پہلو میں بیٹھ گیا، پھر انھوں نے ہمیں خبر دی کہ زید بن ثابت انصاری رضی اللہ عنہ نے انھیں خبر دی تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں یہ آیت لکھوائی لا یستوی القاعدون من المومنین والمجاھدون فی سبیل اللہ، انھوں نے بیان کیا کہ پھر ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ آئے اور حضور اکرمؐ اس وقت مجھ سے آیت لکھوا رہے تھے، انھوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! اگر مجھ میں جہاد کی استطاعت ہوتی تو میں بھی جہاد میں شریک ہوتا، وہ نابینا تھے۔ اس پر اللہ تبارک و تعالیٰ نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی نازل کی، اس وقت حضور اکرمؐ کی ران میری ران پر تھی (آپؐ وحی کی شدت کی وجہ سے) آپؐ کی ران کا اتنا بوجھ محسوس ہوا کہ مجھے ڈر ہو گیا تھا کہ کہیں میری ران پھٹ نہ جائے۔ اس کے بعد

[1] اس دور میں چونکہ کاغذ کا وجود نہیں تھا اس لیے ہڈی یا اور بہت سی چیزوں پر خاص طریقے استعمال کرنے کے بعد اس طرح لکھا جاتا تھا کہ صاف پڑھا جایا کرتا تھا اور کتابت بھی ایک طویل زمانہ تک باقی رہتی تھی۔

فَخِذِي ثُمَّ سُرِّيَ عَنْهُ فَأَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ غَيْرُ أُولِي الضَّرَرِ ؎

بَابُ ۷۷ الصَّبْرِ عِنْدَ الْقِتَالِ ؎

۹۸ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مُعٰوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحٰقَ مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ، عَنْ سَالِمٍ أَبِي النَّضْرِ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ أَبِي أَوْفٰى كَتَبَ فَقَرَأْتُهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا لَقِيتُمُوهُمْ فَاصْبِرُوا ؎

بَابُ ۷۸ التَّحْرِيضِ عَلَى الْقِتَالِ - وَقَوْلِهٖ تَعَالٰى حَرِّضِ الْمُؤْمِنِينَ عَلَى الْقِتَالِ ؎

۹۹ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مُعٰوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحٰقَ عَنْ حُمَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ خَرَجَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْخَنْدَقِ فَإِذَا الْمُهَاجِرُونَ وَالْأَنْصَارُ يَحْفِرُونَ فِي غَدَاةٍ بَارِدَةٍ فَلَمْ يَكُنْ لَهُمْ عَبِيدٌ يَعْمَلُونَ ذٰلِكَ لَهُمْ فَلَمَّا رَأَى مَا بِهِمْ مِنَ النَّصَبِ وَالْجُوعِ قَالَ: اللّٰهُمَّ إِنَّ الْعَيْشَ عَيْشُ الْآخِرَةِ

فَاغْفِرْ لِلْأَنْصَارِ وَالْمُهَاجِرَةِ

فَقَالُوا مُجِيبِينَ لَهُ ؎

نَحْنُ الَّذِينَ بَايَعُوا مُحَمَّدًا

عَلَى الْجِهَادِ مَا بَقِينَا أَبَدًا

بَابُ ۷۹ حَفْرِ الْخَنْدَقِ ؎

۱۰۰ - حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ عَنْ أَنَسٍ قَالَ جَعَلَ الْمُهَاجِرُونَ وَالْأَنْصَارُ يَحْفِرُونَ الْخَنْدَقَ حَوْلَ الْمَدِينَةِ وَيَنْقُلُونَ التُّرَابَ عَلَى مُتُونِهِمْ وَيَقُولُونَ:

نَحْنُ الَّذِينَ بَايَعُوا مُحَمَّدًا ؎ عَلَى الْإِسْلَامِ مَا بَقِينَا أَبَدًا

وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُجِيبُهُمْ وَيَقُولُ:

اللّٰهُمَّ إِنَّهُ لَا خَيْرَ إِلَّا خَيْرُ الْآخِرَةِ

فَبَارِكْ فِي الْأَنْصَارِ وَالْمُهَاجِرَةِ ؎

وہ کیفیت آپ سے ختم ہوئی تو اللہ عزوجل نے آیت "غیر اولی الضرر" نازل فرمائی۔

۷۷ - جنگ کے موقع پر صبر و استقامت۔

۹۸ - ہم سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے معاویہ بن عمرو نے حدیث بیان کی، ان سے ابو اسحٰق موسیٰ بن عقبہ نے حدیث بیان کی، ان سے سالم بن نضر نے کہ عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ نے (عمر بن عبیداللہ کو) لکھا اور میں نے تحریر پڑھی کہ آپ نے فرمایا ہے "جب تمہاری کفار سے (جنگ میں) مڈبھیڑ ہو تو صبر و استقامت سے کام لو"۔

۷۸ - جہاد کی ترغیب - اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ "مسلمانوں کو جہاد کے لیے تیار کیجیے"۔

۹۹ - ہم سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے معاویہ بن عمرو نے حدیث بیان کی، ان سے ابو اسحٰق نے حدیث بیان کی، ان سے حمید نے بیان کیا، کہ میں نے انس رضی اللہ عنہ سے سنا۔ وہ بیان کرتے تھے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم (غزوہ خندق شروع ہونے سے کچھ پہلے جب خندق کی کھدائی ہو رہی تھی) خندق کی طرف تشریف لائے۔ آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ مہاجرین اور انصار رضوان اللہ علیہم اجمعین سردی کے باوجود صبح ہی صبح خندق کھودنے میں مشغول ہیں۔ ان کے پاس غلام بھی نہیں تھے جو ان کی اس کھدائی میں مدد کرتے۔ جب حضور اکرم نے ان کی تھکن اور بھوک کو دیکھا تو آپ نے دعا فرمائی۔ "اے اللہ زندگی تو بس آخرت ہی کی زندگی ہے پس انصار اور مہاجرین کی آپ مغفرت فرمائیے۔ صحابہؓ نے اس کے جواب میں کہا "ہم وہ ہیں، جنھوں نے محمد کے ساتھ اس وقت تک جہاد کرنے کا عہد کیا ہے جب تک ہماری جان میں جان ہے"، (صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم)

۷۹ - خندق کی کھدائی

۱۰۰ - ہم سے ابو معمر نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالوارث نے حدیث بیان کی ان سے عبدالعزیز نے حدیث بیان کی اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ (جب تمام عرب کے مدینہ منورہ پر حملہ کا خطرہ ہوا تو) مدینہ کے اردگرد مہاجرین و انصار خندق کھودنے میں مشغول ہو گئے۔ مٹی اپنی پشت پر لاد لاد کر منتقل کرتے تھے اور (یہ رجز) پڑھتے تھے "ہم وہ ہیں جنھوں نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پر اس وقت تک اسلام کے لیے بیعت کی جب تک ہماری جان میں جان ہے"۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے اس رجز کے جواب میں یہ دعا فرماتے "اے اللہ آخرت کی بھلائی کے سوا اور کوئی بھلائی نہیں پس آپ انصار اور مہاجرین کو برکت عطا فرمائیے"

١٠١ - حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِي اِسْحٰقَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْقُلُ وَيَقُولُ:

"لَوْلَا اَنْتَ مَا اهْتَدَيْنَا"

١٠٢ - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِي اِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ رَاَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْاَحْزَابِ يَنْقُلُ التُّرَابَ وَقَدْ وَارَى التُّرَابُ بَيَاضَ بَطْنِهِ وَهُوَ يَقُولُ:

لَوْلَا اَنْتَ مَا اهْتَدَيْنَا ✽ وَلَا تَصَدَّقْنَا وَلَا صَلَّيْنَا

فَاَنْزِلَ السَّكِينَةَ عَلَيْنَا ✽ وَثَبِّتِ الْاَقْدَامَ اِنْ لَاقَيْنَا

اِنَّ الْاُولٰى قَدْ بَغَوْا عَلَيْنَا ✽ اِذَا اَرَادُوا فِتْنَةً اَبَيْنَا

بَابٌ ٨٠ مَنْ حَبَسَهُ الْعُذْرُ عَنِ الْغَزْوِ

١٠٣ - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ اَنَّ اَنَسًا حَدَّثَهُمْ قَالَ رَجَعْنَا مِنْ غَزْوَةِ تَبُوكَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ هُوَ ابْنُ زَيْدٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِي غَزَاةٍ فَقَالَ اِنَّ اَقْوَامًا بِالْمَدِينَةِ خَلْفَنَا مَا سَلَكْنَا شِعْبًا وَلَا وَادِيًا اِلَّا وَهُمْ مَعَنَا فِيهِ حَبَسَهُمُ الْعُذْرُ وَقَالَ مُوسٰى حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ مُوسَى بْنِ اَنَسٍ عَنْ اَبِيهِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ الْاَوَّلُ اَصَحُّ

بَابٌ ٨١ فَضْلِ الصَّوْمِ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ

١٠٤ - حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ

١٠١ - ہم سے ابوالولید نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابو اسحاق نے، انھوں نے براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے سُنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم (خندق کھودتے ہوئے) مٹی منتقل کر رہے تھے اور فرما رہے تھے "اے اللہ اگر آپ ہدایت نہ فرماتے تو ہمیں ہدایت نصیب نہ ہوتی"۔

١٠٢ - ہم سے حفص بن عمر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی ان سے ابو اسحٰق نے اور ان سے براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو غزوہ احزاب (خندق) کے موقع پر دیکھا کہ آپ مٹی (جو کھودنے کی وجہ سے نکلتی تھی) منتقل کر رہے تھے مٹی سے آپ کے پیٹ کی سفیدی چھپ گئی تھی اور آپ فرما رہے تھے "اے اللہ! اگر آپ نہ ہوتے تو ہمیں ہدایت نصیب نہ ہوتی۔ اور ہم صدقہ کرتے نہ نماز پڑھتے، آپ ہم پر سکون و اطمینان نازل فرما دیجئے۔ اور اگر دشمنوں سے مڈبھیڑ ہو تو ہمیں ثابت قدمی عطا فرمایئے جن لوگوں نے ہم پر ظلم کیا ہے جب وہ کوئی فتنہ بپا کرنا چاہتے ہیں تو ہم ان کی نہیں مانتے۔

٨٠ - جو شخص کسی عذر کی وجہ سے غزوے میں شریک نہ ہو سکا۔

١٠٣ - ہم سے احمد بن یونس نے حدیث بیان کی، ان سے زہیر نے حدیث بیان کی، ان سے حمید نے حدیث بیان کی اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوہ تبوک سے واپس ہوئے۔ (مصنفؒ حدیث کی دوسری سند بیان کرتے ہیں) ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے حماد نے حدیث بیان کی، یہ زید کے صاحبزادے ہیں، ان سے حمید نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک غزوے پر تھے تو آپ نے فرمایا کہ کچھ لوگ مدینہ میں ہمارے پیچھے رہ گئے ہیں، لیکن ہم کسی بھی گھاٹی یا وادی میں (جہاد کے لیے) چلیں وہ (معنوی طور پر) ہمارے ساتھ ہیں کہ وہ صرف عذر کی وجہ سے ہمارے ساتھ نہیں آ سکے ہیں۔ اور موسیٰ نے بیان کیا کہ ہم سے حماد نے حدیث بیان کی، ان سے حمید نے، ان سے موسیٰ بن انس نے اور ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابو عبد اللہ (امام مصنف رح) کہتا ہے کہ پہلی سند زیادہ صحیح ہے۔

٨١ - اللہ تعالیٰ کے راستے میں روزہ رکھنے کی فضیلت۔

١٠٤ - ہم سے اسحاق بن نصر نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الرزاق نے حدیث بیان کی، انھیں ابن جریج نے خبر دی کہ مجھے یحییٰ بن سعید اور سہیل بن ابی صالح نے

وَسُهَيْلُ بْنُ أَبِي صَالِحٍ أَنَّهُمَا سَمِعَا النُّعْمَانَ بْنَ أَبِي عَيَّاشٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ صَامَ يَوْمًا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ بَعَّدَ اللّٰهُ وَجْهَهُ عَنِ النَّارِ سَبْعِينَ خَرِيفًا ؞

بابٌ ۸۲ فَضْلِ النَّفَقَةِ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ ؞

۱۰۵ - حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَنْفَقَ زَوْجَيْنِ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ دَعَاهُ خَزَنَةُ الْجَنَّةِ كُلُّ خَزَنَةِ بَابٍ أَيْ فُلُ هَلُمَّ قَالَ أَبُو بَكْرٍ يَا رَسُولَ اللّٰهِ ذَاكَ الَّذِي لَا تَوَى عَلَيْهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لَأَرْجُو أَنْ تَكُونَ مِنْهُمْ ؞

۱۰۶ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ حَدَّثَنَا هِلَالٌ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ إِنَّمَا أَخْشَى عَلَيْكُمْ مِنْ بَعْدِي مَا يُفْتَحُ عَلَيْكُمْ مِنْ بَرَكَاتِ الْأَرْضِ ثُمَّ ذَكَرَ زَهْرَةَ الدُّنْيَا فَبَدَأَ بِإِحْدَاهُمَا وَثَنَّى بِالْأُخْرَى فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَوَيَأْتِي الْخَيْرُ بِالشَّرِّ فَسَكَتَ عَنْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْنَا يُوحَى إِلَيْهِ وَسَكَتَ النَّاسُ كَأَنَّ عَلَى رُءُوسِهِمُ الطَّيْرَ ثُمَّ إِنَّهُ مَسَحَ عَنْ وَجْهِهِ الرُّحَضَاءَ فَقَالَ أَيْنَ السَّائِلُ آنِفًا أَوَخَيْرٌ هُوَ ثَلَاثًا إِنَّ الْخَيْرَ لَا يَأْتِي إِلَّا بِالْخَيْرِ وَإِنَّهُ كُلَّمَا يُنْبِتُ الرَّبِيعُ مَا يَقْتُلُ حَبَطًا أَوْ يُلِمُّ إِلَّا آكِلَةَ الْخَضِرِ أَكَلَتْ حَتَّى إِذَا امْتَلَأَتْ خَاصِرَتَاهَا اسْتَقْبَلَتِ الشَّمْسَ فَثَلَطَتْ وَبَالَتْ ثُمَّ رَتَعَتْ وَإِنَّ هٰذَا الْمَالَ خَضِرَةٌ

خدری، ان دونوں حضرات نے نعمان بن ابی عیاش سے سنا، انھوں نے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے، آپ نے بیان فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ فرماتے تھے کہ جس نے اللہ تعالیٰ کے راستے میں[1] (جہاد کرتے ہوئے) ایک دن بھی روزہ رکھا، اللہ تعالیٰ اسے جہنم سے ستر سال تک محفوظ رکھے گا۔

۸۲ - اللہ کے راستے میں خرچ کرنے کی فضیلت۔

۱۰۵ - ہم سے سعد بن حفص نے حدیث بیان کی، ان سے شیبان نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے، ان سے ابوسلمہ نے اور انھوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس شخص نے اللہ کے راستے میں ایک جوڑا (کسی چیز کا) خرچ کیا تو اسے جنت کے داروغہ بلائیں گے، جنت کے ہر دروازے کا داروغہ (اپنی طرف بلائے گا) کہ اے فلاں، اس دروازے سے آئیے اس پر ابوبکر رض بولے، یا رسول اللہ! پھر تو اس شخص کو کوئی خوف نہیں رہیگا آں حضورؐ نے ارشاد فرمایا کہ مجھے امید ہے کہ تم بھی اُنھیں میں سے ہوگے۔

۱۰۶ - ہم سے محمد بن سنان نے حدیث بیان کی، ان سے فلیح نے حدیث بیان کی، ان سے ہلال نے حدیث بیان کی، ان سے عطاء بن یسار نے اور ان سے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر تشریف لائے اور ارشاد فرمایا میرے بعد تم پر دنیا کی جو برکتیں کھول دی جائیں گی میں تمھارے بارے میں اس سے خوفزدہ ہوں (کہ کہیں تم اس میں مبتلا نہ ہو جاؤ) اس کے بعد آپ نے دنیا کی رنگینیوں کا ذکر کیا، پہلے دنیا کی برکات کا ذکر کیا پھر اس کی رنگینیوں کا بیان کیا۔ اتنے میں ایک صحابی کھڑے ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ! کیا بھلائی برائی پیدا کردیگی؟ حضورؐ اس پر تھوڑی دیر کے لیے خاموش ہوگئے، ہم نے سمجھا کہ آپ پر وحی نازل ہو رہی ہے، سب لوگ خاموش ہوگئے، جیسے ان کے سروں پر پرندے ہوں۔ (یعنی سارا ماحول ساکت وصامت تھا) اس کے بعد آپ نے چہرۂ مبارک سے پسینہ صاف کیا اور دریافت فرمایا کہ سوال کرنے والا کہاں ہے؟ کیا یہی (مال اور دنیا کی برکات) خیر ہے؟ تین مرتبہ آپ نے یہی جملہ فرمایا پھر ارشاد فرمایا) بلاشبہ حقیقی خیر کے برگ وبار جب بھی سامنے آئیں گے تو وہ خیر ہی ہوں گے لیکن کھیتوں میں جو ہریالی اگتی ہے تو وہ کبھی کبھی (چرنے والے جانوروں کے لیے پیٹ زیادہ بھر جانے کی وجہ سے ہلاکت کا باعث بھی ہو جاتی ہے یا انھیں ہلاکت کے قریب کردیتی ہے) البتہ ہریالی چرنے والے جو جانور اس طرح چرتے ہوں کہ جب ان کے دونوں کوکھ بھر جائیں تو وہ سورج کی طرف منہ کرکے جگالی کرلیں اور چری کو لید اور پیشاب کی صورت

[1] فی سبیل اللہ جس کا ترجمہ ہم نے "اللہ کے راستے میں" کیا ہے۔ اس سے مراد امام بخاری رح کے نزدیک قرآن وحدیث میں جہاد سے ہے اور ان احادیث میں بھی یہی مراد ہے

خُلْوَةٌ وَ نِعْمَ صَاحِبُ الْمُسْلِمِ لِمَنْ اَخَذَهٗ بِحَقِّهٖ فَجَعَلَهٗ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَ الْيَتَامٰى وَالْمَسَاكِيْنِ وَ مَنْ لَّمْ يَاْخُذْ بِحَقِّهٖ فَهُوَ كَالْاٰكِلِ الَّذِيْ لَا يَشْبَعُ وَ يَكُوْنُ عَلَيْهِ شَهِيْدًا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۔

باب ۸۳ فَضْلِ مَنْ جَهَّزَ غَازِيًا اَوْ خَلَفَهٗ بِخَيْرٍ ۔

۱۰۷ ۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ قَالَ حَدَّثَنِيْ يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنِيْ بُسْرُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ زَيْدُ بْنُ خَالِدٍ رض اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ جَهَّزَ غَازِيًا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَقَدْ غَزَا وَمَنْ خَلَفَ غَازِيًا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِخَيْرٍ فَقَدْ غَزَا ۔

۱۰۸ ۔ حَدَّثَنَا مُوْسٰى حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ اِسْحَاقَ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَنَسٍ رض اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ يَدْخُلُ بَيْتًا بِالْمَدِيْنَةِ غَيْرَ بَيْتِ اُمِّ سُلَيْمٍ اِلَّا عَلٰى اَزْوَاجِهٖ فَقِيْلَ لَهٗ فَقَالَ اِنِّيْ اَرْحَمُهَا قُتِلَ اَخُوْهَا مَعِيْ ۔

باب ۸۴ التَّحَنُّطِ عِنْدَ الْقِتَالِ ۔

۱۰۹ ۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ مُوْسَى بْنِ اَنَسٍ قَالَ وَذَكَرَ يَوْمَ الْيَمَامَةِ قَالَ اَتٰى اَنَسٌ ثَابِتَ بْنَ قَيْسٍ وَقَدْ حَسَرَ عَنْ فَخِذَيْهِ وَهُوَ يَتَحَنَّطُ فَقَالَ يَا عَمِّ مَا يَحْبِسُكَ اَنْ لَّا تَجِيْءَ قَالَ الْاٰنَ يَا ابْنَ اَخِيْ وَجَعَلَ يَتَحَنَّطُ يَعْنِيْ مِنَ الْحَنُوْطِ ثُمَّ جَاءَ فَجَلَسَ فَذَكَرَ فِيْ

میں نکال دیں اور پھر چرنے لگیں (تو وہ ہلاکت سے محفوظ رہتے ہیں) اسی طرح یہ مال بھی شاداب اور شیریں ہے اور مسلمان کا مال کتنا عمدہ ہے جسے اُس نے حلال طریقوں سے جمع کیا ہو اور پھر اللہ کے راستے میں اسے (جہاد کے لیے) یتیموں کے لیے اور مسکینوں کے لیے وقف کر دیا ہو، لیکن جو شخص مال کو ناجائز طریقوں سے جمع کرتا ہے تو وہ ایک ایسا کھانے والا ہے جو کبھی آسودہ نہیں ہوگا اور وہ مال قیامت کے دن اس کے خلاف گواہ بن کر آئے گا۔

۸۳۔ جس نے کسی غازی کو ساز و سامان سے لیس کیا یا خیرخواہی کے ساتھ اس کے گھر بار کی نگرانی کی۔

۱۰۷۔ ہم سے ابو معمر نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الوارث نے حدیث بیان کی، ان سے حسین نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے یحیٰی نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابو سلمہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے بسر بن سعید نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے زید بن خالد رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے اللہ کی راہ میں غزوہ کرنے والے کو ساز و سامان مہیا کیا گویا وہ غزوہ میں شریک ہوا اور جس نے خیرخواہانہ طریقہ پر غازی کے گھر بار کی نگرانی کی تو گویا وہ بھی خود غزوہ میں شریک ہوا۔

۱۰۸۔ ہم سے موسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے ہمام نے حدیث بیان کی، ان سے اسحاق بن عبد اللہ نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں اُم سُلیم رض (والدہ انس رض) کے گھر کے سوا (اور کسی کے یہاں بکثرت) نہیں جایا کرتے تھے۔ آپ کی ازواج مطہرات کا اس سے استثناء ہے۔ حضور اکرم سے جب اس کے متعلق پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا کہ مجھے اس پر رحم آتا ہے، اس کا بھائی (حرام بن ملحان رضی اللہ عنہ) میرے ساتھ تھا اور وہ شہید کر دیا گیا تھا۔

۸۴۔ جنگ کے موقع پر حنوط ملنا

۱۰۹۔ ہم سے عبد اللہ بن عبد الوہاب نے حدیث بیان کی، ان سے خالد بن حارث نے حدیث بیان کی، ان سے ابن عون نے حدیث بیان کی، ان سے موسیٰ بن انس نے بیان کیا۔ جنگ یمامہ (مسیلمہ کذاب اور مسلمانوں کی لڑائی ابوبکر رض کے عہد خلافت میں) کا وہ ذکر کرتے تھے۔ بیان کیا کہ انس بن مالک رض ثابت بن قیس رض کے یہاں گئے انھوں نے اپنی ران کھول رکھی تھی اور حنوط مل رہے تھے۔ انس رض نے کہا چچا! ابھی تک آپ کیوں نہیں تشریف لائے؟ انھوں نے جواب دیا کہ بیٹے! ابھی آتا ہوں اور وہ حنوط لگانے لگے پھر تشریف لائے اور بیٹھ گئے (مراد صف میں شرکت سے ہے)

الْحَدِيثِ انْكَشَفَ النَّاسُ فَقَالَ هٰكَذَا عَنْ وُجُوهِنَا حَتَّى نُضَارِبَ الْقَوْمَ مَا هٰكَذَا كُنَّا نَفْعَلُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِئْسَ مَا عَوَّدْتُمْ أَقْرَانَكُمْ رَوَاهُ حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ رض ۔

انس رض نے گفتگو کرتے ہوئے مسلمانوں کی طرف کچھ شکست خوردگی کے آثار کا ذکر کیا تو انھوں نے فرمایا کہ ہمارے سامنے سے ہٹ جاؤ تاکہ ہم کافروں سے دست بدست لڑیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہم ایسا کبھی نہیں کرتے تھے (یعنی پہلی صف کے لوگ ڈٹ کر لڑتے تھے اور شکست خوردگی کا ہرگز مظاہرہ نہیں ہونے دیتے تھے) تم نے اپنے دشمنوں کو بہت بُری چیز کا عادی بنا دیا ہے۔ روایت کیا اس کو حماد نے ثابت سے اور انھوں نے انس رضی اللہ عنہ سے۔

بَابُ ۸۵ فَضْلُ الطَّلِيعَةِ ۔

۸۵۔ جاسوس دستہ کی فضیلت

۱۱۰ ـ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَأْتِينِي بِخَبَرِ الْقَوْمِ يَوْمَ الْأَحْزَابِ قَالَ الزُّبَيْرُ أَنَا ثُمَّ قَالَ مَنْ يَأْتِينِي بِخَبَرِ الْقَوْمِ قَالَ الزُّبَيْرُ أَنَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ حَوَارِيًّا وَحَوَارِيَّ الزُّبَيْرُ ۔

۱۱۰۔ ہم سے ابونعیم نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی ان سے محمد بن منکدر نے حدیث بیان کی اور ان سے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگِ احزاب کے موقع پر فرمایا۔ دشمن کے لشکر کی خبر میرے پاس کون لا سکتا ہے؟ زبیر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں۔ آپ نے دوبارہ پوچھا دشمن کے لشکر کی خبر کون لائے گا؟ اس مرتبہ بھی زبیر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں۔ اس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر نبی کے حواری (مخصوص اور قریبی اصحاب) ہوتے ہیں اور میرے حواری زبیر ہیں۔

بَابُ ۸۶ هَلْ يُبْعَثُ الطَّلِيعَةُ وَحْدَهُ ۔

۸۶۔ کیا جاسوسی کے لیے کسی ایک شخص کو تنہا بھیجا جا سکتا ہے؟

۱۱۱ ـ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُنْكَدِرِ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ رض قَالَ نَدَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسَ قَالَ صَدَقَةُ أَظُنُّهُ يَوْمَ الْخَنْدَقِ فَانْتَدَبَ الزُّبَيْرُ ثُمَّ نَدَبَ فَانْتَدَبَ الزُّبَيْرُ ثُمَّ نَدَبَ النَّاسَ فَانْتَدَبَ الزُّبَيْرُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ حَوَارِيًّا وَإِنَّ حَوَارِيَّ الزُّبَيْرُ بْنُ الْعَوَّامِ ۔

۱۱۱۔ ہم سے صدقہ نے حدیث بیان کی، انھیں ابن عیینہ نے خبر دی، ان سے ابن منکدر نے حدیث بیان کی، انھوں نے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے سُنا انھوں نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کو دعوت دی۔ صدقہ (امام بخاری کے استاد) کہتے تھے کہ میرا خیال ہے غزوہ خندق کا واقعہ ہے تو زبیر رضی اللہ عنہ نے اس پر لبیک کہا پھر آپ نے بلایا اور زبیر رضی اللہ عنہ نے لبیک کہا پھر تیسری مرتبہ آپ نے بلایا اور اس مرتبہ بھی زبیر رض نے لبیک کہا۔ اس پر آنحضور نے فرمایا، ہر نبی کے حواری ہوتے ہیں اور میرے حواری زبیر بن عوام ہیں رضی اللہ عنہ۔

بَابُ ۸۷ سَفَرُ الِاثْنَيْنِ ۔

۸۷۔ دو آدمیوں کا سفر

۱۱۲ ـ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا أَبُو شِهَابٍ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ قَالَ انْصَرَفْتُ مِنْ عِنْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَنَا أَنَا وَصَاحِبٌ لِي أَذِّنَا وَأَقِيمَا وَلْيَؤُمَّكُمَا أَكْبَرُكُمَا ۔

۱۱۲۔ ہم سے احمد بن یونس نے حدیث بیان کی، ان سے ابوشہاب نے حدیث بیان کی، ان سے خالد حذاء نے، ان سے ابوقلابہ نے اور ان سے مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے یہاں سے واپس ہوئے تو آپ نے ہم سے فرمایا، ایک میں تھا اور دوسرے میرے ساتھی (دونوں سفر میں جا رہے تھے) کہ ایک اذان دے اور اقامت کہے اور تم دونوں میں جو بڑا ہے وہ نماز پڑھائے۔

بَابُ ۸۸ اَلْخَيْلُ مَعْقُودٌ فِي نَوَاصِيهَا الْخَيْرُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ ‌‌:

۸۸۔ قیامت تک گھوڑے کی پیشانی کے ساتھ خیر و برکت قائم رہے گی۔

۱۱۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ رضؓ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْخَيْلُ فِي نَوَاصِيهَا الْخَيْرُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ ‌:

۱۱۳۔ ہم سے عبد اللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے نافع نے اور ان سے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، قیامت تک گھوڑے کی پیشانی کے ساتھ خیر و برکت قائم رہے گی کیونکہ اس سے جہاد میں کام لیا جاتا رہے گا۔

۱۱۴۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حُصَيْنٍ وَابْنِ أَبِي السَّفَرِ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الْجَعْدِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْخَيْلُ مَعْقُودٌ فِي نَوَاصِيهَا الْخَيْرُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ قَالَ سُلَيْمٰنُ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ تَابَعَهُ مُسَدَّدٌ عَنْ هُشَيْمٍ عَنْ حُصَيْنٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عُرْوَةَ ابْنِ أَبِي الْجَعْدِ ‌:

۱۱۴۔ ہم سے حفص بن عمر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے حصین اور ابن ابی السفر نے، ان سے شعبی نے اور ان سے عروہ بن جعد رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، قیامت تک گھوڑے کی پیشانی کے ساتھ خیر و برکت قائم رہے گی۔ سلیمان نے شعبہ کے واسطہ سے بیان کیا کہ ان سے عروہ بن ابی الجعد رضی اللہ عنہ نے اس روایت کی متابعت (جس میں بجائے ابن الجعد کے ابن ابی الجعد ہے) مسدد نے ہشیم کے واسطہ سے کی، ان سے حصین نے، ان سے شعبی نے اور ان سے عروہ بن ابی الجعد نے۔

۱۱۵۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضؓ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَرَكَةُ فِي نَوَاصِي الْخَيْلِ ‌:

۱۱۵۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے، ان سے ابو التیاح نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، گھوڑے کی پیشانی میں برکت ہے۔

بَابُ ۸۹ اَلْجِهَادُ مَاضٍ مَعَ الْبَرِّ وَالْفَاجِرِ لِقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْخَيْلُ مَعْقُودٌ فِي نَوَاصِيهَا الْخَيْرُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ ‌:

۸۹۔ جہاد کا حکم ہمیشہ باقی رہے گا، خواہ مسلمانوں کا امیر عادل ہو یا ظالم، کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے گھوڑے کی پیشانی میں قیامت تک خیر و برکت قائم رہے گی[1]

۱۱۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ عَنْ عَامِرٍ حَدَّثَنَا عُرْوَةُ الْبَارِقِيُّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْخَيْلُ مَعْقُودٌ فِي نَوَاصِيهَا الْخَيْرُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ الْأَجْرُ وَالْمَغْنَمُ ‌:

۱۱۶۔ ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی، ان سے زکریا نے حدیث بیان کی، ان سے عامر نے اور ان سے عروہ بارقی رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، خیر و برکت قیامت تک گھوڑے کی پیشانی کے ساتھ رہے گی۔ اسی طرح ثواب اور مال غنیمت بھی۔

---

[1] مصنف رحمۃ اللہ علیہ یہ بتانا چاہتے ہیں کہ گھوڑے میں جو خیر و برکت کے متعلق حدیث آئی ہے وہ اس کے آلہ جہاد ہونے کی وجہ سے ہے اور جب قیامت تک اس میں خیر و برکت قائم رہے گی تو اس سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ جہاد کا حکم بھی قیامت باقی رہے گا اور چونکہ قیامت تک آنے والا ہر دور خیر نہیں ہو سکتا بلکہ اچھا اور برا دونوں طرح ہوگا اس لیے مسلمانوں کے امراء بھی کبھی صالح اور اسلامی شریعت کے پوری طرح پابند ہوں گے اور کبھی ایسے نہیں ہوں گے لیکن جہاد کا سلسلہ کبھی بند ہونا چاہیئے کیونکہ یہ اعلاء کلمۃ اللہ اور دنیا و آخرت میں سرمایہ کا ذریعہ ہے، اس لیے حق کے مفاد کے پیش نظر ظالم حکمرانوں کی قیادت میں بھی جہاد کیا جائے گا اور ایک شخص کے ذاتی نقصان کو جماعت کے لیے نظر انداز کر دیا جائے گا۔

باب ۹۰ مَنِ احْتَبَسَ فَرَسًا لِقَوْلِهِ تَعَالَى وَمِنْ رِبَاطِ الْخَيْلِ

۱۱۷ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ أَخْبَرَنَا طَلْحَةُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدًا الْمَقْبُرِيَّ يُحَدِّثُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ احْتَبَسَ فَرَسًا فِي سَبِيلِ اللهِ إِيمَانًا بِاللهِ وَتَصْدِيقًا بِوَعْدِهِ فَإِنَّ شِبَعَهُ وَرِيَّهُ وَرَوْثَهُ وَبَوْلَهُ فِي مِيزَانِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

باب ۹۱ اِسْمِ الْفَرَسِ وَالْحِمَارِ

۱۱۸ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ خَرَجَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَخَلَّفَ أَبُو قَتَادَةَ مَعَ بَعْضِ أَصْحَابِهِ وَهُمْ مُحْرِمُونَ وَهُوَ غَيْرُ مُحْرِمٍ فَرَأَوْا حِمَارًا وَحْشِيًّا قَبْلَ أَنْ يَرَاهُ فَلَمَّا رَأَوْهُ تَرَكُوهُ حَتَّى رَآهُ أَبُو قَتَادَةَ فَرَكِبَ فَرَسًا لَهُ يُقَالُ لَهُ الْجَرَادَةُ فَسَأَلَهُمْ أَنْ يُنَاوِلُوهُ سَوْطَهُ فَأَبَوْا فَتَنَاوَلَهُ فَحَمَلَ فَعَقَرَهُ ثُمَّ أَكَلَ فَأَكَلُوا فَنَدِمُوا فَلَمَّا أَدْرَكُوهُ قَالَ هَلْ مَعَكُمْ مِنْهُ شَيْءٌ قَالَ مَعَنَا رِجْلُهُ فَأَخَذَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَكَلَهَا

***

۱۱۹ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا

۹۰ - جس نے گھوڑا پالا ۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "وَمِنْ رِبَاطِ الْخَيْلِ" کی روشنی میں ۔

۱۱۷ - ہم سے علی بن حفص نے حدیث بیان کی، ان سے ابن المبارک نے حدیث بیان کی، انھیں طلحہ بن ابی سعید نے خبر دی، کہا کہ میں نے سعید مقبری سے سُنا، وہ بیان کرتے تھے کہ انھوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا انھوں نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے اللہ تعالیٰ پر ایمان کے ساتھ اور ان کے وعدہ کو سچا جانتے ہوئے اللہ کے راستے میں (جہاد کے لیے) گھوڑا پالا تو اس گھوڑے کا کھانا، پینا اور اس کا بول و براز سب قیامت کے دن اس کی میزان میں ہوگا (یعنی سب پر ثواب ملے گا)

۹۱ - گھوڑوں اور گدھوں کے نام

۱۱۸ - ہم سے محمد بن ابی بکر نے حدیث بیان کی، ان سے فضیل بن سلیمان نے حدیث بیان کی، ان سے ابوحازم نے، ان سے عبد اللہ بن ابی قتادہ نے اور ان سے ان کے والد نے کہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ (صلح حدیبیہ کے موقع پر) نکلے، ابوقتادہ رضی اللہ عنہ اپنے چند ساتھیوں کے ساتھ پیچھے رہ گئے تھے، ان کے دوسرے تمام ساتھی تو محرم تھے (عمرہ کے لیے) لیکن انھوں نے خود احرام نہیں باندھا تھا، ان کے ساتھیوں نے ایک گورخر دیکھا، ابوقتادہ رضی کی اس پر نظر پڑنے سے پہلے، ان حضرات کی نظر اگرچہ اس پر پڑی تھی لیکن انھوں نے اسے نظر انداز کر دیا تھا۔ لیکن ابوقتادہ رض اسے دیکھتے ہی اپنے گھوڑے پر سوار ہوئے۔ ان کے گھوڑے کا نام جرادہ تھا۔ اس کے بعد انھوں نے اپنے ساتھیوں سے کہا کہ کوئی ان کا کوڑا اٹھا کر انھیں دے دے (جسے لیے بغیر وہ سوار ہو گئے تھے) ان لوگوں نے اس کا انکار کیا۔ محرم ہونے کی وجہ سے شکار میں کسی قسم کی بھی مدد نہیں پہنچانا چاہتے تھے۔ اس لیے انھوں نے خود ہی لے لیا اور گورخر پر حملہ کر کے اس کی کونچیں کاٹ دیں، ذبح کرنے اور پکانے کے بعد انھوں نے خود بھی اس کا گوشت کھایا اور دوسرے ساتھیوں نے بھی پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ جب یہ لوگ آپ کے ساتھ ہو لیے (اور واقعہ کا ذکر کیا) تو حضور اکرم نے دریافت فرمایا، کیا اس کا گوشت تمہارے پاس بچا ہوا بھی باقی ہے؟ ابوقتادہ رض نے کہا کہ اس کی ران ہمارے ساتھ ہے۔ چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی وہ گوشت تناول فرمایا۔

۱۱۹ - ہم سے علی بن عبد اللہ بن جعفر نے حدیث بیان کی، ان سے معن بن عیسیٰ نے

مَعْنُ ابْنُ عِيْسٰى حَدَّثَنَا أُبَيُّ بْنُ عَبَّاسِ بْنِ سَهْلٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَائِطِنَا فَرَسٌ يُقَالُ لَهُ اللُّحَيْفُ ۔

حدیث بیان کی، ان سے ابی بن عباس بن سہل نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے، ان سے دادا (سہل بن سعد رضؓ ساعدی) کے واسطے سے بیان کیا کہ ہمارے باغ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک گھوڑا رہتا تھا جس کا نام لُحیف تھا۔

۱۳۰۔ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ سَمِعَ يَحْيَى بْنَ آدَمَ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ أَبِيْ إِسْحٰقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ عَنْ مُعَاذٍ قَالَ كُنْتُ رِدْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى حِمَارٍ يُقَالُ لَهٗ عُفَيْرٌ فَقَالَ يَا مُعَاذُ هَلْ تَدْرِيْ حَقَّ اللّٰهِ عَلٰى عِبَادِهٖ وَمَا حَقُّ الْعِبَادِ عَلَى اللّٰهِ قُلْتُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ أَعْلَمُ قَالَ فَإِنَّ حَقَّ اللّٰهِ عَلَى الْعِبَادِ أَنْ يَعْبُدُوْهُ وَلَا يُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْئًا وَحَقَّ الْعِبَادِ عَلَى اللّٰهِ أَنْ لَّا يُعَذِّبَ مَنْ لَّا يُشْرِكُ بِهٖ شَيْئًا فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَفَلَا أُبَشِّرُ بِهِ النَّاسَ قَالَ لَا تُبَشِّرْهُمْ فَيَتَّكِلُوْا ۔

۱۳۰۔ ہم سے اسحاق بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، انھوں نے یحییٰ بن آدم سے سُنا، ان سے ابوالاحوص نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسحٰق نے، ان سے عمرو بن میمون نے اور ان سے معاذ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جس گدھے پر سوار تھے میں اس پر آپ کے پیچھے بیٹھا ہوا تھا۔ اس گدھے کا نام عُفیر تھا۔ حضور اکرمؐ نے فرمایا، اے معاذ! کیا تمھیں معلوم ہے کہ اللہ تعالیٰ کا حق اپنے بندوں پر کیا ہے؟ میں نے عرض کیا اللہ اور اس کے رسول کو زیادہ علم ہے۔ حضور اکرمؐ نے فرمایا۔ اللہ کا حق اپنے بندوں پر یہ ہے کہ اس کی عبادت کریں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کریں، اور بندوں کا حق اللہ پر یہ ہے کہ جو بندہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہو اللہ اسے عذاب نہ دے۔ میں نے کہا، یا رسول اللہ! کیا میں اس کی لوگوں کو بشارت نہ دے دوں؟ آں حضورؐ نے فرمایا، لوگوں کو اس کی بشارت نہ دو ورنہ (غلط طریقہ پر) اعتماد کر بیٹھیں گے اور اعمال سے نفرت برتیں گے۔

۱۳۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ سَمِعْتُ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ فَزَعٌ بِالْمَدِيْنَةِ فَاسْتَعَارَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَسًا لَّنَا يُقَالُ لَهٗ مَنْدُوْبٌ فَقَالَ مَا رَأَيْنَا مِنْ فَزَعٍ وَإِنْ وَّجَدْنَاهُ لَبَحْرًا ۔

۱۳۱۔ ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے غندر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، انھوں نے قتادہ سے سنا کہ انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا رات کے وقت مدینہ میں کچھ خطرہ سا محسوس ہوا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارا (ابوطلحہ رضؓ کا جو آپ کے عزیز تھے) گھوڑا عاریۃً منگوایا، گھوڑے کا نام مندوب تھا۔ پھر آپؐ نے فرمایا کہ خطرہ تو ہم نے کوئی نہیں دیکھا، البتہ یہ گھوڑا تو سمندر ہے۔

بَابُ ۹۲ مَا يُذْكَرُ مِنْ شُؤْمِ الْفَرَسِ ۔

۹۲۔ گھوڑے کی نحوست سے متعلق احادیث۔

۱۳۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِيْ سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رضؓ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ إِنَّمَا الشُّؤْمُ فِيْ ثَلٰثَةٍ فِي الْفَرَسِ وَالْمَرْأَةِ وَالدَّارِ ۔

۱۳۲۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعیب نے خبر دی، ان سے زہری نے بیان کیا، انھیں سالم بن عبد اللہ نے خبر دی اور ان سے عبد اللہ بن عمرؓ نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا، آپؐ نے فرمایا تھا کہ نحوست صرف تین چیزوں میں ہے۔ گھوڑے میں، عورت میں اور گھر میں[1]۔

---

[1] عام طور سے احادیث میں انہی تین چیزوں کو نحوس بتایا گیا ہے البتہ ام سلمہ رضؓ کی ایک روایت میں تلوار میں بھی نحوست کا ذکر ہے۔ ان احادیث کے تمام طرق سے معلوم ہوتا ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف خبر کے طور پر یہ فرمایا تھا، انشاء یا کوئی حکم نہیں ہے۔ چنانچہ ایک روایت میں ہے کہ حضرت عائشہ رضؓ کے سامنے جب مذکورہ حدیث کا ذکر ہوا تو آپ نے اس پر ناگواری کا اظہار فرمایا کہ آنحضورؐ نے تو صرف اتنا فرمایا تھا کہ جاہلیت کے زمانہ میں عام طور سے ان تین چیزوں میں نحوست سمجھی جاتی تھی، آپؐ نے یہ ہرگز نہیں فرمایا تھا کہ اس میں کوئی واقعیت بھی ہے۔ واقعہ یہ ہے کہ اسلام نے اصلاً ہر طرح کی بدشگونی اور نحوست کی نفی کر دی ہے حضور اکرمؐ نے فرمایا ہے کہ نحوست اور بدشگونی قطعاً لایعنی چیزیں ہیں۔ نحوست وغیرہ کا تصور خالص جاہلیت کی پیداوار تھا اور جب آپ نے خود نفی کر دی تھی تو پھر اس کی ہمت افزائی کا کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

۱۲۳ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي حَازِمِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنْ كَانَ الشُّؤْمُ فِي شَيْءٍ فَفِي الْمَرْأَةِ وَالْفَرَسِ وَالْمَسْكَنِ ؛

۱۲۳ - ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی، ان سے مالک بن ابی حازم بن دینار نے، ان سے سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اگر (نحوست) کسی چیز میں ہو سکتی تو عورت، گھوڑے اور گھر میں ہوتی چاہیے تھی۔

باب ۹۳ الْخَيْلُ لِثَلَاثَةٍ وَقَوْلِهِ تَعَالَى وَالْخَيْلَ وَالْبِغَالَ وَالْحَمِيرَ لِتَرْكَبُوهَا وَزِينَةً ؛

۹۳ - گھوڑے کے مالک تین طرح کے ہوتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اور گھوڑے، خچر اور گدھے (اللہ تعالیٰ نے پیدا کئے) تاکہ تم ان پر سوار بھی ہوا کرو اور زینت بھی رہے۔"

۱۲۴ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِي صَالِحٍ السَّمَّانِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْخَيْلُ لِثَلَاثَةٍ لِرَجُلٍ أَجْرٌ وَلِرَجُلٍ سِتْرٌ وَعَلَى رَجُلٍ وِزْرٌ فَأَمَّا الَّذِي لَهُ أَجْرٌ فَرَجُلٌ رَبَطَهَا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فَأَطَالَ فِي مَرْجٍ أَوْ رَوْضَةٍ فَمَا أَصَابَتْ فِي طِيَلِهَا ذٰلِكَ مِنَ الْمَرْجِ أَوِ الرَّوْضَةِ كَانَتْ لَهُ حَسَنَاتٌ وَلَوْ أَنَّهَا قَطَعَتْ طِيَلَهَا فَاسْتَنَّتْ شَرَفًا أَوْ شَرَفَيْنِ أَرْوَاثُهَا وَآثَارُهَا حَسَنَاتٍ لَهُ وَلَوْ أَنَّهَا مَرَّتْ بِنَهَرٍ فَشَرِبَتْ مِنْهُ وَلَمْ يُرِدْ أَنْ يَسْقِيَهَا كَانَ ذٰلِكَ حَسَنَاتٍ لَهُ وَرَجُلٌ رَبَطَهَا فَخْرًا وَرِئَاءً وَنِوَاءً لِأَهْلِ الْإِسْلَامِ فَهِيَ وِزْرٌ عَلَى ذٰلِكَ وَسُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْحُمُرِ فَقَالَ مَا أُنْزِلَ عَلَيَّ فِيهَا إِلَّا هٰذِهِ الْآيَةُ الْجَامِعَةُ الْفَاذَّةُ فَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ وَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَرَهُ ؛

۱۲۴ - ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے، ان سے زید بن اسلم نے ان سے صالح سمان نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، گھوڑے تین طرح کے لوگوں کی ملکیت میں ہوتے ہیں، بعض لوگوں کے لیے وہ باعث اجر و ثواب ہیں اور بعضوں کے لیے پردہ ہیں اور بعضوں کے لیے وبال جان ہیں جس کے لیے گھوڑا اجر و ثواب کا باعث ہوتا ہے یہ وہ شخص ہے جو اللہ کے راستے میں (استعمال کے لیے) اسے پالتا ہے پھر جہاں خوب چری ہوتی ہے یا (یہ فرمایا کہ) کسی شاداب جگہ اس کی رسّی کو خوب لمبی کرکے باندھتا ہے (تاکہ چاروں طرف سے چر سکے) تو گھوڑا اس کی چری کی جگہ سے یا اس شاداب جگہ سے اپنی رسّی میں بندھا ہوا جو کچھ بھی کھاتا پیتا ہے مالک کو اس کی وجہ سے حسنات ملتی ہیں اور اگر وہ گھوڑا اپنی رسی تڑا کر ایک یا دو شوط بھاگ جائے تو اس کی لید اور اس کے آثار قدم میں بھی مالک کے لیے حسنات ہیں اور اگر وہ گھوڑا کسی نہر سے گذرے اور اس میں پانی پی لے تو اگرچہ مالک نے پانی پلانے کا ارادہ نہ کیا ہو پھر بھی اس سے حسنات ملتی ہیں۔ دوسرا شخص وہ ہے جو گھوڑا فخر دکھاوے اور اہل اسلام کی دشمنی میں باندھتا ہے تو یہ اس کے لیے وبال جان ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے گدھوں کے متعلق پوچھا گیا، تو آپ نے فرمایا کہ مجھ پر اس جامع اور منفرد آیت کے سوا اس کے متعلق اور کچھ نازل نہیں ہوا ہے کہ "جو کوئی بھی ایک ذرہ برابر بھی نیکی کرے گا، اس کا بدلہ پائے گا اور جو کوئی ایک ذرہ برابر

بقیہ حاشیہ :- بعض محدثین نے لکھا ہے کہ اگر اسے خبر کی بجائے ایک حکم مان لیا جائے، پھر بھی اس سے مقصود جاہلیت کی نحوست نہیں ہے، بلکہ ان تینوں چیزوں میں نحوست کی تخصیص سے مقصود یہ ہے کہ یہ تینوں چیزیں یا بروایت ام سلمہ رض چوتھی چیز، تلوار، ہر شخص کی زندگی کے اہم عناصر ہیں اور پوری زندگی میں انسان کا ان سے سابقہ رہتا ہے، گھوڑا اور تلوار خاص طور سے عرب کی زندگی کے اہم عناصر تھے۔ اس لیے بعض اوقات کسی خاص شخص کو کوئی خاص چیز ناموافق بھی آجاتی ہے اور جب کوئی چیز موافق نہ آئے تو اسے ترک کر دینا ہی بہتر ہوتا ہے۔ پس حدیث میں نحوست (شوم) سے مراد صرف عدم موافقت، مطابقت ہی ہے، اس سے زیادہ نہیں اور ان تین چیزوں کا ذکر، ان کی اہمیت اور ضروریات زندگی میں سے ہونے کی وجہ سے کیا گیا ہے یہ مطلب یہ بھی ہو سکتا ہے کہ انہیں کبھی کبھی آدمی مبتلا ہو جاتا ہے۔

باب ۹۴ مَنْ ضَرَبَ دَابَّةَ غَيْرِهِ فِي الْغَزْوِ

۱۲۵ - حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا أَبُو عَقِيلٍ حَدَّثَنَا أَبُو الْمُتَوَكِّلِ النَّاجِيُّ قَالَ أَتَيْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيَّ فَقُلْتُ لَهُ حَدِّثْنِي بِمَا سَمِعْتَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَافَرْتُ مَعَهُ فِي بَعْضِ أَسْفَارِهِ قَالَ أَبُو عَقِيلٍ لَا أَدْرِي غَزْوَةً أَوْ عُمْرَةً فَلَمَّا أَنْ أَقْبَلْنَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَحَبَّ أَنْ يَتَعَجَّلَ إِلَى أَهْلِهِ فَلْيُعَجِّلْ قَالَ جَابِرٌ فَأَقْبَلْنَا وَكُنَّا عَلَى جَمَلٍ لِي أَرْمَكَ لَيْسَ فِيهِ شِيَةٌ وَالنَّاسُ خَلْفِي فَبَيْنَا أَنَا كَذَلِكَ إِذْ قَامَ عَلَيَّ فَقَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا جَابِرُ اسْتَمْسِكْ فَضَرَبَهُ بِسَوْطِهِ ضَرْبَةً فَوَثَبَ الْبَعِيرُ مَكَانَهُ فَقَالَ أَتَبِيعُ الْجَمَلَ قُلْتُ نَعَمْ فَلَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ وَدَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسْجِدَ فِي طَوَائِفِ أَصْحَابِهِ فَدَخَلْتُ إِلَيْهِ وَعَقَلْتُ الْجَمَلَ فِي نَاحِيَةِ الْبَلَاطِ فَقُلْتُ لَهُ هَذَا جَمَلُكَ فَخَرَجَ فَجَعَلَ يُطِيفُ بِالْجَمَلِ وَيَقُولُ الْجَمَلُ جَمَلُنَا فَبَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوَاقٍ مِنْ ذَهَبٍ فَقَالَ أَعْطُوهَا جَابِرًا ثُمَّ قَالَ اسْتَوْفَيْتَ الثَّمَنَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ الثَّمَنُ وَالْجَمَلُ لَكَ ۔

باب ۹۵ الرُّكُوبِ عَلَى الدَّابَّةِ الصَّعْبَةِ وَالْفُحُولَةِ مِنَ الْخَيْلِ وَقَالَ رَاشِدُ بْنُ سَعْدٍ كَانَ السَّلَفُ يَسْتَحِبُّونَ الْفُحُولَةَ لِأَنَّهَا أَجْرَى وَأَجْسَرُ ۔

۱۲۶ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ كَانَ بِالْمَدِينَةِ فَزَعٌ فَاسْتَعَارَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَسًا لِأَبِي طَلْحَةَ يُقَالُ لَهُ

بھی بڑائی کرے گا، اس کا بدلہ پائے گا۔"

۹۴- جس نے غزوہ کے موقعہ پر دوسرے کے جانور کو مارا

۱۲۵- ہم سے مسلم نے حدیث بیان کی، ان سے ابوعقیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابوالمتوکل ناجی نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں جابر بن عبداللہ انصاریؓ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جو کچھ سنا ہے، ان میں سے مجھ سے بھی کوئی حدیث بیان کیجئے، انھوں نے بیان کیا کہ میں حضور اکرمؐ کے ساتھ ایک سفر میں شریک تھا، ابوعقیل نے کہا کہ مجھے معلوم نہیں کہ (یہ سفر) غزوہ کے لیے تھا یا عمرہ کے لیے (واپس ہوتے ہوئے) جب (مدینہ منورہ) دکھائی دینے لگا تو حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ جو شخص اپنے گھر جلدی جانا چاہیے وہ جا سکتا ہے۔ جابر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم پھر آگے بڑھے میں اپنے ایک سیاہی مائل سرخ اونٹ پر سوار تھا۔ اونٹ بالکل بے عیب تھا۔ دوسرے لوگ میرے پیچھے تھے میں اسی طرح چل رہا تھا کہ اونٹ رک گیا (تھک کر) حضور اکرمؐ نے فرمایا جابر! ٹھہر جاؤ، پھر آپ نے اپنے کوڑے سے اونٹ کو مارا اور اونٹ اپنی جگہ سے اچھل پڑا، پھر آپ نے دریافت فرمایا یہ اونٹ بیچو گے؟ میں نے کہا کہ ہاں، جب مدینہ پہنچے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اصحاب کے ساتھ مسجد نبوی میں داخل ہوئے تو میں بھی آپ کی خدمت میں پہنچا اور "بلاط" کے ایک کنارے میں نے اونٹ باندھ دیا اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا، یہ آپ کا اونٹ ہے۔ پھر آپ باہر تشریف لائے اور اونٹ کو گھمانے لگے اور فرمایا کہ اونٹ تو ہمارا ہی ہے۔ اس کے بعد آں حضورؐ نے چند اوقیے سونا مجھے دلوایا اور دریافت فرمایا قیمت پوری مل گئی؟ میں نے عرض کیا جی ہاں! آپؐ نے فرمایا، اب قیمت اور اونٹ (دونوں) تمہارے ہیں۔

۹۵- سرکش جانور اور گھوڑے کی سواری۔

راشد بن سعد نے بیان کیا کہ سلف (نر) گھوڑے کی سواری پسند کرتے تھے، کیونکہ وہ دوڑتا بھی تیز ہے اور جری بھی بہت ہوتا ہے۔

۱۲۶- ہم سے احمد بن محمد نے حدیث بیان کی، انھیں عبداللہ نے خبر دی، انھیں شعبہ نے خبر دی، انھیں قتادہ نے اور انھوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا کہ مدینہ میں (ایک رات) کچھ خوف اور گھبراہٹ ہوئی (دشمن کے حملہ کے خطرہ کی وجہ سے) تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کا ایک گھوڑا عاریۃً لیا۔ اس گھوڑے کا نام

مَنْدُوْبٌ فَرَكِبَهٗ وَقَالَ مَا رَاَيْنَا مِنْ فَزَعٍ وَّاِنْ وَّجَدْنَاهُ لَبَحْرًا ؏

بَابُ ۹۶ سِهَامِ الْفَرَسِ ؏

۱۲۷ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ عَنْ اَبِيْ اُسَامَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَعَلَ لِلْفَرَسِ سَهْمَيْنِ وَلِصَاحِبِهٖ سَهْمًا وَقَالَ مَالِكٌ يُسْهَمُ لِلْخَيْلِ وَالْبَرَاذِيْنِ مِنْهَا لِقَوْلِهٖ وَالْخَيْلَ وَالْبِغَالَ وَالْحَمِيْرَ لِتَرْكَبُوْهَا وَلَا يُسْهَمُ لِاَكْثَرَ مِنْ فَرَسٍ ؏

بَابُ ۹۷ مَنْ قَادَ دَابَّةَ غَيْرِهٖ فِي الْحَرْبِ ؏

۱۲۸ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ يُوْسُفَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ قَالَ رَجُلٌ لِلْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ اَفَرَرْتُمْ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ حُنَيْنٍ قَالَ لٰكِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَفِرَّ اِنَّ هَوَازِنَ كَانُوْا قَوْمًا رُمَاةً وَاِنَّا لَمَّا لَقِيْنَاهُمْ حَمَلْنَا عَلَيْهِمْ فَانْهَزَمُوْا فَاَقْبَلَ الْمُسْلِمُوْنَ عَلَى الْغَنَائِمِ وَاسْتَقْبَلُوْنَا بِالسِّهَامِ فَاَمَّا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَفِرَّ فَلَقَدْ رَاَيْتُهٗ وَاِنَّهٗ لَعَلٰى بَغْلَتِهِ الْبَيْضَاءِ وَاِنَّ اَبَا سُفْيَانَ اٰخِذٌ بِلِجَامِهَا وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ؛

اَنَا النَّبِيُّ لَا كَذِبْ ؏ اَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبْ

بَابُ ۹۸ الرِّكَابِ وَالْغَرْزِ لِلدَّابَّةِ ؏

۱۲۹ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ عَنْ اَبِيْ اُسَامَةَ

مندوب تھا۔ آپ اس پر سوار ہوئے اور واپس آکر فرمایا کہ خوف کی تو کوئی بات ہمیں محسوس نہیں ہوئی، البتہ یہ گھوڑا (جیسے) دریا ہے۔

۹۶ - گھوڑے کا حصّہ

۱۲۷ - ہم سے عبید اللہ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابو اسامہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبید اللہ نے، ان سے نافع نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (مال غنیمت سے) گھوڑے کے دو حصے لگائے تھے اور اس کے مالک کا ایک حصہ۔[1] امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ گھوڑے کا اور خصوصًا ترکی گھوڑے کا بھی حصہ لگایا جائے گا (مال غنیمت میں سے) اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کی وجہ سے کہ "اور گھوڑے، خچر اور گدھے ہم نے پیدا کیے) تاکہ تم ان کی سواری کرو"۔ اور (کسی ایک شخص کے لیے) ایک گھوڑے سے زیادہ کا حصہ نہیں لگایا جائے گا۔

۹۷ - لڑائی کے موقع پر جس کے ہاتھ میں کسی دوسرے کے گھوڑے کی لگام ہے۔

۱۲۸ - ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے سہل بن یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے، ان سے ابو اسحاق نے کہ ایک شخص نے براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے پوچھا، کیا حنین کی لڑائی کے موقعہ پر آپ لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوڑ کر فرار ہو گئے تھے؟ براء رضی اللہ عنہ نے فرمایا، لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرار نہیں ہوئے تھے۔ ہوازن کے لوگ (جن سے اس لڑائی میں سابقہ تھا) بڑے تیر انداز تھے، جب ہمارا ان سے سامنا ہوا تو ہم نے حملہ کر کے انہیں شکست دیدی پھر مسلمان غنیمت پر ٹوٹ پڑے اور دشمنوں نے تیروں کی ہم پر بارش شروع کر دی پھر بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی جگہ سے نہیں ہٹے تھے۔ میرا خود مشاہدہ ہے کہ آپ اپنے سفید خچر پر سوار تھے، ابو سفیان رضی اللہ عنہ اس کی لگام تھامے ہوئے تھے اور آپ فرما رہے تھے کہ "میں نبی ہوں، اس میں جھوٹ کا کوئی شائبہ نہیں میں عبد المطلب کی اولاد ہوں"۔

۹۸ - جانور کا رکاب اور غرز۔[2]

۱۲۹ - ہم سے عبید بن اسماعیل نے حدیث کا بیان کیا، ان سے ابو اسامہ نے ان

---

[1] امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ امام اگر مصلحت دیکھے تو ایسا کر سکتا ہے، ویسے یہ کوئی قاعدہ نہیں ہے، کیونکہ بہرحال گھوڑے کو انسان پر فضیلت دینے کی کوئی وجہ نہیں۔ بعض روایتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ مال غنیمت تقسیم کرتے وقت حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے غازیوں کو دو طبقوں میں تقسیم کر دیا تھا، ایک وہ جن کے پاس گھوڑا تھا، انہیں تو آپ نے دو حصے دیئے اور جو پیدل تھے جنہیں آپ نے صرف ایک حصہ دیا۔

[2] غرز بھی رکاب ہی کو کہتے ہیں، فرق صرف اتنا ہے کہ رکاب اگر لوہے یا لکڑی کا ہو تو اسے رکاب کہتے ہیں لیکن اگر چمڑے کا ہو تو اسے غرز کہتے ہیں۔

عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ كَانَ اِذَا اَدْخَلَ رِجْلَهٗ فِي الْغَرْزِ وَاسْتَوَتْ بِهٖ نَاقَتُهٗ قَائِمَةً اَهَلَّ مِنْ عِنْدِ مَسْجِدِ ذِي الْحُلَيْفَةِ

سے عبید اللہ نے، ان سے نافع نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب پائے مبارک غرز (رکاب) میں ڈالا اور ناقہ آپ کو لے کر سیدھی اٹھ گئی تو آپ نے مسجد ذو الحلیفہ کے پاس لبیک کہا (احرام باندھا)

بَابُ ۹۹ رُكُوْبِ الْفَرَسِ الْعُرْيِ

۹۹ - گھوڑے کی ننگی پشت پر سوار ہونا

۱۳۰ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ اِسْتَقْبَلَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى فَرَسٍ عُرْيٍ مَا عَلَيْهِ سَرْجٌ فِيْ عُنُقِهٖ سَيْفٌ

۱۳۰ - ہم سے عمرو بن عون نے حدیث بیان کی، ان سے حماد نے حدیث بیان کی، ان سے ثابت نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم گھوڑے کی ننگی پشت پر جس پر زین نہیں تھی سوار ہو کر صحابہ سے آگے نکل گئے تھے۔ آں حضور صلعم کی گردن مبارک میں تلوار لٹک رہی تھی۔

بَابُ ۱۰۰ الْفَرَسِ الْقَطُوْفِ

۱۰۰ - سست رفتار گھوڑا۔

۱۳۱ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ اَهْلَ الْمَدِيْنَةِ فَزِعُوْا مَرَّةً فَرَكِبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَسًا لِاَبِيْ طَلْحَةَ كَانَ يَقْطِفُ اَوْكَانَ فِيْهِ قِطَافٌ فَلَمَّا رَجَعَ قَالَ وَجَدْنَا فَرَسَكُمْ هٰذَا بَحْرًا فَكَانَ بَعْدَ ذٰلِكَ لَا يُجَارٰى

۱۳۱ - ہم سے عبد الاعلیٰ بن حماد نے حدیث بیان کی، ان سے یزید بن زریع نے حدیث بیان کی، ان سے سعید نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے کہ ایک مرتبہ (رات میں) اہل مدینہ کو خطرہ ہوا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم، ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کے ایک گھوڑے پر سوار ہوئے، گھوڑا سست رفتار تھا راوی نے کہا کہ اس کی رفتار میں سستی تھی، پھر حضور اکرم صلعم واپس ہوئے تو فرمایا کہ ہم نے تو تمہارے اس گھوڑے کو دریا پایا (بڑا ہی تیز رفتار تھا) چنانچہ اس کے بعد کوئی گھوڑا اس سے آگے نہیں نکل سکتا تھا۔

بَابُ ۱۰۱ السَّبْقِ بَيْنَ الْخَيْلِ

۱۰۱ - گھوڑ دوڑ۔

۱۳۲ - حَدَّثَنَا قَبِيْصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض قَالَ اَجْرَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا ضُمِّرَ مِنَ الْخَيْلِ مِنَ الْحَفْيَاءِ اِلٰى ثَنِيَّةِ الْوَدَاعِ وَاَجْرٰى مَا لَمْ يُضَمَّرْ مِنَ الثَّنِيَّةِ اِلٰى مَسْجِدِ بَنِيْ زُرَيْقٍ قَالَ ابْنُ عُمَرَ وَكُنْتُ فِيْمَنْ اَجْرٰى قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ قَالَ حَدَّثَنِيْ عُبَيْدُ اللّٰهِ قَالَ سُفْيٰنُ بَيْنَ الْحَفْيَاءِ اِلٰى ثَنِيَّةِ الْوَدَاعِ خَمْسَةُ اَمْيَالٍ اَوْ سِتَّةٌ وَبَيْنَ ثَنِيَّةِ اِلٰى مَسْجِدِ بَنِيْ زُرَيْقٍ مِيْلٌ

۱۳۲ - ہم سے قبیصہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے عبید اللہ نے، ان سے نافع نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تیار کئے ہوئے گھوڑوں کی دوڑ مقام حفیاء سے ثنیۃ الوداع تک کرائی تھی اور جو گھوڑے تیار نہیں کئے گئے تھے ان کی دوڑ ثنیۃ الوداع سے مسجد بنی زریق تک کرائی تھی، ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ گھوڑ دوڑ میں شریک ہونے والوں میں، میں بھی تھا۔ عبد اللہ نے بیان کیا کہ ہم سے سفیان نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے عبید اللہ نے حدیث بیان کی، سفیان نے بیان کیا کہ حفیاء سے ثنیۃ الوداع تک پانچ یا چھ میل کا فاصلہ ہے اور ثنیۃ الوداع سے مسجد بنی زریق صرف ایک میل کے فاصلہ پر ہے۔

بَابُ ۱۰۲ اِضْمَارِ الْخَيْلِ لِلسَّبْقِ

۱۰۲ - گھوڑ دوڑ کے لیے گھوڑوں کو تیار کرنا

۱۳۳ - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۳۳ - ہم سے احمد بن یونس نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے نافع نے اور ان سے عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے

سَابَقَ بَيْنَ الْخَيْلِ الَّتِي لَمْ تُضَمَّرْ وَكَانَ أَمَدُهَا مِنَ الثَّنِيَّةِ إِلَى مَسْجِدِ بَنِي زُرَيْقٍ وَأَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ سَابَقَ بِهَا قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ أَمَدًا غَايَةً فَطَالَ عَلَيْهِمُ الْأَمَدُ ۔

ان گھوڑوں کی دوڑ کرائی تھی جنھیں تیار نہیں کیا گیا تھا اور دوڑ کی حد ثنیۃ الوداع سے مسجد بنی زریق تک رکھی تھی اور عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے بھی دوڑ میں شرکت کی تھی ۔ ابو عبد اللہ نے کہا کہ اَمَدًا (حدیث میں) حد کے معنی میں ہے (قرآن مجید میں ہے) فَطَالَ عَلَيْهِمُ الْأَمَدُ (اور اسی معنی میں ہے)

باب ۱۰۳ غَايَةِ السَّبْقِ لِلْخَيْلِ الْمُضَمَّرَةِ

۱۰۳ تیار کئے ہوئے گھوڑوں کی دوڑ کی حد

۱۳۴ ۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض قَالَ سَابَقَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ الْخَيْلِ الَّتِي قَدْ أُضْمِرَتْ فَأَرْسَلَهَا مِنَ الْحَفْيَاءِ وَكَانَ أَمَدُهَا ثَنِيَّةُ الْوَدَاعِ فَقُلْتُ لِمُوسَى فَكَمْ كَانَ بَيْنَ ذَلِكَ قَالَ سِتَّةُ أَمْيَالٍ أَوْ سَبْعَةٌ وَسَابَقَ بَيْنَ الْخَيْلِ الَّتِي لَمْ تُضَمَّرْ فَأَرْسَلَهَا مِنْ ثَنِيَّةِ الْوَدَاعِ وَكَانَ أَمَدُهَا مَسْجِدَ بَنِي زُرَيْقٍ قُلْتُ فَكَمْ بَيْنَ ذَلِكَ قَالَ مِيلٌ أَوْ نَحْوُهُ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ مِمَّنْ سَابَقَ فِيهَا ۔

۱۳۴ ۔ ہم سے عبد اللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے معاویہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابو اسحٰق نے، ان سے موسیٰ بن عقبہ نے، ان سے نافع نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان گھوڑوں کی دوڑ کرائی تھی جنھیں تیار کیا گیا تھا ۔ دوڑ مقام حفیاء سے شروع کرائی تھی اور ثنیۃ الوداع اس کی حد تھی (ابو اسحٰق نے بیان کیا کہ) میں نے ابو موسیٰ سے پوچھا، اس کا فاصلہ کتنا تھا تو انھوں نے بتایا کہ چھ یا سات میل اور آں حضور نے ان گھوڑوں کی دوڑ بھی کرائی تھی جنھیں تیار نہیں کیا گیا تھا ۔ ایسے گھوڑوں کی دوڑ ثنیۃ الوداع سے شروع ہوئی تھی اور حد مسجد بنی زریق تھی ۔ میں نے پوچھا، اس میں کتنا فاصلہ ہے؟ انھوں نے کہا کہ تقریباً ایک میل ۔ ابن عمر رضی اللہ عنہ بھی دوڑ میں سبقت کرنے والوں میں تھے ۔

باب ۱۰۴ نَاقَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔

قَالَ ابْنُ عُمَرَ أَرْدَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُسَامَةَ عَلَى الْقَصْوَاءِ وَقَالَ الْمِسْوَرُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا خَلَأَتِ الْقَصْوَاءُ ۔

۱۰۴ ۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی ۔ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسامہ کو قصواء (نامی اونٹنی) پر اپنے پیچھے بٹھایا تھا ۔ مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، قصواء نے سرکشی نہیں کی ہے ۔

۱۳۵ ۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ عَنْ حُمَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا رض يَقُولُ كَانَتْ نَاقَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَالُ لَهَا الْعَضْبَاءُ ۔

۱۳۵ ۔ ہم سے عبد اللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے معاویہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابو اسحاق نے حدیث بیان کی، ان سے حمید نے بیان کیا کہ میں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا آپ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی کا نام عضباء[1] تھا

۱۳۶ ۔ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ رض قَالَ كَانَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاقَةٌ تُسَمَّى الْعَضْبَاءَ لَا تُسْبَقُ قَالَ حُمَيْدٌ أَوْ لَا تَكَادُ تُسْبَقُ فَجَاءَ أَعْرَابِيٌّ عَلَى قَعُودٍ فَسَبَقَهَا فَشَقَّ ذَلِكَ عَلَى الْمُسْلِمِينَ حَتَّى عَرَفَهُ

۱۳۶ ۔ ہم سے مالک بن اسمٰعیل نے حدیث بیان کی، ان سے زہیر نے حدیث بیان کی، ان سے حمید نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک اونٹنی تھی جس کا نام عضباء تھا، کوئی اونٹنی اس سے آگے نہیں بڑھتی تھی (یعنی چلنے میں بہت تیز تھی) حمید نے کہا یا (راوی کو شک کے ساتھ) کوئی اونٹنی اس سے آگے نہیں بڑھ سکتی تھی ۔ پھر ایک اعرابی ایک نوجوان اور قوی اونٹنی پر سوار ہو کر آئے اور حضور

---

[1] علماء سیرت اس بارے میں متفق نہیں ہیں کہ قصواء، جدعاء اور عضباء یہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تین اونٹنیوں کے نام تھے یا اونٹنی صرف ایک تھی اور نام اس کے تین تھے ۔ دونوں قول موجود ہیں ۔

فَقَالَ حَقٌّ عَلَى اللّٰهِ اَنْ لَّا يَرْتَفِعَ شَيْءٌ مِّنَ الدُّنْيَا اِلَّا وَضَعَهُ طَوَّلَهُ مُوْسٰى عَنْ حَمَّادٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔

بَابٌ ١٠٥ بَغْلَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيْضَاءِ ۔ قَالَهُ اَنَسٌ وَقَالَ اَبُوْحُمَيْدٍ اَهْدٰى مَلِكُ اَيْلَةَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَغْلَةً بَيْضَاءَ

١٣٧ ۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا يَحْيٰى حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ اِسْحٰقَ قَالَ سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ الْحَارِثِ قَالَ مَا تَرَكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا بَغْلَتَهُ الْبَيْضَاءَ وَسِلَاحَهُ وَاَرْضًا تَرَكَهَا صَدَقَةً ۔

١٣٨ ۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ سُفْيٰنَ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ اِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَاءِ رض قَالَ لَهُ رَجُلٌ يَا اَبَا عُمَارَةَ وَلَّيْتُمْ يَوْمَ حُنَيْنٍ قَالَ لَا وَاللّٰهِ مَا وَلّٰى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلٰكِنْ وَلّٰى سَرَعَانُ النَّاسِ فَلَقِيَهُمْ هَوَازِنُ بِالنَّبْلِ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى بَغْلَتِهِ الْبَيْضَاءِ وَاَبُوْ سُفْيَانَ بْنُ الْحَارِثِ اٰخِذٌ بِلِجَامِهَا وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

اَنَا النَّبِيُّ لَا كَذِبْ
اَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبْ

بَابٌ ١٠٦ جِهَادِ النِّسَاءِ ۔

١٣٩ ۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُعٰوِيَةَ بْنِ اِسْحٰقَ عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ طَلْحَةَ عَنْ عَائِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ قَالَتْ اسْتَاْذَنْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْجِهَادِ فَقَالَ

اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی سے ان کی اونٹنی آگے نکل گئی مسلمانوں پر یہ بڑا شاق گذرا لیکن جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم واس کا علم ہوا تو آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ پر حق ہے کہ دنیا میں جو چیز بھی بلند ہوتی ہے وہ گراتا ہے۔ موسیٰ نے حماد کے واسطہ سے اس کی روایت تفصیل کے ساتھ کی ہے۔ حماد نے ثابت سے، انھوں نے انس رضی اللہ عنہ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے۔

۱۰۵ ۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا سفید خچر۔ اس کی روایت انس رض نے کی ہے۔ ابو حمید نے بیان کیا کہ ایلہ کے فرمانروا نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک سفید خچر ہدیہ میں بھجوایا تھا۔

۱۳۷ ۔ ہم سے عمرو بن علی نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے ابو اسحاق نے حدیث بیان کی کہا کہ میں نے عمرو بن حارث رضی اللہ عنہ سے سنا انھوں نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے (وفات کے بعد) سوا اپنے سفید خچر، اپنے ہتھیار، اور اس زمین کے جو آپ نے صدقہ کر دی تھی اور کوئی چیز نہیں چھوڑی تھی۔

۱۳۸ ۔ ہم سے محمد بن مثنیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے بیان کیا کہ مجھ سے اسحٰق نے حدیث بیان کی براء رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے کہ ان سے ایک شخص نے پوچھا اے ابو عمارہ! کیا آپ لوگوں نے (مسلمانوں کے لشکر نے) حنین کی لڑائی میں پشت پھیری تھی؟ انھوں نے فرمایا کہ نہیں، خدا گواہ ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے (جو اسلامی لشکر کی قیادت فرما رہے تھے) پشت نہیں پھیری تھی۔ البتہ جلد باز لوگ (میدان سے) بھاگ پڑے تھے، قبیلہ ہوازن نے ان پر تیر برسانے شروع کر دیئے تھے (اور اس کی تاب نہ لاکر بعض لوگ میدان سے بھاگ گئے تھے) لیکن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے سفید خچر پر سوار (اپنی جگہ پر کھڑے تھے) اور ابو سفیان بن حارث اس کی لگام تھامے ہوئے تھے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے تھے کہ میں نبی ہوں، اس میں جھوٹ کا کوئی شائبہ نہیں۔ میں عبد المطلب کی اولاد ہوں۔

۱۰۶ ۔ عورتوں کا جہاد

۱۳۹ ۔ ہم سے محمد بن کثیر نے حدیث بیان کی، انھیں سفیان نے خبر دی، انھیں معاویہ بن اسحاق نے، انھیں عائشہ بنت طلحہ نے اور ان سے ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے جہاد کی اجازت چاہی تو آپ نے فرمایا کہ تمہارا جہاد حج ہے اور عبد اللہ بن ولید نے بیان کیا کہ ہم سے سفیان

جِهَادُكُنَّ الْحَجُّ وَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُعٰوِيَةَ بِهٰذَا ۔

۱۴۰ ۔ حَدَّثَنَا قَبِيْصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ مُعٰوِيَةَ بِهٰذَا وَعَنْ حَبِيْبِ بْنِ اَبِيْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ طَلْحَةَ عَنْ عَائِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاَلَهٗ نِسَاؤُهٗ عَنِ الْجِهَادِ فَقَالَ نِعْمَ الْجِهَادُ الْحَجُّ ۔

بَابٌ غَزْوِ الْمَرْاَةِ فِي الْبَحْرِ ۔

۱۴۱ ۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مُعٰوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْحٰقَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسًا يَقُوْلُ دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى ابْنَةِ مِلْحَانَ فَاتَّكَاَ عِنْدَهَا ثُمَّ ضَحِكَ فَقَالَتْ لِمَ تَضْحَكُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ نَاسٌ مِّنْ اُمَّتِيْ يَرْكَبُوْنَ الْبَحْرَ الْاَخْضَرَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ مَثَلُهُمْ مَثَلُ الْمُلُوْكِ عَلَى الْاَسِرَّةِ قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ادْعُ اللّٰهَ اَنْ يَّجْعَلَنِيْ مِنْهُمْ قَالَ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا مِنْهُمْ ثُمَّ عَادَ فَضَحِكَ فَقَالَتْ لَهٗ مِثْلَ اَوْ مِمَّ ذٰلِكَ فَقَالَ لَهَا مِثْلَ ذٰلِكَ فَقَالَتْ ادْعُ اللّٰهَ اَنْ يَّجْعَلَنِيْ مِنْهُمْ قَالَ اَنْتِ مِنَ الْاَوَّلِيْنَ وَلَسْتِ مِنَ الْاٰخِرِيْنَ قَالَ اَنَسٌ فَتَزَوَّجَتْ عُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ فَرَكِبَتِ الْبَحْرَ مَعَ بِنْتِ قَرَظَةَ فَلَمَّا قَفَلَتْ رَكِبَتْ دَابَّتَهَا فَوَقَصَتْ بِهَا فَسَقَطَتْ عَنْهَا فَمَاتَتْ ۔

نے حدیث بیان کی اور ان سے معاویہ رضؓ نے یہی حدیث بیان کی

***

۱۴۰ ۔ ہم سے قبیصہ نے حدیث بیان کی، اُن سے سفیان نے حدیث بیان کی اور ان سے معاویہ نے یہی حدیث بیان کی اور حبیب بن عمرہ کی روایت جو عائشہ بنت طلحہ سے ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کے واسطے سے ہے (اس میں ہے کہ) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ کی ازواج مطہرات نے جہاد کی اجازت مانگی تو آپ نے فرمایا کہ حج کتنا عمدہ جہاد ہے ۔

۱۰۷ ۔ بحری غزوے میں عورتوں کی شرکت

۱۴۱ ۔ ہم سے عبد اللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے معاویہ بن عمر نے حدیث بیان کی، ان سے ابو اسحاق نے حدیث بیان کی، ان سے عبد اللہ بن عبد الرحمٰن انصاری نے بیان کیا کہ میں نے انس رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ بیان کرتے تھے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ام حرام بنت ملحان رضی اللہ عنہا کے یہاں (جو آپ کی عزیزہ تھیں) تشریف لے گئے اور ان کے یہاں لیٹ گئے پھر، آپ اُٹھے تو مسکرا رہے تھے۔ انھوں نے پوچھا، یا رسول اللہ! آپ کیوں ہنس رہے ہیں۔ حضور اکرمؐ نے جواب دیا کہ میری امت کے کچھ لوگ (اللہ کے راستے میں جہاد کے لیے) بحر اخضر پر سوار ہوں گے۔ ان کی مثال (دنیا اور آخرت میں) تخت پر بیٹھے ہوئے بادشاہوں کی سی ہے، انھوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ سے دعا کر دیجئے کہ اللہ مجھے بھی ان سے کر دے۔ حضور اکرمؐ نے دعا فرمائی کہ اے اللہ! انھیں بھی ان لوگوں میں کر دے۔ پھر دوبارہ آپ لیٹے (اور اُٹھے تو) مسکرا رہے تھے، انھوں نے اس مرتبہ بھی آپ سے وہی سوال کیا، اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی سابقہ وجہ بتائی۔ انھوں نے پھر عرض کیا۔ آپ دعا کر دیجئے کہ اللہ تعالیٰ مجھے بھی ان میں سے کر دے۔ حضور اکرمؐ نے فرمایا تم سب سے پہلے لشکر میں شریک ہوگی (بحری غزوے کے) اور یہ کہ بعد والوں میں تمھاری شرکت نہیں ہے۔ انس رضؓ نے بیان کیا کہ آپ عبادہؓ بن صامت رضؓ کے نکاح میں تھیں اور بنت قرظہ (معاویہ رضؓ) کی بیوی کے ساتھ انھوں نے دریا کا سفر کیا۔ پھر جب واپس ہوئیں اور اپنی سواری پر چڑھیں تو اس نے انھیں زمین پر گرا دیا، آپ سواری سے گر گئیں اور (اسی میں) آپ کی وفات ہوئی رضی اللہ عنہا

لہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں سب سے پہلا سمندری بیڑہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے امیر المؤمنین کی اجازت سے تیار کیا اور قبرص پر چڑھائی کی۔ یہ مسلمانوں کی سب سے پہلی بحری جنگ تھی۔ جس میں ام حرام رضی اللہ عنہا شریک ہوئیں اور شہادت بھی پائی۔ معاویہ رضی اللہ عنہ کی بیوی کا نام فاختہ تھا اور وہ بھی آپ کے ساتھ اس غزوے میں شریک تھیں ۔

بَابُ ۱۰۸ حَمْلِ الرَّجُلِ امْرَاَتَهُ فِي الْغَزْوِ دُوْنَ بَعْضِ نِسَآئِهِ

۱۴۲ - حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ النُّمَيْرِيُّ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ قَالَ سَمِعْتُ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ وَسَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ وَعَلْقَمَةَ بْنَ وَقَّاصٍ وَعُبَيْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ حَدِيْثِ عَائِشَةَ كُلٌّ حَدَّثَنِيْ طَائِفَةً مِّنَ الْحَدِيْثِ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَّخْرُجَ اَقْرَعَ بَيْنَ نِسَآئِهِ فَاَيَّتُهُنَّ يَخْرُجُ سَهْمُهَا خَرَجَ بِهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَقْرَعَ بَيْنَنَا فِيْ غَزْوَةٍ غَزَاهَا فَخَرَجَ فِيْهَا سَهْمِيْ فَخَرَجْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ مَا اُنْزِلَ الْحِجَابُ ۔

۱۰۸۔ غزوہ میں کوئی اپنے ساتھ اپنی کسی بیوی کو لے جاتا ہے اور کسی کو نہیں لے جاتا۔

۱۴۲۔ ہم سے حجاج بن منہال نے حدیث بیان کی، ان سے عبد اللہ بن عمر نمیری نے حدیث بیان کی، ان سے یونس نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے زہری سے سنا، کہا کہ میں نے عروہ بن زبیر، سعید بن مسیب، علقمہ بن وقاص اور عبید اللہ بن عبد اللہ سے عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث سنی، یہ تمام حضرات ان کی حدیث کا کوئی ایک حصہ بیان کرتے تھے۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لے جانا چاہتے (جہاد کے لیے) تو اپنی ازواج میں قرعہ ڈالتے تھے۔ اور جس کا نام نکل آتا تھا انھیں آں حضور ساتھ لے جاتے تھے۔ ایک غزوہ کے موقعہ پر آپ نے ہمارے درمیان قرعہ اندازی کی تو اس مرتبہ میرا نام آیا اور میں آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ گئی یہ پردہ نازل ہونے کے بعد کا واقعہ ہے۔

بَابُ ۱۰۹ غَزْوِ النِّسَآءِ وَقِتَالِهِنَّ مَعَ الرِّجَالِ

۱۴۳ - حَدَّثَنَا اَبُوْ مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ عَنْ اَنَسٍ رض قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ اُحُدٍ انْهَزَمَ النَّاسُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَلَقَدْ رَاَيْتُ عَائِشَةَ بِنْتَ اَبِيْ بَكْرٍ وَّاُمَّ سُلَيْمٍ وَّاِنَّهُمَا لَمُشَمِّرَتَانِ اَرٰى خَدَمَ سُوْقِهِمَا تَنْقُزَانِ الْقِرَبَ وَقَالَ عُمَرُ تَنْقُلَانِ الْقِرَبَ عَلٰى مُتُوْنِهِمَا ثُمَّ تُفْرِغَانِهِ فِيْ اَفْوَاهِ الْقَوْمِ ثُمَّ تَرْجِعَانِ فَتَمْلَآنِهَا ثُمَّ تَجِيْئَانِ فَتُفْرِغَانِهَا فِيْ اَفْوَاهِ الْقَوْمِ ۔

۱۰۹۔ عورتوں کا غزوہ اور مردوں کے ساتھ قتال میں شرکت۔

۱۴۳۔ ہم سے ابو معمر نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الوارث نے حدیث بیان کی، ان سے عبد العزیز نے حدیث بیان کی اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ اُحد کی لڑائی کے موقعہ پر مسلمان نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے منتشر ہو گئے تھے، انھوں نے بیان کیا کہ میں نے عائشہ بنت ابی بکر اور ام سلیم (انس رض کی والدہ) رضی اللہ عنہا کو دیکھا کہ یہ اپنا ازار سمیٹے ہوئی تھیں جس کی وجہ سے اُن کی پنڈلی بھی نظر آ رہی تھی (جیسا کہ کسی کام کو مستعدی کے ساتھ کرنے کے لیے کیا جاتا ہے) اور (تیز چلنے کی وجہ سے) مشکیزے چھلکاتی ہوئی لیے جا رہی تھیں۔ اور ابو معمر کے علاوہ (جعفر بن مہران) نے بیان کیا کہ مشکیزے کو اپنی پشت پر ادھر سے اُدھر لیے پھرتی تھیں اور قوم کو اس سے پانی پلاتی تھیں پھر واپس آتی تھیں اور مشکیزوں کو بھر کر لے جاتی تھیں اور قوم کو پلاتی تھیں۔

* * *

بَابُ ۱۱۰ حَمْلِ النِّسَآءِ الْقِرَبَ اِلَى النَّاسِ فِي الْغَزْوِ

۱۴۴ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ ثَعْلَبَةُ بْنُ اَبِيْ مَالِكٍ اِنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رض قَسَمَ مُرُوْطًا بَيْنَ نِسَآءٍ مِّنْ

۱۱۰۔ غزوہ میں عورتوں کا مردوں کے پاس مشکیزہ اٹھا کے لے جانا۔

۱۴۴۔ ہم سے عبدان نے حدیث بیان کی، انھیں عبد اللہ نے خبر دی، انھیں یونس نے خبر دی، انھیں ابن شہاب نے، ان سے ثعلبہ بن ابی مالک نے کہا کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے مدینہ کی خواتین میں کچھ چادریں تقسیم کیں، ایک نئی چادر بچ گئی

نِسَاءِ الْمَدِينَةِ فَبَقِيَ مِرْطٌ جَيِّدٌ فَقَالَ لَهُ بَعْضُ مَنْ عِنْدَهُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَعْطِ هَذَا ابْنَةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّتِي عِنْدَكَ يُرِيدُونَ أُمَّ كُلْثُومٍ بِنْتَ عَلِيٍّ فَقَالَ عُمَرُ أُمُّ سَلِيطٍ أَحَقُّ وَأُمُّ سَلِيطٍ مِنْ نِسَاءِ الْأَنْصَارِ مِمَّنْ بَايَعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عُمَرُ فَإِنَّهَا كَانَتْ تَزْفِرُ لَنَا الْقِرَبَ يَوْمَ أُحُدٍ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ تَزْفِرُ تَخِيطُ ۔

تو بعض حضرات نے جو آپ کے پاس ہی تھے کہا، یا امیر المومنین! یہ چادر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نواسی کو دے دیجیے جو آپ کے گھر میں ہیں، (ان کی مراد آپ کی بیوی) ام کلثوم بنت علی رضی اللہ عنہا سے تھی۔ لیکن عمر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ ام سلیط رضی اللہ عنہا اس کی زیادہ مستحق ہیں۔ یہ ام سلیط رضی اللہ عنہا ان انصاری خواتین میں سے تھیں جنھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی تھی۔ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ آپ اُحد کی لڑائی کے موقعہ پر ہمارے لیے مشکیزے (پانی کے) اُٹھا کر لاتی تھیں۔ ابو عبد اللہ (امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ) نے کہا کہ (حدیث میں) "تزفر" سینے کے معنی میں ہے۔[1]

باب ۱۱۱ مُدَاوَاةِ النِّسَاءِ الْجَرْحَى فِي الْغَزْوِ ۔

۱۴۵۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ ذَكْوَانَ عَنِ الرُّبَيِّعِ بِنْتِ مُعَوِّذٍ قَالَتْ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَسْقِي وَنُدَاوِي الْجَرْحَى وَنَرُدُّ الْقَتْلَى إِلَى الْمَدِينَةِ ۔

۱۴۵۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے بشر بن مفضل نے حدیث بیان کی، ان سے خالد بن ذکوان نے حدیث بیان کی، ان سے ربیع بنت معوذ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ (غزوہ میں) شریک ہوتے تھے (مسلمان) زخمیوں کو پانی پلاتے تھے اور زخمیوں کی مرہم پٹی کرتے تھے اور جو لوگ شہید ہو جاتے ان کو مدینہ اُٹھا کر لاتے تھے۔

باب ۱۱۲ رَدِّ النِّسَاءِ الْجَرْحَى وَالْقَتْلَى ۔

۱۱۲۔ زخمیوں اور شہیدوں کو عورتیں منتقل کرتی ہیں۔

۱۴۶۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ عَنْ خَالِدِ بْنِ ذَكْوَانَ عَنِ الرُّبَيِّعِ بِنْتِ مُعَوِّذٍ قَالَتْ كُنَّا نَغْزُو مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَسْقِي الْقَوْمَ وَنَخْدُمُهُمْ وَنَرُدُّ الْجَرْحَى وَالْقَتْلَى إِلَى الْمَدِينَةِ ۔

۱۴۶۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے بشر بن مفضل نے حدیث بیان کی، ان سے خالد بن ذکوان نے اور ان سے ربیع بنت معوذ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوے میں شریک ہوتے تھے مسلمانوں کو پانی پلاتے، ان کی خدمت کرتے اور زخمیوں اور شہیدوں کو مدینہ منتقل کرتے تھے۔

باب ۱۱۳ نَزْعِ السَّهْمِ مِنَ الْبَدَنِ ۔

۱۱۳۔ جسم سے تیر کھینچ کر نکالنا۔

۱۴۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ رُمِيَ أَبُو عَامِرٍ فِي رُكْبَتِهِ فَانْتَهَيْتُ إِلَيْهِ قَالَ انْزِعْ هَذَا السَّهْمَ فَنَزَعْتُهُ فَنَزَا مِنْهُ الْمَاءُ فَدَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِعُبَيْدٍ أَبِي عَامِرٍ ۔

۱۴۷۔ ہم سے محمد بن علاء نے حدیث بیان کی، ان سے ابو اسامہ نے حدیث بیان کی، ان سے یزید بن عبد اللہ نے اور ان سے ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے گھٹنے میں تیر لگا تو میں ان کے پاس پہنچا، انھوں نے فرمایا کہ اس تیر کو کھینچ کر نکال لو۔ میں نے کھینچ لیا تو اس میں سے خون بہنے لگا۔ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کو واقعہ کی اطلاع دی تو آپ نے ان کے لیے دعا فرمائی، اے اللہ! عبید ابو عامر کی مغفرت فرمایئے۔

باب ۱۱۴ الْحِرَاسَةِ فِي الْغَزْوِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ۔

۱۱۴۔ اللہ کے راستے میں غزوہ میں پہرہ دینا

۱۴۸۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ خَلِيلٍ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ

۱۴۸۔ ہم سے اسمٰعیل بن خلیل نے حدیث بیان کی، انھیں علی بن مسہر نے خبر دی

[1] محدثین نے لکھا ہے کہ تزفر کے معنی تخیط (سینا) سے کرنا سہو ہے۔ اس کے اصل معنی اٹھانے کے ہیں "تزفر" بمعنی تحمل۔

بْنُ مُسْهِرٍ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَبِيعَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ سَمِعْتُ عَائِشَةَ تَقُولُ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَهِرَ فَلَمَّا قَدِمَ الْمَدِينَةَ قَالَ لَيْتَ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِي صَالِحًا يَحْرُسُنِي اللَّيْلَةَ إِذْ سَمِعْنَا صَوْتَ سِلَاحٍ فَقَالَ مَنْ هَذَا فَقَالَ أَنَا سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ جِئْتُ لِأَحْرُسَكَ وَنَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ٭

۱۴۹۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ عَنْ أَبِي حُصَيْنٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَعِسَ عَبْدُ الدِّينَارِ وَعَبْدُ الدِّرْهَمِ وَعَبْدُ الْقَطِيفَةِ وَعَبْدُ الْخَمِيصَةِ إِنْ أُعْطِيَ رَضِيَ وَإِنْ لَمْ يُعْطَ سَخِطَ تَعِسَ وَانْتَكَسَ وَإِذَا شِيكَ فَلَا انْتَقَشَ طُوبَى لِعَبْدٍ آخِذٍ بِعِنَانِ فَرَسِهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَشْعَثَ رَأْسُهُ مُغْبَرَّةٍ قَدَمَاهُ إِنْ كَانَ فِي الْحِرَاسَةِ كَانَ فِي الْحِرَاسَةِ وَإِنْ كَانَ فِي السَّاقَةِ كَانَ فِي السَّاقَةِ إِنِ اسْتَأْذَنَ لَمْ يُؤْذَنْ لَهُ وَإِنْ شَفَعَ لَمْ يُشَفَّعْ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ لَمْ يَرْفَعْهُ إِسْرَائِيلُ وَمُحَمَّدُ بْنُ جُحَادَةَ عَنْ أَبِي حُصَيْنٍ وَقَالَ تَعْسًا كَأَنَّهُ يَقُولُ فَأَتْعَسَهُمُ اللَّهُ طُوبَى فُعْلَى مِنْ كُلِّ شَيْءٍ طَيِّبٍ وَهِيَ يَاءٌ حُوِّلَتْ إِلَى الْوَاوِ وَهِيَ مِنْ يَطِيبُ ٭

باب ۱۱۵ فَضْلِ الْخِدْمَةِ فِي الْغَزْوِ ٭

۱۵۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَرْعَرَةَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ يُونُسَ بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ عَنْ

انھیں یحییٰ بن سعید نے خبر دی انھیں عبداللہ بن ربیعہ بن عامر نے خبر دی، کہا کہ میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے سنا، آپ بیان کرتی تھیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے (ایک رات، بیداری میں گزاری)، مدینہ پہنچنے کے بعد آپ نے فرمایا، کاش میرے اصحاب میں سے کوئی صالح ایسا آتا جو رات میں ہمارا پہرہ دیتا (ابھی یہی باتیں ہو رہی تھیں) کہ ہم نے ہتھیار کی جھنکار سنی۔ حضور اکرم نے دریافت فرمایا، یہ کون صاحب ہیں؟ (آنے والے نے کہا، میں ہوں، سعد بن ابی وقاص، آپ کا پہرہ دینے کے لیے حاضر ہوا ہوں، پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سوئے۔

۱۴۹۔ ہم سے یحییٰ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انھیں ابوبکر نے خبر دی، انھیں ابوحصین نے، انھیں ابوصالح نے اور انھیں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، دینار کا غلام، درہم کا غلام، قطیفہ (جھبردار چادر) کا غلام خمیصہ (سیاہ زمین کا نقشین کپڑا) کا غلام ہلاک ہوا کہ اگر اسے کچھ دے دیا جاتا ہے تو خوش ہو جاتا ہے اور اگر نہیں دیا جاتا تو ناراض ہو جاتا ہے ایسا شخص ہلاک اور برباد ہوا، اور اسے جو کانٹا چبھ گیا وہ نہیں نکلا، ایسے بندے کے لیے بشارت ہو جو اللہ کے راستے میں (غزوہ کے موقع پر) اپنے گھوڑے کی لگام تھامے ہوئے ہے (لڑائی اور سخت جدوجہد کی وجہ سے) اس کے سر کے بال پراگندہ ہیں اور اس کے قدم گرد و غبار سے اٹے ہوئے ہیں۔ اگر اسے (مقدمۃ الجیش کے طور پر) پاسبانی اور پہرے پر لگا دیا جائے تو وہ اپنے اس کام میں بھی پوری تندہی سے لگا رہے اور اگر لشکر کے پیچھے (دیکھ بھال کے لیے) لگا دیا جائے تو اس میں بھی پوری تندہی (اور فرض شناسی سے لگا رہے (ویسے خواہ عام دنیاوی زندگی میں اس کی کوئی اہمیت بھی نہ ہو کہ) اگر وہ کسی سے (ملاقات وغیرہ کی) اجازت چاہے تو اسے اجازت بھی نہ ملے اور اگر کسی کی سفارش کرے تو اس کی سفارش بھی قبول نہ کی جائے۔ ابوعبداللہ (امام بخاریؒ) نے کہا کہ اسرائیل اور محمد بن جحادہ نے ابوحصین کے واسطے سے یہ روایت مرفوعاً نہیں بیان کی ہے اور کہا کہ (قرآن مجید میں) تعساً گویا یوں کہنا چاہیے کہ "فاتعسہم اللہ (اللہ انھیں ہلاک کرے) طوبیٰ فعلیٰ کے وزن پر ہے، ہر اچھی اور طیب چیز کے لیے۔ واؤ اصل میں یا تھا (طیبیٰ) پھر "یا" کو واؤ سے بدل دیا گیا اور یہ یطیب سے مشتق ہے۔

۱۱۵۔ غزوہ میں خدمت کی فضیلت۔

۱۵۰۔ ہم سے عبداللہ بن عرعرہ نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے یونس بن عبید نے، ان سے ثابت بنانی نے اور ان سے انس

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضؓ قَالَ صَحِبْتُ جَرِيْرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ فَكَانَ يَخْدُمُنِيْ وَهُوَ اَكْبَرُ مِنْ اَنَسٍ رضؓ قَالَ جَرِيْرٌ اِنِّيْ رَاَيْتُ الْاَنْصَارَ يَصْنَعُوْنَ شَيْئًا لَّا اَجِدُ اَحَدًا مِّنْهُمْ اِلَّا اَكْرَمْتُهٗ ۔

بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں جریر بن عبد اللہ بجلی رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا تو وہ میری خدمت کرتے تھے، حالانکہ وہ انس (رضی اللہ عنہ) سے بڑے تھے ۔ جریر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے دیکھا کہ انصار کو ایک ایسا کام کرتے دیکھا (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت) کہ جب بھی ان میں سے کوئی مجھے ملتا ہے تو میں اس کی تعظیم و اکرام کرتا ہوں ۔

۱۵۱ ۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ اَبِيْ عَمْرٍو مَّوْلَى الْمُطَّلِبِ بْنِ حَنْطَبٍ اَنَّهٗ سَمِعَ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ خَرَجْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى خَيْبَرَ اَخْدُمُهٗ فَلَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاجِعًا وَبَدَا لَهٗ اُحُدٌ قَالَ هٰذَا جَبَلٌ يُّحِبُّنَا وَنُحِبُّهٗ ثُمَّ اَشَارَ بِيَدِهٖ اِلَى الْمَدِيْنَةِ قَالَ اللّٰهُمَّ اِنِّيْ اُحَرِّمُ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا كَتَحْرِيْمِ اِبْرَاهِيْمَ مَكَّةَ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْ صَاعِنَا وَمُدِّنَا ۔

۱۵۱ ۔ ہم سے عبد العزیز بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن جعفر نے حدیث بیان کی، ان سے مطلب بن حنطب کے مولیٰ عمرو بن ابی عمرو نے اور انھوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ بیان کرتے تھے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خیبر (غزوہ کے موقع پر) گیا، میں آپ کی خدمت کیا کرتا تھا۔ پھر جب حضور اکرم واپس ہوئے اور احد پہاڑ دکھائی دیا تو آپ نے فرمایا کہ یہ وہ پہاڑ ہے جس سے ہم محبت کرتے ہیں اور وہ ہم سے محبت کرتا ہے۔ اس کے بعد آپ نے اپنے ہاتھ سے مدینہ کی طرف اشارہ کر کے فرمایا، اے اللہ میں اس کے دونوں پتھریلے میدانوں کے درمیان کے خطے کو با حرمت قرار دیتا ہوں (اللہ کے حکم سے) جس طرح ابراہیم علیہ السلام نے مکہ کو با حرمت شہر قرار دیا تھا، اے اللہ! ہمارے صاع اور ہمارے مد میں برکت عطا فرمائیے ۔

۱۵۲ ۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ اَبُو الرَّبِيْعِ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ زَكَرِيَّاءَ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ عَنْ مُّوَرِّقٍ الْعِجْلِيِّ عَنْ اَنَسٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَكْثَرُنَا ظِلًّا الَّذِيْ يَسْتَظِلُّ بِكِسَائِهٖ وَاَمَّا الَّذِيْنَ صَامُوْا فَلَمْ يَعْمَلُوْا شَيْئًا وَّاَمَّا الَّذِيْنَ اَفْطَرُوْا فَبَعَثُوا الرِّكَابَ وَامْتَهَنُوْا وَعَالَجُوْا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَهَبَ الْمُفْطِرُوْنَ الْيَوْمَ بِالْاَجْرِ ۔

۱۵۲ ۔ ہم سے سلیمان بن داؤد ابو الربیع نے حدیث بیان کی، ان سے اسمٰعیل بن زکریا نے، ان سے عاصم نے حدیث بیان کی، ان سے مورق عجلی نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ (ایک سفر میں) تھے (بعض صحابہ رضؓ روزے سے تھے اور بعض نے روزہ نہیں رکھا تھا) ہم میں زیادہ بہتر سایہ میں وہ شخص تھا جس نے اپنے کپڑے سے سایہ کر رکھا تھا۔ (کیونکہ بعض حضرات سورج کی تپش سے بچنے کے لیے صرف اپنے ہاتھ سے اپنے اوپر سایہ کئے ہوئے تھے) لیکن جو حضرات روزے سے تھے وہ کوئی کام نہ کر سکے تھے (تھکن اور کمزوری کی وجہ سے) اور جن حضرات نے روزہ نہیں رکھا تھا تو وہ اپنے اونٹ (پانی پر) لے گئے اور روزہ داروں کی) خوب خوب خدمت بھی کی اور (دوسرے تمام) کام کئے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آج اجر و ثواب کو روزہ نہ رکھنے والے لے گئے [1]

---

[1] مصنف رح اس غزوہ میں غازیوں کی خدمت کی فضیلت بتانا چاہتے ہیں، کیونکہ حدیث میں اسی طبقہ کو سراہا گیا ہے اور اجر و ثواب کا زیادہ مستحق قرار دیا گیا ہے جنہوں نے غازیوں کی خدمت کی تھی، حالانکہ انھوں نے روزہ نہیں رکھا تھا۔ حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ روزہ اگرچہ خیر محض ہے اور مخصوص و مقبول عبادت ہے پھر بھی سفر وغیرہ میں ایسے مواقع پر جب کہ اس کی وجہ سے دوسرے اہم کام رک جانے کا خطرہ ہو تو روزہ نہ رکھنا افضل ہے جو داؤد حدیث میں ہے اس میں بھی یہی صورت پیش آئی تھی کہ جو

باب ۱۱۶ فَضْلِ مَنْ حَمَلَ مَتَاعَ صَاحِبِهِ فِي السَّفَرِ

۱۵۳ - حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُلُّ سُلَامَى عَلَيْهِ صَدَقَةٌ كُلَّ يَوْمٍ يُعِيْنُ الرَّجُلَ فِي دَابَّتِهِ يُحَامِلُهُ عَلَيْهَا أَوْ يَرْفَعُ عَلَيْهَا مَتَاعَهُ صَدَقَةٌ وَالْكَلِمَةُ الطَّيِّبَةُ وَكُلُّ خُطْوَةٍ يَمْشِيْهَا إِلَى الصَّلٰوةِ صَدَقَةٌ وَدَلُّ الطَّرِيْقِ صَدَقَةٌ ۔

۱۱۶ - اس شخص کی فضیلت جس نے سفر میں اپنے ساتھی کا سامان اُٹھایا ۔

۱۵۳ - ہم سے اسحاق بن نصر نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالرزاق نے حدیث بیان کی، ان سے معمر نے، ان سے ہمام نے، ان سے ابوہریرہ رض نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا روزانہ انسان کے ایک ایک جوڑ پر صدقہ واجب ہے اگر کوئی شخص کسی کی سواری میں مدد کرتا ہے کہ اس کی سواری پر سوار کرا دے یا اس کا سامان اس پر اٹھا کر رکھ دے تو یہ بھی صدقہ ہے اچھا اور پاک کلمہ بھی (زبان سے نکالنا) صدقہ ہے، ہر قدم جو نماز کے لیے اٹھتا ہے وہ بھی صدقہ ہے اور کسی مسافر کو راستہ بتا دینا بھی صدقہ ہے ۔

باب ۱۱۷ فَضْلِ رِبَاطِ يَوْمٍ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ

وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى . يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اصْبِرُوْا اِلٰى اٰخِرِ الْاٰيَةِ ۔

۱۵۴ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُنِيْرٍ سَمِعَ أَبَا النَّضْرِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رِبَاطُ يَوْمٍ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا عَلَيْهَا وَمَوْضِعُ سَوْطِ أَحَدِكُمْ مِّنَ الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا عَلَيْهَا وَالرَّوْحَةُ يَرُوْحُهَا الْعَبْدُ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ أَوِ الْغَدْوَةُ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا

۱۱۷ - اللہ کے راستے میں دشمن سے ملی ہوئی سرحد پر ایک دن پہرے کی فضیلت۔ اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ "اے ایمان والو! صبر سے کام لو" آخر آیت تک ۔

۱۵۴ - ہم سے عبیداللہ بن منیر نے حدیث بیان کی، انھوں نے ابوالنضر سے سنا، ان سے عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن دینار نے حدیث بیان کی۔ ان سے ابوحازم نے اور ان سے سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ کے راستے میں دشمن سے ملی ہوئی سرحد پر ایک دن کا پہرہ دنیا و ما فیہا سے بڑھ کر ہے۔ جنت میں کسی کے لیے ایک کوڑے جتنی جگہ دنیا و ما فیہا سے بڑھ کر ہے۔ اور اللہ کے راستے میں ایک صبح یا ایک شام گزار دینا دنیا و ما فیہا سے بڑھ کر ہے ۔

باب ۱۱۸ مَنْ غَزَا بِصَبِيٍّ لِلْخِدْمَةِ

۱۵۵ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رض أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِأَبِي طَلْحَةَ الْتَمِسْ غُلَامًا مِّنْ غِلْمَانِكُمْ يَخْدُمُنِي حَتّٰى أَخْرُجَ إِلٰى خَيْبَرَ فَخَرَجَ بِي أَبُوْ طَلْحَةَ

۱۱۸ - جس نے کسی بچے کو خدمت کے لیے غزوے میں اپنے ساتھ رکھا ۔

۱۵۵ - ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے یعقوب نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوطلحہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ اپنے قبیلے کے بچوں میں سے کوئی بچہ میرے ساتھ کر دو، جو خیبر کے غزوے میں میرے کام کر دیا کرے ابوطلحہ رض

بقیہ حاشیہ: ۔ لوگ روزے سے تھے وہ کوئی کام تھکن کی وجہ سے نہ کر سکے لیکن بے روزہ داروں نے پوری تندہی سے تمام خدمات انجام دیں، اس لیے ان کا ثواب بڑھ گیا۔ اسلام میں عبادت کا نظام انسان کی فطرت کے مطابق اور نہایت معقول طریقہ پر قائم ہے۔ دین نے فرائض و واجبات میں مدارج قائم کئے ہیں اور ان مدارج کا پوری طرح جو لحاظ رکھے گا، اللہ کے نزدیک اس کی عبادت اسی درجہ مقبول ہوگی۔ حدیث میں اسی لیے کہا گیا ہے کہ روزہ نہ رکھنے والے آج اجر و ثواب لے گئے، حالانکہ انھوں نے ایک اہم عبادت چھوڑی تھی لیکن اس سے زیادہ اہم عبادت کی خاطر! اس لیے ثواب کے بھی زیادہ مستحق ہوئے ۔

مُرْدِفِي وَأَنَا غُلَامٌ رَاهَقْتُ الْحُلُمَ فَكُنْتُ أَخْدِمُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا نَزَلَ فَكُنْتُ أَسْمَعُهُ كَثِيرًا يَقُولُ اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحُزْنِ وَالْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْبُخْلِ وَالْجُبْنِ وَضَلَعِ الدَّيْنِ وَغَلَبَةِ الرِّجَالِ ثُمَّ قَدِمْنَا خَيْبَرَ فَلَمَّا فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْحِصْنَ ذُكِرَ لَهُ جَمَالُ صَفِيَّةَ بِنْتِ حُيَيِّ بْنِ أَخْطَبَ وَقَدْ قُتِلَ زَوْجُهَا وَكَانَتْ عَرُوسًا فَاصْطَفَاهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِنَفْسِهِ فَخَرَجَ بِهَا حَتّٰى بَلَغْنَا سَدَّ الصَّهْبَاءِ حَلَّتْ فَبَنٰى بِهَا ثُمَّ صَنَعَ حَيْسًا فِي نِطَعٍ صَغِيرٍ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آذِنْ مَنْ حَوْلَكَ فَكَانَتْ تِلْكَ وَلِيمَةَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى صَفِيَّةَ ثُمَّ خَرَجْنَا إِلَى الْمَدِينَةِ قَالَ فَرَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَوِّي لَهَا وَرَاءَهُ بِعَبَاءَةٍ ثُمَّ يَجْلِسُ عِنْدَ بَعِيرِهِ فَيَضَعُ رُكْبَتَهُ فَتَضَعُ صَفِيَّةُ رِجْلَهَا عَلٰى رُكْبَتِهِ حَتّٰى تَرْكَبَ فَسِرْنَا حَتّٰى إِذَا أَشْرَفْنَا عَلَى الْمَدِينَةِ نَظَرَ إِلٰى أُحُدٍ فَقَالَ هٰذَا جَبَلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ ثُمَّ نَظَرَ إِلَى الْمَدِينَةِ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ إِنِّي أُحَرِّمُ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا مِثْلَ مَا حَرَّمَ إِبْرَاهِيمُ مَكَّةَ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِي مُدِّهِمْ وَصَاعِهِمْ ۔

بَابُ ۱۱۹ رُكُوبِ الْبَحْرِ ۔

۱۵۶ ۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ يَحْيٰى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيٰى بْنِ حَبَّانَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ حَدَّثَتْنِي أُمُّ حَرَامٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمًا فِي بَيْتِهَا فَاسْتَيْقَظَ

اپنی سواری پر اپنے پیچھے بٹھا کر مجھے (انس رضی اللہ عنہ کو) لے گئے میں اس وقت ابھی لڑکا تھا، بالغ ہونے کے قریب! جب بھی حضور اکرمؐ کہیں قیام فرماتے تو میں آپ کی خدمت کرتا تھا، اکثر میں سنتا کہ آپؐ یہ دعا کرتے، اے اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں تفکرات سے، غموں سے، درماندگی، سستی، بخل، بزدلی، قرض کے بوجھ اور انسانوں کے اپنے اوپر غلبہ سے تو آخر ہم خیبر پہنچے اور جب اللہ تعالیٰ نے خیبر کے قلعہ پر آپؐ کو فتح دی تو آپؐ کے سامنے صفیہ بنت حی بن اخطب رضی اللہ عنہا کے جمال کا ذکر کیا گیا، ان کا شوہر (یہودی) لڑائی میں کام آگیا تھا اور وہ ابھی دلہن ہی تھیں (اور چونکہ قبیلہ کے سردار کی لڑکی تھیں) اس لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انھیں اپنے لیے منتخب فرمالیا۔ پھر آں حضورؐ انھیں ساتھ لے کر وہاں سے چلے جب ہم سد الصہباء پر پہنچے تو وہ حیض سے پاک ہوئیں تو آپؐ نے ان سے خلوت کی اس کے بعد آپ نے حیس (کھجور، پنیر اور گھی سے تیار کیا ہوا ایک کھانا) تیار کرا کر ایک چھوٹے سے دسترخوان پر رکھوایا اور فرمایا کہ اپنے آس پاس کے لوگوں کو بتادو (کہ آں حضورؐ نے ولیمہ کیا ہے) اور یہی حضور اکرمؐ کا صفیہ رضؓ کے ساتھ نکاح کا ولیمہ تھا آخر ہم مدینہ کی طرف چلے، انسؓ نے بیان کیا کہ میں نے دیکھا کہ آنحضورؐ صفیہؓ کی وجہ سے اپنے پیچھے (اونٹ کے کوہان کے اردگرد) اپنی عباء سے پردہ کیے ہوئے ہیں (سواری پر جب حضرت صفیہؓ سوار ہو گئیں) تو حضور اکرمؐ اپنے اونٹ کے پاس بیٹھ جاتے اور اپنا گھٹنا کھڑا رکھتے اور حضرت صفیہ اپنا پاؤں حضور اکرمؐ کے گھٹنے پر رکھ کر سوار ہو جاتیں۔ اس طرح ہم چلتے رہے اور جب مدینہ منورہ کے قریب پہنچے تو حضورؐ نے احد پہاڑ کو دیکھا اور فرمایا یہ پہاڑ ہم سے محبت رکھتا ہے اور ہم اس سے محبت رکھتے ہیں، اس کے بعد آپؐ نے مدینہ کی طرف نگاہ اٹھائی اور فرمایا اے اللہ! میں اس کے دونوں پتھریلے میدانوں کے درمیان کے خطے کو باحرمت قرار دیتا ہوں، جس طرح کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے مکہ معظمہ کو باحرمت قرار دیا تھا، اے اللہ! مدینہ کے لوگوں کو ان کے مد اور صاع میں برکت دیجیے۔

۱۱۹۔ بحری سفر۔

۱۵۶۔ ہم سے ابوالنعمان نے حدیث بیان کی، ان سے حماد بن زید نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے، ان سے محمد بن یحییٰ بن حبان نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا اور ان سے ام حرام رضؓ نے حدیث بیان کی تھی کہ نبی کریمؐ نے ایک دن ان کے گھر تشریف لا کر قیلولہ کیا تھا جب آپ بیدار ہوئے تو مسکرا رہے

وَهُوَ يَضْحَكُ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ مَا يُضْحِكُكَ قَالَ عَجِبْتُ مِنْ قَوْمٍ مِنْ أُمَّتِي يَرْكَبُونَ الْبَحْرَ كَالْمُلُوكِ عَلَى الْأَسِرَّةِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ ادْعُ اللهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ فَقَالَ أَنْتِ مَعَهُمْ ثُمَّ نَامَ فَاسْتَيْقَظَ وَهُوَ يَضْحَكُ فَقَالَ مِثْلَ ذٰلِكَ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ ادْعُ اللهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ فَيَقُولُ أَنْتِ مِنَ الْأَوَّلِينَ فَتَزَوَّجَ بِهَا عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ فَخَرَجَ بِهَا إِلَى الْغَزْوِ فَلَمَّا رَجَعَتْ قُرِّبَتْ دَابَّةٌ لِتَرْكَبَهَا فَوَقَعَتْ فَانْدَقَّتْ عُنُقُهَا ۔

بَاب ۱۲۰ مَنِ اسْتَعَانَ بِالضُّعَفَاءِ

وَالصَّالِحِينَ فِي الْحَرْبِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ أَخْبَرَنِي أَبُو سُفْيَانَ قَالَ لِي قَيْصَرُ سَأَلْتُكَ أَشْرَافُ النَّاسِ اتَّبَعُوهُ أَمْ ضُعَفَاؤُهُمْ فَزَعَمْتَ ضُعَفَاءَهُمْ وَهُمْ أَتْبَاعُ الرُّسُلِ ۔

۱۵۷ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَلْحَةَ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ رَأَى سَعْدٌ أَنَّ لَهُ فَضْلًا عَلَى مَنْ دُونَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ تُنْصَرُونَ وَتُرْزَقُونَ إِلَّا بِضُعَفَائِكُمْ ۔

۱۵۸ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو سَمِعَ جَابِرًا عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَأْتِي زَمَانٌ يَغْزُو فِئَامٌ مِنَ النَّاسِ فَيُقَالُ

تھے، انھوں نے پوچھا، یا رسول اللہ! کس بات پر مسکرا رہے ہیں؟ فرمایا مجھے اپنی امت میں سے ایک ایسی قوم کو (خواب میں دیکھ کر) مسرت ہوئی جو سمندر میں (غزوہ کے لیے) اس طرح جا رہے تھے جیسے بادشاہ تخت پر بیٹھے ہوں۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! اللہ سے دعا کیجیے کہ مجھے بھی ان میں سے کر دے۔ حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ تم بھی ان میں سے ہو اس کے بعد پھر آپ سو گئے اور جب بیدار ہوئے تو پھر مسکرا رہے تھے۔ آپ نے اس مرتبہ بھی وہی بات بتائی۔ ایسا دو یا تین مرتبہ ہوا، میں نے (ام حرامؓ نے) کہا، یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ سے دعا کیجیے کہ مجھے بھی ان میں سے کر دے، حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ تم سب سے پہلے لشکر کے ساتھ ہو گی، آپ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کے نکاح میں تھیں اور وہ آپ کو (اسلام کے سب سے پہلے بحری بیڑے کے ساتھ) غزوے میں لے گئے، واپسی پر سوار ہونے کے لیے اپنی سواری سے قریب ہوئیں (سوار ہوتے ہوئے یا ہونے کے بعد) گر پڑیں جس سے آپ کی گردن ٹوٹ گئی اور شہادت کی موت پائی (رضی اللہ عنہا)

۱۲۰ - جس نے کمزور اور صالح لوگوں سے لڑائی میں مدد لی۔

ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا، انھیں ابو سفیان نے خبر دی کہ مجھ سے قیصر (ملک روم) نے کہا کہ میں نے تم سے پوچھا کیا اونچے طبقے کے لوگوں نے ان کی (حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم) پیروی کی ہے یا کمزور طبقے نے (یعنی جن کی مال وجاہ کے اعتبار سے قوم میں کوئی اہمیت نہیں ہے) تم نے بتایا کہ کمزور طبقے نے (ان کی اتباع کی ہے) اور انبیاء کا پیرو کار رہتا بھی یہی طبقہ ہے۔

۱۵۷ - ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن طلحہ نے حدیث بیان کی، ان سے طلحہ نے، ان سے مصعب بن سعد نے بیان کیا کہ سعد بن ابی وقاص رضؓ کا خیال تھا کہ انھیں دوسرے بہت سے صحابہ پر (اپنی مالداری اور بہادری کی وجہ سے) فضیلت حاصل ہے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمھاری مدد اور تمھاری روزی (اللہ تعالیٰ کی طرف سے) انھیں کمزوروں کی وجہ سے تمھیں دی جاتی ہے۔

۱۵۸ - ہم سے عبد اللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو نے، انھوں نے جابر رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کے واسطے سے بیان کرتے تھے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ایک زمانہ آئے گا کہ مسلمانوں کی جماعت غزوے پر ہو گی، پوچھا جائے گا کہ کیا جماعت

فِيكُمْ مَنْ صَحِبَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيُقَالُ نَعَمْ فَيُفْتَحُ عَلَيْهِ ثُمَّ يَأْتِي زَمَانٌ فَيُقَالُ فِيكُمْ مَنْ صَحِبَ أَصْحَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيُقَالُ نَعَمْ فَيُفْتَحُ ثُمَّ يَأْتِي زَمَانٌ فَيُقَالُ فِيكُمْ مَنْ صَحِبَ صَاحِبَ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيُقَالُ نَعَمْ فَيُفْتَحُ.

ہیں کوئی ایسے بزرگ بھی ہیں جنھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت اٹھائی ہو کہا جائے گا کہ ہاں، تو (دعا کے لیے انھیں آگے بڑھا کے) ان کے ذریعہ فتح کی دعا مانگی جائے گی۔ پھر ایک زمانہ آئے گا، اس وقت اس کی تلاش ہوگی کہ کوئی ایسے بزرگ مل جائیں جنھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کی صحبت اٹھائی ہو (یعنی تابعی) ایسے بھی بزرگ مل جائیں گے اور ان کے ذریعہ فتح کی دعا مانگی جائے گی۔ اس کے بعد ایک دور آئے گا، اور (سپاہیوں سے) پوچھا جائیگا کہ کیا تم میں کوئی ایسے بزرگ ہیں جنھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کے شاگردوں کی صحبت اٹھائی ہو (یعنی تبع تابعی) کہا جائے گا کہ ہاں اور ان کے ذریعہ فتح کی دعا مانگی جائے گی۔

بَابُ ۱۲۱ لَا يَقُولُ فُلَانٌ شَهِيدٌ

قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُ أَعْلَمُ بِمَنْ يُجَاهِدُ فِي سَبِيلِهِ اللَّهُ أَعْلَمُ بِمَنْ يُكْلَمُ فِي سَبِيلِهِ.

۱۲۱۔ یہ نہ کہا جائے کہ فلاں شخص شہید ہے۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے بیان کیا کہ اللہ تعالیٰ خوب واقف ہے کہ کون اس کے راستے میں جہاد کرتا ہے، اللہ تعالیٰ خوب واقف ہے کہ کون اس کے راستے میں زخمی ہوتا ہے۔

۱۵۹۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْتَقَى هُوَ وَالْمُشْرِكُونَ فَاقْتَتَلُوا فَلَمَّا مَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى عَسْكَرِهِ وَمَالَ الْآخَرُونَ إِلَى عَسْكَرِهِمْ وَفِي أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ لَا يَدَعُ لَهُمْ شَاذَّةً وَلَا فَاذَّةً إِلَّا اتَّبَعَهَا يَضْرِبُهَا بِسَيْفِهِ فَقَالَ مَا أَجْزَأَ مِنَّا الْيَوْمَ أَحَدٌ كَمَا أَجْزَأَ فُلَانٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَا إِنَّهُ مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ أَنَا صَاحِبُهُ قَالَ فَخَرَجَ مَعَهُ كُلَّمَا وَقَفَ وَقَفَ مَعَهُ وَإِذَا أَسْرَعَ أَسْرَعَ مَعَهُ قَالَ فَجُرِحَ الرَّجُلُ جُرْحًا شَدِيدًا

۱۵۹۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے یعقوب بن عبد الرحمٰن نے حدیث بیان کی، ان سے ابو حازم نے اور ان سے سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی (اپنے اصحاب کے ساتھ احد یا خیبر کی لڑائی میں) مشرکین سے مڈبھیڑ ہوئی اور جنگ چھڑ گئی پھر جب حضور اکرم (اس دن کی لڑائی سے فارغ ہو کر) اپنے پڑاؤ کی طرف واپس ہوئے اور مشرکین اپنے پڑاؤ کی طرف تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی فوج کے ساتھ ایک شخص تھا، لڑائی کے دوران اس کا یہ حال تھا کہ مشرکین کا کوئی فرد بھی اگر کسی طرف نظر پڑ جاتا تو اس کا پیچھا کر کے وہ شخص اپنی تلوار سے اسے قتل کر دیتا۔ سہل رضی اللہ عنہ نے اس کے متعلق کہا کہ آج جتنی سرگرمی کے ساتھ فلاں شخص لڑا ہے، ہم میں کوئی بھی اس طرح نہ لڑ سکا ہوگا۔ حضور اکرم ؐ نے اس پر فرمایا کہ لیکن وہ شخص اہل جہنم میں سے ہے۔ مسلمانوں میں سے ایک شخص نے (اپنے دل میں) کہا، اچھا میں اس کا پیچھا کروں گا (دیکھوں، بظاہر مسلمانوں کے ساتھ ہونے کے باوجود حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے کیوں دوزخی فرمایا ہے۔ بیان کیا کہ وہ اس کے ساتھ چلے (دوسرے دن لڑائی میں) جب کبھی وہ کھڑا ہو جاتا تو یہ بھی کھڑے ہو جاتے اور جب وہ تیز چلتا تو یہ بھی اس کے ساتھ

فَاسْتَعْجَلَ الْمَوْتَ فَوَضَعَ نَصْلَ سَيْفِهِ بِالْأَرْضِ وَذُبَابَهُ بَيْنَ ثَدْيَيْهِ ثُمَّ تَحَامَلَ عَلَى سَيْفِهِ فَقَتَلَ نَفْسَهُ فَخَرَجَ الرَّجُلُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَشْهَدُ أَنَّكَ رَسُولُ اللَّهِ قَالَ وَمَا ذَاكَ قَالَ الرَّجُلُ الَّذِي ذَكَرْتَ آنِفًا أَنَّهُ مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَأَعْظَمَ النَّاسُ ذَلِكَ فَقُلْتُ أَنَا لَكُمْ بِهِ فَخَرَجْتُ فِي طَلَبِهِ ثُمَّ جُرِحَ جُرْحًا شَدِيدًا فَاسْتَعْجَلَ الْمَوْتَ فَوَضَعَ نَصْلَ سَيْفِهِ فِي الْأَرْضِ وَذُبَابَهُ بَيْنَ ثَدْيَيْهِ ثُمَّ تَحَامَلَ عَلَيْهِ فَقَتَلَ نَفْسَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ ذَلِكَ إِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ عَمَلَ أَهْلِ الْجَنَّةِ فِيمَا يَبْدُو لِلنَّاسِ وَهُوَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ عَمَلَ أَهْلِ النَّارِ فِيمَا يَبْدُو لِلنَّاسِ وَهُوَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ ؏

باب ۱۲۲ التَّحْرِيضِ عَلَى الرَّمْيِ وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى وَأَعِدُّوا لَهُمْ مَا اسْتَطَعْتُمْ مِنْ قُوَّةٍ وَمِنْ رِبَاطِ الْخَيْلِ تُرْهِبُونَ بِهِ عَدُوَّ اللَّهِ وَعَدُوَّكُمْ ؏

۱۶۰ - **حَدَّثَنَا** عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ سَلَمَةَ بْنَ الْأَكْوَعِ قَالَ مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى نَفَرٍ مِنْ أَسْلَمَ يَنْتَضِلُونَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ارْمُوا بَنِي إِسْمَاعِيلَ فَإِنَّ أَبَاكُمْ كَانَ رَامِيًا ارْمُوا وَأَنَا مَعَ بَنِي فُلَانٍ قَالَ فَأَمْسَكَ أَحَدُ الْفَرِيقَيْنِ بِأَيْدِيهِمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَكُمْ لَا تَرْمُونَ قَالُوا كَيْفَ

تیز چلتے، بیان کیا کہ آخر وہ شخص زخمی ہو گیا، زخم بڑا گہرا تھا اس لیے اس نے چاہا کہ موت جلدی آجائے اور اپنی تلوار کا پھل زمین پر رکھ کر اس کی دھار کو سینے کے مقابل میں کر لیا (اور تلوار پر گر کر اپنی جان دے دی (اور اس طرح خودکشی کر کے اسلام کے حکم کے خلاف کیا) اب وہ صاحب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہنے لگے کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ اللہ کے رسول ہیں حضور اکرمؐ نے دریافت فرمایا، کیا بات ہوئی؟ انھوں نے بیان کیا کہ وہی شخص جس کے متعلق آپؐ نے فرمایا تھا کہ وہ دوزخی ہے۔ صحابہ رضؓ پر یہ آپ کا فرمان بڑا شاق گزرا تھا کہ اگر ایسا جانباز مجاہد بھی دوزخی ہو سکتا ہے تو پھر ہماری عاقبت کیسی ہوگی) میں نے ان سے کہا کہ تم سب لوگوں کی طرف سے میں اس کے متعلق تحقیق کرتا ہوں، چنانچہ میں اس کے پیچھے ہو لیا۔ اس کے بعد وہ شخص سخت زخمی ہوا اور چاہا کہ موت جلدی آجائے۔ اس لیے اس نے اپنی تلوار کا پھل زمین پر رکھ کر اس کی دھار کو اپنے سینے کے مقابل میں کر لیا اور اس پر گر کر جان دے دی۔ اس وقت حضور اکرمؐ نے ارشاد فرمایا کہ ایک آدمی (زندگی بھر) بظاہر اہل جنت کے سے کام کرتا ہے، حالانکہ وہ اہل دوزخ میں سے ہوتا ہے (کیونکہ آخر میں اسلام سے انحراف کرتا ہے) اور ایک آدمی بظاہر اہل دوزخ کے کام کرتا ہے حالانکہ وہ اہل جنت میں سے ہوتا ہے (کیونکہ زندگی کے آخر میں اسلام کی دولت نصیب ہو جاتی ہے)۔

۱۲۲ - تیراندازی کی ترغیب - اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ "اور ان (کافروں) کے مقابلے کے لیے جس قدر بھی تم سے ہو سکے سامان درست رکھو، قوت سے اور پلے ہوئے گھوڑوں سے، جس کے ذریعے تم اپنا رعب رکھتے ہو اللہ کے دشمنوں اور اپنے دشمنوں پر"

۱۶۰ - ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی، ان سے حاتم بن اسمٰعیل نے حدیث بیان کی، ان سے یزید بن ابی عبید نے بیان کیا، انھوں نے سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے سنا، بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا قبیلہ بنو اسلم کے چند صحابہ پر گزر ہوا، جو تیراندازی کی مشق کر رہے تھے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، اسمٰعیل علیہ السلام کے بیٹو، تیراندازی کرو کہ تمہارے جد امجد (اسمٰعیل علیہ السلام ایک فریق کے ساتھ ہو گئے تو مقابلہ میں حصہ لینے والے) دوسرے فریق نے اپنے ہاتھ روک لیے۔ حضور اکرمؐ نے فرمایا کیا بات پیش آئی، تم لوگوں نے تیراندازی بند کیوں کر دی؟ دوسرے فریق نے عرض کیا، جب آپؐ ایک فریق کے ساتھ ہو گئے تو ہم

قومي وانت معهم قال النبي صلى الله عليه وسلم ارموا فانا معكم كلكم ؎

١٦١ - حدثنا ابو نعيم حدثنا عبد الرحمن ابن الغسيل عن حمزة بن ابي اسيد عن ابيه قال قال النبي صلى الله عليه وسلم يوم بدر حين صففنا لقريش وصفوا لنا اذا اكثبوكم فعليكم بالنبل ؎

باب ١٢٣ اللهو بالحراب ونحوها ؎

١٦٢ - حدثنا ابراهيم بن موسى اخبرنا هشام عن معمر عن الزهري عن ابن المسيب عن ابي هريرة قال بينا الحبشة يلعبون عند النبي صلى الله عليه وسلم بحرابهم دخل عمر فاهوى الى الحصى فحصبهم بها فقال دعهم يا عمر وزاد علي حدثنا عبد الرزاق اخبرنا معمر في المسجد ؎

باب ١٢٤ المجن ومن يتترس بترس صاحبه ؎

١٦٣ - حدثنا احمد بن محمد اخبرنا عبد الله اخبرنا الاوزاعي عن اسحاق بن عبد الله بن ابي طلحة عن انس بن مالك قال كان ابو طلحة يتترس مع النبي صلى الله عليه وسلم بترس واحد وكان ابو طلحة حسن الرمي فكان اذا رمى تشرف النبي صلى الله عليه وسلم فينظر الى موضع نبله ؎

١٦٤ - حدثنا سعيد بن عفير حدثنا يعقوب بن عبد الرحمن عن ابي حازم عن سهل

بھلا کس طرح مقابلہ کر سکتے ہیں ؟ اس پر آں حضورؐ نے فرمایا ، اچھا تیر اندازی جاری رکھو ، میں تم سب کے ساتھ ہوں ۔

۱۶۱ - ہم سے ابونعیم نے حدیث بیان کی ، ان سے عبدالرحمن بن غسیل نے حدیث بیان کی ، ان سے حمزہ بن ابی اسید نے حدیث بیان کی اور ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بدر کی لڑائی کے موقع پر ، جب ہم قریش کے مقابلہ میں صف بستہ کھڑے ہو گئے تھے اور وہ ہمارے مقابلہ میں تیار ہو گئے تھے ، فرمایا کہ اگر (حملہ کرتے ہوئے) قریش تمہارے قریب آجائیں تو تم لوگ تیر اندازی شروع کر دینا (تاکہ وہ پیچھے ہٹنے پر مجبور ہوں) ۔

۱۲۳ - حراب وغیرہ سے کھیلنا ۔

۱۶۲ - ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے حدیث بیان کیا ، انھیں ہشام نے خبر دی ، انھیں معمر نے ، انھیں زہری نے انھیں ابن المسیب نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ حبشہ کے کچھ لوگ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے حراب (چھوٹے نیزے) کے کھیل کا مظاہرہ کر رہے تھے کہ عمر رضی اللہ عنہ آگئے اور کنکریاں اٹھا کر انھیں اس سے مارا ۔ لیکن حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ، عمر ! انھیں کھیل دکھاتے دو ۔ علی نے یہ اضافہ کیا ہے کہ ہم سے عبدالرزاق نے حدیث بیان کی ، انھیں معمر نے خبر دی کہ مسجد میں (یہ صحابہ رضا اپنے کھیل کا مظاہرہ کر رہے تھے) ۔

۱۲۴ - ڈھال - اور جو اپنے ساتھی کے ڈھال کو استعمال کرے (لڑائی میں) ۔

۱۶۳ - ہم سے احمد بن محمد نے حدیث بیان کی ، انھیں عبداللہ نے خبر دی انھیں عبداللہ نے خبر دی ، انھیں اوزاعی نے خبر دی ، انھیں اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک ڈھال سے کام لیتے تھے[1] ۔ ابوطلحہ رضی اللہ عنہ بڑے اچھے تیر انداز تھے ، جب آپ تیر مارتے تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اچک کر دیکھتے کہ تیر کہاں جا کر گرا ۔

۱۶۴ - ہم سے سعید بن عفیر نے حدیث بیان کی ، ان سے یعقوب بن عبدالرحمن نے حدیث بیان کی ، ان سے ابوحازم نے اور ان سے سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ

---

[1] اصل میں ابوطلحہ رضی اللہ عنہ بہت اچھے تیر انداز تھے ، اس لیے جب وہ جنگ کے موقع پر دشمنوں پر تیر برساتے تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ڈھال سے ان کی حفاظت کرتے کہ مبادا کسی طرف سے دشمن کا کوئی تیر انھیں زخمی نہ کر دے ۔ اسی طرز عمل کو حدیث میں بیان کیا گیا ہے ۔

قَالَ لَمَّا كُسِرَتْ بَيْضَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى رَأْسِهِ وَأُدْمِيَ وَجْهُهُ وَكُسِرَتْ رُبَاعِيَتُهُ وَكَانَ عَلِيٌّ يَخْتَلِفُ بِالْمَاءِ فِي الْمِجَنِّ وَكَانَتْ فَاطِمَةُ تَغْسِلُهُ فَلَمَّا رَأَتِ الدَّمَ يَزِيدُ عَلَى الْمَاءِ كَثْرَةً عَمَدَتْ إِلَى حَصِيرٍ فَأَحْرَقَتْهَا وَأَلْصَقَتْهَا عَلَى جُرْحِهِ فَرَقَأَ الدَّمُ؛

۱۶۵ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ عَمْرٍو عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَوْسِ بْنِ الْحَدَثَانِ عَنْ عُمَرَ قَالَ كَانَتْ أَمْوَالُ بَنِي النَّضِيرِ مِمَّا أَفَاءَ اللهُ عَلَى رَسُولِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّا لَمْ يُوجِفِ الْمُسْلِمُونَ عَلَيْهِ بِخَيْلٍ وَلَا رِكَابٍ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاصَّةً وَكَانَ يُنْفِقُ عَلَى أَهْلِهِ نَفَقَةَ سَنَتِهِ ثُمَّ يَجْعَلُ مَا بَقِيَ فِي السِّلَاحِ وَالْكُرَاعِ عُدَّةً فِي سَبِيلِ اللهِ ؛

۱۶۶ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ سُفْيٰنَ قَالَ حَدَّثَنِيْ سَعْدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَدَّادٍ عَنْ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللهِ بْنُ شَدَّادٍ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُولُ مَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُفَدِّيْ رَجُلًا بَعْدَ سَعْدٍ سَمِعْتُهُ يَقُولُ ارْمِ فِدَاكَ أَبِيْ وَأُمِّيْ ؛

باب ۱۲۵ الدَّرَقِ ؛

۱۶۷ - حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ عَمْرٌو حَدَّثَنِيْ أَبُو الْأَسْوَدِ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدِيْ جَارِيَتَانِ تُغَنِّيَانِ بِغِنَاءِ بُعَاثَ

عنہ نے بیان کیا کہ جب (اُحد کی لڑائی میں) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا خود سر مبارک پر ٹوٹ گیا اور چہرہ مبارک خون آلود ہو گیا اور آپؐ کے آگے کے دانت شہید ہو گئے تو علی رضی اللہ عنہ ڈھال میں بھر بھر کر پانی لا رہے تھے اور فاطمہ رضؓ زخم کو دھو رہی تھیں، جب میں نے دیکھا کہ خون، پانی سے بھی زیادہ نکل رہا ہے تو میں نے ایک چٹائی جلائی اور اس کی راکھ کو آپؐ کے زخموں پر لگا دیا، جس سے خون آنا بند ہو گیا۔

۱۶۵۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو نے، ان سے زہری نے، ان سے مالک بن اوس بن حدثان نے اور ان سے عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ بنو نضیر کے اموال و جائداد کی دولت ایسی تھی جو اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی ولایت و نگرانی میں دے دی تھی مسلمانوں کی طرف سے کسی حملہ اور جنگ کے بغیر، تو یہ اموال خاص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نگرانی میں تھے جن میں سے آپؐ اپنی ازواج کو سالانہ نفقہ بھی دے دیتے تھے اور باقی ہتھیار اور گھوڑوں پر خرچ کرتے تھے تاکہ اللہ کے راستے میں (جہاد کے لیے) ہر وقت تیاری رہے۔

۱۶۶۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے بیان کیا، ان سے سعد بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے عبد اللہ بن شداد نے اور ان سے علی رضی اللہ عنہ نے اور ہم سے قبیصہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے سعد بن ابراہیم نے بیان کیا، ان سے عبد اللہ بن شداد نے حدیث بیان کی کہا کہ میں نے علی رضؓ سے سنا، آپ بیان کرتے تھے کہ سعد بن ابی وقاص رضؓ کے سوا میں نے کسی کے متعلق نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں سنا کہ آپ نے خود کو ان پر فدا کیا ہو، میں نے سنا کہ آپ فرما رہے تھے تیر برساؤ (سعد) تم پر میرے ماں باپ قربان ہوں۔

۱۲۵۔ ڈھال

۱۶۷۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابن وہب نے حدیث بیان کی کہ عمرو نے کہا کہ مجھ سے ابوالاسود نے حدیث بیان کی، ان سے عروہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے یہاں تشریف لائے تو دو لڑکیاں میرے پاس جنگ بعاث کے اشعار

فَاضْطَجَعَ عَلَى الْفِرَاشِ وَحَوَّلَ وَجْهَهُ فَدَخَلَ أَبُو بَكْرٍ فَانْتَهَرَنِي وَقَالَ مِزْمَارَةُ الشَّيْطَانِ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَقْبَلَ عَلَيْهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ دَعْهُمَا فَلَمَّا عَسِلَ غَمَزْتُهُمَا فَخَرَجَتَا قَالَتْ وَكَانَ يَوْمُ عِيدٍ يَلْعَبُ السُّودَانُ بِالدَّرَقِ وَالْحِرَابِ فَإِمَّا سَأَلْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِمَّا قَالَ تَشْتَهِينَ أَنْ تَنْظُرِي فَقُلْتُ نَعَمْ فَأَقَامَنِي وَرَاءَهُ خَدِّي عَلَى خَدِّهِ وَيَقُولُ دُونَكُمْ بَنِي أَرْفِدَةَ حَتَّى إِذَا مَلِلْتُ قَالَ حَسْبُكِ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَاذْهَبِي قَالَ أَحْمَدُ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ فَلَمَّا عَقَلَ ؏

بَابُ ۱۲۶ الْحَمَائِلِ وَتَعْلِيقِ السَّيْفِ بِالْعُنُقِ ؏

۱۶۸ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ رض قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْسَنَ النَّاسِ وَأَشْجَعَ النَّاسِ وَلَقَدْ فَزِعَ أَهْلُ الْمَدِينَةِ لَيْلَةً فَخَرَجُوا نَحْوَ الصَّوْتِ فَاسْتَقْبَلَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدِ اسْتَبْرَأَ الْخَبَرَ وَهُوَ عَلَى فَرَسٍ لِأَبِي طَلْحَةَ عُرْيٍ وَفِي عُنُقِهِ السَّيْفُ وَهُوَ يَقُولُ لَمْ تُرَاعُوا ثُمَّ قَالَ وَجَدْنَاهُ بَحْرًا أَوْ قَالَ إِنَّهُ لَبَحْرٌ ؏

بَابُ ۱۲۷ حِلْيَةِ السُّيُوفِ ؏

۱۶۹ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ أَخْبَرَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ سَمِعْتُ سُلَيْمَانَ بْنَ حَبِيبٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا أُمَامَةَ يَقُولُ لَقَدْ فَتَحَ الْفُتُوحَ قَوْمٌ مَا كَانَتْ حِلْيَةُ سُيُوفِهِمُ الذَّهَبَ وَلَا الْفِضَّةَ إِنَّمَا كَانَتْ حِلْيَتُهُمُ الْعَلَابِيَّ وَالْآنُكَ وَالْحَدِيدَ ؏

گا رہی تھیں، آپ بستر پر لیٹ گئے اور چہرۂ مبارک دوسری طرف کر لیا، اس کے بعد ابوبکر رضی اللہ عنہ آگئے اور آپ نے مجھے ڈانٹا کہ یہ شیطانی گانا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں! لیکن حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ انھیں گانے دو۔ پھر جب ابوبکر رض دوسری طرف متوجہ ہو گئے تو میں نے ان لڑکیوں کو اشارہ کیا اور وہ چلی گئیں۔ عائشہ رض نے بیان کیا کہ عید کے دن سوڈان کے کچھ صحابہ ڈھال اور حراب کے کھیل کا مظاہرہ کر رہے تھے۔ میں نے خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا یا آپ نے ہی فرمایا کہ تم بھی دیکھنا چاہتی ہو؟ میں نے کہا، جی ہاں! آپ نے مجھے اپنے پیچھے کھڑا کر لیا، میرا چہرہ آپ کے چہرہ پر تھا اور اس طرح میں اس کھیل کو پیچھے سے بخوبی دیکھ سکتی تھی اور آپ فرما رہے تھے خوب بنو ارفدہ! جب میں تھک گئی (دیکھتے دیکھتے) تو آپ نے فرمایا، بس! میں نے کہا جی ہاں۔ آپ نے فرمایا تو پھر جاؤ۔ احمد نے بیان کیا اور ان سے ابن وہب نے (ابوبکر رض کے آنے کے بعد دوسری طرف متوجہ ہو جانے کے لیے لفظ غفل کے بجائے) "فلما عقل" ہے۔

۱۲۶ - تلوار کا پرتلہ اور تلوار کو گردن سے لٹکانا۔

۱۶۸ - ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے حماد بن زید نے حدیث بیان کی، ان سے ثابت نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سب سے زیادہ خوب صورت اور سب سے زیادہ بہادر تھے۔ ایک رات مدینہ پر بڑا خوف و ہراس چھا گیا تھا (ایک آواز سن کر) سب لوگ اس آواز کی طرف بڑھے لیکن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سب سے آگے تھے اور آپ نے ہی واقعہ کی تحقیق کی۔ آپ ابوطلحہ رض کے ایک گھوڑے پر سوار تھے جس کی پشت ننگی تھی، آپ کی گردن میں تلوار لٹک رہی تھی اور آپ فرما رہے تھے کہ ڈرو قطعاً نہیں، پھر آپ نے فرمایا کہ ہم نے تو گھوڑے کو سمندر پایا، یا یہ

۱۲۷ - تلوار کی آرائش

۱۶۹ - ہم سے احمد بن محمد نے حدیث بیان کی، انھیں عبداللہ نے خبر دی، انھیں اوزاعی نے خبر دی، کہا کہ میں نے سلیمان بن حبیب سے سنا، کہا کہ میں نے ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ بیان فرماتے تھے کہ ایک قوم (صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین) نے بہت سی فتوحات کیں اور ان کی تلواروں کی آرائش سونے چاندی سے نہیں ہوتی تھی بلکہ اونٹ کی پشت کا چمڑہ، رانگا اور لوہا ان کی تلواروں کے زیور رہتے۔

باب ۱۲۸ مَنْ عَلَّقَ سَيْفَهُ بِالشَّجَرِ فِي السَّفَرِ عِنْدَ الْقَائِلَةِ ۔

۱۷۰ ۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي سِنَانُ بْنُ أَبِي سِنَانٍ الدُّؤَلِيُّ وَأَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ أَخْبَرَ أَنَّهُ غَزَا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِبَلَ نَجْدٍ فَلَمَّا قَفَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَفَلَ مَعَهُ فَأَدْرَكَتْهُمُ الْقَائِلَةُ فِي وَادٍ كَثِيرِ الْعِضَاهِ فَنَزَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَفَرَّقَ النَّاسُ يَسْتَظِلُّونَ بِالشَّجَرِ فَنَزَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحْتَ شَجَرَةٍ وَعَلَّقَ بِهَا سَيْفَهُ وَنِمْنَا نَوْمَةً فَإِذَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُونَا وَإِذَا عِنْدَهُ أَعْرَابِيٌّ فَقَالَ إِنَّ هٰذَا اخْتَرَطَ عَلَيَّ سَيْفِي وَأَنَا نَائِمٌ فَاسْتَيْقَظْتُ وَهُوَ فِي يَدِهِ صَلْتًا فَقَالَ مَنْ يَمْنَعُكَ مِنِّي فَقُلْتُ اللهُ ثَلَاثًا وَلَمْ يُعَاقِبْهُ وَجَلَسَ ۔

باب ۱۲۹ لُبْسُ الْبَيْضَةِ ۔

۱۷۱ ۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَهْلٍ أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ جُرْحِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أُحُدٍ فَقَالَ جُرِحَ وَجْهُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكُسِرَتْ رُبَاعِيَتُهُ وَهُشِمَتِ الْبَيْضَةُ عَلَى رَأْسِهِ فَكَانَتْ فَاطِمَةُ عَلَيْهَا السَّلَامُ تَغْسِلُ الدَّمَ وَعَلِيٌّ يُمْسِكُ فَلَمَّا رَأَتْ أَنَّ الدَّمَ لَا يَزِيدُ إِلَّا كَثْرَةً أَخَذَتْ حَصِيرًا فَأَحْرَقَتْهُ حَتَّى صَارَ رَمَادًا ثُمَّ أَلْزَقَتْهُ فَاسْتَمْسَكَ الدَّمُ ۔

۱۲۸ ۔ جس نے سفر میں قیلولہ کے وقت اپنی تلوار درخت سے لٹکائی ۔

۱۷۰ ۔ ہم سے ابو الیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعیب نے خبر دی ان سے زہری نے بیان کیا، ان سے سنان بن ابی سنان الدؤلی اور ابو سلمہ بن عبد الرحمٰن نے حدیث بیان کی اور انھیں جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نجد کے اطراف میں ایک غزوہ میں شریک تھے جب حضور اکرمؐ مہم سے واپس ہوئے تو آپ کے ساتھ یہ بھی واپس ہوئے راستے میں قیلولہ کا وقت ایک ایسی وادی میں ہوا جس میں ببول کے درخت بکثرت تھے ۔ حضور اکرمؐ نے اسی وادی میں پڑاؤ کیا اور صحابہ (پوری وادی میں) درخت کے سائے کے لیے پھیل گئے ۔ حضور اکرمؐ نے بھی ایک ببول کے سائے تلے قیام فرمایا اور اپنی تلوار درخت پر لٹکا دی، ہم سب سو چکے تھے کہ آں حضورؐ کے پکارنے کی آواز سنائی دی، دیکھا گیا تو ایک اعرابی آپ کے پاس تھا ۔ آں حضورؐ نے فرمایا کہ اس نے (غفلت میں) میری ہی تلوار مجھ پر کھینچ لی تھی اور میں سویا ہوا تھا، جب بیدار ہوا تو ننگی تلوار اس کے ہاتھ میں تھی، اس نے کہا، مجھ سے تمھیں کون بچائے گا؟ میں نے کہا کہ اللہ، تین مرتبہ (میں نے اسی طرح کہا، اور تلوار اس کے ہاتھ سے چھوٹ کر گر گئی) حضور اکرمؐ نے اعرابی کو کوئی سزا نہیں دی بلکہ آپ بیٹھ گئے ۔ (پھر وہ خود ہی متاثر ہو کر اسلام لائے) ۔

۱۲۹ ۔ خود پہننا

۱۷۱ ۔ ہم سے عبد اللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبد العزیز بن ابی حازم نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے اور ان سے سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ نے، آپ سے احد کی لڑائی میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زخمی ہونے کے متعلق پوچھا گیا تھا، آپ نے فرمایا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ مبارک پر زخم آئے تھے ۔ آپ کے آگے کے دانت ٹوٹ گئے تھے اور خود آپ کے سر مبارک پر ٹوٹ گئی تھی (جس سے سر پر زخم آئے تھے ۔ آپ کے آگے کے دانت ٹوٹ گئے تھے اور خود آپ کے سر مبارک پر ٹوٹ گئی تھی (جس سے سر پر زخم آئے تھے) حضرت فاطمہؓ خون دھو رہی تھیں اور علیؓ پانی ڈال رہے تھے ۔ جب فاطمہؓ نے دیکھا کہ خون برابر بڑھتا ہی جا رہا ہے تو آپ نے ایک چٹائی جلائی اور جب وہ بالکل راکھ ہو گئی تو راکھ کو آپ کے زخموں پر لگا دیا جس سے خون بہنا بند ہو گیا ۔

باب ۱۳۰ مَنْ لَمْ يَرَ كَسْرَ السِّلَاحِ عِنْدَ الْمَوْتِ ؕ

۱۷۲۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَبَّاسٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ قَالَ مَا تَرَكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا سِلَاحَهُ وَبَغْلَةً بَيْضَاءَ وَأَرْضًا جَعَلَهَا صَدَقَةً ؕ

۱۳۰۔ کسی کی موت پر اس کے ہتھیار توڑنے کو جنھوں نے مناسب نہیں سمجھا[1]

۱۷۲۔ ہم سے عمرو بن عباس نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الرحمن نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے، ان سے ابو اسحٰق نے اور ان سے عمرو بن حارث رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے (وفات کے بعد) اپنے ہتھیار، ایک سفید خچر اور قطعہ اراضی جسے آپ پہلے ہی صدقہ کر چکے تھے، کے سوا اور کوئی چیز نہیں چھوڑی تھی۔

باب ۱۳۱ تَفَرُّقِ النَّاسِ عَنِ الْإِمَامِ عِنْدَ الْقَائِلَةِ وَالْإِسْتِظْلَالِ بِالشَّجَرِ ؕ

۱۷۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنَا سِنَانُ بْنُ سِنَانٍ وَأَبُو سَلَمَةَ أَنَّ جَابِرًا أَخْبَرَهُمَا حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ سِنَانِ بْنِ أَبِي سِنَانٍ الدُّؤَلِيِّ أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ غَزَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَدْرَكَتْهُمُ الْقَائِلَةُ فِي وَادٍ كَثِيرِ الْعِضَاهِ فَتَفَرَّقَ النَّاسُ فِي الْعِضَاهِ يَسْتَظِلُّونَ بِالشَّجَرِ فَنَزَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحْتَ شَجَرَةٍ فَعَلَّقَ بِهَا سَيْفَهُ ثُمَّ نَامَ فَاسْتَيْقَظَ وَعِنْدَهُ رَجُلٌ وَهُوَ لَا يَشْعُرُ بِهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ هٰذَا اخْتَرَطَ سَيْفِي فَقَالَ مَنْ يَمْنَعُكَ قُلْتُ اللّٰهُ فَشَامَ السَّيْفَ فَهَا هُوَ ذَا جَالِسٌ ثُمَّ لَمْ يُعَاقِبْهُ ؕ

۱۳۱۔ قیلولہ کے وقت درخت کا سایہ حاصل کرنے کے لیے فوجی، امام کو چھوڑ کر (متفرق درختوں کے سائے تلے) پھیل جاتے ہیں۔

۱۷۳۔ ہم سے ابو الیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعیب نے خبر دی، انھیں زہری نے ان سے سنان بن ابی سنان اور ابو سلمہ نے حدیث بیان کی اور ان دونوں حضرات کو جابر رضی اللہ عنہ نے خبر دی اور ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، انھیں ابراہیم بن سعد نے خبر دی، انھیں ابن شہاب نے خبر دی، انھیں سنان بن ابی سنان الدؤلی نے اور انھیں جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک غزوہ میں شریک تھے، ایک ایسی وادی میں جہاں ببول کے درخت بکثرت تھے، قیلولہ کا وقت ہو گیا تمام صحابہ درخت کے سائے کی تلاش میں (پوری وادی میں متفرق درختوں کے نیچے) پھیل گئے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی ایک درخت کے نیچے قیام فرمایا، آپ نے اپنی تلوار (درخت کے تنے سے) لٹکا دی تھی اور سو گئے تھے جب آپ بیدار ہوئے تو آپ کے پاس ایک اجنبی شخص موجود تھا۔ اس اجنبی نے کہا تھا کہ اب تمھیں مجھ سے کون بچائے گا (پھر آنحضور نے آواز دی اور جب صحابہ رضی اللہ عنہم آپ کے قریب پہنچے) تو آپ نے فرمایا اس شخص نے میری ہی تلوار مجھ پر کھینچ لی تھی اور مجھ سے کہنے لگا تھا کہ اب تمھیں میرے ہاتھ سے کون بچا سکے گا؟ میں نے کہا کہ اللہ (اس پر وہ شخص خود ہی دہشت زدہ ہو گیا) اور تلوار نیام میں کر لی، اب یہ بیٹھا ہوا ہے۔ حضور اکرم نے اسے کوئی سزا نہیں دی تھی۔

باب ۱۳۲ مَا قِيلَ فِي الرِّمَاحِ وَيُذْكَرُ

۱۳۲۔ نیزے کے استعمال کے متعلق روایتیں۔ ابن عمر رضی

---

[1] عرب جاہلیت کا یہ دستور تھا کہ جب کسی قبیلہ کا سردار یا قبیلہ کا کوئی بہادر مر جاتا تو اس کے ہتھیار توڑ دیئے جاتے، یہ اس بات کی علامت سمجھی جاتی تھی کہ اب ان ہتھیاروں کا حقیقی معنوں میں کوئی اٹھانے والا باقی نہیں رہا ہے۔ ظاہر ہے کہ اسلام میں اس طرح کے طرز عمل کے لیے کوئی وجہ جواز نہیں۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جُعِلَ رِزْقِي تَحْتَ ظِلِّ رُمْحِي وَجُعِلَ الذِّلَّةُ وَالصَّغَارُ عَلَى مَنْ خَالَفَ أَمْرِي ؕ

کے واسطے سے بیان کیا جاتا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری روزی میرے نیزے کے سایے تلے مقدر کی گئی ہے اور جو میری شریعت کی مخالفت کرے اس کے لیے ذلت اور استخفاف مقدر کیا گیا ہے۔

۱۷۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي النَّضْرِ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ نَافِعٍ مَوْلَى أَبِي قَتَادَةَ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّهُ كَانَ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى إِذَا كَانَ بِبَعْضِ طَرِيقِ مَكَّةَ تَخَلَّفَ مَعَ أَصْحَابٍ لَهُ مُحْرِمِينَ وَهُوَ غَيْرُ مُحْرِمٍ فَرَأَى حِمَارًا وَحْشِيًّا فَاسْتَوَى عَلَى فَرَسِهِ فَسَأَلَ أَصْحَابَهُ أَنْ يُنَاوِلُوهُ سَوْطَهُ فَأَبَوْا فَسَأَلَهُمْ رُمْحَهُ فَأَبَوْا فَأَخَذَهُ ثُمَّ شَدَّ عَلَى الْحِمَارِ فَقَتَلَهُ فَأَكَلَ مِنْهُ بَعْضُ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبَى بَعْضٌ فَلَمَّا أَدْرَكُوا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلُوهُ عَنْ ذَلِكَ قَالَ إِنَّمَا هِيَ طُعْمَةٌ أَطْعَمَكُمُوهَا اللهُ وَعَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ فِي الْحِمَارِ الْوَحْشِيِّ مِثْلُ حَدِيثِ أَبِي النَّضْرِ قَالَ هَلْ مَعَكُمْ مِنْ لَحْمِهِ شَيْءٌ

۱۷۴۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انھیں مالک نے خبر دی، انھیں عمر بن عبیداللہ کے مولیٰ ابوالنضر نے اور انھیں ابوقتادہ انصاری کے مولیٰ نافع نے اور انھیں ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے کہ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے (صلح حدیبیہ کے موقع پر) مکہ کے راستے میں آپ اپنے چند ساتھیوں کے ساتھ جو احرام باندھے ہوئے تھے، لشکر سے پیچھے رہ گئے۔ خود ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے بھی احرام نہیں باندھا تھا پھر انھوں نے ایک گورخر دیکھا اور اپنے گھوڑے پر سوار ہو گئے (شکار کرنے کی نیت سے) اس کے بعد انھوں نے اپنے ساتھیوں سے (جو احرام باندھے ہوئے تھے) کہا کہ ان کا کوڑا اٹھا دیں، انھوں نے اس سے انکار کیا۔ پھر انھوں نے اپنا نیزہ مانگا اس کے دینے سے بھی انھوں نے انکار کیا، آخر انھوں نے خود اسے اٹھایا اور گورخر پر جھپٹ پڑے اور اسے مار دیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ (جو اس وقت ابوقتادہ رضؓ کے ساتھ تھے) میں سے بعض نے تو اس گورخر کا گوشت کھایا، بعض نے اس کے کھانے سے انکار کیا (احرام کے عذر کی بناء پر) پھر جب یہ لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچے تو اس کے متعلق شرعی حکم پوچھا۔ آں حضورؐ نے فرمایا کہ یہ تو ایک کھانے کی چیز تھی جو اللہ تعالیٰ نے تمھیں عطا کی تھی۔ اور زید بن اسلم سے روایت ہے کہ ان سے عطاء بن یسار نے بیان کیا اور ان سے ابوقتادہ رضؓ نے گورخر کے شکار کے متعلق، ابوالنضر ہی کی حدیث کی طرح (البتہ اس روایت میں یہ اضافہ بھی ہے کہ) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا، کیا اس میں کا کچھ بچا ہوا گوشت ابھی تمھارے پاس موجود ہے؟

بَابٌ ۱۳۳ مَا قِيلَ فِي دِرْعِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْقَمِيصِ فِي الْحَرْبِ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّا خَالِدٌ فَقَدِ احْتَبَسَ أَدْرَاعَهُ فِي سَبِيلِ اللهِ

۱۳۳۔ لڑائی میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زرہ اور قمیص سے متعلق روایات اور آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ "رہے خالد، تو انھوں نے اپنی زرہیں اللہ کے راستے میں وقف کر رکھی ہیں"

۱۷۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ

۱۷۵۔ ہم سے محمد بن مثنیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالوہاب نے حدیث بیان کی، ان سے خالد نے حدیث بیان کی ان سے عکرمہ نے اور ان سے

عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي قُبَّةٍ اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَنْشُدُكَ عَهْدَكَ وَوَعْدَكَ اَللّٰهُمَّ إِنْ شِئْتَ لَمْ تُعْبَدْ بَعْدَ الْيَوْمِ فَأَخَذَ أَبُوبَكْرٍ بِيَدِهٖ فَقَالَ حَسْبُكَ يَا رَسُوْلَ اللهِ فَقَدْ أَلْحَحْتَ عَلٰى رَبِّكَ وَهُوَ فِي الدِّرْعِ فَخَرَجَ وَهُوَ يَقُوْلُ سَيُهْزَمُ الْجَمْعُ وَيُوَلُّوْنَ الدُّبُرَ بَلِ السَّاعَةُ مَوْعِدُهُمْ وَالسَّاعَةُ أَدْهٰى وَأَمَرُّ فَقَالَ وُهَيْبٌ

حَدَّثَنَا

خَالِدٌ

يَوْمَ

بَدْرٍ

۱۷۶ - **حَدَّثَنَا** مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيٰنُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَدِرْعُهٗ مَرْهُوْنَةٌ عِنْدَ يَهُوْدِيٍّ بِثَلٰثِيْنَ صَاعًا مِّنْ شَعِيْرٍ وَقَالَ يَعْلٰى حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ دِرْعٌ مِّنْ حَدِيْدٍ وَقَالَ مُعَلًّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ وَقَالَ رَهَنَهٗ دِرْعًا مِّنْ حَدِيْدٍ

۱۷۷ - **حَدَّثَنَا** مُوْسَى بْنُ إِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا ابْنُ طَاؤُسٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَثَلُ الْبَخِيْلِ وَالْمُتَصَدِّقِ مَثَلُ رَجُلَيْنِ عَلَيْهِمَا جُبَّتَانِ مِنْ حَدِيْدٍ قَدِ اضْطُرَّتْ أَيْدِيْهِمَا إِلٰى تَرَاقِيْهِمَا فَكُلَّمَا هَمَّ الْمُتَصَدِّقُ بِصَدَقَتِهٖ اتَّسَعَتْ عَلَيْهِ

ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم دعا فرما رہے تھے (غزوۂ بدر کے موقع پر) اس وقت آپ ایک قبہ میں تشریف فرما تھے کہ اے اللہ میں آپ سے آپ کے عہد اور آپ کے وعدے کا وسیلہ دے کر فریاد کرتا ہوں (آپ کی اپنے رسولوں کی مدد اور ان کے مخالفوں کو شکست سے متعلق) اے اللہ! اگر آپ چاہیں تو آج کے بعد آپ کی عبادت نہ کی جائے گی (مسلمانوں کے استیصال کی صورت میں) اس پر ابوبکر رضی اللہ عنہ نے آپ کا ہاتھ پکڑ لیا اور عرض کیا، بس کیجیے! یا رسول اللہ! آپ اپنے رب کے حضور بہت گریہ و زاری کر چکے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت زرہ پہنے ہوئے تھے آپ باہر تشریف لائے تو زبان مبارک پر یہ آیت تھی (ترجمہ) "جماعت (مشرکین) جلد ہی شکست کھا جائے گی اور راہ فرار اختیار کرے گی، اور قیامت کے دن کا ان سے وعدہ ہے اور قیامت کا دن بڑا ہی بھیانک اور تلخ ہوگا (مشرکین یعنی خدا کے منکروں کے لیے) اور وہیب نے بیان کیا ان سے خالد نے حدیث بیان کی کہ بدر کے دن (کا یہ واقعہ ہے)۔

۱۷۶ - ہم سے محمد بن کثیر نے حدیث بیان کی، انہیں سفیان نے خبر دی، انہیں اعمش نے، انہیں ابراہیم نے، انہیں اسود نے اور ان سے عائشہ رض نے بیان کیا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی تو آپ کی زرہ ایک یہودی کے پاس تیس صاع جو کے بدلے میں رہن کے طور پر رکھی ہوئی تھی اور یعلی نے بیان کیا کہ ہم سے اعمش نے حدیث بیان کی کہ لوہے کی زرہ (تھی) اور معلی نے بیان کیا، ان سے عبد الواحد نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے حدیث بیان کی اور اس روایت میں ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوہے کی ایک زرہ رہن رکھی تھی۔

۱۷۷ - ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابن طاؤس نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے اور ابوہریرہ رض نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بخیل اور صدقہ دینے والے (سخی) کی مثال دو آدمیوں جیسی ہے کہ دونوں لوہے کے جبے پہنے ہوئے ہیں ہاتھ سمٹ کر گردن تک چپکا، صدقہ دینے والا (سخی) جب بھی صدقہ کا ارادہ کرتا ہے تو اس کی زرہ اس کے بدن پر کشادہ ہو جاتی ہے اور اس کے نشانات قدم کو مٹا دیتا ہے[1] لیکن جب بخیل صدقہ کا ارادہ

[1] مطلب یہ ہے کہ اس کے گناہوں پر پردہ ڈال دیتا ہے جس طرح زمین تک لٹکتا ہوا ملبوس زمین پر قدم وغیرہ کے نشانات کو مٹا دیتا ہے۔ اسی طرح سخی کی سخاوت بھی اس کے عیوب کو مٹا دیتی ہے۔ لیکن اس کے مقابلے میں بخیل ساری برائیوں کو نمایاں کرتا ہے اور آدمی کو رسوا اور ذلیل کرتا ہے۔

حَتّٰى تُغَطِّيَ اَثَرَهٗ وَكُلَّمَا هَمَّ الْبَخِيْلُ بِالصَّدَقَةِ انْقَبَضَتْ كُلُّ حَلْقَةٍ اِلٰى صَاحِبَتِهَا وَتَقَلَّصَتْ عَلَيْهِ وَانْضَمَّتْ يَدَاهُ اِلٰى تَرَاقِيْهِ فَسَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فَيَجْتَهِدُ اَنْ يُّوَسِّعَهَا فَلَا تَتَّسِعُ ٭

کرتا ہے تو اس کی زرہ کا ایک ایک حلقہ اس کے بدن پر تنگ ہوجاتا ہے اور اس طرح سکڑ جاتا ہے کہ اس کا ہاتھ اس کی گردن سے لگ جاتے ہیں ابوہریرہ رضی نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سُنا کہ پھر بخیل اسے کشادہ کرنا چاہتا ہے لیکن وہ کشادہ نہیں ہوتا ۔

باب ۱۳۴ الْجُبَّةِ فِي السَّفَرِ وَالْحَرْبِ ٭

۱۳۴ ۔ جُبّہ سفر میں اور لڑائی میں

۱۷۸ ۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ اَبِي الضُّحٰى مُسْلِمٍ وَهُوَ ابْنُ صُبَيْحٍ عَنْ مَسْرُوْقٍ قَالَ حَدَّثَنِي الْمُغِيْرَةُ بْنُ شُعْبَةَ قَالَ انْطَلَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحَاجَتِهٖ ثُمَّ اَقْبَلَ فَلَقِيْتُهٗ بِمَاءٍ وَعَلَيْهِ جُبَّةٌ شَامِيَّةٌ فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ وَغَسَلَ وَجْهَهٗ فَذَهَبَ يُخْرِجُ يَدَيْهِ مِنْ كُمَّيْهِ فَكَانَا ضَيِّقَيْنِ فَاَخْرَجَهُمَا مِنْ تَحْتِ فَغَسَلَهُمَا وَمَسَحَ بِرَاْسِهٖ وَعَلٰى خُفَّيْهِ ٭

۱۷۸ ۔ ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالواحد نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے حدیث بیان کی، ان سے ابوالضحیٰ مسلم نے جو صبیح کے صاحبزادے ہیں، ان سے مسروق نے بیان کیا اور ان سے مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قضائے حاجت کے لیے تشریف لے گئے، جب آپ واپس ہوئے تو میں پانی لے کر خدمت میں حاضر ہوا آپ شامی جُبّہ پہنے ہوئے تھے۔ پھر آپ نے کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا (وضو کرتے ہوئے) اور اپنے چہرے کو دھویا، اس کے بعد (ہاتھ دھونے کے لیے) آستین چڑھانے کی کوشش کی لیکن آستین تنگ تھی، اس لیے ہاتھوں کو نیچے سے نکالا پھر انھیں دھویا اور سر کا مسح کیا اور دونوں موزوں

باب ۱۳۵ الْحَرِيْرِ فِي الْحَرْبِ ٭

۱۳۵ ۔ لڑائی میں ریشمی کپڑا

۱۷۹ ۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مِقْدَامٍ حَدَّثَنَا خَالِدٌ حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ عَنْ قَتَادَةَ اَنَّ اَنَسًا حَدَّثَهُمْ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ لِعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ وَالزُّبَيْرِ فِيْ قَمِيْصٍ مِّنْ حَرِيْرٍ مِّنْ حِكَّةٍ كَانَتْ بِهِمَا ٭

۱۷۹ ۔ ہم سے احمد بن مقدام نے حدیث بیان کی، ان سے خالد نے حدیث بیان کی، ان سے سعید نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عبدالرحمٰن بن عوف اور زبیر رضی اللہ عنہما کو ریشمی قمیص پہننے کی اجازت دے دی اور سبب خارش تھی جس میں یہ دونوں حضرات مبتلا ہو گئے تھے ۔

۱۸۰ ۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ وَقَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ وَالزُّبَيْرِ شَكَوَا اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْنِي الْقَمْلَ فَاَرْخَصَ لَهُمَا فِي الْحَرِيْرِ فَرَاَيْتُهٗ عَلَيْهِمَا فِيْ غَزَاةٍ ٭

۱۸۰ ۔ ہم سے ابوالولید نے حدیث بیان کی، ان سے ہمام نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے ح ۔ اور ہم سے محمد بن سنان نے حدیث بیان کی، ان سے ہمام نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے کہ عبدالرحمٰن بن عوف اور زبیر بن عوام رضی اللہ عنہما نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے جوؤں کی شکایت کی کہ ان کے بدن میں ہو گئی ہیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انھیں ریشمی کپڑے کے استعمال کی اجازت دی تھی، پھر میں نے غزوے کے موقع پر انھیں ریشمی کپڑا پہنے ہوئے دیکھا ۔

۱؎ اگر تانا بانا دونوں ریشم کے ہوں تو ایسا کپڑا پہننا بہرصورت حرام ہے اور اگر صرف تانا ریشم کا ہو نہ بانا تو ایسا کپڑا استعمال کرنا قطعاً حلال ہے لیکن اگر صرف بانا ریشم کا ہو تو صرف لڑائی کے موقع پر اس کے استعمال کو جائز کہا گیا ہے اگرچہ لڑائی میں بعض علماء نے ہر طرح کے ریشمی کپڑے کی اجازت بھی دی ہے حدیث شریف میں خارش کی وجہ سے اجازت کا ذکر ہے ۔ طب کی کتابوں میں اس کی تصریح ہے کہ ریشمی کپڑا خارش کے لیے مفید ہے

۱۸۱ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ أَخْبَرَنِي قَتَادَةُ أَنَّ أَنَسًا حَدَّثَهُمْ قَالَ رَخَّصَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ وَالزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ فِي حَرِيرٍ

۱۸۱ - ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یحیٰی نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے، انھیں قتادہ نے خبر دی اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عبد الرحمٰن بن عوف اور زبیر بن عوام رضی اللہ عنہما کو ریشم پہننے کی اجازت دی تھی۔

۱۸۲ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ سَمِعْتُ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ رَخَّصَ أَوْ رُخِّصَ لِحِكَّةٍ بِهِمَا

۱۸۲ - ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے غندر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، انھوں نے قتادہ سے سنا اور انھوں نے انس رضی اللہ عنہ سے کہ (نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے) رخصت دی تھی یا (یہ بیان کیا کہ) رخصت دی گئی تھی، ان دونوں حضرات کو خارش کی وجہ سے۔

باب ۱۳۶ مَا يُذْكَرُ فِي السِّكِّينِ

۱۳۶ - چھری سے متعلق روایت

۱۸۳ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ أُمَيَّةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ مِنْ كَتِفٍ يَحْتَزُّ مِنْهَا ثُمَّ دُعِيَ إِلَى الصَّلَاةِ فَصَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَزَادَ فَأَلْقَى السِّكِّينَ

۱۸۳ - ہم سے عبد العزیز بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابراہیم بن سعد نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے، ان سے جعفر بن عمرو بن امیہ نے اور ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ شانے کا گوشت (چھری سے) کاٹ کر تناول فرما رہے تھے۔ پھر نماز کے لیے اذان ہوئی تو آپ نے نماز پڑھی، لیکن وضو نہیں کی کیونکہ وضو پہلے سے موجود تھی) ہم سے ابو الیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعیب نے خبر دی اور انھیں زہری نے (اس روایت میں) یہ زیادتی بھی موجود ہے کہ جب آپ نماز کے لیے تشریف لے جانے لگے تو چھری ڈال دی۔

باب ۱۳۷ مَا قِيلَ فِي قِتَالِ الرُّومِ

۱۳۷ - رومیوں سے جنگ کے متعلق روایت

۱۸۴ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ يَزِيدَ الدِّمَشْقِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ قَالَ حَدَّثَنِي ثَوْرُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ أَنَّ عُمَيْرَ بْنَ الْأَسْوَدِ الْعَنْسِيَّ حَدَّثَهُ أَنَّهُ أَتَى عُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ وَهُوَ نَازِلٌ فِي سَاحِلِ حِمْصَ وَهُوَ فِي بِنَاءٍ لَهُ وَمَعَهُ أُمُّ حَرَامٍ قَالَ عُمَيْرٌ فَحَدَّثَتْنَا أُمُّ حَرَامٍ أَنَّهَا سَمِعَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَوَّلُ جَيْشٍ مِنْ أُمَّتِي يَغْزُونَ الْبَحْرَ قَدْ أَوْجَبُوا قَالَتْ أُمُّ حَرَامٍ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنَا فِيهِمْ قَالَ أَنْتِ فِيهِمْ ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوَّلُ جَيْشٍ مِنْ أُمَّتِي يَغْزُونَ

۱۸۴ - ہم سے اسحٰق بن یزید دمشقی نے حدیث بیان کی، ان سے یحیٰی بن حمزہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ثور بن یزید نے حدیث بیان کی، ان سے خالد بن معدان نے اور ان سے عمیر بن اسود عنسی نے حدیث بیان کی کہ وہ عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے، آپ کا قیام ساحل حمص پر تھا اپنے ہی ایک مکان میں اور آپ کے ساتھ (آپ کی بیوی) ام حرام رضی اللہ عنہا بھی تھیں۔ عمیر نے بیان کیا کہ ہم سے ام حرام رضی اللہ عنہا نے حدیث بیان کی کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ نے فرمایا کہ میری امت کا سب سے پہلا لشکر جو دریائی سفر کرکے غزوے کے لیے جائے گا اس نے (اپنے لیے اللہ تعالیٰ کی رحمت و مغفرت) واجب کرلی۔ ام حرام رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں نے عرض کیا، یا رسول اللہ! کیا میں بھی ان کے ساتھ ہوں گی؟ حضور اکرم نے فرمایا کہ ہاں تم بھی ان کے ساتھ ہوگی۔ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، سب سے

مَدِيْنَةَ قَيْصَرَ مَغْفُوْرٌ لَّهُمْ فَقُلْتُ اَنَا فِيْهِمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ. قَالَ لَا ۔

پہلا لشکر، میری امت کا، جو قیصر (رومیوں کا بادشاہ) کے شہر پر چڑھائی کریگا ان کی مغفرت ہوگی، میں نے عرض کیا، میں بھی ان کے ساتھ ہوں گی؟ یا رسول اللہ آں حضور نے فرمایا کہ نہیں۔

باب ۱۳۸ قِتَالِ الْيَهُوْدِ

۱۳۸۔ یہودیوں سے جنگ

۱۸۵۔ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْفَرْوِيُّ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تُقَاتِلُوْنَ الْيَهُوْدَ حَتّٰى يَخْتَبِيَ اَحَدُهُمْ وَرَاءَ الْحَجَرِ فَيَقُوْلُ يَا عَبْدَ اللّٰهِ هٰذَا يَهُوْدِيٌّ وَرَائِيْ فَاقْتُلْهُ ۔

۱۸۵۔ ہم سے اسحٰق بن محمد فروی نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے نافع نے اور ان سے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (ایک دور آئے گا جب) تم یہودیوں سے جنگ کروگے (اور وہ شکست کھا کر بھاگتے پھریں گے) کوئی یہودی اگر پتھر کے پیچھے چھپ جائیگا تو وہ پتھر بھی بول اٹھے گا کہ "اے اللہ کے بندے! یہ یہودی میرے پیچھے چھپا بیٹھا ہے، اسے قتل کر ڈالو۔"

۱۸۶۔ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ اَخْبَرَنَا جَرِيْرٌ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ عَنْ اَبِيْ زُرْعَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تُقَاتِلُوا الْيَهُوْدَ حَتّٰى يَقُوْلَ الْحَجَرُ وَرَاءَهُ الْيَهُوْدِيُّ يَا مُسْلِمُ هٰذَا يَهُوْدِيٌّ وَرَائِيْ فَاقْتُلْهُ ۔

۱۸۶۔ ہم سے اسحٰق بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، انھیں جریر نے خبر دی انھیں عمارہ بن قعقاع نے، انھیں ابو زرعہ نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک یہودیوں سے تمھاری جنگ نہ ہوگی اور وہ پتھر بھی اس وقت (اللہ تعالیٰ کے حکم سے) بول اٹھے گا جس کے پیچھے یہودی چھپا ہوا ہوگا کہ اے مسلمان! یہ یہودی میری آڑ لے کر چھپا ہوا ہے، اسے قتل کر ڈالو (یہ قریب قیامت میں عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کے بعد ہوگا)۔

باب ۱۳۹ قِتَالِ التُّرْكِ

۱۳۹۔ ترکوں سے جنگ[1]

۱۸۷۔ حَدَّثَنَا اَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا جَرِيْرُ بْنُ حَازِمٍ قَالَ سَمِعْتُ الْحَسَنَ يَقُوْلُ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ تَغْلِبَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنْ اَشْرَاطِ السَّاعَةِ اَنْ تُقَاتِلُوْا قَوْمًا عِرَاضَ الْوُجُوْهِ كَاَنَّ وُجُوْهَهُمُ الْمَجَانُّ الْمُطْرَقَةُ ۔

۱۸۷۔ ہم سے ابو النعمان نے حدیث بیان کی، ان سے جریر بن حازم نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے حسن سے سنا، وہ بیان کرتے تھے کہ ہم سے عمرو بن تغلب رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی، آپ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، قیامت کی نشانیوں میں سے یہ بھی ہے کہ تم ایک ایسی قوم سے جنگ کروگے جن کے چہرے چوڑے ہوں گے، ایسے جیسے دُہری ڈھال ہوتی ہے۔

۱۸۸۔ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا

۱۸۸۔ ہم سے سعید بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے یعقوب نے حدیث

---

[1] ترکوں کے بارے میں احادیث میں جو کچھ بھی مذمت وغیرہ آئی ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ اس وقت یہ قوم کافر تھی (اور ان سے جنگ یا ان کی کسی بھی حیثیت سے مذمت صرف اس وجہ سے تھی کہ وہ کافر تھے اور یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ ان کے کفر کے زمانے میں ان سے مسلمانوں کو انتہائی نقصانات پہنچے ہیں لیکن اب یہ قوم مسلمان ہے اس لیے احادیث میں جن امور کا ذکر ہوا ہے وہ اس دور کے ترکوں پر یا جب سے وہ حلقہ بگوش اسلام ہوئے نافذ نہیں کیے جا سکتے۔ حضرت علامہ انور شاہ صاحب کشمیری نے لکھا ہے کہ دنیا میں تین اقوام ایسی ہیں جو پوری کی پوری اسلام لائی ہیں۔ عرب، ترک اور افغان اگر کسی نے بعد میں ان میں اسے تکفیر کیا تو اسلام لانے کے بعد کیا ہے۔

يَعْقُوْبُ حَدَّثَنَا اَبِيْ عَنْ صَالِحٍ عَنِ الْاَعْرَجِ قَالَ قَالَ اَبُوْهُرَيْرَةَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تُقَاتِلُوا التُّرْكَ صِغَارَ الْاَعْيُنِ حُمْرَ الْوُجُوْهِ ذُلْفَ الْاُنُوْفِ كَاَنَّ وُجُوْهَهُمُ الْمَجَانُّ الْمُطْرَقَةُ وَلَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تُقَاتِلُوْا قَوْمًا نِعَالُهُمُ الشَّعَرُ ـ

بیان کی، ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی، ان سے صالح نے، ان سے اعرج نے بیان کیا اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی، جب تک تم ترکوں سے جنگ نہ کر لوگے، جن کی آنکھیں چھوٹی ہوں گی، چہرے سرخ ہوں گے، ناک چھوٹی اور چپٹی ہوگی، ان کے چہرے ایسے ہوں گے جیسے دہری ڈھال ہوتی ہے اور قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک تم ایک ایسی قوم سے جنگ نہ کر لوگے جن کے جوتے بال کے بنے ہوئے ہوں گے۔

بَابُ ۱۴۰ قِتَالِ الَّذِيْنَ يَنْتَعِلُوْنَ الشَّعَرَ ـ

۱۴۰۔ اس قوم سے جنگ جو بالوں کے جوتے پہنے ہوئے ہوگی۔

۱۸۹۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ قَالَ الزُّهْرِيُّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تُقَاتِلُوْا قَوْمًا نِعَالُهُمُ الشَّعَرُ وَلَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تُقَاتِلُوْا قَوْمًا كَاَنَّ وُجُوْهَهُمُ الْمَجَانُّ الْمُطْرَقَةُ قَالَ سُفْيَانُ وَزَادَ فِيْهِ اَبُوالزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رِوَايَةً صِغَارُ الْاَعْيُنِ ذُلْفُ الْاُنُوْفِ كَاَنَّ وُجُوْهَهُمُ الْمَجَانُّ الْمُطْرَقَةُ ـ

۱۸۹۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے زہری نے بیان کیا، ان سے سعید بن مسیب نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک تم ایک ایسی قوم سے جنگ نہ کر لوگے جن کے جوتے بالوں کے ہوں گے اور قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک تم ایک ایسی قوم سے جنگ نہ کر لوگے جن کے چہرے دوہری ڈھال جیسے ہوں گے۔ سفیان نے بیان کیا کہ اس میں ابو الزناد نے اعرج کے واسطہ سے اور انھوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے یہ اضافہ نقل کیا ہے کہ ان کی آنکھیں چھوٹی ہوں گی، ناک چھوٹی اور چپٹی ہوگی، چہرے ایسے ہوں گے جیسے دہری ڈھال ہوتی ہے۔

بَابُ ۱۴۱ مَنْ صَفَّ اَصْحَابَهُ عِنْدَ الْهَزِيْمَةِ وَنَزَلَ عَنْ دَابَّتِهِ وَاسْتَنْصَرَ ـ

۱۴۱۔ جس نے شکست کے بعد اپنی فوج کو پھر سے صف بستہ کیا۔ اور اپنی سواری سے اتر کر اللہ تعالیٰ سے مدد کی دعا مانگی۔

۱۹۰۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْحٰقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ وَسَاَلَهُ رَجُلٌ اَكُنْتُمْ فَرَرْتُمْ يَا اَبَا عُمَارَةَ يَوْمَ حُنَيْنٍ قَالَ لَا وَاللّٰهِ مَا وَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلٰكِنَّهُ خَرَجَ شُبَّانُ اَصْحَابِهِ وَاَخِفَّاؤُهُمْ حُسَّرًا لَيْسَ بِسِلَاحٍ فَاَتَوْا قَوْمًا رُمَاةً جَمْعَ هَوَازِنَ وَبَنِيْ نَصْرٍ مَا يَكَادُ يَسْقُطُ لَهُمْ سَهْمٌ فَرَشَقُوْهُمْ رَشْقًا مَا يَكَادُوْنَ يُخْطِئُوْنَ فَاَقْبَلُوْا هُنَالِكَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ

۱۹۰۔ ہم سے عمرو بن خالد نے حدیث بیان کی، ان سے زہیر نے حدیث بیان کی، ان سے ابو اسحاق نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے سنا، ان سے ایک صاحب نے پوچھا تھا کہ ابو عمارہ! کیا آپ لوگوں نے حنین کی لڑائی میں فرار اختیار کیا تھا؟ براء رضی اللہ عنہ نے فرمایا، نہیں خدا کی قسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (جو لشکر کے قائد تھے) پشت ہرگز نہیں پھیری تھی۔ البتہ آپ کے اصحاب میں جو نوجوان تھے، بے سر و سامان جن کے پاس نہ زرہ تھی نہ خود اور کوئی ہتھیار بھی نہیں لے گئے تھے انھوں نے ضرور میدان چھوڑ دیا تھا کیونکہ مقابلہ میں ہوازن اور بنو نصر کے بہترین تیر اندازوں کی جماعت تھی (وہ اتنے اچھے نشانہ باز تھے کہ) کم ہی ان کا کوئی تیر خطا جاتا۔ چنانچہ انھوں نے

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلٰى بَغْلَتِهِ الْبَيْضَاءِ وَابْنُ عَمِّهٖ اَبُوْ سُفْيَانَ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ يَقُوْدُ بِهٖ فَنَزَلَ وَاسْتَنْصَرَ ثُمَّ قَالَ:

اَنَا النَّبِيُّ لَا كَذِبْ
اَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبْ

ثُمَّ صَفَّ اَصْحَابَهٗ.

خوب تیر برسائے اور شاید ہی کوئی نشانہ ان کا خطا ہوا ہو (اس دوران میں مسلمان) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آکر جمع ہوگئے، حضور اکرمؐ اپنے خچر پر سوار تھے اور آپ کے چچیرے بھائی ابوسفیان بن حارث بن عبد المطلب آپ کی سواری کی لگام تھامے ہوئے تھے۔ آں حضورؐ نے سواری سے اتر کر اللہ تعالیٰ سے مدد کی دعا مانگی، پھر فرمایا میں نبی ہوں، اس میں غلط بیانی کا کوئی شائبہ نہیں، میں عبد المطلب کی اولاد ہوں' اس کے بعد آپؐ نے اپنے اصحاب کی (نئے طریقے پر) صف بندی کی۔

باب ۱۴۲ اَلدُّعَاءِ عَلَى الْمُشْرِكِيْنَ بِالْهَزِيْمَةِ وَالزَّلْزَلَةِ.

۱۴۲- مشرکین کے لیے شکست اور زلزلے کی بددعا۔

۱۹۱- حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسٰى اَخْبَرَنَا عِيْسٰى حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ عُبَيْدَةَ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمَ الْاَحْزَابِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَلَاَ اللّٰهُ بُيُوْتَهُمْ وَقُبُوْرَهُمْ نَارًا شَغَلُوْنَا عَنِ الصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى حِيْنَ غَابَتِ الشَّمْسُ.

۱۹۱- ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، انھیں عیسیٰ نے خبر دی ان سے ہشام نے حدیث بیان کی، ان سے محمد نے، ان سے عبیدہ نے اور ان سے علی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ غزوۂ احزاب (خندق) کے موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (مشرکین کو) یہ بددعا دی کہ اے اللہ! ان کے گھروں اور قبروں کو آگ سے بھر دے، انھوں نے ہمیں صلوٰۃ وسطیٰ (عصر کی نماز) نہیں پڑھنے دی (یہ آپ نے اس وقت فرمایا) جب سورج غروب ہو چکا تھا (اور عصر کی نماز قضا ہوگئی تھی)۔

۱۹۲- حَدَّثَنَا قَبِيْصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ ذَكْوَانَ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُوْا فِي الْقُنُوْتِ اَللّٰهُمَّ اَنْجِ سَلَمَةَ بْنَ هِشَامٍ اَللّٰهُمَّ اَنْجِ الْوَلِيْدَ بْنَ الْوَلِيْدِ اَللّٰهُمَّ اَنْجِ عَيَّاشَ ابْنَ اَبِيْ رَبِيْعَةَ اَللّٰهُمَّ اَنْجِ الْمُسْتَضْعَفِيْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ. اَللّٰهُمَّ اشْدُدْ وَطْاَتَكَ عَلٰى مُضَرَ اَللّٰهُمَّ سِنِيْنَ كَسِنِيْ يُوْسُفَ.

۱۹۲- ہم سے قبیصہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ذکوان نے، ان سے اعرج نے، اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (صبح کی) دعائے قنوت میں (دوسری رکعت کے رکوع سے فارغ ہوکر) یہ دعا پڑھتے تھے (ترجمہ) "اے اللہ! سلمہ بن ہشام کو نجات دیجئے! اے اللہ! ولید بن ولید کو نجات دیجئے اے اللہ! عیاش بن ابی ربیعہ کو نجات دیجئے، اے اللہ! تمام کمزور مسلمانوں کو نجات دیجئے (جو مکہ میں مشرکین کی سختیاں جھیل رہے تھے رضوان اللہ علیہم) اے اللہ! مضر پر اپنا سخت عذاب نازل کیجئے، اے اللہ! ایسا قحط نازل کیجئے جیسا یوسف علیہ السلام کے زمانہ میں پڑا تھا۔

۱۹۳- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ اَخْبَرَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اَبِيْ خَالِدٍ اَنَّهٗ سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ اَبِيْ اَوْفٰى يَقُوْلُ دَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْاَحْزَابِ عَلَى الْمُشْرِكِيْنَ

۱۹۳- ہم سے احمد بن محمد نے حدیث بیان کی، انھیں عبد اللہ نے خبر دی انھیں اسماعیل بن ابی خالد نے خبر دی اور انھوں نے عبد اللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ بیان کرتے تھے کہ غزوہ احزاب کے موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دعا کی تھی (ترجمہ) اے اللہ! کتاب کے نازل کرنے والے

فَقَالَ اَللّٰهُمَّ مُنْزِلَ الْكِتٰبِ سَرِيْعَ الْحِسَابِ اَللّٰهُمَّ اهْزِمِ الْاَحْزَابَ اَللّٰهُمَّ اهْزِمْهُمْ وَزَلْزِلْهُمْ ؕ

(قیامت کے دن) حساب بڑی سرعت سے لے لینے والے، اے اللہ! مشرکوں اور کفار کی (جماعتوں کو (جو مسلمانوں کا استیصال کرنے آئی ہیں) شکست دیجئے اے اللہ! انھیں شکست دیجئے اور انھیں جھنجھوڑ کر رکھ دیجئے۔"

۱۹۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ فِيْ ظِلِّ الْكَعْبَةِ فَقَالَ اَبُوْجَهْلٍ وَنَاسٌ مِّنْ قُرَيْشٍ وَنُحِرَتْ جَزُوْرٌ بِنَاحِيَةِ مَكَّةَ فَاَرْسَلُوْا فَجَاءُوْا مِنْ سَلَاهَا وَطَرَحُوْهُ عَلَيْهِ فَجَاءَتْ فَاطِمَةُ فَاَلْقَتْهُ عَنْهُ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ عَلَيْكَ بِقُرَيْشٍ۔ اَللّٰهُمَّ عَلَيْكَ بِقُرَيْشٍ۔ اَللّٰهُمَّ عَلَيْكَ بِقُرَيْشٍ لِاَبِيْ جَهْلِ بْنِ هِشَامٍ وَعُتْبَةَ ابْنِ رَبِيْعَةَ وَشَيْبَةَ بْنِ رَبِيْعَةَ وَالْوَلِيْدِ بْنِ عُتْبَةَ وَاُبَيِّ بْنِ خَلَفٍ وَعُقْبَةَ بْنِ اَبِيْ مُعَيْطٍ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ فَلَقَدْ رَاَيْتُهُمْ فِيْ قَلِيْبِ بَدْرٍ قَتْلٰى۔ قَالَ اَبُوْ اِسْحٰقَ وَنَسِيْتُ السَّابِعَ وَقَالَ يُوْسُفُ بْنُ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ اُمَيَّةُ بْنُ خَلَفٍ وَقَالَ شُعْبَةُ اُمَيَّةُ اَوْ اُبَيٌّ وَالصَّحِيْحُ اُمَيَّةُ ؕ

۱۹۴۔ ہم سے عبداللہ بن ابی شیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے جعفر بن عون نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے ابو اسحاق نے، ان سے عمرو بن میمون نے اور ان سے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کعبہ کے سائے میں نماز پڑھ رہے تھے، ابوجہل اور قریش کے بعض دوسرے افراد نے کہا (کہ اونٹ کی اوجھڑی لاکر کون حضور اکرم پر ڈالے گا) مکہ کے کنارے ایک اونٹ ذبح ہوا تھا (اور اسی کی اوجھڑی لانے کی تجویز ہوئی) ان سبھوں نے اپنے آدمی بھیجے اور وہ اس اونٹ کی اوجھڑی اٹھا لائے اور اسے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اوپر (نماز پڑھتے ہوئے) ڈال دی۔ اس کے بعد فاطمہ رضی اللہ عنہا آئیں اور انھوں نے جسد اطہر سے گندگی کو ہٹایا۔ حضور اکرم نے اس وقت یہ دعا کی تھی کہ اے اللہ! قریش کو پکڑ لیجئے، اے اللہ! قریش کو پکڑ لیجئے۔ اے اللہ! قریش کو پکڑ لیجئے۔ ابوجہل بن ہشام، عتبہ بن ربیعہ، ولید بن عتبہ، ابی بن خلف اور عقبہ بن ابی معیط سب کو۔ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا، چنانچہ میں نے ان سب کو (بدر کی لڑائی میں) بدر کے کنویں میں دیکھا کہ سبھوں کو قتل کر کے اس میں ڈال دیا گیا تھا۔ ابو اسحاق نے بیان کیا کہ میں ساتویں شخص کا (جس کے حق میں آپ نے بددعا کی تھی نام) بھول گیا اور یوسف بن ابی اسحاق نے بیان کیا، ان سے ابو اسحاق نے (سفیان کی روایت میں ابی بن خلف کی بجائے) امیہ بن خلف بیان کیا اور شعبہ نے بیان کیا کہ امیہ یا ابی (شک کے ساتھ) لیکن صحیح امیہ ہے۔

۱۹۵۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اَيُّوْبَ عَنِ ابْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ الْيَهُوْدَ دَخَلُوْا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا اَلسَّامُ عَلَيْكَ فَلَعَنْتُهُمْ فَقَالَ مَا لَكِ قُلْتُ اَوَلَمْ تَسْمَعْ مَا قَالُوْا قَالَ فَلَمْ تَسْمَعِيْ مَا قُلْتُ وَعَلَيْكُمْ ؕ

۱۹۵۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے حماد نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے، ان سے ابن ابی ملیکہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ بعض یہودی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا، السام علیکم (تم پر موت آئے) میں نے ان پر لعنت بھیجی (ان کی اس بیہودگی کی وجہ سے) حضور اکرم نے فرمایا، کیا بات ہوئی؟ میں نے عرض کیا، انھوں نے ابھی جو کہا تھا آپ نے نہیں سنا۔ حضور اکرم نے جواب دیا، اور تم نے نہیں سنا کہ میں نے اس کا کیا جواب دیا۔ "اور تم پر بھی"[1]

[1] یعنی میں نے کوئی برا لفظ زبان سے نہیں نکالا، صرف ان کی بات لوٹا دی۔ اس لیے نامعقول اور بیہودہ حرکتوں کا جواب یوں ہی ہونا چاہیئے۔

باب ۱۴۳ هَلْ يُرْشِدُ الْمُسْلِمُ أَهْلَ الْكِتَابِ أَوْ يُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ ؟

۱۴۳ - کیا مسلمان اہل کتاب کو ہدایت کرسکتا ہے یا انھیں کتاب اللہ کی تعلیم دے سکتا ہے ؟

۱۹۶ - حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَخِي ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَمِّهِ قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ ابْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَبَ إِلٰى قَيْصَرَ وَقَالَ فَإِنْ تَوَلَّيْتَ فَإِنَّ عَلَيْكَ إِثْمَ الْأَرِيسِيِّينَ ؛

۱۹۶ - ہم سے اسحٰق نے حدیث بیان کی، انھیں یعقوب بن ابراہیم نے خبر دی، ان سے ان کے بھتیجے ابن شہاب نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے چچا نے بیان کیا، انھیں عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ بن مسعود نے خبر دی، اور انھیں عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (روم کے بادشاہ) قیصر کو (خط) لکھا تھا (اس خط میں) آپؐ نے یہ بھی لکھا تھا کہ اگر تم نے (اسلام کی دعوت سے) اعراض کیا تو (اپنے گناہ کے ساتھ) تم پر کاشتکاروں کا بھی گناہ پڑے گا (جن پر تم حکمرانی کرتے ہو)۔

باب ۱۴۴ اَلدُّعَاءِ لِلْمُشْرِكِينَ بِالْهُدٰى لِيَتَأَلَّفَهُمْ ؛

۱۴۴ - مشرکین کے لیے ہدایت کی دُعا کہ ان کا دل اسلام کی طرف مائل کردے۔

۱۹۷ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ قَالَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ قَدِمَ طُفَيْلُ بْنُ عَمْرٍو الدَّوْسِيُّ وَأَصْحَابُهُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ دَوْسًا عَصَتْ وَأَبَتْ فَادْعُ اللّٰهَ عَلَيْهَا فَقِيلَ هَلَكَتْ دَوْسٌ قَالَ اللّٰهُمَّ اهْدِ دَوْسًا وَأْتِ بِهِمْ ؛

۱۹۷ - ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعیب نے خبر دی، ان سے ابوالزناد نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالرحمٰن نے بیان کیا کہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ طفیل بن عمرالدوسی رضؓ اپنے ساتھیوں کے ساتھ حضور اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ! قبیلہ دوس کے لوگ سرکشی پر اتر آئے ہیں اور (اللہ کا کلام سننے سے) انکار کرتے ہیں، آپ ان پر بددعا کیجئے۔ بعض صحابہ رضؓ نے کہا کہ اب (اگر حضور اکرمؐ نے ان پر) بددعا کی تو دوس کے لوگ برباد ہو جائیں گے لیکن حضور اکرمؐ نے فرمایا۔ اے اللہ! دوس کے لوگوں کو ہدایت دیجئے اور انھیں (دائرہ اسلام میں) کھینچ لائیے۔

باب ۱۴۵ دَعْوَةِ الْيَهُودِيِّ وَالنَّصْرَانِيِّ وَعَلٰى مَا يُقَاتَلُونَ عَلَيْهِ ـ وَمَا كَتَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلٰى كِسْرٰى وَقَيْصَرَ وَالدَّعْوَةِ قَبْلَ الْقِتَالِ ؛

۱۴۵ - یہود و نصاریٰ کو اسلام کی دعوت اور ان سے جنگ کب کی جائے؟ ان خطوط سے متعلق روایات جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قیصر و کسریٰ کو لکھے تھے۔ اور جنگ سے پہلے اسلام کی دعوت۔

۱۹۸ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا رض يَقُولُ لَمَّا أَرَادَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَكْتُبَ إِلَى الرُّومِ قِيلَ لَهُ إِنَّهُمْ لَا يَقْرَءُونَ كِتَابًا إِلَّا أَنْ يَكُونَ مَخْتُومًا فَاتَّخَذَ خَاتَمًا مِنْ فِضَّةٍ فَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلٰى بَيَاضِهِ فِي يَدِهِ وَنَقَشَ فِيهِ " مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللّٰهِ "

۱۹۸ - ہم سے علی بن جعد نے حدیث بیان کی، انھیں شعبہ نے خبر دی انھیں قتادہ نے بیان کیا کہ میں نے انس رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ بیان کرتے تھے کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے روم (کے حکمران) کو خط لکھنے کا ارادہ کیا تو آپ سے کہا گیا کہ وہ لوگ کوئی خط اس وقت تک قبول نہیں کرتے جب تک وہ سربمہر نہ ہو، چنانچہ آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک چاندی کی انگوٹھی بنوائی (مہر کے لیے) گویا دستِ مبارک پر اس کی سفیدی میری نظروں کے سامنے ہے۔ اس انگوٹھی پر "محمد رسول اللہ" کھدا ہوا تھا۔

۱۹۹ ۔ حدثنا عبد الله بن يوسف حدثنا الليث قال حدثني عقيل عن ابن شهاب قال أخبرني عبيد الله بن عبد الله بن عتبة أن عبد الله بن عباس أخبره أن رسول الله صلى الله عليه وسلم بعث بكتابه إلى كسرى فأمره أن يدفعه إلى عظيم البحرين يدفعه عظيم البحرين إلى كسرى فلما قرأه كسرى خرقه فحسبت أن سعيد بن المسيب قال فدعا عليهم النبي صلى الله عليه وسلم أن يمزقوا كل ممزق ؞

باب ۱۴۶ دعاء النبي صلى الله عليه وسلم إلى الإسلام والنبوة وأن لا يتخذ بعضهم بعضا أربابا من دون الله وقوله تعالى ما كان لبشر أن يؤتيه الله إلى آخر الآية ؞

۲۰۰ ۔ حدثنا إبراهيم بن حمزة حدثنا إبراهيم بن سعد عن صالح بن كيسان عن ابن شهاب عن عبيد الله بن عبد الله بن عتبة عن عبد الله بن عباس أنه أخبره أن رسول الله صلى الله عليه وسلم كتب إلى قيصر يدعوه إلى الإسلام وبعث بكتابه إليه مع دحية الكلبي وأمره رسول الله صلى الله عليه وسلم أن يدفعه إلى عظيم بصرى ليدفعه إلى قيصر وكان قيصر لما كشف الله عنه جنود فارس مشى من حمص إلى إيلياء شكرا لما أبلاه الله فلما جاء قيصر كتاب رسول الله صلى الله عليه وسلم قال حين قرأه التمسوا لي ههنا أحدا من قومه لأسألهم عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ابن عباس فأخبرني أبو سفيان أنه كان بالشام

۱۹۹ ۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے عقیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے کہا کہ مجھے عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ نے خبر دی اور انہیں عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا مکتوب کسریٰ کے پاس بھیجا آپ نے ایلچی سے یہ فرمایا تھا کہ وہ آپ کے مکتوب کو بحرین کے گورنر کو دے دیں بحرین کا گورنر اسے کسریٰ کے دربار میں پہنچا دے گا۔ جب کسریٰ نے مکتوب مبارک پڑھا تو اسے اس نے پھاڑ ڈالا۔ مجھے یاد ہے کہ سعید بن مسیب نے بیان کیا تھا کہ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر بد دعا کی تھی کہ وہ بھی پارہ پارہ ہو جائے (چنانچہ) ایسا ہی ہوا۔

۱۴۶ ۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی (غیر مسلموں کو) اسلام کی طرف دعوت نبوت (کا اعتراف) اور یہ کہ خدا کو چھوڑ کر انسان باہم ایک دوسرے کو اپنا پالنہار نہ بنائیں۔ اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ کسی انسان کے لیے یہ درست نہیں ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ اسے (کتاب، حکمت) عطا فرمائے (تو وہ بجائے اللہ تعالیٰ کی عبادت کے لوگوں سے اپنی عبادت کے لیے کہے) آخر آیت تک۔

۲۰۰ ۔ ہم سے ابراہیم بن حمزہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم بن سعد نے حدیث بیان کی، ان سے صالح بن کیسان نے (ان سے ابن شہاب نے، ان سے عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ نے اور انہیں عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قیصر کو ایک خط لکھا جس میں آپ نے اسے اسلام کی دعوت دی تھی۔ دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ کو آپ نے مکتوب گرامی کے ساتھ بھیجا تھا اور انہیں حکم دیا تھا کہ مکتوب بصریٰ کے گورنر کے حوالہ کر دیں وہ اسے قیصر تک پہنچا دے گا۔ جب فارس کی فوج (اس کے مقابلے میں) شکست کھا کر پیچھے ہٹ گئی تھی (اور اس کے ملک کے مقبوضہ علاقے اسے واپس مل گئے تھے) تو اس انعام کے شکرانے کے طور پر جو اللہ تعالیٰ نے (اس کا ملک واپس دے کر) اس پر کیا تھا ابھی قیصر حمص سے ایلیا (بیت المقدس) تک پیدل چل کر آیا تھا جب اس کے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مکتوب پہنچا اور اس کے سامنے پڑھا گیا تو اس نے کہا کہ اگر ان کی (حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی) قوم کا کوئی شخص یہاں ہو تو اسے تلاش کر کے لاؤ تاکہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق اس سے سوالات کروں۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ مجھے ابو سفیان رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ قریش کے ایک قافلے کے

فِيْ رِجَالٍ مِّنْ قُرَيْشٍ قَدِمُوْا تِجَارًا فِي الْمُدَّةِ الَّتِيْ كَانَتْ بَيْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَ كُفَّارِ قُرَيْشٍ قَالَ اَبُوْسُفْيَانَ فَوَجَدَنَا رَسُوْلُ قَيْصَرَ بِبَعْضِ الشَّامِ فَانْطَلَقَ بِيْ وَبِاَصْحَابِيْ حَتّٰى قَدِمْنَا اِيْلِيَآءَ فَاُدْخِلْنَا عَلَيْهِ فَاِذَا هُوَ جَالِسٌ فِيْ مَجْلِسِ مُلْكِهٖ وَعَلَيْهِ التَّاجُ وَاِذَا حَوْلَهٗ عُظَمَآءُ الرُّوْمِ فَقَالَ لِتَرْجُمَانِهٖ سَلْهُمْ اَيُّهُمْ اَقْرَبُ نَسَبًا اِلٰى هٰذَا الرَّجُلِ الَّذِيْ يَزْعَمُ اَنَّهٗ نَبِيٌّ قَالَ اَبُوْسُفْيَانَ فَقُلْتُ اَنَا اَقْرَبُهُمْ اِلَيْهِ نَسَبًا قَالَ مَا قَرَابَةُ مَا بَيْنَكَ وَبَيْنَهٗ فَقُلْتُ هُوَ ابْنُ عَمِّيْ وَلَيْسَ فِي الرَّكْبِ يَوْمَئِذٍ اَحَدٌ مِّنْ بَنِيْ عَبْدِ مَنَافٍ غَيْرِيْ فَقَالَ قَيْصَرُ اَدْنُوْهُ وَاَمَرَ بِاَصْحَابِيْ فَجُعِلُوْا خَلْفَ ظَهْرِيْ عِنْدَ كَتِفِيْ ثُمَّ قَالَ لِتَرْجُمَانِهٖ قُلْ لِاَصْحَابِهٖ اِنِّيْ سَائِلٌ هٰذَا الرَّجُلَ الَّذِيْ يَزْعَمُ اَنَّهٗ نَبِيٌّ فَاِنْ كَذَبَ فَكَذِّبُوْهُ قَالَ اَبُوْسُفْيَانَ وَاللّٰهِ لَوْلَا الْحَيَآءُ يَوْمَئِذٍ مِّنْ اَنْ يَّاْثُرَ اَصْحَابِيْ عَنِّي الْكَذِبَ لَكَذَبْتُهٗ حِيْنَ سَاَلَنِيْ عَنْهُ وَلٰكِنِّي اسْتَحْيَيْتُ اَنْ يَّاْثُرُوا الْكَذِبَ عَنِّيْ فَصَدَقْتُهٗ ثُمَّ قَالَ لِتَرْجُمَانِهٖ قُلْ لَّهٗ كَيْفَ نَسَبُ هٰذَا الرَّجُلِ فِيْكُمْ قُلْتُ هُوَ فِيْنَا ذُوْ نَسَبٍ قَالَ فَهَلْ قَالَ هٰذَا الْقَوْلَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ قَبْلَهٗ قُلْتُ لَا فَقَالَ كُنْتُمْ تَتَّهِمُوْنَهٗ عَلَى الْكَذِبِ قَبْلَ اَنْ يَّقُوْلَ مَا قَالَ قُلْتُ لَا قَالَ فَهَلْ كَانَ مِنْ اٰبَآئِهٖ مِنْ مَّلِكٍ قُلْتُ لَا قَالَ فَاَشْرَافُ النَّاسِ يَتَّبِعُوْنَهٗ اَمْ ضُعَفَآؤُهُمْ قُلْتُ بَلْ ضُعَفَآؤُهُمْ قَالَ فَيَزِيْدُوْنَ اَوْ يَنْقُصُوْنَ قُلْتُ بَلْ يَزِيْدُوْنَ قَالَ فَهَلْ يَرْتَدُّ اَحَدٌ سَخْطَةً لِّدِيْنِهٖ بَعْدَ اَنْ يَّدْخُلَ فِيْهِ

ساتھ وہ ان دِنوں شام میں مقیم تھے، یہ قافلہ اس دور میں یہاں تجارت کی غرض سے آیا تھا جس میں حضور اکرم اور کفار قریش میں باہم صلح ہو چکی تھی (صلح حدیبیہ) ابوسفیان نے بیان کیا کہ قیصر کے آدمی کی ہم سے شام کے ایک مقام پر ملاقات ہوئی اور وہ مجھے اور میرے ساتھیوں کو اپنے ساتھ (قیصر کے دربار میں، بیت المقدس) لے کر چلا، پھر جب ہم ایلیا سے بیت المقدس) پہنچے تو قیصر کے دربار میں ہماری باریابی ہوئی، اس وقت قیصر اپنے دربار میں بیٹھا ہوا تھا، اس کے سر پر تاج تھا اور روم کے امراء اس کے اردگرد تھے۔ اس نے اپنے ترجمان سے کہا کہ ان سے پوچھو کہ جنھوں نے ان کے یہاں نبوت کا دعویٰ کیا ہے، نسب کے اعتبار سے ان سے قریب ان میں سے کون شخص ہے۔ ابوسفیان نے بیان کیا کہ میں نے کہا کہ میں نسب کے اعتبار سے ان کے زیادہ قریب ہوں، قیصر نے پوچھا، تمھاری اور ان کی قرابت کیا ہے؟ میں نے کہا کہ (رشتے میں) وہ میرے چچا زاد بھائی ہوتے ہیں۔ اتفاق تھا کہ اس مرتبہ قافلے میں میرے سوا بنی عبد مناف کا اور کوئی فرد شریک نہیں تھا۔ قیصر نے کہا کہ اس شخص (ابوسفیان رضؓ) کو مجھ سے قریب کر دو اور جو لوگ میرے ساتھ تھے، اس کے حکم سے میرے پیچھے بالکل میری بغل میں کھڑے کر دیئے گئے۔ اس کے بعد اس نے اپنے ترجمان سے کہا کہ اس شخص (ابوسفیان) کے ساتھیوں سے کہہ دو کہ اس سے میں ان صاحب کے بارے پوچھوں گا جو نبی ہونے کے مدعی ہیں، اگر یہ ان کے بارے میں کوئی جھوٹ بات کہے تو تم فوراً اس کی تردید کر دو۔ ابوسفیان نے بیان کیا کہ خدا کی قسم اگر اس دن اس بات کی شرم نہ ہوتی کہ کہیں میرے ساتھی میری تکذیب نہ کر بیٹھیں تو میں ان سوالات کے جوابات میں ضرور جھوٹ بول جاتا جو اس نے حضورؐ کے بارے میں کیے تھے لیکن مجھے تو اس کا خطرہ لگا رہا کہ کہیں میرے ساتھی میری تکذیب نہ کر دیں (اگر جھوٹ بولوں) اس لیے میں نے سچائی سے کام لیا۔ اس کے بعد اس نے اپنے ترجمان سے کہا، اس سے پوچھو کہ تم لوگوں میں ان صاحب (حضور اکرمؐ) کا نسب کیسا بیان کیا جاتا ہے؟ میں نے بتایا کہ ہم میں ان کا نسب نجیب سمجھا جاتا ہے۔ اس نے پوچھا، اچھا یہ نبوت کا دعویٰ اس سے پہلے بھی تمھارے یہاں کسی نے کیا تھا؟ میں نے کہا کہ نہیں۔ اس نے پوچھا، کیا اس دعوے سے پہلے ان پر کوئی جھوٹ کا الزام تھا؟ میں نے کہا کہ نہیں۔ اس نے پوچھا، ان کے آباء و اجداد میں کوئی بادشاہ گزرا تھا؟ میں نے کہا کہ نہیں۔ اس نے پوچھا، تو اب سرکردہ افراد ان کی اتباع کرتے ہیں یا کمزور اور کم حیثیت کے لوگ؟ میں نے کہا کمزور اور کم حیثیت کے لوگ ہی ان کے (زیادہ) متبع ہیں۔ اس نے

قُلْتُ لَا قَالَ فَهَلْ يَغْدِرُ قُلْتُ لَا وَنَحْنُ
الْآنَ مِنْهُ فِيْ مُدَّةٍ نَحْنُ نَخَافُ اَنْ يَغْدِرَ
قَالَ اَبُوْسُفْيَانَ وَلَمْ يُمْكِنِّيْ كَلِمَةٌ اُدْخِلُ
فِيْهَا شَيْئًا اَنْتَقِصُهُ بِهِ لَا اَخَافُ اَنْ
تُؤْثَرَ عَنِّيْ غَيْرُهَا قَالَ فَهَلْ قَاتَلْتُمُوْهُ
اَوْ قَاتَلَكُمْ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَكَيْفَ كَانَتْ
حَرْبُهُ وَحَرْبُكُمْ قُلْتُ كَانَتْ دُوَلًا وَّ
سِجَالًا يُدَالُ عَلَيْنَا الْمَرَّةَ وَنُدَالُ
عَلَيْهِ الْاُخْرٰى قَالَ فَمَاذَا يَاْمُرُكُمْ
قَالَ يَاْمُرُنَا اَنْ نَّعْبُدَ اللّٰهَ وَحْدَهٗ لَا نُشْرِكُ
بِهٖ شَيْئًا وَّيَنْهَانَا عَمَّا كَانَ يَعْبُدُ
اٰبَاؤُنَا وَيَاْمُرُنَا بِالصَّلٰوةِ وَالصَّدَقَةِ
وَالْعَفَافِ وَالْوَفَاءِ بِالْعَهْدِ وَاَدَاءِ
الْاَمَانَةِ فَقَالَ لِتَرْجُمَانِهٖ حِيْنَ
قُلْتُ ذٰلِكَ لَهٗ قُلْ لَّهٗ اِنِّيْ سَاَلْتُكَ عَنْ
نَسَبِهٖ فِيْكُمْ فَزَعَمْتَ اَنَّهٗ ذُوْ نَسَبٍ
وَّكَذٰلِكَ الرُّسُلُ تُبْعَثُ فِيْ نَسَبِ
قَوْمِهَا وَسَاَلْتُكَ هَلْ قَالَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ
هٰذَا الْقَوْلَ قَبْلَهٗ فَزَعَمْتَ اَنْ لَّا فَقُلْتُ
لَوْ كَانَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ قَالَ هٰذَا الْقَوْلَ قَبْلَهٗ
قُلْتُ رَجُلٌ يَّاْتَمُّ بِقَوْلٍ قَدْ قِيْلَ قَبْلَهٗ
وَسَاَلْتُكَ هَلْ كُنْتُمْ تَتَّهِمُوْنَهٗ بِالْكَذِبِ
قَبْلَ اَنْ يَّقُوْلَ مَا قَالَ فَزَعَمْتَ اَنْ
لَّا فَعَرَفْتُ اَنَّهٗ لَمْ يَكُنْ لِيَدَعَ الْكَذِبَ
عَلَى النَّاسِ وَيَكْذِبَ عَلَى اللّٰهِ
وَسَاَلْتُكَ هَلْ كَانَ مِنْ اٰبَائِهٖ مِنْ
مَّلِكٍ فَزَعَمْتَ اَنْ لَّا فَقُلْتُ لَوْ كَانَ
مِنْ اٰبَائِهٖ مَلِكٌ قُلْتُ يَطْلُبُ مُلْكَ
اٰبَائِهٖ مَلِكٌ ۔ وَسَاَلْتُكَ اَشْرَافُ

پوچھا کہ متبعین کی تعداد بڑھتی رہتی ہے یا گھٹتی جا رہی ہے؟ میں نے کہا جی نہیں،
تعداد برابر بڑھ رہی ہے۔ اس نے پوچھا، کوئی ان کے دین سے بیزار ہو کر اسلام
لانے کے بعد مرتد بھی ہوا ہے؟ میں نے کہا کہ نہیں، اس نے پوچھا، انھوں نے کبھی
وعدہ خلافی بھی کی ہے؟ میں نے کہا کہ نہیں! لیکن آج کل ہمارا ان سے ایک وعدہ
چل رہا ہے اور ہمیں ان کی طرف سے معاہدہ کی خلاف ورزی کا خطرہ ہے۔ ابوسفیان
نے بیان کیا کہ پوری گفتگو میں سوا اس کے اور کوئی ایسا موقعہ نہیں ملا کہ جس میں میں
کوئی ایسی بات (جھوٹی) ملا دوں جس سے حضور اکرمؐ کی تنقیص ہوتی ہو اور اپنے
ساتھیوں کی طرف سے بھی تکذیب کا خطرہ نہ ہو۔ اس نے پھر پوچھا کیا تم نے کبھی
ان سے جنگ کی ہے یا انھوں نے تم سے جنگ کی ہے؟ میں نے کہا کہ ہاں۔ اس
نے پوچھا، تمھاری لڑائی کا کیا نتیجہ نکلتا ہے؟ میں نے کہا، لڑائی میں ہمیشہ کسی ایک
فریق نے فتح نہیں حاصل کی، کبھی وہ ہمیں مغلوب کر لیتے ہیں اور کبھی ہم انھیں۔
اس نے پوچھا، وہ تمھیں حکم کن چیزوں کا دیتے ہیں؟ کہا (ابوسفیان نے کہ) میں نے
بتایا ہمیں وہ اس کا حکم دیتے ہیں کہ ہم صرف اللہ کی عبادت کریں اور اس کا کسی کو
بھی اور اس کا کسی کو بھی شریک نہ ٹھہرائیں ہمیں ان معبودوں کی عبادت سے وہ منع کرتے
ہیں جن کی ہمارے آباو اجداد عبادت کیا کرتے تھے۔ نماز، صدقہ، پاک بازی و
مروت، وفا، عہد اور امانت کے ادا کرنے کا حکم دیتے ہیں۔ جب میں اسے یہ تمام
تفصیلات بتا چکا تو اس نے اپنے ترجمان سے کہا، ان سے کہو کہ میں نے تم سے ان
(آنحضورؐ) کے نسب کے متعلق دریافت کیا تو تم نے بتایا کہ وہ تمھارے یہاں صاحب
نسب اور نجیب سمجھے جاتے ہیں اور انبیا بھی یوں ہی اپنی قوم کے اعلیٰ نسب میں
مبعوث کیے جاتے ہیں۔ میں نے تم سے یہ دریافت کیا تھا کہ کیا نبوت کا دعویٰ تمھارے
یہاں اس سے پہلے بھی کسی نے کیا تھا، تم نے بتایا کہ کسی نے ایسا دعویٰ پہلے نہیں
کیا تھا۔ اس سے میں یہ سمجھا کہ اگر اس سے پہلے تمھارے یہاں کسی نے نبوت کا
دعویٰ کیا ہوتا تو میں یہ بھی کہہ سکتا تھا کہ یہ صاحب بھی اسی دعویٰ کی نقل کر رہے
ہیں جو اس سے پہلے کیا جا چکا ہے۔ میں نے تم سے دریافت کیا کہ کیا تم نے دعویٰ
نبوت سے پہلے کبھی ان کی طرف جھوٹ منسوب کیا تھا۔ تم نے بتایا کہ ایسا بھی نہیں
ہوا۔ اس سے میں اس نتیجے پر پہنچا کہ یہ ممکن نہیں کہ ایک شخص جو لوگوں کے متعلق کبھی جھوٹ
نہ بول سکا وہ خدا کے متعلق جھوٹ بول دے۔ میں نے تم سے دریافت کیا کہ کیا ان
کے آباو اجداد میں کوئی بادشاہ تھا، تم نے بتایا کہ نہیں۔ میں نے اس سے یہ فیصلہ
کیا کہ اگر ان کے آباو اجداد میں کوئی بادشاہ گذرا ہوتا تو میں بھی کہہ سکتا تھا کہ (وہ) فوت

النَّاسِ يَتَّبِعُوْنَهُ اَمْ ضُعَفَاؤُهُمْ فَزَعَمْتَ
اَنَّ ضُعَفَاءَهُمُ اتَّبَعُوْهُ وَهُمْ اَتْبَاعُ
الرُّسُلِ وَسَاَلْتُكَ هَلْ يَزِيْدُوْنَ اَوْ يَنْقُصُوْنَ
فَزَعَمْتَ اَنَّهُمْ يَزِيْدُوْنَ وَكَذٰلِكَ الْاِيْمَانُ
حَتّٰى يَتِمَّ وَسَاَلْتُكَ هَلْ يَرْتَدُّ اَحَدٌ
سَخْطَةً لِدِيْنِهٖ بَعْدَ اَنْ يَدْخُلَ فِيْهِ فَزَعَمْتَ
اَنْ لَا فَكَذٰلِكَ الْاِيْمَانُ حِيْنَ تَخْلِطُ بَشَاشَتُهُ
الْقُلُوْبَ لَا يَسْخَطُهُ اَحَدٌ وَسَاَلْتُكَ هَلْ يَغْدِرُ
فَزَعَمْتَ اَنْ لَا وَكَذٰلِكَ الرُّسُلُ لَا يَغْدِرُوْنَ
وَسَاَلْتُكَ هَلْ قَاتَلْتُمُوْهُ وَقَاتَلَكُمْ فَزَعَمْتَ
اَنْ قَدْ فَعَلَ وَاَنَّ حَرْبَكُمْ وَحَرْبَهُ تَكُوْنُ
دُوَلًا يُدَالُ عَلَيْكُمُ الْمَرَّةَ وَتُدَالُوْنَ عَلَيْهِ
الْاُخْرٰى وَكَذٰلِكَ الرُّسُلُ تُبْتَلٰى وَتَكُوْنُ لَهَا
الْعَاقِبَةُ وَسَاَلْتُكَ بِمَاذَا يَاْمُرُكُمْ فَزَعَمْتَ اَنَّهُ
يَاْمُرُكُمْ اَنْ تَعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُوْا بِهٖ
شَيْئًا وَيَنْهَاكُمْ عَمَّا كَانَ يَعْبُدُ اٰبَاؤُكُمْ
وَيَاْمُرُكُمْ بِالصَّلٰوةِ وَالصِّدْقِ وَالْعَفَافِ
وَالْوَفَاءِ بِالْعَهْدِ وَاَدَاءِ الْاَمَانَةِ قَالَ
وَهٰذِهٖ صِفَةُ النَّبِيِّ قَدْ كُنْتُ اَعْلَمُ اَنَّهُ
خَارِجٌ وَلٰكِنْ لَمْ اَظُنَّ اَنَّهُ مِنْكُمْ وَاِنْ يَكُ
مَا قُلْتَ حَقًّا فَيُوْشِكُ اَنْ يَمْلِكَ مَوْضِعَ قَدَمَيَّ
هَاتَيْنِ وَلَوْ اَرْجُوْ اَنْ اَخْلُصَ اِلَيْهِ لَتَجَشَّمْتُ
لُقِيَّهُ وَلَوْ كُنْتُ عِنْدَهُ لَغَسَلْتُ قَدَمَيْهِ قَالَ
اَبُوْ سُفْيٰنَ ثُمَّ دَعَا بِكِتَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُرِئَ فَاِذَا فِيْهِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ
الرَّحِيْمِ مِنْ مُحَمَّدٍ عَبْدِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ اِلٰى
هِرَقْلَ عَظِيْمِ الرُّوْمِ سَلَامٌ عَلٰى مَنِ
اتَّبَعَ الْهُدٰى۔ اَمَّا بَعْدُ فَاِنِّيْ اَدْعُوْكَ
بِدِعَايَةِ الْاِسْلَامِ۔ اَسْلِمْ، تَسْلَمْ،

کا دعویٰ کرے) وہ اپنے اجداد کی سلطنت پر قابض ہونا چاہتے ہیں میں نے تم
سے دریافت کیا کہ ان کی اتباع قوم کے سربر آوردہ لوگ کرتے ہیں یا کمزور
اور بے حیثیت لوگ، تم نے بتایا کہ کمزور قسم کے لوگ ان کی اتباع کرتے ہیں اور یہی طبقہ
انبیاء کی (ہر دور میں) اتباع کرنے والا رہا ہے۔ میں نے تم سے پوچھا کہ ان متبعین کی
تعداد بڑھتی رہتی ہے یا گھٹتی بھی ہے۔ تم نے بتایا کہ وہ لوگ برابر بڑھ رہے ہیں
ایمان کا بھی یہی حال ہے یہاں تک کہ وہ مکمل ہو جائے۔ میں نے تم سے دریافت
کیا کہ کیا کوئی شخص ان کے دین میں داخل ہونے کے بعد اس سے برگشتہ بھی ہوا ہے
تم نے کہا کہ ایسا بھی نہیں ہوا، ایمان کا بھی یہی حال ہے جب وہ دل کی گہرائیوں میں
اتر جاتا ہے تو پھر کوئی چیز اس سے مومن کو برگشتہ نہیں بنا سکتی۔ میں نے تم سے دریافت
کیا کہ کیا انھوں نے کبھی وعدہ خلافی بھی کی ہے، تم نے اس کا بھی جواب دیا کہ نہیں
انبیاء کی بھی یہی شان ہے کہ وہ وعدہ خلافی کبھی نہیں کرتے۔ میں نے تم سے دریافت
کیا کہ کیا تم نے کبھی ان سے یا انھوں نے تم سے جنگ کی ہے۔ تم نے بتایا کہ ایسا ہوا
ہے اور تمہاری لڑائیوں کا نتیجہ ہمیشہ کسی ایک ہی کے حق میں نہیں گیا بلکہ کبھی تم مغلوب
ہوئے ہو اور کبھی وہ انبیاء کے ساتھ بھی ایسا ہی ہوتا ہے وہ امتحان میں ڈالے
جاتے ہیں لیکن انجام انھیں کا ہوتا ہے۔ میں نے تم سے دریافت کیا کہ وہ تمھیں حکم
کن چیزوں کا دیتے ہیں کہ اللہ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک
نہ ٹھہراؤ اور تمھیں تمہارے ان معبودوں کی عبادت سے منع کرتے ہیں جن کی
تمہارے آباؤ اجداد عبادت کیا کرتے تھے، تمھیں وہ نماز، صدقہ، پاکبازی
ایفاءِ عہد اور ادائے امانت کا حکم دیتے ہیں، اس نے کہا ایک نبی کی یہی صفت
ہے میرے بھی علم میں یہ بات تھی کہ وہ نبی مبعوث ہونے والے ہیں لیکن یہ خیال
نہ تھا کہ تم میں سے ہی وہ مبعوث ہوں گے۔ جو باتیں تم نے بتائیں اگر وہ صحیح ہیں
تو وہ دن بہت قریب ہے جب وہ اس جگہ پر حکمراں ہوں گے جہاں اس وقت میرے
دونوں قدم موجود ہیں، اگر مجھے ان تک پہنچ سکنے کی توقع ہوتی تو میں ان کی خدمت میں
حاضر ہونے کی پوری کوشش کرتا اور اگر میں ان کی خدمت میں موجود ہوتا تو اُن کے
پاؤں دھوتا۔ ابوسفیان نے بیان کیا کہ اس کے بعد قیصر نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا
مکتوب گرامی طلب کیا اور وہ اس کے سامنے پڑھا گیا، اس میں لکھا ہوا تھا (ترجمہ)
"شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑے مہربان نہایت رحم کرنے والے ہیں۔
اللہ کے بندے اور اس کے رسول کی طرف سے، روم کے شہنشاہ ہرقل کی طرف، اس
شخص پر سلامتی ہو جو ہدایت قبول کرے۔ اما بعد۔ میں تمھیں اسلام کے پیغام کی دعوت دیتا

وَاَسْلِمْ يُؤْتِكَ اللّٰهُ اَجْرَكَ مَرَّتَيْنِ فَاِنْ تَوَلَّيْتَ فَعَلَيْكَ اِثْمُ الْاَرِيْسِيِّيْنَ وَ يَا اَهْلَ الْكِتٰبِ تَعَالَوْا اِلٰى كَلِمَةٍ سَوَآءٍ بَيْنَنَا وَ بَيْنَكُمْ اَنْ لَّا نَعْبُدَ اِلَّا اللّٰهَ وَ لَا نُشْرِكَ بِهٖ شَيْئًا وَّ لَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُوْلُوا اشْهَدُوْا بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ ۝ قَالَ اَبُوْ سُفْيَانَ فَلَمَّا اَنْ قَضٰى مَقَالَتَهٗ عَلَتْ اَصْوَاتُ الَّذِيْ حَوْلَهٗ مِنْ عُظَمَآءِ الرُّوْمِ وَكَثُرَ لَغَطُهُمْ فَلَا اَدْرِيْ مَاذَا قَالُوْا وَاُمِرَ بِنَا فَاُخْرِجْنَا فَلَمَّا اَنْ خَرَجْتُ مَعَ اَصْحَابِيْ وَخَلَوْتُ بِهِمْ قُلْتُ لَهُمْ لَقَدْ اَمِرَ اَمْرُ ابْنِ اَبِيْ كَبْشَةَ هٰذَا مَلِكُ بَنِي الْاَصْفَرِ يَخَافُهٗ قَالَ اَبُوْ سُفْيَانَ وَاللّٰهِ مَا زِلْتُ ذَلِيْلًا مُّسْتَيْقِنًا بِاَنَّ اَمْرَهٗ سَيَظْهَرُ حَتّٰى اَدْخَلَ اللّٰهُ قَلْبِيَ الْاِسْلَامَ وَاَنَا كَارِهٌ ۝

۲۰۱ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ يَوْمَ خَيْبَرَ لَاُعْطِيَنَّ الرَّايَةَ رَجُلًا يَفْتَحُ اللّٰهُ عَلٰى يَدَيْهِ فَقَامُوْا يَرْجُوْنَ لِذٰلِكَ اَيُّهُمْ يُعْطٰى فَغَدَوْا وَكُلُّهُمْ يَرْجُوْ اَنْ يُّعْطٰى فَقَالَ اَيْنَ عَلِيٌّ فَقِيْلَ يَشْتَكِيْ عَيْنَيْهِ فَاَمَرَ فَدُعِيَ لَهٗ فَبَصَقَ فِيْ عَيْنَيْهِ فَبَرَاَ مَكَانَهٗ حَتّٰى كَاَنَّهٗ لَمْ يَكُنْ بِهٖ شَيْءٌ فَقَالَ نُقَاتِلُهُمْ حَتّٰى يَكُوْنُوْا مِثْلَنَا فَقَالَ عَلٰى رِسْلِكَ

دیتا ہوں، اسلام قبول کرو تمھیں بھی امن و سلامتی حاصل ہوگی اور اسلام قبول کرو تو تمھیں اللہ دہرا اجر دے گا (ایک تمھارے اپنے اسلام کا اور دوسرا تمھاری قوم کے اسلام کا جو تمھاری وجہ سے اسلام میں داخل ہوگی، لیکن اگر تم نے اس دعوت سے اعراض کیا تو تمھاری رعایا کا گناہ بھی تمھیں پر ہوگا۔ اور اے اہل کتاب ایک ایسے کلمہ پر آکر ہم سے مل جاؤ جو ہمارے اور تمہارے درمیان مشترک ہے، یہ کہ ہم اللہ کے سوا اور کسی کی عبادت نہ کریں، نہ اس کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرائیں اور نہ ہم میں سے کوئی اللہ کو چھوڑ کر باہم ایک دوسرے کو پروردگار بنائے۔ اب بھی تم اگر اعراض کرتے ہو تو اس کا اعتراف کر لو کہ (اللہ تعالیٰ کے واقعی) ہم فرمانبردار ہیں (نہ کہ تم)"۔ ابوسفیان نے بیان کیا کہ جب ہرقل اپنی بات پوری کر چکا تو روم کے جو سردار اس کے اردگرد جمع تھے سب ایک ساتھ چیخنے لگے، اور شور و غل بہت بڑھ گیا۔ مجھے کچھ پتہ نہیں چلا کہ یہ لوگ کیا کہہ رہے تھے۔ پھر ہمیں حکم دیا گیا اور ہم وہاں سے نکال دیئے گئے۔ جب میں اپنے ساتھیوں کے ساتھ وہاں سے چلا آیا اور ان کے ساتھ تنہائی ہوئی تو میں نے کہا کہ ابن ابی کبشہ (مراد حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے) کا معاملہ تو بہت آگے بڑھ چکا ہے بنو الاصفر (رومیوں) کا بادشاہ بھی اس سے ڈرتا ہے۔ ابوسفیان نے بیان کیا کہ بخدا، اسی دن سے میں احساس کمتری میں مبتلا ہو گیا تھا اور برابر اس بات کا یقین رہا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا دین غالب آکر رہے گا، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے میرے دل میں بھی ایمان داخل کر دیا۔ حالانکہ (پہلے) میں اس سے بڑی نفرت کرتا تھا۔

۲۰۱۔ ہم سے عبداللہ بن مسلمہ قعنبی نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالعزیز بن ابی حازم نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے، ان سے سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا اور انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ نے خیبر کی لڑائی کے موقع پر فرمایا تھا کہ اسلامی جھنڈا میں ایک ایسے شخص کے ہاتھ میں دوں گا جس کے ذریعہ اللہ تعالیٰ فتح عنایت فرمائے گا، اب سب لوگ اس توقع میں تھے کہ دیکھیے جھنڈا کسے ملتا ہے، جو صبح ہوئی تو سب (جو سرکردہ تھے) اسی امید میں رہے کہ کاش انھیں کو مل جائے لیکن آپ نے دریافت فرمایا، علی کہاں ہیں؟ عرض کیا گیا کہ وہ آشوب چشم میں مبتلا ہیں۔ آخر آپ کے حکم سے انھیں بلایا گیا، آپ نے اپنا لعاب دہن ان کی آنکھوں میں لگا دیا اور فوراً ہی وہ اچھے ہو گئے جیسے پہلے کوئی تکلیف ہی نہ رہی ہو۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہم ان (یہودیوں) سے (اس وقت تک جنگ کریں گے جب تک یہ ہمارے جیسے (مسلمان) نہ ہو جائیں لیکن

حَتّٰى تَنْزِلَ بِسَاحَتِهِمْ ثُمَّ ادْعُهُمْ إِلَى الْإِسْلَامِ وَأَخْبِرْهُمْ بِمَا يَجِبُ عَلَيْهِمْ فَوَاللّٰهِ لَأَنْ يُهْدَى بِكَ رَجُلٌ وَاحِدٌ خَيْرٌ لَكَ مِنْ حُمْرِ النَّعَمِ ۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابھی توقف کرو، پہلے ان کے میدان میں اتر کر انھیں اسلام کی دعوت دے لو، اور ان کے لیے جو چیز ضروری ہے اس کی خبر کر دو (پھر اگر وہ نہ مانیں تو لڑنا) خدا گواہ ہے کہ اگر تمھارے ذریعہ ایک شخص کو بھی ہدایت مل جائے تو یہ تمھارے حق میں سرخ اونٹوں سے بڑھ کر ہے۔

٭٭٭٭٭

۲۰۲ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ عَنْ حُمَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا غَزَا قَوْمًا لَمْ يُغِرْ حَتّٰى يُصْبِحَ فَإِنْ سَمِعَ أَذَانًا أَمْسَكَ وَإِنْ لَمْ يَسْمَعْ أَذَانًا أَغَارَ بَعْدَ مَا يُصْبِحُ فَنَزَلْنَا خَيْبَرَ لَيْلًا ۔

۲۰۲ - ہم سے عبد اللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے معاویہ بن عمرو نے حدیث بیان کی، ان سے ابو اسحٰق نے حدیث بیان کی، ان سے حمید نے، کہا کہ میں نے انس رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ بیان کرتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی قوم پر چڑھائی کرتے تھے تو اس وقت تک کوئی اقدام نہیں فرماتے تھے جب تک صبح نہ ہو لے، جب صبح ہو جاتی اور اذان کی آواز سن لیتے تو رک جاتے اور اگر اذان کی آواز نہ سنائی دیتی تو اس یقین کے بعد کہ یہاں مسلمان نہیں ہیں آپ حملہ کرتے تھے صبح ہونے کے بعد۔ چنانچہ خیبر میں بھی ہم رات میں پہنچے تھے۔

۲۰۳ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ غَزَا بِنَا ح حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ إِلَى خَيْبَرَ فَجَاءَهَا لَيْلًا وَكَانَ إِذَا جَاءَ قَوْمًا بِلَيْلٍ لَا يُغِيرُ عَلَيْهِمْ حَتّٰى يُصْبِحَ فَلَمَّا أَصْبَحَ خَرَجَتْ يَهُودُ بِمَسَاحِيهِمْ وَمَكَاتِلِهِمْ فَلَمَّا رَأَوْهُ قَالُوا مُحَمَّدٌ وَاللّٰهِ مُحَمَّدٌ وَالْخَمِيسُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللّٰهُ أَكْبَرُ خَرِبَتْ خَيْبَرُ إِنَّا إِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ فَسَاءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِينَ ۔

۲۰۳ - ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے اسمٰعیل بن جعفر نے حدیث بیان کی، ان سے حمید نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں ساتھ لے کر ایک غزوہ کے لیے تشریف لے گئے" اور ہم سے عبد اللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے، ان سے حمید نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیبر تشریف لے گئے۔ رات میں اور آپ کی عادت تھی کہ جب کسی قوم تک رات کے وقت پہنچتے تو صبح سے پہلے ان پر حملہ نہیں کرتے تھے۔ جب صبح ہوئی تو یہودی اپنے پھاوڑے اور ٹوکرے لے کر باہر (کھیتوں میں کام کرنے کے لیے) نکلے جب انھوں نے لشکر دیکھا تو چیخ پڑے، محمد بخدا محمد لشکر کے ساتھ (آگئے) اس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ کی ذات سب سے اکبر و ارفع ہے، خیبر تو تباہ ہوا کہ جب ہم کسی قوم کے میدان میں اتر آتے ہیں تو (کفر سے) ڈرائے ہوئے لوگوں کی صبح بری ہو جاتی ہے۔

۲۰۴ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَقُولُوا لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ فَمَنْ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ فَقَدْ عَصَمَ

۲۰۴ - ہم سے ابو الیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعیب نے خبر دی، انھیں زہری نے، ان سے سعید بن مسیب نے حدیث بیان کی اور ان سے ابو ہریرہ رض نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں لوگوں سے اس وقت تک جنگ کرتا رہوں، یہاں تک کہ وہ اس کا اقرار کر لیں کہ اللہ کے سوا اور کوئی معبود نہیں[1] پس جس نے اقرار کر لیا کہ اللہ کے سوا اور کوئی معبود نہیں،

---

[1] یاد رہے کہ یہ حکم حالتِ امن کا نہیں ہے، بلکہ جس قوم سے مسلمانوں کی لڑائی ہو رہی ہو جنگ کے سے حالات ہوں یا لڑائی ہو رہی ہو تو اس کے لیے یہ حکم ہے کہ کلمہ لا الٰہ الا اللہ کے اقرار کے بعد ہمارا ان سے کوئی جھگڑا نہیں۔ اس پر نوٹ اس سے پہلے بھی گذر چکا ہے۔

مِنِّیْ نَفْسَهٗ وَمَالَهٗ اِلَّا بِحَقِّهٖ وَحِسَابُهٗ عَلَى اللّٰهِ رَوَاهُ عُمَرُ وَابْنُ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔

بَابُ ۱۴۷ مَنْ اَرَادَ غَزْوَةً فَوَرّٰى بِغَيْرِهَا وَمَنْ اَحَبَّ الْخُرُوْجَ يَوْمَ الْخَمِيْسِ ۔

۲۰۵۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ كَعْبٍ وَكَانَ قَائِدَ كَعْبٍ مِّنْ بَنِيْهِ قَالَ سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ حِيْنَ تَخَلَّفَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَكُنْ رَّسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرِيْدُ غَزْوَةً اِلَّا وَرّٰى بِغَيْرِهَا ۔

۲۰۶۔ حَدَّثَنِيْ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ يَّقُوْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَلَّمَا يُرِيْدُ غَزْوَةً يَّغْزُوْهَا اِلَّا وَرّٰى بِغَيْرِهَا حَتّٰى كَانَتْ غَزْوَةُ تَبُوْكَ فَغَزَاهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَرٍّ شَدِيْدٍ وَّاسْتَقْبَلَ سَفَرًا بَعِيْدًا وَّمَفَازًا وَّاسْتَقْبَلَ غَزْوَ عَدُوٍّ كَثِيْرٍ فَجَلّٰى لِلْمُسْلِمِيْنَ اَمْرَهُمْ لِيَتَاَهَّبُوْا اُهْبَةَ عَدُوِّهِمْ وَاَخْبَرَهُمْ بِوَجْهِهِ الَّذِيْ يُرِيْدُ وَعَنْ يُّوْنُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ كَانَ يَقُوْلُ لَقَلَّمَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

تو اس کی جان اور مال پھر ہم سے محفوظ ہے، سوا اس کے حق کے (یعنی اس نے کوئی ایسا جرم کیا جس کی بنا پر قانونًا اس کی جان و مال زد میں آئے، اس کے سوا) اور اس کا حساب اللہ کے ذمہ ہے۔ اس کی روایت عمر اور ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے کی ہے۔

۱۴۷۔ جس نے غزوہ کا ارادہ کیا لیکن اسے راز میں رکھنے کے لیے کسی اظہار کے موقع پر ذومعنین لفظ بول دیا۔ اور جس نے جمعرات کے دن کوچ کو پسند کیا۔

۲۰۵۔ ہم سے یحیٰی بن بکیر نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے عقیل نے، ان سے ابن شہاب نے بیان کیا، کہا کہ مجھے عبد الرحمٰن بن عبد اللہ بن کعب بن مالک نے خبر دی اور انھیں عبد اللہ بن کعب رضی اللہ عنہ نے، کعبؓ (جب نابینا ہو گئے تھے) کے ساتھ ان کے دوسرے صاحبزادوں میں سے یہی انھیں لے کر راستے میں ان کے آگے آگے چلتے تھے۔ انھوں نے بیان کیا کہ میں نے کعب بن مالکؓ سے سنا کہ وہ (غزوۂ تبوک میں) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نہ جا سکے تھے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اصول یہ تھا کہ جب آپ کسی غزوہ کا ارادہ کرتے تو اس کے اظہار میں ذومعنین الفاظ استعمال کرتے (تاکہ دشمن چوکنے نہ ہو جائیں)۔

۲۰۶۔ اور مجھ سے احمد بن محمد نے حدیث بیان کی، انھیں عبد اللہ نے خبر دی، انھیں یونس نے خبر دی، ان سے زہری نے بیان کیا، انھیں عبد الرحمٰن بن عبد اللہ بن کعب بن مالک نے خبر دی، کہا کہ میں نے کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا آپ بیان کرتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عمومًا جب کسی غزوے کا ارادہ کرتے تو اس کے اظہار میں ذومعنین الفاظ استعمال کرتے، جب غزوہ تبوک کا موقع آیا تو چونکہ یہ غزوہ بڑی سخت گرمی میں ہوا تھا، طویل سفر اور ٹاپو طے کرنا تھا اور مقابلہ بھی بہت بڑی فوج سے تھا، اس لیے آپ نے مسلمانوں سے اس کے متعلق واضح طور پر فرما دیا تھا تاکہ دشمن کے مقابلہ کے لیے پوری تیاری کرلیں چنانچہ (غزوہ کے لیے) جہاں آپ کو جانا تھا (یعنی تبوک) اس کا آپ نے وضاحت کے ساتھ اعلان کر دیا تھا۔ یونس سے روایت ہے، ان سے زہری نے بیان کیا، انھیں عبد الرحمٰن بن کعب بن مالک نے خبر دی کہ کعب بن مالک رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ عمومًا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمعرات کے دن سفر کے لیے نکلتے تھے۔ مجھ سے عبد اللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے حدیث بیان کی، انھیں معمر نے خبر دی،

عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ يَوْمَ الْخَمِيْسِ فِيْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ وَكَانَ يُحِبُّ اَنْ يَّخْرُجَ يَوْمَ الْخَمِيْسِ ۔

انھیں زہری نے، انھیں عبد الرحمٰن بن کعب بن مالک نے اور انھیں ان کے والد نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم غزوۂ تبوک کے لیے جمعرات کے دن نکلے تھے۔ آپ جمعرات کے دن سفر کرنا پسند فرماتے تھے۔

باب ۱۴۸ اَلْخُرُوْجِ بَعْدَ الظُّهْرِ ۔

۱۴۸۔ ظہر کے بعد کوچ ۔

۲۰۷ ۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ اَنَسٍ رضـ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى بِالْمَدِيْنَةِ الظُّهْرَ اَرْبَعًا وَالْعَصْرَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ رَكْعَتَيْنِ وَ سَمِعْتُهُمْ يَصْرُخُوْنَ بِهِمَا جَمِيْعًا ۔

۲۰۷ ۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے حماد نے حدیث بیان کی ان سے ایوب نے، ان سے ابو قلابہ نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ میں ظہر چار رکعت پڑھی (پھر ظہر کے بعد حجۃ الوداع کے لیے مکہ معظمہ تشریف لے جاتے ہوئے) عصر کی نماز ذوالحلیفہ میں دو رکعت پڑھی اور میں نے سُنا کہ صحابہ حج اور عمرہ دونوں کا تلبیہ ایک ساتھ کہہ رہے تھے ۔

باب ۱۴۹ اَلْخُرُوْجِ اٰخِرَ الشَّهْرِ ، وَقَالَ كُرَيْبٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اِنْطَلَقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمَدِيْنَةِ لِخَمْسٍ بَقِيْنَ مِنْ ذِي الْقَعْدَةِ وَ قَدِمَ مَكَّةَ لِاَرْبَعِ لَيَالٍ خَلَوْنَ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ ۔

۱۴۹۔ مہینے کے آخری دنوں میں کوچ ۔ اور کریب نے بیان کیا، ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم حجۃ الوداع کے لیے مدینہ سے ذی قعدہ کی پچیس کو تشریف لے چلے تھے اور مکہ معظمہ ذی الحجہ کی چوتھی کو پہنچ گئے تھے ۔

۲۰۸ ۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّهَا سَمِعَتْ عَائِشَةَ رضـ تَقُوْلُ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِخَمْسِ لَيَالٍ بَقِيْنَ مِنْ ذِي الْقَعْدَةِ وَلَا نُرٰى اِلَّا الْحَجَّ فَلَمَّا دَنَوْنَا مِنْ مَكَّةَ اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَّمْ يَكُنْ مَعَهُ هَدْيٌ اِذَا طَافَ بِالْبَيْتِ وَسَعٰى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ اَنْ يَّحِلَّ قَالَتْ عَائِشَةُ رضـ فَدَخَلَ عَلَيْنَا يَوْمَ النَّحْرِ بِلَحْمِ بَقَرٍ فَقُلْتُ مَا هٰذَا فَقَالَ نَحَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اَزْوَاجِهٖ قَالَ يَحْيٰى فَذَكَرْتُ هٰذَا الْحَدِيْثَ لِلْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ فَقَالَ اَتَتْكَ وَاللّٰهِ بِالْحَدِيْثِ عَلٰى وَجْهِهٖ ۔

۲۰۸ ۔ ہم سے عبد اللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے، ان سے یحییٰ بن سعید نے، ان سے عمرہ بنت عبد الرحمٰن نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ (حجۃ الوداع کے لیے) ہم ذی قعدہ کی پچیس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ (مدینہ سے) روانہ ہوئے۔ ہمارا مقصد حج کے سوا اور کچھ بھی نہ تھا جب ہم مکہ سے قریب ہوئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ جس کے ساتھ قربانی کا جانور نہ ہو، جب وہ بیت اللہ کے طواف اور صفا اور مروہ کی سعی سے فارغ ہو لے تو حلال ہو جائے (پھر حج کے لیے بعد میں احرام باندھے) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ قربانی کے دن ہمارے یہاں گائے کا گوشت آیا، میں نے پوچھا کہ یہ کیسا گوشت ہے؟ تو بتایا گیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ازواج کی طرف سے جو قربانی کی ہے یہ اُسی کا گوشت ہے یحییٰ نے بیان کیا کہ میں نے اس کے بعد اس حدیث کا ذکر قاسم بن محمد سے کیا تو انھوں نے بتایا کہ بخدا، عمرہ بنت عبد الرحمٰن نے تم سے حدیث پوری صحت کے ساتھ بیان کی ۔

الحمد للہ کہ تفہیم البخاری کا گیارھواں پارہ ختم ہوا

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

بارہواں پارہ ۱۲

باب ۱۵۰۔ الخُرُوجُ فِي رَمَضَانَ ؛

۲۰۹۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَمَضَانَ فَصَامَ حَتّٰى بَلَغَ الْكَدِيدَ أَفْطَرَ قَالَ سُفْيَانُ قَالَ الزُّهْرِيُّ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَسَاقَ الْحَدِيثَ

۱۵۰۔ رمضان میں کوچ ؛

۲۰۹۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے زہری نے حدیث بیان کی، ان سے عبیداللہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم (فتح مکہ کے لئے مدینہ سے) رمضان میں نکلے تھے اور روزے سے تھے، پھر جب مقام کدید پر پہنچے تو آپ نے افطار کیا، سفیان نے بیان کیا کہ زہری نے بیان کیا انہیں عبیداللہ نے خبر دی اور انہیں ابن عباس رضی اللہ عنہ نے، اور پوری حدیث بیان کی۔

باب ۱۵۱۔ التَّوْدِيعِ وَقَالَ ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرٌو عَنْ بُكَيْرٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ بَعَثَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْثٍ وَقَالَ لَنَا إِنْ لَقِيتُمْ فُلَانًا لِرَجُلَيْنِ مِنْ قُرَيْشٍ سَمَّاهُمَا فَحَرِّقُوهُمَا بِالنَّارِ قَالَ ثُمَّ أَتَيْنَاهُ نُوَدِّعُهُ حِينَ أَرَدْنَا الْخُرُوجَ فَقَالَ إِنِّي كُنْتُ أَمَرْتُكُمْ أَنْ تُحَرِّقُوا فُلَانًا وَفُلَانًا بِالنَّارِ وَإِنَّ النَّارَ لَا يُعَذِّبُ بِهَا إِلَّا اللّٰهُ فَإِنْ أَخَذْتُمُوهُمَا فَاقْتُلُوهُمَا ؛

۱۵۱۔ رخصت کرنا، اور ابن وہب نے بیان کیا، انہیں عمرو نے خبر دی، انہیں بکیر نے انہیں سلیمان بن یسار نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ایک مہم پر بھیجا اور ہمیں ہدایت کی کہ اگر فلاں فلاں۔ دو قریشیوں کا آپ نے نام لیا۔ مل جائیں تو انہیں آگ میں جلا دینا[1]، انہوں نے بیان کیا کہ جب ہم نے کوچ کا ارادہ کیا تو آپ کی خدمت میں رخصت ہونے کے لئے حاضر ہوئے اس وقت آپ نے ارشاد فرمایا کہ میں نے تمہیں ہدایت کی تھی کہ فلاں فلاں اشخاص اگر تمہیں مل جائیں تو انہیں آگ میں جلا دینا لیکن حقیقت یہ ہے کہ آگ کی سزا دینا اللہ تعالیٰ کے سوا اور کسی کیلئے مناسب نہیں ہے اس لئے اب اگر وہ تمہیں مل جائیں تو انہیں قتل کر دینا۔

باب ۱۵۲ السَّمْعُ وَالطَّاعَةُ لِلْإِمَامِ ؛

۱۵۲۔ امام کے احکام سننا اور ان کو بجا لانا ؛

---

[1] انسان، خواہ کتنا ہی بڑا مجرم کیوں نہ ہو، بلکہ کسی بھی جاندار کو بعد میں خود حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے آگ سے جلانے کی سزا کی ممانعت کر دی تھی، یہ آپ کا حکم اس سے پہلے کا ہے اور خداوند تعالیٰ کی طرف سے پھر شریعت اسلامی کا قانون یہی قرار پایا ہے کہ خواہ جرم کتنا ہی سنگین کیوں نہ ہو جلانے کی سزا کسی کو بھی نہ دی جائے، جیسا کہ خود اس حدیث کے آخر میں اس کی تصریح ہے ؛

۲۱۰۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔ وَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ صَبَّاحٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ زَكَرِيَّا عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ السَّمْعُ وَالطَّاعَةُ حَقٌّ مَا لَمْ يُؤْمَرْ بِالْمَعْصِيَةِ فَإِذَا أُمِرَ بِمَعْصِيَةٍ فَلَا سَمْعَ وَلَا طَاعَةَ ؎

۲۱۰۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی ان سے عبیداللہ نے بیان کیا، ان سے نافع نے حدیث بیان کی اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے۔ اور مجھ سے محمد بن صباح نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل بن زکریا نے حدیث بیان کی، ان سے عبیداللہ نے، ان سے نافع نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (حکومت اسلامی کے احکام) سننا اور بجالانا (ہر فرد کے لئے) ضروری ہے، جب تک گناہ کا حکم نہ دیا جائے، کیونکہ اگر گناہ کا حکم دیا جائے تو پھر نہ اسے سننا چاہیئے اور نہ اس پر عمل کرنا چاہیئے۔

بَابُ ۱۵۳ ۔ يُقَاتَلُ مِنْ وَرَاءِ الْإِمَامِ وَيُتَّقَى بِهِ ؎

۱۵۳ ۔ امام کی حمایت میں لڑا جائے اور ان کے زیر سایہ زندگی گزاری جائے ؎

۲۱۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ أَنَّ الْأَعْرَجَ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ نَحْنُ الْآخِرُونَ السَّابِقُونَ وَبِهَذَا الْإِسْنَادِ مَنْ أَطَاعَنِي فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ وَمَنْ عَصَانِي فَقَدْ عَصَى اللَّهَ وَمَنْ يُطِعِ الْأَمِيرَ فَقَدْ أَطَاعَنِي وَمَنْ يَعْصِ الْأَمِيرَ فَقَدْ عَصَانِي وَإِنَّمَا الْإِمَامُ جُنَّةٌ يُقَاتَلُ مِنْ وَرَائِهِ وَيُتَّقَى بِهِ فَإِنْ أَمَرَ بِتَقْوَى اللَّهِ وَعَدَلَ فَإِنَّ لَهُ بِذَلِكَ أَجْرًا وَإِنْ قَالَ بِغَيْرِهِ فَإِنَّ عَلَيْهِ مِنْهُ ؎

۲۱۱۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی انہیں شعیب نے خبر دی، ان سے ابوالزناد نے حدیث بیان کی، ان سے اعرج نے حدیث بیان کی اور انہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا، انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ فرماتے تھے کہ ہم آخری امت ہونے کے باوجود (آخرت میں) سب سے پہلے اٹھائے جائیں گے، اور اسی سند کے ساتھ روایت ہے کہ جس نے میری اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی، اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے اللہ کی نافرمانی کی اور جس نے امیر کی اطاعت کی، اس نے میری اطاعت کی، اور جس نے امیر کی نافرمانی کی اس نے میری نافرمانی کی، امام کی مثال ڈھال جیسی ہے کہ اس کے پیچھے رہ کر جنگ کی جاتی ہے اور اسی کے ذریعہ (دشمن کے حملہ سے) بچا جاتا ہے۔ پس اگر امام تمہیں اللہ سے ڈرتے رہنے کا حکم دے اور انصاف کو شعار بنائے تو اسے اس کا اجر ملے گا، لیکن اگر اس کے خلاف کرے گا تو اس کا گناہ اس پر ہوگا۔

بَابُ ۱۵۴ ۔ الْبَيْعَةُ فِي الْحَرْبِ أَنْ لَا يَفِرُّوا، وَقَالَ بَعْضُهُمْ عَلَى الْمَوْتِ لِقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى لَقَدْ رَضِيَ اللَّهُ عَنِ الْمُؤْمِنِينَ إِذْ يُبَايِعُونَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ ؎

۱۵۴ ۔ لڑائی کے موقعہ پر یہ عہد لینا کہ کوئی فرار نہ اختیار کرے۔ بعض حضرات نے کہا ہے کہ موت پر عہد لینا، اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کی روشنی میں کہ بے شک اللہ تعالیٰ مؤمنوں سے راضی ہوگیا جب انہوں نے درخت کے نیچے آپ سے عہد کیا۔

سلہ جنگ کے موقعہ پر امام موت پر عہد لے یا صبر و استقامت اور کسی بھی صورت میں فرار اختیار کرنے پر، دونوں کا مقصد ایک ہی ہے، بعض حضرات نے یہ فرمایا کہ موت پر عہد نہ لیا جائے، کیونکہ مقصود موت نہیں ہے، بلکہ جنگ کے موقعہ پر استقامت اور ڈٹ کر مقابلہ کرنا ہے، نہ کہ موت جن حضرات نے یہ فرمایا کہ موت پر عہد لینا چاہیئے تو ان کا بھی مقصد سخت سے سخت موقعہ پر صبر و استقامت اور فرار اختیار کرنے کے سوا اور کچھ نہیں

۲۱۲۔ حَدَّثَنَا مُوْسَی بْنُ اِسْمَاعِیْلَ حَدَّثَنَا جُوَیْرِیَۃُ عَنْ نَافِعٍ قَالَ قَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا رَجَعْنَا مِنَ الْعَامِ المقبل فما اجتمع منا اثنانِ عَلَی الشَّجَرَۃِ الَّتِی بَایَعْنَا تحتھا کَانَتْ رَحْمَۃً مِّنَ اللّٰہِ فسالت نَافِعًا علی ای شَیْءٍ بَایَعَھُمْ عَلَی الْمَوْتِ قَالَ لَا بَایَعَھُمْ علی الصبر۔

۲۱۲۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی ان سے جویریہ نے حدیث بیان کی، ان سے نافع نے بیان کیا اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ (صلح حدیبیہ کے بعد) جب ہم دوسرے سال پھر آئے تو ہم میں سے (جنہوں نے صلح حدیبیہ کے موقعہ پر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے عہد کیا تھا) دو شخص بھی اس درخت کی نشان دہی پر متفق نہیں تھے جس کے نیچے ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عہد کیا تھا اور یہ صرف اللہ تعالیٰ کی رحمت تھی[1]۔ میں نے نافع سے پوچھا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ سے کس بات پر بیعت کی تھی، کیا موت پر لی تھی؟ فرمایا کہ نہیں بلکہ صبر و استقامت پر بیعت لی تھی۔

۲۱۳۔ حَدَّثَنَا مُوْسَی ابْنُ اِسْمٰعِیْلَ حَدَّثَنَا وُھَیْبٌ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ یَحْیٰی عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِیْمٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ زَیْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ لَمَّا کَانَ زَمَنُ الْحَرَّۃِ اَتَاہُ اٰتٍ فَقَالَ لَہٗ اِنَّ ابْنَ حَنْظَلَۃَ یُبَایِعُ النَّاسَ عَلَی الْمَوْتِ فَقَالَ لَا اُبَایِعُ عَلٰی ھٰذَا اَحَدًا بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔

۲۱۳۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے وہیب نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو بن یحییٰ نے، ان سے عباد بن تمیم نے اور ان سے عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ حرہ کی لڑائی کے زمانہ میں ایک صاحب ان کے پاس آئے اور کہا کہ عبداللہ بن حنظلہ لوگوں سے (یزید کے خلاف) موت پر بیعت لے رہے ہیں، تو انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد میں اب اس پر کسی سے بیعت (عہد) نہیں کروں گا[2]۔

بقیہ[1]۔ ویسے اگر کمانڈر کی ہدایت پر پوری فوج پسپائی کرے تو یہ قطعاً الگ چیز ہے، مقصود یہی ہے کہ لڑائی کے وقت فوج کے ایک ایک فرد کو کمانڈر کی ہدایت سے ایک انچ نہ ہٹنا چاہیئے۔ کوئی ایسا نہ کرے کہ اپنی تنہا کی جان بچانے کے لئے کسی موقعہ پر بھاگ پڑے یا کمانڈر کی ہدایت کے بغیر اپنی جگہ سے ہٹے۔ [1] یعنی صلح سے پہلے جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے قتل کی خبر آئی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس ناحق خون کا (جس کے متعلق بعد میں معلوم ہوا کہ خبر غلط تھی) بدلہ لینے کے لئے تمام صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین سے ایک درخت کے نیچے بیٹھ کر بیعت لی تھی کہ اس ناحق خون کے بدلے کے لئے آخری دم تک کفار سے لڑیں گے، اس بیعت پر اللہ تعالیٰ نے اپنی رضا کا اظہار قرآن میں فرمایا تھا، اور یہ اس بیعت میں شریک ہونے والے تمام صحابہؓ کے لئے فخر اور دین و دنیا کا سب سے بڑا اعزاز ہو سکتا ہے، ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ پھر بعد میں جب ہم صلح کے سال کے عمرہ کی قضا کرنے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ گئے تو ہم اس جگہ کی نشاندہی نہ کر سکے جہاں بیٹھ کر آں حضورؐ نے ہم سے عہد لیا تھا، پھر ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ یہ اسلام کی تاریخ کا ایک عظیم الشان واقعہ تھا، اور یہ بھی ظاہر ہے کہ اس جگہ پر اللہ تعالیٰ کی رحمتوں کا نزول بہت زیادہ ہوگا، جہاں بیٹھ کر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے تمام صحابہؓ سے اللہ کے دین کے لئے اتنی اہم بیعت لی تھی، اس لئے ممکن تھا کہ اگر وہ جگہ ہمیں معلوم ہوتی تو امت کے بعض افراد اس کی وجہ سے فتنہ میں پڑ جاتے اور ممکن تھا کہ جاہل اور خوش عقیدہ قسم کے لوگ مسلمان اس کی تعظیم و تکریم شروع کر دیتے، اس لئے یہ بھی خدا کی بڑی رحمت تھی کہ اس جگہ کے آثار و نشانات ہمارے ذہنوں سے بھلا دیئے اور امت کے ایک طبقہ کو فساد عقیدہ میں مبتلا ہونے سے بچا لیا۔

[2]۔ یعنی مقام حدیبیہ میں صلح سے پہلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے تمام صحابہؓ کے ساتھ میں نے اس کا عہد کیا تھا۔ وہ ایک عہد کافی ہے آپ کے بعد کسی کے سامنے اس عہد کی اب ضرورت نہیں۔

۲۱۴۔ حَدَّثَنَا۔ الْمَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ بَايَعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ عَدَلْتُ إِلَى ظِلِّ الشَّجَرَةِ فَلَمَّا خَفَّ النَّاسُ قَالَ يَا ابْنَ الْأَكْوَعِ أَلَا تُبَايِعُ قَالَ قُلْتُ قَدْ بَايَعْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ وَأَيْضًا فَبَايَعْتُهُ الثَّانِيَةَ فَقُلْتُ لَهُ يَا أَبَا مُسْلِمٍ عَلَى أَيِّ شَيْءٍ كُنْتُمْ تُبَايِعُونَ يَوْمَئِذٍ قَالَ عَلَى الْمَوْتِ ؛

۲۱۴۔ ہم سے مکی بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے یزید بن ابی عبید نے حدیث بیان کی اور ان سے سلمہ بن الاکوع رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ (حدیبیہ کے موقع پر) میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت (عہد) کی، پھر ایک درخت کے سائے میں آکر کھڑا ہو گیا، جب لوگوں کا ہجوم کم ہوا تو آں حضور نے دریافت فرمایا، ابن الاکوع! کیا بیعت نہیں کرو گے؟ انہوں نے بیان کیا کہ میں نے عرض کیا، یا رسول اللہ! میں تو بیعت کر چکا ہوں، آں حضور نے فرمایا، لیکن ایک مرتبہ اور! چنانچہ میں نے دوبارہ بیعت کی۔ (یزید بن ابی عبید اللہ کہتے ہیں کہ میں نے سلمہ بن الاکوع رضی اللہ عنہ سے پوچھا، ابو سلمہ! اس دن آپ حضرات نے کس بات کا عہد کیا تھا؟ فرمایا کہ موت کا۔

۲۱۵۔ حَدَّثَنَا۔ حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حُمَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ كَانَتِ الْأَنْصَارُ يَوْمَ الْخَنْدَقِ تَقُولُ نَحْنُ الَّذِينَ بَايَعُوا مُحَمَّدًا، عَلَى الْجِهَادِ مَا حَيِينَا أَبَدًا۔ فَأَجَابَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اللَّهُمَّ لَا عَيْشَ إِلَّا عَيْشُ الْآخِرَةِ، فَأَكْرِمِ الْأَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَةَ ؛

۲۱۵۔ ہم سے حفص بن عمر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے حمید نے بیان کیا اور انہوں نے انس رضی اللہ عنہ سے سنا آپ بیان کرتے تھے کہ انصار خندق کھودتے ہوئے (غزوہ خندق کے موقع پر) کہتے تھے) ہم وہ ہیں جنہوں نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے جہاد کا عہد کیا ہے، ہمیشہ کے لئے، جب تک ہمارے جسم میں جان ہے، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر انہیں یہ جواب دیا، آپ نے فرمایا "اے اللہ! زندگی تو بس آخرت کی زندگی ہے، پس آپ (آخرت میں) انصار اور مہاجرین کا اکرام کیجئے"۔

۲۱۶۔ حَدَّثَنَا۔ إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ سَمِعَ مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ مُجَاشِعٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا وَأَخِي فَقُلْتُ بَايِعْنَا عَلَى الْهِجْرَةِ فَقَالَ مَضَتِ الْهِجْرَةُ لِأَهْلِهَا فَقُلْتُ عَلَامَ تُبَايِعُنَا قَالَ عَلَى الْإِسْلَامِ وَالْجِهَادِ ؛

۲۱۶۔ ہم سے اسحاق بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، انہوں نے محمد بن فضیل سے سنا، انہوں نے عاصم سے، انہوں نے ابو عثمان سے اور ان سے مجاشع رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں اپنے بھائی کے ساتھ (فتح مکہ کے بعد) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ ہم سے ہجرت پر بیعت لے لیجئے، آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہجرت تو (مکہ کے فتح ہونے کے بعد، وہاں سے) ہجرت کر کے آنے والوں پر ختم ہو گئی میں نے عرض کیا، پھر آپ ہم سے کس بات پر بیعت لیں گے؟ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسلام اور جہاد پر۔

بَاب ۱۵۵۔ عَزْمِ الْإِمَامِ عَلَى النَّاسِ فِيمَا يُطِيقُونَ ؛

۱۵۵۔ لوگوں کے لئے امام کی اطاعت انہیں امور میں واجب ہوتی ہے جن کی مقدرت ہو۔

۲۱۷۔ حَدَّثَنَا۔ عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لَقَدْ أَتَانِي الْيَوْمَ

۲۱۷۔ ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے جریر نے حدیث بیان کی، ان سے منصور نے، ان سے ابو وائل نے ...... اور ان سے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میرے پاس ایک

رَجُلٌ فَسَأَلَنِي عَنْ أَمْرٍ مَا دَرَيْتُ مَا أَرُدُّ عَلَيْهِ فَقَالَ أَرَأَيْتَ رَجُلاً مُؤْدِيًا نَشِيطًا يَخْرُجُ مَعَ أُمَرَائِنَا فِي الْمَغَازِي فَيَعْزِمُ عَلَيْنَا فِي أَشْيَاءَ لَا نُحْصِيهَا فَقُلْتُ لَهُ وَاللَّهِ مَا أَدْرِي مَا أَقُولُ لَكَ إِلَّا أَنَّا كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَسَى أَنْ لَا يَعْزِمَ عَلَيْنَا فِي أَمْرٍ إِلَّا مَرَّةً حَتَّى نَفْعَلَهُ وَإِنَّ أَحَدَكُمْ لَنْ يَزَالَ بِخَيْرٍ مَا اتَّقَى اللَّهَ وَإِذَا شَكَّ فِي نَفْسِهِ شَيْءٌ سَأَلَ رَجُلاً فَشَفَاهُ مِنْهُ وَأَوْشَكَ أَنْ لَا تَجِدُوهُ وَالَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ مَا أَذْكُرُ مَا غَبَرَ مِنَ الدُّنْيَا إِلَّا كَالثَّغْبِ شُرِبَ صَفْوُهُ وَبَقِيَ كَدَرُهُ ؛

شخص آیا اور ایسی بات پوچھی کہ میری کچھ سمجھ میں نہ آیا کہ اس کا جواب کیا دوں، اس نے پوچھا، مجھے یہ مسئلہ بتایئے کہ ایک شخص مسرور اور خوش ہتھیار بند ہوکر ہمارے حکام کے ساتھ جہاد کے لئے جاتا ہے، پھر حکام ہمیں (اور اسے بھی) ایسی چیزوں کا مکلف قرار دیتے ہیں جو ہماری طاقت سے باہر ہیں؟ تو ہمیں ایسی صورت میں کیا کرنا چاہیئے؟ میں نے اس سے کہا بخدا، مجھے کچھ سمجھ نہیں آتا کہ تمہاری بات کا کیا جواب دوں، البتہ جب ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ (آپ کی حیات مبارکہ میں) تھے تو آپ کو کسی بھی معاملہ میں صرف ایک مرتبہ حکم کی ضرورت پیش آتی تھی اور ہم فوراً ہی اسے بجا لاتے تھے۔ یہ یاد رکھنے کی بات ہے کہ تم لوگوں میں اس وقت تک خیر رہے گی جب تک تم اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہے، اور اگر تمہارے دل میں کسی معاملہ میں شبہ پیدا ہو جائے (کہ کرنا چاہیئے یا نہیں) تو کسی عالم سے اس کے متعلق پوچھ لو۔ تاکہ تشفی ہو جائے، وہ دور بھی آنے والا ہے کہ کوئی ایسا آدمی بھی (جو صحیح صحیح مسئلے بتا دے) نہیں نہیں ملے گا، اس ذات کی قسم جس کے سوا اور کوئی معبود نہیں، جتنی دنیا باقی رہ گئی ہے وہ وادی کے اس پانی کی طرح ہے جس کا اچھا اور صاف حصہ تو پیا جا چکا ہے اور گدلا باقی رہ گیا ہے (تھوڑی مقدار میں)

باب ۱۵۶۔ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا لَمْ يُقَاتِلْ أَوَّلَ النَّهَارِ أَخَّرَ الْقِتَالَ حَتَّى تَزُولَ الشَّمْسُ ؛

۱۵۶۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اگر دن ہوتے ہی جنگ نہ شروع کر دیتے تو پھر سورج کے زوال تک ملتوی رکھتے۔

۸۱۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمٍ أَبِي النَّضْرِ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ وَكَانَ كَاتِبًا لَهُ قَالَ كَتَبَ إِلَيْهِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فَقَرَأْتُهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ أَيَّامِهِ الَّتِي لَقِيَ فِيهَا انْتَظَرَ حَتَّى مَالَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ قَامَ فِي النَّاسِ قَالَ أَيُّهَا النَّاسُ لَا تَتَمَنَّوْا لِقَاءَ الْعَدُوِّ وَسَلُوا اللَّهَ الْعَافِيَةَ فَإِذَا لَقِيتُمُوهُمْ فَاصْبِرُوا وَاعْلَمُوا أَنَّ الْجَنَّةَ تَحْتَ ظِلَالِ السُّيُوفِ ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ مُنْزِلَ الْكِتَابِ وَمُجْرِيَ السَّحَابِ وَهَازِمَ الْأَحْزَابِ

۸۱۲۔ ہم سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے معاویہ بن عمرو نے حدیث بیان کی، ان سے ابو اسحاق نے حدیث بیان کی، ان سے موسیٰ بن عقبہ نے، ان سے عمر بن عبیداللہ کے مولیٰ سالم ابی النضر نے، سالم ان کے کاتب تھے۔ بیان کیا کہ عبداللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہما نے انہیں خط لکھا اور میں نے اسے پڑھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک غزوہ کے موقعہ پر، جس میں لڑائی ہوئی تھی، سورج کے زوال تک جنگ شروع نہیں کی، اس کے بعد آپ صحابہؓ سے مخاطب ہوئے، اور فرمایا لوگو، دشمن کے ساتھ جنگ کی خواہش اور تمنا دل میں نہ رکھا کرو، بلکہ اللہ تعالیٰ سے امن و عافیت کی دعا کیا کرو۔ البتہ جب دشمن سے مڈبھیڑ ہو ہی جائے تو پھر صبر و استقامت کا ثبوت دو، یاد رکھو کہ جنت تلواروں کے سائے تلے ہے اس کے بعد آپ نے فرمایا، اے اللہ! کتاب کے نازل کرنے والے، بادل بھیجنے والے، احزاب (دشمن کے دستوں) کو شکست دینے والے انہیں

اِهْزِمْهُمْ وَانْصُرْنَا عَلَيْهِمْ۔

بَاب ۱۵۷. اِسْتِيْذَانُ الرَّجُلِ الْاِمَامَ لِقَوْلِهٖ اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَاِذَا كَانُوْا مَعَهٗ عَلٰى اَمْرٍ جَامِعٍ لَّمْ يَذْهَبُوْا حَتّٰى يَسْتَاْذِنُوْهُ اِنَّ الَّذِيْنَ يَسْتَاْذِنُوْنَكَ اِلٰى اٰخِرِ الْاٰيَةِ۔

۲۱۹. حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ اَخْبَرَنَا جَرِيْرٌ عَنِ الْمُغِيْرَةِ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ غَزَوْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَتَلَاحَقَ بِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا عَلٰى نَاضِحٍ لَّنَا قَدْ اَعْيَا فَلَا يَكَادُ يَسِيْرُ فَقَالَ لِيْ مَا لِبَعِيْرِكَ قَالَ قُلْتُ عَيِيَ قَالَ فَتَخَلَّفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَزَجَرَهٗ وَدَعَا لَهٗ فَمَا زَالَ بَيْنَ يَدَيِ الْاِبِلِ قُدَّامَهَا يَسِيْرُ فَقَالَ لِيْ كَيْفَ تَرٰى بَعِيْرَكَ قَالَ قُلْتُ بِخَيْرٍ قَدْ اَصَابَتْهُ بَرَكَتُكَ قَالَ اَفَتَبِيْعُنِيْهِ قَالَ فَاسْتَحْيَيْتُ وَلَمْ يَكُنْ لَّنَا نَاضِحٌ غَيْرُهٗ قَالَ فَقُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَبِعْنِيْهِ فَبِعْتُهٗ اِيَّاهُ عَلٰى اَنَّ لِيْ فَقَارَ ظَهْرِهٖ حَتّٰى اَبْلُغَ الْمَدِيْنَةَ فَقَالَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ عَرُوْسٌ فَاسْتَاْذَنْتُهٗ فَاَذِنَ لِيْ فَتَقَدَّمْتُ النَّاسَ اِلَى الْمَدِيْنَةِ حَتّٰى اَتَيْتُ الْمَدِيْنَةَ فَلَقِيَنِيْ خَالِيْ فَسَاَلَنِيْ عَنِ الْبَعِيْرِ فَاَخْبَرْتُهٗ بِمَا صَنَعْتُ فِيْهِ فَلَامَنِيْ قَالَ وَقَدْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِيْ حِيْنَ اسْتَاْذَنْتُهٗ هَلْ تَزَوَّجْتَ بِكْرًا اَمْ ثَيِّبًا فَقُلْتُ تَزَوَّجْتُ ثَيِّبًا فَقَالَ هَلَّا تَزَوَّجْتَ بِكْرًا تُلَاعِبُهَا وَتُلَاعِبُكَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ تُوُفِّيَ وَالِدِيْ اَوِ اسْتُشْهِدَ

شکست دیجئے اور ان کے مقابلے میں ہماری مدد کیجئے۔

۱۵۷۔ امام سے اجازت لینا، اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کی روشنی میں کہ "بے شک مومن وہ لوگ ہیں، جو اللہ، اور اس کے رسول پر ایمان لائے، اور جب وہ اللہ کے رسول کے ساتھ کسی اجتماعی معاملے میں مصروف ہوتے ہیں تو ان سے اجازت لئے بغیر ان کے یہاں سے نہیں جاتے، بے شک وہ لوگ جو آپ سے اجازت لیتے ہیں" آخر آیت تک"۔

۲۱۹۔ ہم سے اسحاق بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، انہیں جریر نے خبر دی، انہیں مغیرہ نے، انہیں شعبی نے اور ان سے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک غزوہ میں شریک تھا، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے، میں اپنے ایک اونٹ پر سوار تھا۔ چونکہ وہ تھک چکا تھا اس لئے بہت دھیرے دھیرے چل رہا تھا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے دریافت فرمایا کہ تمہارے اونٹ کو کیا ہو گیا ہے؟ میں نے عرض کیا کہ تھک گیا ہے، بیان کیا کہ پھر حضور اکرم پیچھے گئے اور اسے ڈانٹا اور اس کے لئے دعا کی، اس کے بعد حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم برابر اس اونٹ کے آگے آگے چلتے رہے، پھر آپ نے دریافت فرمایا، اپنے اونٹ کے متعلق کیا خیال ہے؟ میں نے کہا کہ اب اچھا ہے آپ کی برکت سے ایسا ہو گیا ہے، آپ نے فرمایا، پھر کیا اسے بیچو گے؟ انہوں نے بیان کیا کہ میں شرمندہ ہو گیا، کیونکہ ہمارے پاس اس کے سوا اور کوئی اونٹ نہیں تھا، بیان کیا کہ میں نے عرض کیا، جی ہاں آپ نے فرمایا پھر بیچ دو، چنانچہ میں نے وہ اونٹ آپ کو بیچ دیا، اور طے یہ پایا کہ مدینہ تک میں اسی پر سوار ہو کر جاؤں گا، بیان کیا کہ میں نے عرض کیا، یا رسول اللہ! میری شادی ابھی نئی ہوئی ہے۔ میں نے آپ سے (اپنے گھر جانے کی) اجازت چاہی تو آپ نے اجازت عنایت فرما دی، اس لئے میں سب سے پہلے مدینہ پہنچ آیا، جب ماموں سے ملاقات ہوئی تو انہوں نے مجھ سے اونٹ کے متعلق پوچھا جو معاملہ میں کر چکا تھا اس کی انہیں اطلاع دی تو انہوں نے مجھے بہت برا بھلا کہا، جب میں نے حضور اکرم سے اجازت چاہی تھی تو آپ نے مجھ سے دریافت فرمایا تھا کہ کنواری

وَلِيَ أَخَوَاتٌ صِغَارٌ فَكَرِهْتُ أَنْ أَتَزَوَّجَ مِثْلَهُنَّ فَلَا تُؤَدِّبُهُنَّ وَلَا تَقُومُ عَلَيْهِنَّ فَتَزَوَّجْتُ ثَيِّبًا لِتَقُومَ عَلَيْهِنَّ وَتُؤَدِّبُهُنَّ قَالَ فَلَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ غَدَوْتُ عَلَيْهِ بِالْبَعِيرِ فَأَعْطَانِي ثَمَنَهُ وَرَدَّهُ عَلَيَّ قَالَ الْمُغِيرَةُ هٰذَا فِي قَضَائِنَا حَسَنٌ لَا نَرَى بِهِ بَأْسًا ؛

سے شادی کی ہے یا ثیبہ سے ؟ میں نے عرض کیا تھا کہ ثیبہ سے ! اس پر آپ نے فرمایا تھا کہ باکرہ سے کیوں نہ کی وہ بھی تمہارے ساتھ کھیلتی اور تم بھی اس کے ساتھ کھیلتے (کیونکہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بھی ابھی کنوارے تھے) میں نے کہا یا رسول اللہ! میرے والد کی وفات ہو گئی ہے یا (یہ کہا کہ) وہ شہید ہو چکے ہیں اور میری چھوٹی چھوٹی بہنیں ہیں، اس لئے مجھے اچھا معلوم نہیں ہوا کہ انہیں جیسی کسی لڑکی کو بیاہ لاؤں، جو نہ انہیں ادب سکھا سکے، نہ ان کی نگرانی کر سکے، اس لئے میں نے ثیبہ سے شادی کی، تاکہ وہ ان کی نگرانی کرے اور انہیں ادب سکھائے، انہوں نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ پہنچے تو صبح کے وقت میں اسی اونٹ پر آپ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آں حضورؐ نے مجھے اس اونٹ کی قیمت اعطا فرمائی اور پھر وہ اونٹ بھی واپس کر دیا، مغیرہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ہمارے فیصلے کے اعتبار سے بھی یہ صورت مناسب ہے، اس میں کوئی مضائقہ ہم نہیں سمجھتے۔

باب ۱۵۸۔ مَنْ غَزَا وَهُوَ حَدِيثُ عَهْدٍ بِعُرْسِهِ فِيهِ جَابِرٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؛

۱۵۸۔ نئی نئی شادی ہونے کے باوجود جنہوں نے غزوے میں شرکت کی۔ اس باب میں جابر رضی اللہ عنہ کی روایت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے ہے۔

باب ۱۵۹۔ مَنِ اخْتَارَ الْغَزْوَ بَعْدَ الْبِنَاءِ. فِيهِ أَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۱۵۹۔ شب زفاف کے بعد جس نے غزوہ میں شرکت کو پسند کیا۔ اس باب میں ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ کی روایت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے ہے۔

باب ۱۶۰۔ مُبَادَرَةِ الْإِمَامِ عِنْدَ الْفَزَعِ ؛

۱۶۰۔ خوف اور دہشت کے وقت امام کا آگے بڑھنا (حالات معلوم کرنے کے لئے)

۲۲۰۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ شُعْبَةَ حَدَّثَنِي قَتَادَةُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ بِالْمَدِينَةِ فَزَعٌ فَرَكِبَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَسًا لِأَبِي طَلْحَةَ فَقَالَ مَا رَأَيْنَا مِنْ شَيْءٍ وَإِنْ وَجَدْنَاهُ لَبَحْرًا ؛

۲۲۰۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے، ان سے قتادہ نے حدیث بیان کی اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ مدینہ میں خوف و دہشت پھیل گئی، (ایک متوقع خطرہ کی بنا پر) تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے ایک گھوڑے پر سوار ہو کر (حالات معلوم کرنے کے لئے سب سے آگے تھے) پھر آپ نے فرمایا کہ ہم نے تو کوئی بات محسوس نہیں کی، البتہ اس گھوڑے کو ہم نے دریا پایا (تیزی اور چابک دستی میں)

باب ۱۶۱۔ السُّرْعَةِ وَالرَّكْضِ فِي الْفَزَعِ ؛

۱۶۱۔ خوف اور دہشت کے موقعہ پر سرعت اور گھوڑے کو ایڑ لگانا ؛

۲۲۱۔ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ سَهْلٍ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

۲۲۱۔ ہم سے فضل بن سہل نے حدیث بیان کی، ان سے حسین بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے جریر بن حازم نے حدیث بیان کی، ان سے محمد نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ لوگوں

قَالَ فَزِعَ النَّاسُ فَرَكِبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَسًا لِاَبِي طَلْحَةَ بَطِيئًا ثُمَّ خَرَجَ يَرْكُضُ وَحْدَهُ فَرَكِبَ النَّاسُ يَرْكُضُوْنَ خَلْفَهُ فَقَالَ لَمْ تُرَاعُوْا اِنَّهُ لَبَحْرٌ فَمَا سُبِقَ بَعْدَ ذٰلِكَ الْيَوْمِ ؀

میں خوف اور دہشت پھیل گئی تھی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے گھوڑے پر جو بہت سست تھا سوار ہوئے اور تنہا (اس کی کونکھ میں) ایڑ لگائے ہوئے آگے بڑھے، صحابہ بھی آپ کے پیچھے سوار ہو کر نکلے، اس کے بعد آپ نے فرمایا کہ خوف زدہ ہونے کی کوئی بات نہیں، البتہ یہ گھوڑا تو دریا ہے۔ اس دن کے بعد پھر وہ گھوڑا (دوڑ وغیرہ کے مواقع پر) کبھی پیچھے نہیں رہا۔

باب ۱۶۲ - الْجَعَائِلِ وَالْحُمْلَانِ فِي السَّبِيلِ

وَقَالَ مُجَاهِدٌ قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ الْغَزْوَ قَالَ اِنِّي اُحِبُّ اَنْ اُعِينَكَ بِطَائِفَةٍ مِنْ مَالِي قُلْتُ اَوْسَعَ اللّٰهُ عَلَيَّ قَالَ اِنَّ غِنَاكَ لَكَ وَاِنِّي اُحِبُّ اَنْ يَكُوْنَ مِنْ مَالِي فِي هٰذَا الْوَجْهِ وَقَالَ عُمَرُ اِنَّ نَاسًا يَأْخُذُوْنَ مِنْ هٰذَا الْمَالِ لِيُجَاهِدُوْا ثُمَّ لَا يُجَاهِدُوْنَ فَمَنْ فَعَلَهُ فَنَحْنُ اَحَقُّ بِمَالِهِ حَتّٰى نَأْخُذَ مِنْهُ مَا اَخَذَ. وَقَالَ طَاوُسٌ وَمُجَاهِدٌ اِذَا دُفِعَ اِلَيْكَ شَيْءٌ تَخْرُجُ بِهِ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فَاصْنَعْ بِهِ مَا شِئْتَ وَضَعْهُ عِنْدَ اَهْلِكَ ؀

۱۶۲ - جہاد کی اجرت اور اس کے لئے سواریاں مہیا کرنا، مجاہد نے بیان کیا کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ کے سامنے اپنے غزوے میں شرکت کا ارادہ ظاہر کیا تو انہوں نے فرمایا کہ میرا دل چاہتا ہے کہ میں بھی تمہاری، اپنی طرف سے کچھ مالی مدد کروں (جس سے جہاد کی تیاریاں اچھی طرح کر سکو) میں نے عرض کیا کہ اللہ کا دیا ہوا میرے پاس کافی ہے، لیکن انہوں نے فرمایا کہ تمہاری سرمایہ کاری تمہیں مبارک ہو میں تو صرف یہ چاہتا ہوں کہ اس طرح میرا مال بھی اللہ کے راستے میں خرچ ہو جائے، عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا تھا کہ بہت سے لوگ اس مال کو (بیت المال کے) اس شرط پر لیتے ہیں کہ وہ جہاد میں شریک ہوں گے، لیکن شرکت سے بعد میں گریز کرتے ہیں، اس لئے جو شخص یہ طرز عمل اختیار کرے گا تو ہم اس کے مال کے زیادہ حق دار ہیں، اور ہم سے وہ مال جو اس نے (بیت المال کا) لیا تھا وصول کر لیں گے، طاؤس اور مجاہد نے فرمایا کہ اگر تمہیں کوئی چیز اس شرط کے ساتھ دی جائے کہ اس کے بدلے میں تم جہاد کے لئے نکلو گے تو تم اسے جہاں جی چاہے خرچ کر سکتے ہو، اپنے گھر کی ضروریات بھی لا سکتے ہو (البتہ جہاد میں شرکت ضروری ہے)

۲۲۲ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ مَالِكَ بْنَ اَنَسٍ سَاَلَ زَيْدَ

۲۲۲ - ہم سے حمیدی نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، بیان کیا کہ میں نے مالک بن انس سے سنا انہوں نے زید بن

---

[1] یہاں اس سے اجرت مراد ہے جو جہاد میں شرکت نہ کرنے والا کوئی شخص اپنی طرف سے کسی آدمی کو اجرت دے کر جہاد پر بھیجتا ہے۔ جہاں تک جہاد پر اجرت کا تعلق ہے تو ظاہر ہے کہ اجرت لینا جائز ہے۔ اگرچہ اس کے بعد جہاد میں وہ زور باقی نہیں رہ جاتا اور یقیناً ثواب میں بھی کمی ہوتی ہو گی۔ یوں جہاد کا حکم سب کے لئے برابر ہے اس لئے کسی معقول عذر کے بغیر اس میں شرکت سے پہلو تہی کرنا مناسب نہیں، البتہ یہ صورت اس سے الگ ہے کہ کسی پر جہاد فرض یا واجب ہو اور وہ جہاد میں جانے والے کی مدد کر کے ثواب میں شریک ہو جائے، جیسا کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کیا تھا۔ ظاہر ہے کہ یہ ایک مستحسن صورت ہے اور اس میں کوئی مضائقہ نہیں ہو سکتا، یعنی جہاد میں شرکت سے بچنے کے لئے اگر ایسا فعل کرتا ہے تو پسندیدہ نہیں ہے، ہاں اگر شوق اور جذبہ سے کرے گا تو پسندیدہ اور مستحسن ہے۔

بْنَ اَسْلَمَ فَقَالَ زَيْدٌ سَمِعْتُ اَبِيْ يَقُوْلُ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ حَمَلْتُ عَلٰى فَرَسٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَرَاَيْتُهٗ يُبَاعُ فَسَاَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَشْتَرِيْهِ فَقَالَ لَا تَشْتَرِهٖ وَلَا تَعُدْ فِيْ صَدَقَتِكَ ؎

اسلم سے پوچھا تھا اور زید نے بیان کیا کہ میں نے اپنے والد سے سنا تھا، وہ بیان کرتے تھے کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے اللہ کے رستے میں (جہاد کے لئے) اپنا ایک گھوڑا ایک شخص کو سواری کے لئے دے دیا پھر میں نے دیکھا کہ (بازار میں) وہی گھوڑا بک رہا تھا، میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ کیا میں اسے خرید سکتا ہوں، حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ اس گھوڑے کو تم نہ خریدو اور اپنا صدقہ (خواہ خرید کر) واپس نہ لو۔

۲۲۳۔ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ حَمَلَ عَلٰى فَرَسٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَوَجَدَهٗ يُبَاعُ فَاَرَادَ اَنْ يَبْتَاعَهٗ فَسَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا تَبْتَعْهُ وَلَا تَعُدْ فِيْ صَدَقَتِكَ ؎

۲۲۳۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے نافع نے، ان سے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اللہ کے راستے میں اپنا ایک گھوڑا سواری کے لئے دے دیا تھا، پھر انہوں نے دیکھا کہ وہی گھوڑا بک رہا ہے، اپنے گھوڑے کو انہوں نے خریدنا چاہا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے متعلق پوچھا تو آں حضورؐ نے فرمایا کہ تم اسے نہ خریدو اور اس طرح اپنے صدقہ کو واپس نہ لو۔

۲۲۴۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ يَحْيٰى بْنِ سَعِيْدٍ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ صَالِحٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰى اُمَّتِيْ مَا تَخَلَّفْتُ عَنْ سَرِيَّةٍ وَلٰكِنْ لَا اَجِدُ حَمُوْلَةً وَلَا اَجِدُ مَا اَحْمِلُهُمْ عَلَيْهِ وَيَشُقُّ عَلَيَّ اَنْ يَتَخَلَّفُوْا عَنِّيْ وَلَوَدِدْتُ اَنِّيْ قَاتَلْتُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَقُتِلْتُ ثُمَّ اُحْيِيْتُ ثُمَّ قُتِلْتُ ثُمَّ اُحْيِيْتُ ؎

۲۲۴۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی ان سے یحیی بن سعید قطان نے حدیث بیان کی، ان سے یحیی بن سعید انصاری نے بیان کیا، اور ان سے ابو صالح نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اگر میری امت پر شاق نہ گزرتا تو میں کسی سریہ (جہاد کے لئے جانے والے مجاہدین کا ایک چھوٹا سا دستہ جس کی تعداد چالیس سے زیادہ نہ ہو) کی شرکت نہ چھوڑتا، لیکن میرے پاس سواری کے اونٹ نہیں ہیں، اور یہ مجھ پر بہت شاق ہے کہ میرے ساتھی مجھ سے پیچھے رہ جائیں، میری تو یہ خواہش ہے کہ اللہ کے رستے میں، میں قتال کروں اور قتل کیا جاؤں، پھر زندہ کیا جاؤں، پھر قتل کیا جاؤں، اور پھر زندہ کیا جاؤں۔

بَابٌ ۱۶۳۔ مَا قِيْلَ فِيْ لِوَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؎

۱۶۳۔ جہاد کے موقعہ پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا پرچم۔

۲۲۵۔ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ ثَعْلَبَةُ بْنُ اَبِيْ مَالِكٍ الْقُرَظِيُّ اَنَّ قَيْسَ بْنَ سَعْدٍ الْاَنْصَارِيَّ رَضِيَ

۲۲۵۔ ہم سے سعید بن مریم نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے لیث نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھے عقیل نے خبر دی، ان سے ابن شہاب نے بیان کیا، انہیں ثعلبہ بن ابی مالک قرظی نے خبر دی کہ قیس بن سعد انصاری رضی اللہ عنہ نے جو جہاد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے علمبردار تھے

اللهِ عَنْهُ وَكَانَ صَاحِبَ لِوَاءِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَادَ الْحَجَّ فَرَجَّلَ ؛

۲۲۶۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ اللهِ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ تَخَلَّفَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي خَيْبَرَ وَكَانَ بِهِ رَمَدٌ فَقَالَ أَنَا أَتَخَلَّفُ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَ عَلِيٌّ فَلَحِقَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا كَانَ مَسَاءُ اللَّيْلَةِ الَّتِي فَتَحَهَا فِي صَبَاحِهَا فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأُعْطِيَنَّ الرَّايَةَ أَوْ قَالَ لَيَأْخُذَنَّ غَدًا رَجُلٌ يُحِبُّهُ اللهُ وَرَسُولُهُ أَوْ قَالَ يُحِبُّ اللهَ وَرَسُولَهُ يَفْتَحُ اللهُ عَلَيْهِ فَإِذَا نَحْنُ بِعَلِيٍّ وَمَا نَرْجُوهُ فَقَالُوا هَذَا عَلِيٌّ فَأَعْطَاهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَفَتَحَ اللهُ عَلَيْهِ ؛

۲۲۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ الْعَبَّاسَ يَقُولُ لِلزُّبَيْرِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا هَهُنَا أَمَرَكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تَرْكُزَ الرَّايَةَ ؛

باب ۱۶۴۔ الْأَجِيرِ، وَقَالَ الْحَسَنُ وَابْنُ سِيرِينَ يُقْسَمُ لِلْأَجِيرِ مِنَ الْمَغْنَمِ وَأَخَذَ عَطِيَّةُ بْنُ قَيْسٍ فَرَسًا عَلَى النِّصْفِ فَبَلَغَ سَهْمُ الْفَرَسِ أَرْبَعَمِائَةِ دِينَارٍ، فَأَخَذَ مِائَتَيْنِ وَأَعْطَى صَاحِبَهُ مِائَتَيْنِ ؛

جب حج کا ارادہ کیا تو (احرام باندھنے سے پہلے) کنگھی کی۔

۲۲۶۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی ان سے حاتم بن اسماعیل نے حدیث بیان کی ان سے یزید بن ابی عبید نے، اور ان سے سلمہ بن الاکوع رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ غزوہ خیبر کے موقعہ پر حضرت علی رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نہیں آئے تھے، انہیں آشوب چشم ہو گیا تھا، پھر انہوں نے کہا کہ کیا میں بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جہاد میں شریک نہ ہونگا! چنانچہ وہ نکلے اور آں حضور سے جا ملے۔ اس رات کی جب شام کا وقت ہوا جس کی صبح کو خیبر فتح ہوا ہے تو آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میں اسلامی پرچم اس شخص کو دوں گا (یا آپ نے یہ فرمایا کہ) کل اسلامی پرچم اس شخص کے ہاتھ میں ہوگا جسے اللہ اور اس کے رسول پسند کرتے ہیں، یا آپ نے یہ فرمایا کہ جو اللہ اور اس کے رسول سے محبت رکھتا ہے، اور اللہ اس شخص کے ہاتھ پر فتح عنایت فرمائے گا۔ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ بھی آگئے، حالانکہ ان کے آنے کی ہمیں کوئی توقع نہ تھی (کیونکہ آشوب میں مبتلا تھے) لوگوں نے کہا کہ یہ علی بھی آگئے اور حضور اکرم نے جھنڈا انہیں کو دیا، اور اللہ نے انہیں کے ہاتھ پر فتح عنایت فرمائی۔

۲۲۷۔ ہم سے محمد بن علاء نے حدیث بیان کی ان سے ابو اسامہ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام بن عروہ نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے نافع بن جبیر نے بیان کیا کہ میں نے سنا کہ عباس رضی اللہ عنہ زبیر رضی اللہ عنہ سے کہہ رہے تھے کہ کیا یہاں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو پرچم نصب کرنے کا حکم دیا تھا۔؟

۱۶۴۔ مزدور[1]، حسن اور ابن سیرین نے فرمایا کہ مال غنیمت میں سے مزدور کو بھی حصہ دیا جائے گا۔ عطیہ بن قیس نے ایک گھوڑا (مال غنیمت کے حصے کے) نصف کی شرط پر لیا گھوڑے کے حصہ میں (فتح کے بعد، مال غنیمت سے) چار سو دینار آئے تو انہوں نے دو سو دینار خود رکھ لئے اور دو[2] بقیہ (نصف) گھوڑے کے مالک کو دے دیئے۔

[1] یعنی مجاہدین نے جہاد کے لئے جاتے وقت اگر کچھ مزدور، مزدوری متعین کر کے اپنے ساتھ لے لئے اپنی ضروریات اور کام وغیرہ کے لئے تو

۲۲۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سُفْیٰنُ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَیْجٍ عَنْ عَطَآءٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ یَعْلٰی عَنْ اَبِیْہِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ غَزَوْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ غَزْوَۃَ تَبُوْکَ فَحَمَلْتُ عَلٰی بَکْرٍ فَھُوَ اَوْثَقُ اَعْمَالِیْ فِیْ نَفْسِیْ فَاسْتَاجَرْتُ اَجِیْرًا فَقَاتَلَ رَجُلًا فَعَضَّ اَحَدُھُمَا الْاٰخَرَ فَانْتَزَعَ یَدَہٗ مِنْ فِیْہِ وَنَزَعَ ثَنِیَّتَہٗ فَاَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَھْدَرَھَا فَقَالَ اَیَدْفَعُ یَدَہٗ اِلَیْکَ فَتَقْضَمُھَا کَمَا یَقْضَمُ الْفَحْلُ ؎

۲۲۸۔ ہم سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے ابن جریج نے حدیث بیان کی، ان سے عطاء نے، ان سے صفوان بن یعلی نے اور ان سے ان کے والد (یعلی بن امیہ) رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں ... رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوہ تبوک میں شریک تھا اور ایک نوخیز اونٹ پر سوار تھا میرے اپنے خیال میں میرا یہ عمل، تمام دوسرے اعمال کے مقابلے میں سب سے زیادہ قابل اعتماد تھا (کہ اللہ کی بارگاہ میں مقبول ہوگا) میں نے ایک مزدور بھی اپنے ساتھ لے لیا تھا، پھر وہ مزدور ایک شخص (خود یعلی بن امیہ رضی اللہ عنہ) سے لڑ پڑا اور ان میں سے ایک نے دوسرے کے ہاتھ میں دانت سے کاٹ لیا، دوسرے نے جھٹ جو اپنا ہاتھ اس کے منہ سے کھینچا تو اس کے آگے کا دانت ٹوٹ گیا، وہ شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا (کہ میرے دانت کا بدلہ دلوایئے) لیکن آنحضورؐ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ کھینچنے والے پر کوئی تاوان نہیں عائد کیا، بلکہ فرمایا تمہارے منہ میں وہ اپنا ہاتھ یوں ہی رہنے دیتا، تاکہ تم اسے چبا جاؤ جیسے اونٹ چباتا ہے۔

باب ۱۶۵۔ قَوْلِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نُصِرْتُ بِالرُّعْبِ مَسِیْرَۃَ شَھْرٍ وَقَوْلِہٖ عَزَّوَجَلَّ سَنُلْقِیْ فِیْ قُلُوْبِ الَّذِیْنَ کَفَرُوا الرُّعْبَ بِمَآ اَشْرَکُوْا بِاللّٰہِ قَالَ جَابِرٌ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

۱۶۵۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد، کہ ایک مہینہ کی مسافت تک میرے رعب کے ذریعہ میری مدد کی گئی ہے، اور اللہ تعالی کا ارشاد کہ "عنقریب ہم ان لوگوں کے دلوں کو مرعوب کر دیں گے، جنہوں نے کفر کیا ہے اس لئے کہ انہوں نے اللہ کے ساتھ شرک کیا ہے۔" جابر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے روایت کی ہے۔

۲۲۹۔ حَدَّثَنَا یَحْیٰی بْنُ بُکَیْرٍ حَدَّثَنَا اللَّیْثُ عَنْ عُقَیْلٍ عَنِ ابْنِ شِھَابٍ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ بُعِثْتُ بِجَوَامِعِ الْکَلِمِ وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ فَبَیْنَا اَنَا نَآئِمٌ اُتِیْتُ بِمَفَاتِیْحِ خَزَآئِنِ الْاَرْضِ فَوُضِعَتْ فِیْ یَدِیْ قَالَ اَبُوْھُرَیْرَۃَ وَقَدْ ذَھَبَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَنْتُمْ تَنْتَثِلُوْنَھَا

۲۲۹۔ ہم سے یحیی بن بکیر نے حدیث بیان کی ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے عقیل نے، ان سے ابن شہاب نے ..... ان سے سعید بن مسیب نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، مجھے جامع کلام (جس کی عبارت مختصر، فصیح وبلیغ اور معنی بھرپور ہوں) دے کر مبعوث کیا گیا ہے، اور رعب کے ذریعہ میری مدد کی گئی ہے۔ میں سویا ہوا تھا کہ زمین کے خزانوں کی کنجیاں میرے پاس لائی گئیں اور میرے ہاتھ پر رکھ دی گئیں، ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو جاچکے (اپنے رب کے پاس) اور جن خزانوں کی وہ کنجیاں تھیں) انہیں تم اب نکال رہے ہو؎۔

حاشیہ: ؎ کیا یہ مزدور اپنی مزدوری پالینے کے بعد، غنیمت کے مال کے بھی مستحق ہوں گے یا نہیں؟ اسی کا جواب اس باب میں دیا گیا ہے۔

۲۳۰۔ حَدَّثَنَا اَبُوالْیَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَیْبٌ عَنِ الزُّهْرِیِّ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عُبَیْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَخْبَرَهٗ اَنَّ اَبَا سُفْیَانَ اَخْبَرَهٗ اَنَّ هِرَقْلَ اَرْسَلَ اِلَیْهِ وَهُمْ بِاِیْلِیَاءَ ثُمَّ دَعَا بِکِتَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ قِرَاءَةِ الْکِتَابِ کَثُرَ عِنْدَهُ الصَّخَبُ فَارْتَفَعَتِ الْاَصْوَاتُ وَاُخْرِجْنَا فَقُلْتُ لِاَصْحَابِیْ حِیْنَ اُخْرِجْنَا لَقَدْ اَمِرَ اَمْرُ ابْنِ اَبِیْ کَبْشَةَ اِنَّهٗ یَخَافُهٗ مَلِکُ بَنِی الْاَصْفَرِ۔

۲۳۰۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انہیں شعیب نے خبر دی، ان سے زہری نے بیان کیا کہ مجھے عبیداللہ بن عبداللہ نے خبر دی انہیں عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے خبر دی اور انہیں ابوسفیان رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ (حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا نامہ مبارک جب ہرقل کو ملا تو) اس نے اپنا آدمی انہیں تلاش کرنے کے لئے بھیجا، یہ لوگ اس وقت ایلیاء میں قیام پذیر تھے، آخر اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا نامہ مبارک منگوایا۔ جب وہ پڑھا جا چکا تو اس کے دربار میں بڑا ہنگامہ برپا ہوگیا۔ چاروں طرف سے) آواز بلند ہونے لگی اور ہمیں باہر نکال دیا گیا، جب ہم باہر کر دیئے گئے تو میں نے اپنے ساتھیوں سے کہا کہ ابن ابی کبشہ (مراد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے) کا معاملہ تو اب بہت آگے بڑھ چکا ہے، یہ ملک بنی اصفر (قیصر روم) بھی ان سے ڈرنے لگا ہے۔

بَاب ۱۶۶۔ حَمْلُ الزَّادِ فِی الْغَزْوِ، وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰی وَتَزَوَّدُوْا فَاِنَّ خَیْرَ الزَّادِ التَّقْوٰی۔

۱۶۶۔ غزوہ میں زاد راہ ساتھ لے جانا، اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ "اپنے ساتھ زاد راہ لے جایا کرو، پس بے شک عمدہ ترین زاد راہ تقویٰ ہے۔

۲۳۱۔ حَدَّثَنَا عُبَیْدُ اللّٰهِ بْنُ اِسْمٰعِیْلَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ اَبِیْ وَحَدَّثَتْنِیْ اَیْضًا فَاطِمَةُ عَنْ اَسْمَاءَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ صَنَعْتُ سُفْرَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ بَیْتِ اَبِیْ بَکْرٍ حِیْنَ اَرَادَ اَنْ یُّهَاجِرَ اِلَی الْمَدِیْنَةِ قَالَتْ فَلَمْ نَجِدْ لِسُفْرَتِهٖ وَلَا لِسِقَائِهٖ مَا نَرْبِطُهُمَا بِهٖ فَقُلْتُ لِاَبِیْ بَکْرٍ وَاللّٰهِ مَا اَجِدُ شَیْئًا اَرْبِطُ بِهٖ اِلَّا نِطَاقِیْ قَالَ فَشُقِّیْهِ بِاثْنَیْنِ فَارْبِطِیْهِ بِوَاحِدٍ السِّقَاءَ وَبِالْاُخْرٰی السُّفْرَةَ فَفَعَلْتُ فَلِذٰلِکَ سُمِّیَتْ ذَاتَ النِّطَاقَیْنِ۔

۲۳۱۔ ہم سے عبداللہ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی ان سے ابواسامہ نے حدیث بیان کی ان سے ہشام نے بیان کیا کہ مجھے میرے والد نے خبر دی، نیز مجھ سے فاطمہ نے بھی حدیث بیان کی اور ان سے اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ ہجرت کا ارادہ کیا تو میں نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کے گھر آپ کے لئے سفر کا ناشتہ تیار کیا تھا، انہوں نے بیان کیا کہ جب آپ کے ناشتے اور پانی کو باندھنے کے لئے کوئی چیز نہیں ملی تو میں نے ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ بجز میرے کمربند کے اور کوئی چیز اسے باندھنے کے لئے نہیں ہے تو انہوں نے فرمایا کہ پھر اسی کے دو ٹکڑے کر لو، ایک سے ناشتہ باندھ دینا اور دوسرے سے پانی۔ چنانچہ میں نے ایسا ہی کیا اور اسی وجہ سے میرا نام "ذات النطاقین" (دو کمربندوں والی) پڑ گیا ہے۔

لے اس خواب میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بشارت دی گئی تھی کہ آپ کی امت اور آپ کے متبعین کے ہاتھوں دنیا کی دو سب سے ..... بڑی سلطنتیں فتح ہوں گی اور ان کے خزانوں کے وہ مالک ہوں گی، چنانچہ بعد میں اس خواب کی واضح اور مکمل تعبیر مسلمانوں نے دیکھی کہ دنیا کی دو سب سے بڑی سلطنتیں، ایران و روم مسلمانوں نے فتح کیں، ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بھی اسی طرف اشارہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمہاری ہدایت کی اور اپنے کام کی تکمیل کر کے خداوند تعالیٰ سے جا ملے لیکن وہ خزانے اب تمہارے ہاتھ میں ہیں۔

۲۳۲ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو قَالَ أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كُنَّا نَتَزَوَّدُ لُحُومَ الْأَضَاحِي عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْمَدِينَةِ ۔

۲۳۲ - ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، انہیں سفیان نے خبر دی ان سے عمرو نے بیان کیا، انہیں عطاء نے خبر دی، انہوں نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ ہم لوگ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں قربانی کا گوشت مدینہ لے جایا کرتے تھے۔

۲۳۳ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ أَخْبَرَنِي بُشَيْرُ بْنُ يَسَارٍ أَنَّ سُوَيْدَ بْنَ النُّعْمَانِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ خَرَجَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ خَيْبَرَ حَتَّى إِذَا كَانُوا بِالصَّهْبَاءِ وَهِيَ مِنْ خَيْبَرَ وَهِيَ أَدْنَى خَيْبَرَ فَصَلَّوُا الْعَصْرَ فَدَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْأَطْعِمَةِ فَلَمْ يُؤْتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا بِسَوِيقٍ فَلُكْنَا فَأَكَلْنَا وَشَرِبْنَا ثُمَّ قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَضْمَضَ وَمَضْمَضْنَا وَصَلَّيْنَا ۔

۲۳۳ - ہم سے محمد بن مثنیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالوہاب نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھے بشیر بن یسار نے خبر دی اور انہیں سوید بن نعمان رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ خیبر کے موقعہ پر وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ گئے تھے، جب لشکر مقام صہباء پر پہنچا، جو خیبر کا نشیبی علاقہ ہے تو لوگوں نے عصر کی نماز پڑھی، اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کھانا منگوایا، حضور اکرم کے پاس ستو کے سوا اور کوئی چیز نہیں لائی گئی (کھانے کے لئے) اور ہم نے وہی ستو کھایا اور پیا (پانی میں ستو گھول کر) اس کے بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے، اور کلی کی ہم نے بھی کلی کی، اور نماز پڑھی۔ (پہلے ہی وضوء سے)

۲۳۴ - حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مَرْحُومٍ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خَفَّتْ أَزْوَادُ النَّاسِ وَأَمْلَقُوا فَأَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَحْرِ إِبِلِهِمْ فَأَذِنَ لَهُمْ فَلَقِيَهُمْ عمر فاخبروه فَقَالَ مَا بَقَاؤُكُمْ بَعْدَ إِبِلِكُمْ فَدَخَلَ عُمَرُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا بَقَاؤُهُمْ بَعْدَ إِبِلِهِمْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَادِ فِي النَّاسِ يَأْتُونَ بِفَضْلِ أَزْوَادِهِمْ فَدَعَا وَبَرَّكَ عَلَيْهِ ثُمَّ دَعَاهُمْ بِأَوْعِيَتِهِمْ فَاحْتَثَى النَّاسُ حَتَّى فَرَغُوا ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنِّي رَسُولُ اللّٰهِ ۔

۲۳۴ - ہم سے بشر بن مرحوم نے حدیث بیان کی، ان سے حاتم بن اسمٰعیل نے حدیث بیان کی، ان سے یزید بن ابی عبید نے اور ان سے سلمہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب لوگوں کے پاس زاد راہ تقریباً ختم ہو گیا، تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اپنے اونٹ ذبح کرنے کی اجازت لینے حاضر ہوئے حضور اکرم نے اجازت دے دی، اتنے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ان کی ملاقات ہوئی۔ اس اجازت کی اطلاع انہیں بھی ان لوگوں نے دی، عمر رضی اللہ عنہ نے سن کر فرمایا کہ ان اونٹوں کے بعد پھر تمہارے پاس باقی کیا رہ جائے گا (کیونکہ انہیں پر سوار ہو کر اتنی دور دراز کی مسافت بھی تو طے کرنی تھی) اس کے بعد عمر رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا، یا رسول اللہ! لوگ اگر اپنے اونٹ بھی ذبح کر دیں تو پھر اس کے بعد ان کے پاس باقی کیا رہ جائے گا؟ حضور اکرم نے فرمایا پھر لوگوں میں اعلان کر دو کہ (اونٹوں کو ذبح کرنے کے بجائے) اپنا بچا کھچا زاد راہ لے کر آجائیں۔ (سب لوگوں نے، جو کچھ بھی ان کے پاس کھانے کی چیز باقی بچ گئی تھی، آں حضور کے سامنے لا کر رکھ دی) حضور اکرم نے دعا فرمائی اور اس میں برکت ہوئی، پھر سب کو ان کے برتنوں کے ساتھ آپ نے بلایا، سب نے بھر بھر کر اس

میں سے لیا (کیونکہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا کے نتیجے میں بہت زیادہ برکت ہی گئی تھی) اور سب لوگ فارغ ہو گئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا اور کوئی معبود نہیں اور میں اللہ کا رسول ہوں۔

باب ۱۶۷۔ حَمْلُ الزَّادِ عَلَى الرِّقَابِ:

۲۳۵۔ حَدَّثَنَا۔ صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ اَخْبَرَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خَرَجْنَا وَنَحْنُ ثَلٰثُمِائَةٍ نَحْمِلُ زَادَنَا عَلٰى رِقَابِنَا فَفَنِيَ زَادُنَا حَتّٰى كَانَ الرَّجُلُ مِنَّا يَأْكُلُ فِيْ كُلِّ يَوْمٍ تَمْرَةً قَالَ رَجُلٌ يَا اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ وَاَيْنَ كَانَتِ التَّمْرَةُ تَقَعُ مِنَ الرَّجُلِ قَالَ لَقَدْ وَجَدْنَا فَقْدَهَا حِيْنَ فَقَدْنَاهَا حَتّٰى اَتَيْنَا الْبَحْرَ فَاِذَا حُوْتٌ قَدْ قَذَفَهُ الْبَحْرُ فَاَكَلْنَا مِنْهُ ثَمَانِيَةَ عَشَرَ يَوْمًا مَا اَحْبَبْنَا۔

۱۶۷۔ زاد راہ اپنے کندھوں پر لاد کر لے جانا:

۲۳۵۔ ہم سے صدقہ بن فضل نے حدیث بیان کی، انہیں عبدہ نے خبر دی، انہیں ہشام نے، انہیں وہب بن کیسان نے اور ان سے جابر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم (ایک مہم پر) نکلے، ہماری تعداد تین سو تھی ہم اپنی زاد راہ اپنے کندھوں پر اٹھائے ہوئے تھے آخر ہمارا توشہ جب (تقریباً) ختم ہو گیا تو ایک شخص کو روزانہ صرف ایک کھجور کھانے کو ملتی تھی۔ ایک شاگرد نے پوچھا، یا ابا عبداللہ! (جابر رضی اللہ عنہ) ایک، کھجور سے بھلا ایک آدمی کا کیا بنتا ہو گا؟ انہوں نے فرمایا کہ اس کی قدر ہمیں اس وقت معلوم ہوئی جب ایک کھجور بھی باقی نہیں رہی تھی، اس کے بعد ہم دریا پر آئے تو ایک مچھلی ملی جسے دریا نے باہر پھینک دیا تھا اور ہم اٹھارہ دن تک خوب جی بھر کر کھاتے رہے۔

باب ۱۶۸۔ اِرْدَافُ الْمَرْاَةِ خَلْفَ اَخِيْهَا:

۲۳۶۔ حَدَّثَنَا۔ عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ الْاَسْوَدِ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ مُلَيْكَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ يَرْجِعُ اَصْحَابُكَ بِاَجْرِ حَجٍّ وَعُمْرَةٍ وَلَمْ اَزِدْ عَلَى الْحَجِّ فَقَالَ لَهَا اذْهَبِيْ وَلْيُرْدِفْكِ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ فَاَمَرَ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ اَنْ يُعْمِرَهَا مِنَ التَّنْعِيْمِ فَانْتَظَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاَعْلٰى مَكَّةَ حَتّٰى جَاءَتْ:

۱۶۸۔ سواری پر کوئی خاتون اپنے بھائی کے پیچھے بیٹھتی ہیں:

۲۳۶۔ ہم سے، عمرو بن علی نے حدیث بیان کی، ان سے ابو عاصم نے حدیث بیان کی، ان سے عثمان بن اسود نے حدیث بیان کی ان سے ابن ابی ملیکہ نے حدیث بیان کی اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ انہوں نے عرض کیا، یا رسول اللہ! آپ کے اصحاب حج اور عمرہ دونوں کر کے واپس جا رہے ہیں اور میں صرف حج کر پائی ہوں، اس پر آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پھر جاؤ (عمرہ کر کے آؤ) عبدالرحمٰن (رضی اللہ عنہ) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے بھائی) تمہیں اپنی سواری کے پیچھے بٹھا لیں گے۔ چنانچہ حضور اکرمؐ نے عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ تنعیم سے (احرام باندھ کر) عائشہ رضی اللہ عنہا کو عمرہ کرا لائیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عرصہ میں مکہ کے بالائی علاقہ پر ان کا انتظار کیا، یہاں تک کہ وہ آ گئیں۔

۲۳۷۔ حَدَّثَنِيْ۔ عَبْدُ اللّٰهِ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ اَوْسٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ اَمَرَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ اُرْدِفَ عَائِشَةَ وَاُعْمِرَهَا مِنَ التَّنْعِيْمِ

۲۳۷۔ مجھ سے عبداللہ نے حدیث بیان کی ان سے ابن عیینہ نے حدیث بیان کی ان سے عمرو بن دینار نے ان سے عمرو بن اوس نے اور ان سے عبدالرحمٰن بن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ مجھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا تھا کہ اپنی سواری پر پیچھے عائشہ رضی اللہ عنہا کو بٹھا کر لے جاؤں اور تنعیم سے (احرام باندھ کر) انہیں عمرہ کرا لاؤں۔

باب ۱۶۹۔ الارتداف فی الغزو والحج

۲۳۸۔ حدثنا۔ قتیبة بن سعید حدثنا عبد الوهاب حدثنا ایوب عن ابی قلابة عن انس رضی الله عنه قال کنت ردیف ابی طلحة وانهم لیصرخون بهما جمیعا الحج والعمرة

۱۶۹۔ غزوہ اور حج کے سفر میں دو آدمیوں کا ایک سواری پر بیٹھنا۔

۲۳۸۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی ان سے عبدالوہاب نے حدیث بیان کی ان سے ایوب نے حدیث بیان کی، ان سے ابو قلابہ نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کی سواری پر ان کے پیچھے بیٹھا ہوا تھا، تمام صحابہ حج اور عمرہ دونوں ہی کے لئے ایک ساتھ لبیک کہہ رہے تھے۔

باب ۱۷۰۔ الردف علی الحمار

۲۳۹۔ حدثنا۔ قتیبة حدثنا ابو صفوان عن یونس بن یزید عن ابن شهاب عن عروة عن اسامة بن زید رضی الله عنهما ان رسول الله صلی الله علیه وسلم رکب علی حمار علی اکاف علیه قطیفة واردف اسامة وراءه

۱۷۰۔ گدھے پر کسی کے پیچھے بیٹھنا۔

۲۳۹۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی ان سے ابو صفوان نے حدیث بیان کی، ان سے یونس بن یزید نے، اور ان سے ابن شہاب نے، ان سے عروہ نے اور ان سے اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک گدھے پر سوار تھے، اس کی زین پر ایک چادر بچھی ہوئی تھی اور اسامہ رضی اللہ عنہ کو آپ نے پیچھے بٹھا رکھا تھا۔

۲۴۰۔ حدثنا۔ یحیی بن بکیر حدثنا اللیث قال یونس اخبرنی نافع عن عبد الله رضی الله عنه ان رسول الله صلی الله علیه وسلم اقبل یوم الفتح من اعلی مکة علی راحلته مردفا اسامة بن زید ومعه بلال ومعه عثمن بن طلحة من الحجبة حتی اناخ فی المسجد فامره ان یاتی بمفتاح البیت ففتح ودخل رسول الله صلی الله علیه وسلم ومعه اسامة وبلال وعثمان فمکث فیها نهارا طویلا ثم خرج فاستبق الناس وکان عبد الله بن عمر اول من دخل فوجد بلالا وراء الباب قائما فساله این صلی رسول الله صلی الله علیه وسلم فاشار له الی المکان الذی صلی فیه قال عبد الله فنسیت ان اساله کم صلی من سجدة

۲۴۰۔ ہم سے یحیی بن بکیر نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی کہ ان سے یونس نے بیان کیا انہیں نافع نے خبر دی اور انہیں عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فتح مکہ کے موقعہ پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ کے بالائی علاقہ سے اپنی سواری پر تشریف لائے اسامہ رضی اللہ عنہ کو آپ نے اپنی سواری پر پیچھے بٹھایا تھا اور آپ کے ساتھ بلال رضی اللہ عنہ (آپ کے مؤذن) بھی تھے اور آپ کے ساتھ عثمان بن طلحہ رضی اللہ عنہ بھی تھے عثمان بن طلحہؓ ہی کعبہ کے حاجب تھے، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد الحرام کے قریب اپنی سواری بٹھا دی، اور ان سے کہا کہ بیت اللہ الحرام کی کنجی لائیں۔ انہوں نے دروازہ کھول دیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اندر داخل ہو گئے آپ کے ساتھ اسامہ بلال اور عثمان رضی اللہ عنہم بھی اندر آ گئے، اندر آپ کافی دیر تک رہے اور جب باہر تشریف لائے تو صحابہ نے (اندر جانے کے لئے) ایک دوسرے پر سبقت کی کوشش کی، سب سے پہلے اندر داخل ہونے والے عبداللہ رضی اللہ عنہ تھے، انہوں نے بلال رضی اللہ عنہ کو دروازے پر کھڑا پایا اور ان سے پوچھا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے

نماز کہاں پڑھی ہے؟ انہوں نے اس جگہ کی طرف اشارہ کیا، جہاں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی تھی۔ عبداللہ رضی اللہ نے بیان کیا کہ یہ پوچھنا مجھے یاد نہیں رہا تھا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کتنی رکعتیں پڑھی تھیں۔

باب ۱۷۱۔ مَنْ اَخَذَ بِالرِّكَابِ وَنَحْوِهٖ ؛

۱۷۱۔ جس نے رکاب یا اسی جیسی کوئی چیز پکڑی ؛

۲۴۱۔ حَدَّثَنِیْ اِسْحٰقُ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ سُلَامٰى مِنَ النَّاسِ عَلَيْهِ صَدَقَةٌ كُلَّ يَوْمٍ تَطْلُعُ فِيْهِ الشَّمْسُ يَعْدِلُ بَيْنَ الْاِثْنَيْنِ صَدَقَةٌ وَيُعِيْنُ الرَّجُلَ عَلٰى دَابَّتِهٖ فَيَحْمِلُ عَلَيْهَا اَوْ يَرْفَعُ عَلَيْهَا مَتَاعَهٗ صَدَقَةٌ وَالْكَلِمَةُ الطَّيِّبَةُ صَدَقَةٌ وَكُلُّ خَطْوَةٍ يَخْطُوْهَا اِلَى الصَّلٰوةِ صَدَقَةٌ وَيُمِيْطُ الْاَذٰى عَنِ الطَّرِيْقِ صَدَقَةٌ ؛

۲۴۱۔ ہم سے اسحاق نے حدیث بیان کی، انہیں عبدالرزاق نے خبر دی انہیں معمر نے خبر دی، انہیں ہمام نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، انسان کے ایک ایک جوڑ پر صدقہ واجب ہے، ہر دن جس میں سورج طلوع ہوتا ہے، پھر اگر دو انسانوں کے درمیان انصاف کرتا ہے تو یہ بھی صدقہ ہے، کسی کو سواری کے معاملے میں اگر مدد پہنچاتا ہے، اس طرح کہ اس پر اسے سوار کرا دیتا ہے یا اس کا سامان اس پر رکھ دیتا ہے، تو یہ بھی صدقہ ہے، ہر قدم جو نماز کے لئے اٹھتا ہے صدقہ ہے اور اگر کوئی راستے سے کسی تکلیف دہ چیز کو ہٹا دیتا ہے تو یہ بھی صدقہ ہے۔

باب ۱۷۲۔ اَلسَّفَرِ بِالْمَصَاحِفِ اِلٰى اَرْضِ الْعَدُوِّ، وَكَذٰلِكَ يُرْوٰى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ بِشْرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَابَعَهُ ابْنُ اِسْحَاقَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَدْ سَافَرَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابُهٗ فِیْ اَرْضِ الْعَدُوِّ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ الْقُرْاٰنَ ؛

۱۷۲۔ دشمن کے ملک میں قرآن مجید لے کر سفر کرنا۔ محمد بن بشر اس طرح روایت کرتے ہیں، وہ عبیداللہ سے روایت کرتے تھے، وہ نافع سے، وہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے۔ خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کے ساتھ دشمن (کفار) کے علاقے میں سفر کرتے تھے، حالانکہ یہ سب حضرات قرآن مجید کے عالم تھے۔

۲۴۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى اَنْ يُّسَافَرَ بِالْقُرْاٰنِ اِلٰى اَرْضِ الْعَدُوِّ ؛

۲۴۲۔ ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی ان سے مالک نے ان سے نافع نے اور ان سے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دشمن کے علاقے (دارالکفر) میں قرآن مجید لے کر جانے سے منع کیا تھا۔[1]

باب ۱۷۳۔ اَلتَّكْبِيْرِ عِنْدَ الْحَرْبِ ؛

۱۷۳۔ جنگ کے وقت اللہ اکبر کہنا۔

[1] دشمن کے علاقوں میں قرآن مجید لے کر جانے سے اس لئے ممانعت آئی ہے، تاکہ اس کی بے حرمتی نہ ہو، کیونکہ جنگ وغیرہ کے مواقع پر ممکن ہے قرآن مجید ان کے ہاتھ لگ جائے اور اس کی وہ توہین کریں۔ ظاہر ہے کہ اس کے سوا اور کیا وجہ ہو سکتی ہے۔

۲۴۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ ايوب عن محمد عَنْ انس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ صَبَّحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْبَرَ وَقَدْ خَرَجُوا بِالْمَسَاحِي عَلَى أَعْنَاقِهِمْ فَلَمَّا رَأَوْهُ قَالُوا هٰذَا محمدٌ وَالْخَمِيسُ مُحَمَّدٌ وَالْخَمِيسُ مُحَمَّدٌ وَالْخَمِيسُ فَلَجَأُوا إِلَى الْحِصْنِ فَرَفَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ وَقَالَ اللّٰهُ أَكْبَرُ خَرِبَتْ خَيْبَرُ إِنَّا إِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ فَسَاءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِينَ وَأَصَبْنَا حُمُرًا فَطَبَخْنَاهَا فَنَادَى مُنَادِي النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ يَنْهَيَانِكُمْ عَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ فَأُكْفِئَتِ الْقُدُورُ بِمَا فِيهَا تَابَعَهُ عَلِيٌّ عَنْ سُفْيَانَ رَفَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ:

۲۴۳۔ ہم سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے ان سے محمد نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ صبح ہوئی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم خیبر میں تھے اتنے میں وہاں کے باشندے (یہودی) پھاوڑے اپنی گردنوں پر لئے ہوئے نکلے، جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو (یعنی آپ کے لشکر کو) دیکھا تو چلا اٹھے کہ یہ محمد لشکر کے ساتھ آگئے، محمد لشکر کے ساتھ محمد لشکر کے ساتھ (صلی اللہ علیہ وسلم) چنانچہ سب قلعہ میں پناہ گیر ہوگئے، اس وقت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ اٹھائے اور فرمایا، اللہ کی ذات سب سے اعلیٰ وارفع ہے، خیبر تو تباہ ہوا کہ جب کسی قوم کے میدان میں ہم اتر آتے ہیں تو ڈرائے ہوئے (خدا کے عذاب سے) لوگوں کی صبح بری ہو جاتی ہے، انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم نے گدھے ذبح کرکے انہیں پکانا شروع کر دیا تھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے منادی نے یہ اعلان کیا کہ اللہ اور اس کے رسول تمہیں گدھے کے گوشت سے منع کرتے ہیں،" چنانچہ ہانڈیوں میں جو کچھ تھا، سب الٹ دیا گیا، اس روایت کی متابعت علی نے سفیان کے واسطہ سے کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ اٹھائے تھے۔

بَاب ۱۷۴۔ مَا يُكْرَهُ مِنْ رَفْعِ الصَّوْتِ فِي التَّكْبِيرِ:

۱۷۴۔ اللہ اکبر کہنے کیلئے آواز کو بلند کرنیکی کراہت[1]!

۲۴۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكُنَّا إِذَا أَشْرَفْنَا عَلَى وَادٍ هَلَّلْنَا وَكَبَّرْنَا ارْتَفَعَتْ أَصْوَاتُنَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ ارْبَعُوا عَلَى أَنْفُسِكُمْ فَإِنَّكُمْ لَا تَدْعُونَ أَصَمَّ وَلَا غَائِبًا إِنَّهُ مَعَكُمْ إِنَّهُ سَمِيعٌ قَرِيبٌ تَبَارَكَ اسْمُهُ وَتَعَالَى جَدُّهُ:

۲۴۴۔ ہم سے محمد بن یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے عاصم نے، ان سے ابوعثمان نے، ان سے ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے اور جب بھی کسی وادی میں اترتے تو لا الٰہ الا اللہ اور اللہ اکبر کہتے اور ہماری آواز بلند ہو جاتی۔ اس لئے حضور اکرم نے فرمایا، اے لوگو! اپنی جانوں پر رحم کھاؤ، کیونکہ تم کسی بہرے یا غائب کو نہیں پکار رہے ہو، وہ تو تمہارے ساتھ ہی ہے، بے شک وہ سننے والا اور تم سے بہت قریب ہے، مبارک ہے اس کا نام اور بڑی ہے اس کی عظمت۔

بَاب ۱۷۵۔ التَّسْبِيحُ إِذَا هَبَطَ وَادِيًا:

۱۷۵۔ کسی وادی میں اترتے وقت سبحان اللہ کہنا۔

[1] خصوصاً جب جہاد، جنگ کا موقعہ بھی نہ ہو، اس عنوان کے تحت جو حدیث ہے اس میں بصراحت اس کی مخالفت بھی نہیں ہے، البتہ ایک مناسب طریقہ کی نشان دہی کی گئی ہے، یعنی جب خدا حاضر اور ناظر ہے تو اسے پکارنے میں چیخنے اور چلانے کے کیا معنی! وقار اور آہستگی کے ساتھ اسے پکاریئے۔ اور اس سے دعا کیجئے۔

۲۴۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ حُصَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كُنَّا إِذَا صَعِدْنَا كَبَّرْنَا وَإِذَا نَزَلْنَا سَبَّحْنَا ؛

۲۴۵۔ ہم سے محمد بن یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے حصین بن عبدالرحمٰن نے، ان سے سالم بن ابی الجعد نے اور ان سے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کی کہ جب ہم (کسی بلندی پر) چڑھتے تو اللہ اکبر کہتے تھے اور جب (کسی نشیب میں) اترتے تھے تو سبحان اللہ کہتے تھے۔

باب ۱۷۶۔ اَلتَّكْبِيرُ إِذَا عَلَا شَرَفًا ؛

۱۷۶۔ بلندی پر چڑھتے ہوئے اللہ اکبر کہنا ؛

۲۴۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا إِذَا صَعِدْنَا كَبَّرْنَا وَإِذَا تَصَوَّبْنَا سَبَّحْنَا ؛

۲۴۶۔ ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ابی عدی نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے، ان سے حصین نے، ان سے سالم نے اور ان سے جابر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب ہم اوپر چڑھتے تو اللہ اکبر کہتے اور نشیب میں اترتے تو سبحان اللہ کہتے۔

۲۴۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَفَلَ مِنَ الْحَجِّ أَوِ الْعُمْرَةِ وَلَا أَعْلَمُهُ إِلَّا قَالَ الْغَزْوِ يَقُولُ كُلَّمَا أَوْفَى عَلَى ثَنِيَّةٍ أَوْ فَدْفَدٍ كَبَّرَ ثَلٰثًا ثُمَّ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ آيِبُونَ تَائِبُونَ عَابِدُونَ سَاجِدُونَ لِرَبِّنَا حَامِدُونَ صَدَقَ اللّٰهُ وَعْدَهُ وَنَصَرَ عَبْدَهُ وَهَزَمَ الْأَحْزَابَ وَحْدَهُ قَالَ صَالِحٌ فَقُلْتُ لَهُ أَلَمْ يَقُلْ عَبْدُ اللّٰهِ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ قَالَ لَا ؛

۲۴۷۔ ہم سے عبداللہ نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے عبدالعزیز بن ابی سلمہ نے حدیث بیان کی، ان سے صالح ابن کیسان نے، ان سے سالم بن عبداللہ نے اور ان سے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم حج یا عمرہ سے واپس ہوتے، جہاں تک مجھے یاد ہے آپ نے غزوے کا بھی ذکر کیا تھا، تو جب بھی آپ کسی بلندی پر چڑھتے یا (نشیب سے) چٹیل میدان میں آتے تو تین مرتبہ اللہ اکبر کہتے پھر فرماتے اللہ کے سوا اور کوئی معبود نہیں، وہ ایک ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، ملک اسی کا ہے اور تمام تعریفیں اسی کے لئے ہیں اور وہ ہر کام پر قدرت رکھتا ہے، ہم واپس ہو رہے ہیں، توبہ کرتے ہوئے، عبادت کرتے ہوئے، اپنے رب کی بارگاہ میں سجدہ ریز اور اس کی حمد پڑھتے ہوئے اللہ نے اپنا وعدہ سچ کر دکھایا، اپنے بندے کی مدد کی اور تنہا (کفار کی) تمام جماعتوں کو شکست دی (غزوہ خندق کے موقعہ پر) صالح نے بیان کیا کہ میں نے سالم بن عبداللہ سے پوچھا، کیا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے انشاء اللہ نہیں کہا تھا تو انہوں نے بتایا کہ نہیں۔

باب ۱۷۷۔ يُكْتَبُ لِلْمُسَافِرِ مِثْلُ مَا كَانَ يَعْمَلُ فِي الْإِقَامَةِ ؛

۱۷۷۔ (سفر کی حالت میں) مسافر کی وہ سب عبادتیں لکھی جاتی ہیں، جو اقامت کے وقت کیا کرتا تھا۔

۲۴۸۔ حَدَّثَنَا مَطَرُ بْنُ الْفَضْلِ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا الْعَوَّامُ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ أَبُو إِسْمَاعِيلَ السَّكْسَكِيُّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا بُرْدَةَ

۲۴۸۔ ہم سے مطر بن فضل نے حدیث بیان کی، ان سے یزید بن ہارون نے حدیث بیان کی، ان سے عوام نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم ابو اسماعیل سکسکی نے حدیث بیان کی کہا کہ میں نے ابو بردہ سے سنا

وَاصْطَحَبَ هُوَ وَيَزِيدُ بْنُ أَبِي كَبْشَةَ فِي سَفَرٍ فَكَانَ يَزِيدُ يَصُومُ فِي السَّفَرِ فَقَالَ لَهُ أَبُو بُرْدَةَ سَمِعْتُ أَبَا مُوسَى مِرَارًا يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا مَرِضَ الْعَبْدُ أَوْ سَافَرَ كُتِبَ لَهُ مِثْلُ مَا كَانَ يَعْمَلُ مُقِيمًا صَحِيحًا۔

باب ۱۷۸ السَّيْرُ وَحْدَهُ ۔

۲۴۹۔ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يَقُولُ نَدَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ فَانْتَدَبَ الزُّبَيْرُ ثُمَّ نَدَبَهُمْ فَانْتَدَبَ الزُّبَيْرُ ثُمَّ نَدَبَهُمْ فَانْتَدَبَ الزُّبَيْرُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ حَوَارِيًّا وَحَوَارِيَّ الزُّبَيْرُ قَالَ سُفْيَانُ الْحَوَارِيُّ النَّاصِرُ۔

۲۵۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ يَعْلَمُ النَّاسُ مَا فِي الْوَحْدَةِ مَا أَعْلَمُ مَا سَارَ رَاكِبٌ بِلَيْلٍ وَحْدَهُ۔

۲۵۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ يَعْلَمُ النَّاسُ مَا فِي الْوَحْدَةِ مَا أَعْلَمُ مَا سَارَ رَاكِبٌ بِلَيْلٍ وَحْدَهُ

وہ اور یزید بن ابی کبشہ ایک سفر میں ساتھ تھے اور یزید سفر کی حالت میں بھی روزے رکھا کرتے تھے، ابوبردہ نے کہا کہ میں نے ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے کئی بار سنا، وہ کہا کرتے تھے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب بندہ بیمار ہوتا ہے یا سفر کرتا ہے تو وہ تمام عبادات لکھی جاتی ہیں جنہیں اقامت وصحت کے وقت وہ کیا کرتا تھا۔[1]

۱۷۸۔ تنہا سفر۔

۲۴۹۔ ہم سے حمیدی نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن منکدر نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ بیان کرتے تھے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے (ایک مہم پر جانے کے لئے) خندق کے غزوہ کے موقعہ پر صحابہ کو پکارا تو زبیر رضی اللہ عنہ نے اس کے لئے اپنی خدمات پیش کیں پھر آپ نے صحابہ کو پکارا اور اس مرتبہ بھی زبیر رضی اللہ عنہ نے اپنے کو پیش کیا، آپ نے پھر پکارا تو زبیر رضی اللہ عنہ نے ہی اپنے کو پیش کیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آخر فرمایا کہ ہر نبی کے حواری ہوتے ہیں اور میرے حواری زبیر ہیں، سفیان نے کہا کہ حواری کے معنی معاون کے ہیں۔

۲۵۰۔ ہم سے ابوالعالیہ نے حدیث بیان کی ان سے عاصم بن محمد نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے میرے والد نے حدیث بیان کی اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جتنا میں جانتا ہوں اگر دوسروں کو بھی تنہا (سفر کرنے کی مضرتوں کا) اتنا علم ہوتا تو کوئی سوار بھی رات میں تنہا سفر نہ کرتا۔

۲۵۱۔ ہم سے ابونعیم نے حدیث بیان کی، ان سے عاصم بن محمد بن زید بن عبداللہ بن عمر نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جتنا میں جانتا ہوں اگر لوگوں کو بھی تنہا سفر کے متعلق اتنا علم ہوتا تو کوئی سوار رات میں تنہا سفر نہ کرتا۔

---

[1] یعنی سفر بھی ایک عذر ہے اور بیماری بھی۔ دونوں صورتوں میں آدمی بڑی حد تک مجبور ہو جاتا ہے۔ اس لئے شریعت نے اس کا لحاظ کیا ہے اور ان دونوں مجبوریوں پر رعایات دی ہیں۔ بہت سی دوسری رعایتوں کے ساتھ ایک سب سے بڑی خوش خبری یہ ہے کہ جن عبادات کا مسافر یا مریض عادی تھا اور سفر یا مرض کی وجہ سے انہیں چھوڑنے پر مجبور ہوا تو اللہ تعالیٰ چھوڑنے کے باوجود اس کا ثواب اس کے نامۂ اعمال میں لکھتا رہتا ہے۔

باب ۱۷۹۔ اَلسُّرْعَةُ فِي السَّيْرِ، قَالَ اَبُوْحُمَيْدٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّي مُتَعَجِّلٌ اِلَى الْمَدِيْنَةِ فَمَنْ اَرَادَ اَنْ يَتَعَجَّلَ مَعِي فَلْيَتَعَجَّلْ

۱۷۹۔ سفر میں تیز چلنا، ابوحمید نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "میں مدینہ جلدی پہنچنا چاہتا ہوں اس لئے اگر کوئی شخص میرے ساتھ تیز چلنا چاہے تو چلے"

۲۵۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ هِشَامٍ قَالَ اَخْبَرَنِي اَبِي قَالَ سُئِلَ اُسَامَةُ ابْنُ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا كَانَ يَحْيٰى يَقُوْلُ وَاَنَا اَسْمَعُ فَسَقَطَ عَنِّي عَنْ مَسِيْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ قَالَ فَكَانَ يَسِيْرُ الْعَنَقَ فَاِذَا وَجَدَ فَجْوَةً نَصَّ وَالنَّصُّ فَوْقَ الْعَنَقِ ؕ

۲۵۲۔ ہم سے محمد بن مثنیٰ نے حدیث بیان کی ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے بیان کیا، انہیں ان کے والد نے خبر دی انہوں نے بیان کیا کہ اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حجۃ الوداع کے سفر کی رفتار کے متعلق پوچھا گیا (امام بخاریؒ بیان کرتے ہیں کہ ابن المثنیٰ نے کہا) یحییٰ (القطان راوی حدیث) بیان کرتے ہیں (ہشام کے والد، عروہ بن زبیر کے واسطہ سے کہ جب اسامہ رضی اللہ عنہ سے مذکورہ سوال کیا گیا تھا۔) تو میں سن رہا تھا لیکن نے کہا کہ) پھر یہ لفظ (یعنی سن رہا تھا) بیان کرنے سے رہ گیا (اور بعد میں جب یاد آیا تو پھر اس کا بھی ذکر کیا) تو اسامہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اوسط چال چلتے تھے، لیکن جب کوئی کشادہ جگہ آتی تو آپؐ اپنی رفتار تیز کر دیتے تھے۔ تیز رفتاری کے لئے لفظ) نص، اوسط چال (عنق) سے تیز چلنے کے لئے آتا ہے۔

۲۵۳۔ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِي مَرْيَمَ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ اَخْبَرَنِي زَيْدٌ هُوَ ابْنُ اَسْلَمَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كُنْتُ مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا بِطَرِيْقِ مَكَّةَ فَبَلَغَهُ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ اَبِي عُبَيْدٍ شِدَّةُ وَجَعٍ فَاَسْرَعَ السَّيْرَ حَتّٰى اِذَا كَانَ بَعْدَ غُرُوْبِ الشَّفَقِ ثُمَّ نَزَلَ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ وَالْعَتَمَةَ يَجْمَعُ بَيْنَهُمَا وَقَالَ اِنِّي رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا جَدَّ بِهِ السَّيْرُ اَخَّرَ الْمَغْرِبَ وَجَمَعَ بَيْنَهُمَا ؕ

۲۵۳۔ ہم سے سعید بن ابی مریم نے حدیث بیان کی، انہیں محمد بن جعفر نے خبر دی، کہا کہ مجھے زید نے خبر دی جو اسلم کے صاحبزادے تھے، ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ مکہ کے راستے میں تھا، اتنے میں صفیہ بنت عبید رضی اللہ عنہا (آپ کی بیوی) کے متعلق شدید کرب و بے چینی کی اطلاع ملی (مریضہ تھیں) چنانچہ آپ نے تیز چلنا شروع کر دیا اور جب (سورج غروب ہونے کے بعد) شفق کے غروب ہونے کا وقت قریب ہوا تو آپ اترے اور مغرب اور عشا کی نماز پڑھی، دونوں نمازیں آپ نے ایک ساتھ پڑھی تھیں، پھر فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ جب آپ تیزی کے ساتھ سفر طے کرنا چاہتے تو مغرب تاخیر کے ساتھ پڑھتے اور دونوں (عشا و مغرب) ایک ساتھ ادا کرتے۔

۲۵۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ سُمَيٍّ مَوْلٰى اَبِي صَالِحٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلسَّفَرُ قِطْعَةٌ مِّنَ الْعَذَابِ يَمْنَعُ اَحَدَكُمْ نَوْمَهُ وَطَعَامَهُ

۲۵۴۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انہیں مالک نے خبر دی، انہیں ابوبکر کے مولیٰ سمی نے انہیں ابوصالح نے اور انہیں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، سفر بھی ایک عذاب سے کم نہیں، آدمی کی نیند، کھانے، پینے، سب میں خلل انداز ہوتا ہے، اس لئے جب مسافر اپنی ضروریات پوری کر لے تو اسے

وَشَرَابَهُ فَإِذَا قَضَى أَحَدُكُمْ نَهْمَتَهُ فَلْيُعَجِّلْ إِلَى أَهْلِهِ ؎

گھر جلدی واپس آ جانا چاہیئے۔

باب ۱۸۰۔ إِذَا حَمَلَ عَلَى فَرَسٍ فَرَآهَا تُبَاعُ ؎

۱۸۰۔ ایک گھوڑا کسی کو سواری کے لئے دے دیا، پھر دیکھا کہ وہی گھوڑا فروخت ہو رہا ہے۔

۲۵۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ حَمَلَ عَلَى فَرَسٍ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فَوَجَدَهُ يُبَاعُ فَأَرَادَ أَنْ يَبْتَاعَهُ فَسَأَلَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا تَبْتَعْهُ وَلَا تَعُدْ فِي صَدَقَتِكَ ؎

۲۵۵۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انہیں مالک نے خبر دی، انہیں نافع نے اور انہیں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ایک گھوڑا، اللہ کے راستے میں سواری کے لئے دے دیا تھا، پھر آپ نے دیکھا کہ وہی گھوڑا فروخت ہو رہا ہے، آپ نے چاہا کہ اسے خرید لیں، لیکن جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت چاہی تو آپ نے فرمایا کہ اب تم اسے نہ خریدو، اپنے صدقہ کو واپس نہ لو۔

۲۵۶۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُولُ حَمَلْتُ عَلَى فَرَسٍ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فَابْتَاعَهُ أَوْ فَأَضَاعَهُ الَّذِي كَانَ عِنْدَهُ فَأَرَدْتُ أَنْ أَشْتَرِيَهُ، وَظَنَنْتُ أَنَّهُ بَائِعُهُ بِرُخْصٍ فَسَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا تَشْتَرِهِ وَإِنْ بِدِرْهَمٍ فَإِنَّ الْعَائِدَ فِي هِبَتِهِ كَالْكَلْبِ، يَعُودُ فِي قَيْئِهِ ؎

۲۵۶۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے زید بن اسلم نے، ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ میں نے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے سنا آپ فرما رہے تھے کہ اللہ کے راستے میں میں نے ایک گھوڑا سواری کے لئے دیا، جس کو دیا تھا، وہ اس کو بیچنے لگا، یا (آپ نے یہ فرمایا تھا) کہ اس نے اسے بالکل برباد کر دیا، اس لئے میرا ارادہ ہوا کہ میں اسے خرید لوں مجھے یہ خیال تھا کہ وہ شخص سستے داموں پر اسے بیچ دے گا، میں نے اس کے متعلق نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے جب پوچھا تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ اگر وہ گھوڑا تمہیں ایک درہم میں مل جائے تو پھر بھی نہ خریدنا، کیونکہ اپنے ہبہ کو واپس لینے والا اس کتے کی طرح ہے جو اپنی قے ہی چاٹ جاتا ہے۔ (اس حدیث پر نوٹ گزر چکا ہے)

باب ۱۸۱۔ الْجِهَادُ بِإِذْنِ الْأَبَوَيْنِ ؎

۱۸۱۔ جہاد میں شرکت، والدین کی اجازت کے بعد ؎

۲۵۷۔ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا حَبِيبُ بْنُ أَبِي ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الْعَبَّاسِ الشَّاعِرَ وَكَانَ لَا يُتَّهَمُ فِي حَدِيثِهِ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُولُ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَأْذَنَهُ فِي الْجِهَادِ فَقَالَ أَحَيٌّ وَالِدَاكَ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَفِيهِمَا فَجَاهِدْ ؎

۲۵۷۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی ان سے حبیب بن ابی ثابت نے حدیث بیان کی کہ میں نے ابو العباس، شاعر سے سنا۔ ابو العباس (شاعر ہونے کے ساتھ) روایتِ حدیث میں بھی ثقہ اور قابلِ اعتماد تھے، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے سنا آپ بیان کرتے تھے کہ ایک صاحب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ سے جہاد میں شرکت کی اجازت چاہی، آپ نے ان سے دریافت فرمایا، کیا تمہارے والدین زندہ ہیں؟ انہوں نے کہا جی ہاں، آپ نے

فرمایا کہ پھر انہیں کو خوش رکھنے کی کوشش کرو۔

باب ۱۸۲۔ مَا قِيلَ فِي الْجَرَسِ وَنَحْوِهِ فِي أَعْنَاقِ الْإِبِلِ ؛

۱۸۲ اونٹوں کی گردن میں گھنٹی وغیرہ سے متعلق روایت۔

۲۵۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنِ يُوسُفَ اخبرنا مالك عن عبد الله بن ابی بکر عن عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ أَنَّ أَبَا بَشِيرٍ الْأَنْصَارِيَّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اخبره انه كَانَ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ أَسْفَارِهِ قَالَ عَبْدُ اللهِ حَسِبْتُ أَنَّهُ قَالَ وَالنَّاسُ فِي مَبِيتِهِمْ فَأَرْسَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَسُولًا أَنْ لَا يَبْقَيَنَّ فِي رَقَبَةِ بَعِيرٍ قِلَادَةٌ مِنْ وَتَرٍ أَوْ قِلَادَةٌ إِلَّا قُطِعَتْ ؛

۲۵۸۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انہیں مالک نے خبر دی، انہیں عبداللہ بن ابی بکر نے، انہیں عباد بن تمیم نے اور انہیں ابوبشیر انصاری رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ وہ ایک سفر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے، عبداللہ (بن ابی بکر بن حزم، راوی حدیث) نے کہا کہ میرا خیال ہے، انہوں نے بیان کیا کہ لوگ اپنی خواب گاہوں میں تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ایک قاصد بھیجا، یہ اعلان کرنے کے لئے کہ جس شخص کے اونٹ کی گردن میں تانت کا قلادہ ہو یا کسی قسم کا بھی قلادہ ہو، وہ اسے کاٹ دے۔

باب ۱۸۳۔ مَنِ اكْتُتِبَ فِي جَيْشٍ فَخَرَجَتِ امْرَأَتُهُ حَاجَّةً أَوْ كَانَ لَهُ عُذْرٌ هَلْ يُؤْذَنُ لَهُ ؛

۱۸۳ کسی نے فوج میں اپنا نام لکھوا لیا، پھر اس کی بیوی حج کے لئے جانے لگی، یا اور کوئی عذر پیش آگیا تو کیا اسے (اپنی بیوی کے ساتھ حج کے لئے جانے کی) اجازت دے دی جائے گی۔؟

۲۵۹۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عمرو عن أَبِي معبد عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَخْلُوَنَّ رَجُلٌ بِامْرَأَةٍ وَلَا تُسَافِرَنَّ امْرَأَةٌ إِلَّا وَمَعَهَا مَحْرَمٌ فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ اكْتُتِبْتُ فِي غَزْوَةِ كَذَا وَكَذَا وَخَرَجَتِ امْرَأَتِي حَاجَّةً قَالَ اذْهَبْ فَحُجَّ مَعَ امْرَأَتِكَ ؛

۲۵۹۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو نے ان سے ابومعبد اور ان سے، ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا کہ کوئی مرد، کسی (غیر محرم) عورت کے ساتھ تنہائی میں نہ بیٹھے، کوئی عورت اس وقت تک سفر نہ کرے، جب تک اس کے ساتھ کوئی محرم نہ ہو، اتنے میں ایک صحابی کھڑے ہوئے اور عرض کیا، یا رسول اللہ! میں نے فلاں غزوے میں اپنا نام لکھوا دیا تھا، اور ادھر میری بیوی حج کے لئے جا رہی ہیں؟ حضور اکرم نے فرمایا کہ پھر تم بھی جاؤ اور اپنی بیوی کو حج کرا لاؤ۔

باب ۱۸۴۔ الْجَاسُوسِ وَقَوْلِ اللهِ تَعَالَى لَا تَتَّخِذُوا عَدُوِّي وَعَدُوَّكُمْ أَوْلِيَاءَ۔ التَّجَسُّسُ۔ التَّبَحُّثُ ؛

۱۸۴۔ "جاسوس" اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ "میرے اور اپنے دشمنوں کو دوست نہ بناؤ"، تجسس کے معنی تلاش وتفتیش کے ہیں۔

۲۶۰۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا

۲۶۰۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے

۲۶۰ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ سَمِعْتُهُ مِنْهُ مَرَّتَيْنِ قَالَ أَخْبَرَنِي حَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ أَبِي رَافِعٍ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ بَعَثَنِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا وَالزُّبَيْرَ وَالْمِقْدَادَ بْنَ الْأَسْوَدِ قَالَ انْطَلِقُوا حَتَّى تَأْتُوا رَوْضَةَ خَاخٍ فَإِنَّ بِهَا ظَعِينَةً وَمَعَهَا كِتَابٌ فَخُذُوهُ مِنْهَا فَانْطَلَقْنَا تَعَادَى بِنَا خَيْلُنَا حَتَّى انْتَهَيْنَا إِلَى الرَّوْضَةِ فَإِذَا نَحْنُ بِالظَّعِينَةِ فَقُلْنَا أَخْرِجِي الْكِتَابَ فَقَالَتْ مَا مَعِي مِنْ كِتَابٍ فَقُلْنَا لَتُخْرِجِنَّ الْكِتَابَ أَوْ لَنُلْقِيَنَّ الثِّيَابَ فَأَخْرَجَتْهُ مِنْ عِقَاصِهَا فَأَتَيْنَا بِهِ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا فِيهِ مِنْ حَاطِبِ بْنِ أَبِي بَلْتَعَةَ إِلَى أُنَاسٍ مِنَ الْمُشْرِكِينَ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ يُخْبِرُهُمْ بِبَعْضِ أَمْرِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا حَاطِبُ مَا هَذَا قَالَ يَا رَسُولَ اللهِ لَا تَعْجَلْ عَلَيَّ إِنِّي كُنْتُ امْرَأً مُلْصَقًا فِي قُرَيْشٍ وَلَمْ أَكُنْ مِنْ أَنْفُسِهَا وَكَانَ مَنْ مَعَكَ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ لَهُمْ قَرَابَاتٌ بِمَكَّةَ يَحْمُونَ بِهَا أَهْلِيهِمْ وَأَمْوَالَهُمْ فَأَحْبَبْتُ إِذْ فَاتَنِي ذَلِكَ مِنَ النَّسَبِ فِيهِمْ أَنْ أَتَّخِذَ عِنْدَهُمْ يَدًا يَحْمُونَ بِهَا قَرَابَتِي وَمَا فَعَلْتُ كُفْرًا وَلَا ارْتِدَادًا وَلَا رِضًا بِالْكُفْرِ بَعْدَ الْإِسْلَامِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ صَدَقَكُمْ قَالَ عُمَرُ يَا رَسُولَ اللهِ دَعْنِي أَضْرِبْ عُنُقَ هَذَا الْمُنَافِقِ قَالَ إِنَّهُ قَدْ شَهِدَ بَدْرًا وَمَا يُدْرِيكَ لَعَلَّ اللهَ أَنْ يَكُونَ قَدِ اطَّلَعَ عَلَى أَهْلِ بَدْرٍ فَقَالَ اعْمَلُوا مَا شِئْتُمْ فَقَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ قَالَ سُفْيَانُ وَأَيُّ إِسْنَادٍ هَذَا۔

۲۶۰ - ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو بن دینار نے حدیث بیان کی، سفیان نے یہ حدیث عمرو بن دینار سے دو مرتبہ سنی تھی، انہوں نے بیان کیا تھا کہ مجھے محمد نے خبر دی، کہا کہ مجھے عبیداللہ بن ابی رافع نے خبر دی، کہا کہ میں نے علی رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ بیان کرتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے، زبیر اور مقداد بن اسود رضی اللہ عنہم کو ایک مہم پر بھیجا آپ نے فرمایا تھا کہ جب تم لوگ روضۂ خاخ (مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کے درمیان ایک مقام کا نام) پر پہنچ جاؤ تو وہاں ہودج میں بیٹھی ہوئی ایک عورت تمہیں ملے گی اور اس کے پاس ایک خط ہوگا، تم لوگ اس سے وہ خط لے لینا، ہم روانہ ہوئے، ہمارے گھوڑے ہمیں منزل بہ منزل تیزی کے ساتھ لئے جا رہے تھے اور آخر ہم روضہ خاخ پر پہنچ گئے اور وہاں واقعی ہودج میں بیٹھی ہوئی ایک عورت موجود تھی (جو مدینہ سے مکہ خط لے کر جا رہی تھی) ہم نے اس سے کہا کہ خط نکالو، اس نے کہا میرے پاس تو کوئی خط نہیں، لیکن جب ہم نے اسے دھمکی دی کہ اگر تم نے خط نہ نکالا تو تمہارے کپڑے ہم خود اتار دیں گے (تلاشی کے لئے) اس پر اس نے خط اپنی گندھی ہوئی چوٹی کے اندر سے نکال دیا اور ہم اسے لے کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے کر حاضر ہوئے اس کا مضمون یہ تھا، حاطب بن ابی بلتعہ کی طرف سے مشرکین مکہ کے چند اشخاص کی طرف، اس میں انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض راز کی اطلاع دی تھی، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا، اے حاطب! یہ کیا واقعہ ہے؟ انہوں نے عرض کیا، یا رسول اللہ! میرے بارے میں عجلت سے کام نہ لیجئے، میری حیثیت (مکہ میں) یہ تھی کہ قریش کے ساتھ میں نے بود و باش اختیار کر لی تھی ان سے رشتہ ناتہ میرا کچھ بھی نہ تھا آپ کے ساتھ جو دوسرے مہاجرین ہیں، ان کی تو قرابتیں مکہ میں ہیں اور مکہ والے اسی وجہ سے (مہاجرین کے اس وقت مکہ میں موجود) عزیزوں کی اور ان کے اموال کی حفاظت و حمایت کریں گے، چونکہ مکہ والوں کے ساتھ میرا کوئی نسبی تعلق نہیں ہے، میں نے چاہا کہ ان پر کوئی احسان کر دوں جس سے متاثر ہو کر وہ میرے بھی عزیزوں، اور ان کے اموال کی حفاظت و حمایت کریں گے۔ میں نے یہ فعل کفر یا ارتداد

کی وجہ سے ہرگز نہیں تھا اور نہ اسلام کے بعد کفر سے خوش ہوکر، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سن کر فرمایا کہ انہوں نے صحیح صحیح بات بتادی ہے۔ عمر رضی اللہ عنہ بولے، یا رسول اللہ! مجھے اجازت دیجئے، میں اس منافق کا گلا کاٹ دوں۔ حضور اکرم نے فرمایا، یہ بدر کی لڑائی میں (مسلمانوں کے ساتھ) لڑے ہیں اور تمہیں معلوم نہیں، اللہ تعالیٰ بدر کے مجاہدین کے احوال (موت تک کے) پہلے ہی سے جانتا تھا اور وہ خود ہی فرما چکا ہے کہ "تم جو چاہو کرو، میں تمہیں معاف کرچکا ہوں" سفیان بن عیینہ نے فرمایا کہ حدیث کی یہ سند بھی کتنی عمدہ ہے۔

باب ۱۸۵۔ الْكِسْوَةِ لِلْأُسَارٰى

۲۶۱۔ حَدَّثَنَا عبد الله بن محمد حَدَّثَنَا ابن عيينة عن عمرو سمع جابر بن عبد الله رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمَ بَدْرٍ أُتِيَ بِأُسَارٰى وَأُتِيَ بِالْعَبَّاسِ وَلَمْ يَكُنْ عَلَيْهِ ثَوْبٌ فَنَظَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهُ قَمِيصًا فَوَجَدُوا قَمِيصَ عَبْدِ اللهِ ابْنِ أُبَيٍّ يَقْدُرُ عَلَيْهِ فَكَسَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِيَّاهُ فَلِذٰلِكَ نَزَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَمِيصَهُ الَّذِي أَلْبَسَهُ قَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ كَانَتْ لَهُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدٌ فَأَحَبَّ أَنْ يُكَافِئَهُ

۱۸۵۔ قیدیوں کے لئے لباس

۲۶۱۔ ہم سے محمد ابن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابن عیینہ نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو نے، انہوں نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے سنا، انہوں نے بیان کیا کہ بدر کی لڑائی کے موقعہ پر قیدی (مشرکین کے) لائے گئے تھے جن میں عباس (رضی اللہ عنہ) بھی تھے۔ ان کے بدن پر کپڑا نہیں تھا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لئے قمیص تلاش کروائی (چونکہ لمبے قد کے تھے، اس لئے عبداللہ بن ابی (منافق) کی قمیص ہی آپ کے بدن پر آسکی اور آں حضور نے انہیں وہ قمیص پہنادی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے (عبداللہ کی موت کے بعد) اسی وجہ سے اپنی قمیص اتار کر اسے پہنائی تھی، ابن عیینہ نے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر جو اس کا احسان تھا، حضور اکرم نے چاہا کہ اسے چکا دیں۔

باب ۱۸۶۔ فَضْلُ مَنْ أَسْلَمَ عَلٰى يَدَيْهِ رَجُلٌ

۲۶۲۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بن عبد الرحمن بن محمد بن عبد الله بن عبد القاري عَنْ أَبِي حَازِمٍ قَالَ أَخْبَرَنِي سَهْلٌ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يعني ابن سعد قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ خَيْبَرَ لَأُعْطِيَنَّ الرَّايَةَ غَدًا رَجُلًا يُفْتَحُ عَلٰى يَدَيْهِ يُحِبُّ اللهَ وَرَسُولَهُ وَيُحِبُّهُ اللهُ وَرَسُولُهُ فَبَاتَ النَّاسُ لَيْلَتَهُمْ أَيُّهُمْ يُعْطٰى فَغَدَوْا كُلُّهُمْ يَرْجُوْهُ فَقَالَ أَيْنَ عَلِيٌّ فَقِيْلَ يَشْتَكِي عَيْنَيْهِ فَبَصَقَ فِي عَيْنَيْهِ وَدَعَا لَهُ فَبَرَأَ كَأَنْ

۱۸۶۔ اس شخص کی فضیلت جس کے ذریعہ کوئی شخص اسلام لایا ہو۔

۲۶۲۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے یعقوب بن عبدالرحمٰن بن محمد بن عبداللہ بن عبدالقاری نے حدیث بیان کی، ان سے ابو حازم نے بیان کیا کہ، انہیں سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے خبر دی بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کی لڑائی کے موقعہ پر فرمایا، کل میں ایسے شخص کے ہاتھ اسلامی علم دوں گا جس کے ہاتھ پر فتح ہوگی، جو اللہ اور اس کے رسول سے محبت رکھتا ہے اور جس سے اللہ اور اس کا رسول محبت رکھتے ہیں، رات بھر سب کے ذہن میں یہی بات چکر کرتی رہی کہ دیکھئے کسے علم ملتا ہے، اور جب صبح ہوئی تو ہر فرد پر امید تھا لیکن آں حضور نے دریافت فرمایا کہ علی کہاں ہیں؟ عرض کیا گیا کہ ان کی آنکھوں میں آشوب ہوگیا ہے، آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا

لَمْ يَكُنْ بِهِ وَجَعٌ فَأَعْطَاهُ فَقَالَ أُقَاتِلُهُمْ حَتَّى يَكُونُوا مِثْلَنَا فَقَالَ انْفُذْ عَلَى رِسْلِكَ حَتَّى تَنْزِلَ بِسَاحَتِهِمْ ثُمَّ ادْعُهُمْ إِلَى الْإِسْلَامِ وَأَخْبِرْهُمْ بِمَا يَجِبُ عَلَيْهِمْ فَوَاللَّهِ لَأَنْ يَهْدِيَ اللَّهُ بِكَ رَجُلًا خَيْرٌ لَكَ مِنْ أَنْ يَكُونَ لَكَ حُمْرُ النَّعَمِ ۔

لعاب دہن ان کی آنکھوں میں لگا دیا اور اس سے انہیں صحت ہوگئی کسی قسم کی تکلیف باقی نہ رہی اور پھر آپ نے انہیں کو علم عطا فرمایا، علی رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں ان لوگوں سے اس وقت تک لڑوں گا جب تک یہ ہمارے جیسے (مسلمان) نہ ہو جائیں۔ آں حضور نے انہیں ہدایت دی کہ یوں ہی چلے جاؤ، جب ان کے میدان میں اترو تو انہیں اسلام کی دعوت دو، اور انہیں بتاؤ کہ (اللہ تعالیٰ کی طرف سے) ان پر کیا امور واجب ہیں، خدا گواہ ہے کہ اگر تمہارے ذریعہ ایک شخص بھی مسلمان ہوجائے تو یہ تمہارے لئے سرخ اونٹوں سے بہتر ہے۔

بابُ ۱۸۷ ۔ الْأُسَارَى فِي السَّلَاسِلِ ۔

۱۸۷ ۔ قیدی زنجیروں میں ۔

۲۶۳ ۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَجِبَ اللَّهُ مِنْ قَوْمٍ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ فِي السَّلَاسِلِ ۔

۲۶۳ ۔ ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی ان سے غندر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی ان سے محمد بن زیاد نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایسے لوگوں پر اللہ کو تعجب ہوگا، جو جنت میں داخل ہوں گے (حالانکہ دنیا میں اپنے کفر کی وجہ سے) وہ بیڑیوں میں تھے (لیکن بعد میں اسلام لائے اور اسی سلئے جنت میں داخل ہوئے)

بابُ ۱۸۸ ۔ فَضْلُ مَنْ أَسْلَمَ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابَيْنِ ۔

۱۸۸ ۔ اہل کتاب کے کسی فرد کے اسلام لانے کی فضیلت ۔

۲۶۴ ۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ حَيٍّ أَبُو حَسَنٍ قَالَ سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ يَقُولُ حَدَّثَنِي أَبُو بُرْدَةَ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَاهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثَةٌ يُؤْتَوْنَ أَجْرَهُمْ مَرَّتَيْنِ الرَّجُلُ تَكُونُ لَهُ الْأَمَةُ فَيُعَلِّمُهَا فَيُحْسِنُ تَعْلِيمَهَا وَيُؤَدِّبُهَا فَيُحْسِنُ أَدَبَهَا ثُمَّ يُعْتِقُهَا فَيَتَزَوَّجُهَا فَلَهُ أَجْرَانِ ۔ وَمُؤْمِنُ أَهْلِ الْكِتَابِ الَّذِي كَانَ مُؤْمِنًا ثُمَّ آمَنَ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَهُ أَجْرَانِ وَالْعَبْدُ الَّذِي يُؤَدِّي حَقَّ اللَّهِ وَيَنْصَحُ لِسَيِّدِهِ ثُمَّ قَالَ الشَّعْبِيُّ وَأَعْطَيْتُكَهَا بِغَيْرِ شَيْءٍ وَقَدْ كَانَ الرَّجُلُ يَرْحَلُ فِي أَهْوَنَ مِنْهَا إِلَى الْمَدِينَةِ ۔

۲۶۴ ۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی ان سے سفیان بن عیینہ نے حدیث بیان کی، ان سے صالح بن حی ابوحسن نے حدیث بیان کی کہا کہ میں نے شعبی سے سنا۔ وہ بیان کرتے تھے کہ مجھ سے ابو بردہ نے حدیث بیان کی، انہوں نے اپنے والد (ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ) سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تین طرح کے اشخاص ایسے ہیں جنہیں دہرا اجر ملتا ہے، وہ شخص جس کی کوئی باندی ہو، وہ اسے تعلیم دے اور تعلیم دینے میں اچھا طرز عمل اختیار کرے، اسے ادب سکھائے اور اس میں اچھے طرز عمل کا مظاہرہ کرے، پھر اسے آزاد کرکے اس سے شادی کرلے تو اسے دہرا اجر ملتا ہے۔ وہ مومن جو اہل کتاب میں سے ہو کہ پہلے ہی ایمان لائے ہوئے تھا (اپنے نبی پر) اور پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لایا تو اسے بھی دہرا اجر ملے گا، اور وہ غلام جو اللہ تعالیٰ کے حقوق کی بھی ادائیگی کرتا ہے، اور اپنے آقا کے ساتھ بھی، خیر خواہانہ جذبہ رکھتا ہے، اس کے بعد شعبی (راوی حدیث) نے فرمایا کہ میں

نے تمہیں یہ حدیث بلاکسی محنت و مشقت کے دے دی، ایک زمانہ وہ بھی تھا جب اس سے کم حدیث کے لئے مدینہ منورہ کا سفر کرنا پڑتا تھا۔

باب ۱۸۹۔ اَهْلُ الدَّارِ يُبَيَّتُونَ فَيُصَابُ الْوِلْدَانُ وَالذَّرَارِيُّ بَيَاتًا لَيْلًا لَنُبَيِّتَنَّهُ لَيْلًا يُبَيِّتُ لَيْلًا

۱۸۹۔ دارالحرب پر رات کے وقت حملہ ہوا اور بچے اور عورتیں بھی (غیرارادی طور پر) زخمی ہوگئیں۔[1] (قرآن مجید کی آیت میں) بیاتاً سے مراد رات کا وقت ہے (دوسری آیت میں لنبیتنہ (سے بھی) رات کے وقت (اچانک حملہ کرنا مراد ہے (تیسری آیت میں یُبَیِّتُ سے مراد بھی رات کا وقت ہی ہے۔

۲۶۵۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ الصَّعْبِ بْنِ جَثَّامَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ مَرَّ بِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْأَبْوَاءِ أَوْ بِوَدَّانَ وَسُئِلَ عَنْ أَهْلِ الدَّارِ يُبَيَّتُونَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ فَيُصَابُ مِنْ نِسَائِهِمْ وَذَرَارِيِّهِمْ قَالَ هُمْ مِنْهُمْ وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ لَا حِمَى إِلَّا لِلَّهِ وَلِرَسُولِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَنِ الزُّهْرِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ عُبَيْدَ اللهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدَّثَنَا الصَّعْبُ فِي الذَّرَارِيِّ كَانَ عَمْرٌو يحدثنا عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمِعْنَاهُ مِنَ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللهِ

۲۶۵۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی ان سے زہری نے حدیث بیان کی، ان سے عبیداللہ نے، ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے اور ان سے صعب بن جثامہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مقام ابواء یا ودان میں میرے پاس سے گذرے تو آپ سے پوچھا گیا کہ مشرکین کے جس قبیلے پر شب خون مارا جائے گا کیا ان کی عورتوں اور بچوں کو بھی قتل کرنا درست ہوگا؟ آں حضورؐ نے فرمایا کہ وہ بھی انہیں میں سے ہیں اور میں نے آں حضورؐ سے سنا کہ آپ فرما رہے تھے، اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا اور کسی کی حمی نہیں ہے (جس کی حمایت و حفاظت ضروری ہو) (سابقہ سند کے ساتھ) زہری سے روایت ہے کہ انہوں نے عبیداللہ سے سنا، بواسطہ ابن عباس رضی اللہ عنہ اور ان سے صعب رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی اور صرف ذراری (بچوں) کا ذکر کیا (سفیان نے

---

[1] اسلام کا حکم یہ ہے کہ لڑائی میں عورتوں بچوں یا بوڑھوں کو کوئی تکلیف نہ پہنچائی جائے۔ یہاں یہ بتانا چاہتے ہیں کہ اگر رات کے وقت مسلمان ان پر حملہ آور ہوئے تو ظاہر ہے کہ اندھیرے میں، خصوصاً جب کہ دشمن اپنے گھروں میں غافل سو رہا ہوگا، عورتوں بچوں کی تمیز مشکل ہو جائے گی اب اگر یہ قتل ہو جاتے ہیں تو یہ کوئی گناہ نہیں ہوگا، شریعت کا مقصد صرف یہ ہے کہ قصداً اور ارادہ کر کے عورتوں بچوں یا لڑائی وغیرہ سے عاجز بوڑھوں کو لڑائی میں کوئی تکلیف نہ پہنچانی چاہیئے اور نہ انہیں قتل کرنا چاہیئے، لیکن اگر حالات کی مجبوری ہو تو ظاہر ہے کہ اس کے بغیر کوئی چارہ کار نہیں۔ نیت اور دلی ارادہ اس کا ضرور ہونا چاہیئے کہ جہاں تک ممکن ہو سکے (حالات کے پیش نظر) عورتوں اور بچوں کو قتل نہ کیا جائے۔ یعنی ممنوع صرف قصداً اور ارادۃً انہیں قتل کرنا ہے۔ اس کی بہت ہی واضح نظیر یہ ہے کہ مسلمانوں کے مقابلہ میں اگر دارالحرب کے کفار نے اپنے یہاں کے مسلمانوں کو آگے کر دیا، تو ظاہر ہے کہ ایسے موقعہ پر اسلامی فوج پسپائی نہیں اختیار کر سکتی، بلکہ اس کا سب سے پہلا نشانہ کفار کی طرف سے آتے ہوئے وہی مسلمان ہوں گے، خواہ انہیں مجبور کر کے ہی کیوں نہ لایا گیا ہو کیونکہ عین مورچے سے پسپا ہو جانا خود اسلامی سلطنت کے لئے مضر ہے، اب اھون البلیتین کو اختیار کرنا پڑے گا، یہی حال کفار کی عورتوں اور بچوں کے قتل کا بھی ہے۔

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ الصَّعْبِ. قَالَ هُمْ مِنْهُمْ وَلَمْ يَقُلْ كَمَا قَالَ عَمْرٌو وَهُمْ مِنْ آبَائِهِمْ:

بیان کیا کہ) عمرو ہم سے حدیث بیان کرتے تھے ان سے ابن شہاب، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے (سفیان نے بیان کیا کہ پھر) ہم نے خود زہری (ابن شہاب) سے سنی، انہوں نے بیان کیا کہ مجھے عبید اللہ نے خبر دی، انہیں ابن عباس رضی اللہ عنہ نے اور انہیں صعب رضی اللہ عنہ نے کہ حضور اکرمؐ نے فرمایا (مشرکین کی عورتوں اور بچوں کے متعلق کہ) وہ بھی انہیں میں سے ہیں (ہم منہم)۔ (زہری کے واسطہ سے) جس طرح عمرو نے بیان کیا تھا کہ وہ بھی انہیں کے باپ دادوں کی نسل سے ہیں (ہم من آباہم) زہری نے (خود ہم سے) ان الفاظ کے ساتھ نہیں بیان کیا (اگرچہ مفہوم میں کوئی فرق نہیں تھا)

باب ۱۹۰ قَتْلُ الصِّبْيَانِ فِي الْحَرْبِ:

۱۹۰۔ جنگ میں بچوں کا قتل:

۲۶۶۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ امْرَأَةً وُجِدَتْ فِي بَعْضِ مَغَازِي النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقْتُولَةً فَأَنْكَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَتْلَ النِّسَاءِ وَالصِّبْيَانِ:

۲۶۶۔ ہم سے احمد بن یونس نے حدیث بیان کی، انہیں لیث نے خبر دی، انہیں نافع نے اور انہیں عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک غزوہ (غزوہ فتح) میں ایک مقتول عورت پائی گئی، تو آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں اور بچوں کے قتل پر ناگواری کا اظہار فرمایا:

باب ۱۹۱۔ قَتْلُ النِّسَاءِ فِي الْحَرْبِ:

۱۹۱۔ جنگ میں عورتوں کا قتل:

۲۶۷۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي أُسَامَةَ حَدَّثَكُمْ عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ وُجِدَتِ امْرَأَةٌ مَقْتُولَةً فِي بَعْضِ مَغَازِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قَتْلِ النِّسَاءِ وَالصِّبْيَانِ

۲۶۷۔ ہم سے اسحاق بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے ابو اسامہ سے پوچھا کیا عبید اللہ نے آپ سے یہ حدیث بیان کی ہے، کہ ان سے نافع نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہ ایک عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی غزوے میں مقتول پائی گئی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں اور بچوں کے قتل سے منع فرمایا (تو انہوں نے اس کا اقرار کیا۔

باب ۱۹۲۔ لَا يُعَذِّبُ بِعَذَابِ اللَّهِ:

۱۹۲۔ اللہ تعالیٰ کے مخصوص عذاب کی سزا کسی کو نہ دی جائے،

۲۶۸۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ بُكَيْرٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ بَعَثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْثٍ فَقَالَ إِنْ وَجَدْتُمْ فُلَانًا وَفُلَانًا فَأَحْرِقُوهُمَا بِالنَّارِ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ أَرَدْنَا الْخُرُوجَ إِنِّي أَمَرْتُكُمْ أَنْ تُحْرِقُوا فُلَانًا وَفُلَانًا وَإِنَّ

۲۶۸۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی ان سے لیث نے حدیث بیان کی ان سے بکیر نے، ان سے سلیمان بن یسار نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ایک مہم پر روانہ فرمایا اور یہ ہدایت کی کہ اگر تمہیں فلاں اور فلاں مل جائیں تو انہیں آگ میں جلا دینا، پھر جب ہم نے روانگی کا ارادہ کیا تو آں حضورؐ نے فرمایا تھا کہ میں نے تمہیں حکم دیا تھا کہ فلاں اور فلاں کو جلا دینا، لیکن آگ ایک ایسی چیز ہے، جس کی سزا صرف اللہ تعالیٰ ہی دے سکتا ہے، اس لئے اگر وہ تمہیں ملیں تو انہیں قتل کر دینا۔

النَّارَ لَا یُعَذِّبُ بِهَا اِلَّا اللّٰهُ فَاِنْ وَجَدْتُمُوْهُمَا فَقْتُلُوْهُمَا۔

۲۶۹۔ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنْ اَیُّوْبَ عَنْ عِکْرِمَةَ اَنَّ عَلِیًّا رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ حَرَّقَ قَوْمًا فَبَلَغَ ابْنَ عَبَّاسٍ فَقَالَ لَوْ کُنْتُ اَنَا لَمْ اُحَرِّقْهُمْ لِاَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُعَذِّبُوْا بِعَذَابِ اللّٰهِ وَلَقَتَلْتُهُمْ کَمَا قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ بَدَّلَ دِیْنَهُ فَاقْتُلُوْهُ۔

۲۶۹۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی ان سے ایوب نے ان سے عکرمہ نے کہ علی رضی اللہ عنہ نے ایک قوم کو (جو عبداللہ بن سبا کی متبع تھی اور خود علی رضی اللہ عنہ کو اپنا رب کہتی تھی) جلا دیا تھا۔ جب یہ اطلاع ابن عباس رضی اللہ عنہ کو ملی تو آپ نے فرمایا کہ اگر میں ہوتا تو کبھی انہیں نہ جلاتا کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تھا کہ اللہ کے عذاب کی سزا کسی کو نہ دو۔ البتہ انہیں قتل ضرور کرتا، کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے، جو شخص اپنا دین تبدیل کرے (اور اسلام لانے کے بعد کافر ہو جائے) اسے قتل کر دو۔

باب ۱۹۳۔ فَاِمَّا مَنًّا بَعْدُ وَاِمَّا فِدَاءً فِیْهِ حَدِیْثُ ثُمَامَةَ وَقَوْلُهُ عَزَّوَجَلَّ مَا کَانَ لِلنَّبِیِّ اَنْ یَّکُوْنَ لَهٗ اَسْرٰی الْاٰیَةَ۔

۱۹۳۔ (اللہ تعالیٰ کا ارشاد قیدیوں کے بارے میں) اس کے بعد، یا ان پر احسان کر کے یا فدیہ لیکر (چھوڑ دو) اس سلسلے میں ثمامہ (رضی اللہ عنہ) سے متعلق حدیث ہے اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ "نبی کے لئے مناسب نہیں تھا کہ اس کے پاس قیدی ہوں" آخر آیت تک۔

باب ۱۹۴۔ هَلْ لِلْاَسِیْرِ اَنْ یَّقْتُلَ وَیَخْدَعَ الَّذِیْنَ اَسَرُوْهُ حَتّٰی یَنْجُوَ مِنَ الْکَفَرَةِ فِیْهِ الْمِسْوَرُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ۔

۱۹۴۔ کیا مسلمان قیدی، کفار سے نجات حاصل کرنے کے لئے قتل کر سکتا ہے اور انہیں دھوکا دے سکتا ہے اس سلسلے میں مسور رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے۔

باب ۱۹۵۔ اِذَا حَرَّقَ الْمُشْرِکُ الْمُسْلِمَ هَلْ یُحَرَّقُ۔

۱۹۵۔ کیا اگر کوئی مشرک، کسی مسلمان کو جلا دے، تو اسے جلایا جا سکتا ہے۔؟

۲۷۰۔ حَدَّثَنَا مُعَلَّی بْنُ اَسَدٍ حَدَّثَنَا وُهَیْبٌ عَنْ اَیُّوْبَ عَنْ اَبِیْ قِلَابَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَهْطًا مِنْ عُکْلٍ ثَمَانِیَةً قَدِمُوْا عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاجْتَوَوُا الْمَدِیْنَةَ فَقَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِبْغِنَا رِسْلًا قَالَ مَا اَجِدُ لَکُمْ اِلَّا اَنْ تَلْحَقُوْا بِالذَّوْدِ فَانْطَلَقُوْا فَشَرِبُوْا مِنْ اَبْوَالِهَا وَاَلْبَانِهَا حَتّٰی صَحُّوْا وَسَمِنُوْا وَقَتَلُوا الرَّاعِیَ وَاسْتَاقُوا الذَّوْدَ وَکَفَرُوْا بَعْدَ اِسْلَامِهِمْ فَاَتَی الصَّرِیْخُ النَّبِیَّ

۲۷۰۔ ہم سے معلیٰ بن اسد نے حدیث بیان کی ان سے وہیب نے حدیث بیان کی ان سے ایوب نے، ان سے ابو قلابہ نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ قبیلہ عکل کے آٹھ افراد کی جماعت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی، لیکن مدینہ کی آب و ہوا انہیں موافق نہیں آئی، انہوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! ہمارے لئے (اونٹ کے) دودھ کا انتظام کر دیجئے (تاکہ اس کے پینے سے صحت ٹھیک ہو جائے، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں تمہیں کچھ اونٹ دیتا ہوں، انہیں لے جاؤ (چرانے کے لئے) اور ان کا دودھ اور پیشاب پیو، تاکہ تمہاری صحت ٹھیک ہو جائے اور تم تندرست ہو جاؤ (وہ لوگ اونٹ چرانے کے لئے لے گئے لیکن بدعہدی کی) چرواہے کو قتل کر

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَعَثَ الطَّلَبَ فَمَا تَرَجَّلَ النَّهَارُ حَتّٰى أُتِيَ بِهِمْ فَقَطَعَ أَيْدِيَهُمْ وَأَرْجُلَهُمْ ثُمَّ أَمَرَ بِمَسَامِيرَ فَأُحْمِيَتْ فَكَحَلَهُمْ بِهَا وَطَرَحَهُمْ بِالْحَرَّةِ يَسْتَسْقُوْنَ فَمَا يُسْقَوْنَ حَتّٰى مَاتُوْا۔ قَالَ أَبُوْ قِلَابَةَ قَتَلُوْا وَسَرَقُوْا وَحَارَبُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَعَوْا فِي الْأَرْضِ فَسَادًا۔

دیا اور اونٹوں کے ساتھ لے کر بھاگ نکلے اور اسلام لانے کے بعد کفر لیا ایک شخص نے اس کی اطلاع آنحضورؐ کو دی تو آپ نے ان کی تلاش کے لئے آدمی بھیجے۔ دوپہر سے بھی پہلے وہ پکڑ لائے گئے ان کے ہاتھ پاؤں کاٹ دیئے گئے، پھر آپ کے حکم سے ان کی آنکھوں میں سلائی گرم کر کے پھیر دی گئی اور حرۃ (مدینہ کی پتھریلی زمین) میں انہیں ڈال دیا گیا وہ پانی مانگتے تھے لیکن انہیں نہ دیا گیا، یہاں تک کہ سب مر گئے (ایسا ہی انہوں نے ان اونٹوں کے چرانے والے کے ساتھ کیا تھا، جس کا انہیں بدلہ دیا گیا) ابو قلابہ نے کہا کہ انہوں نے قتل کیا تھا، چوری کی تھی، اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جنگ کی تھی اور زمین میں فساد پیدا کرنے کی کوشش کی تھی ۔[1]

باب ۱۹۶ ۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَأَبِيْ سَلَمَةَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ قَرَصَتْ نَمْلَةٌ نَبِيًّا مِنَ الْأَنْبِيَاءِ فَأَمَرَ بِقَرْيَةِ النَّمْلِ فَأُحْرِقَتْ فَأَوْحَى اللّٰهُ إِلَيْهِ أَنْ قَرَصَتْكَ نَمْلَةٌ أَحْرَقْتَ أُمَّةً مِنَ الْأُمَمِ تُسَبِّحُ۔

۱۹۶ ۔ ہم سے یحییٰ بکیر نے حدیث بیان کی ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے یونس نے، ان سے ابن شہاب نے ان سے سعید بن مسیب اور ابو سلمہ نے کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ فرما رہے تھے کہ ایک چیونٹی نے ایک نبی (علیہ الصلوٰۃ والسلام) کو کاٹ لیا تھا تو ان کے حکم سے چیونٹیوں کے سارے گھروندے جلا دیئے گئے، اس پر اللہ تعالیٰ نے ان کے پاس وحی بھیجی کہ اگر تمہیں ایک چیونٹی نے کاٹ لیا تو کیا تم ایک ایسی امت کو جلا کر خاکستر کر دو گے جو اللہ تعالیٰ کی تسبیح بیان کرتی ہے۔

باب ۱۹۷ ۔ حَرْقِ الدُّوْرِ وَالنَّخِيْلِ۔

۱۹۷ ۔ گھروں اور باغوں کو جلانا۔

۲۷۱ ۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ إِسْمَاعِيْلَ قَالَ حَدَّثَنِيْ قَيْسُ بْنُ أَبِيْ حَازِمٍ قَالَ قَالَ لِيْ جَرِيْرٌ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا تُرِيْحُنِيْ مِنْ ذِي

۲۷۱ ۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل نے بیان کیا، ان سے قیس بن ابی حازم نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے جریر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ذو الخلصہ کو (برباد کر کے)

---

[1] یہ حدیث اس سے پہلے گزر چکی ہے اور نوٹ بھی، ان لوگوں نے ایک ساتھ کئی سنگین جرم کا ارتکاب کیا تھا اور سب سے بڑھ کر یہ کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے چرواہے کا مثلہ بنایا تھا، اس لئے انہیں بھی اسی طرح کی سزا دی گئی۔ لیکن بعد میں اس سے ممانعت کر دی گئی کہ خواہ کچھ بھی ہو، اس طرح کی سزائیں نہ دی جائیں، اس حدیث میں یہ بھی ہے کہ انہوں نے پانی مانگا، لیکن انہیں پانی نہیں دیا گیا، امت کا اس پر اجماع ہے کہ جسے پھانسی یا قتل کی سزا دی جا رہی ہو، وہ اگر پانی مانگے تو اسے پانی پلانا چاہیئے۔ بات یہی صحیح ہے کہ اس حدیث کے احکام سورۂ مائدہ کی آیت سے منسوخ ہو گئے تھے۔

الْخَلَصَةِ وَكَانَ بَيْتًا فِي خَثْعَمَ يُسَمَّى كَعْبَةَ الْيَمَانِيَةَ قَالَ فَانْطَلَقْتُ فِي خَمْسِينَ وَمِائَةِ فَارِسٍ مِنْ أَحْمَسَ وَكَانُوا أَصْحَابَ خَيْلٍ قَالَ وَكُنْتُ لَا أَثْبُتُ عَلَى الْخَيْلِ فَضَرَبَ فِي صَدْرِي حَتَّى رَأَيْتُ أَثَرَ أَصَابِعِهِ فِي صَدْرِي وَقَالَ اللَّهُمَّ ثَبِّتْهُ وَاجْعَلْهُ هَادِيًا مَهْدِيًّا فَانْطَلَقَ إِلَيْهَا فَكَسَرَهَا وَحَرَّقَهَا ثُمَّ بَعَثَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخْبِرُهُ فَقَالَ رَسُولُ جَرِيرٍ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا جِئْتُكَ حَتَّى تَرَكْتُهَا كَأَنَّهَا جَمَلٌ أَجْوَفُ أَوْ أَجْرَبُ قَالَ فَبَارَكَ فِي خَيْلِ أَحْمَسَ وَرِجَالِهَا خَمْسَ مَرَّاتٍ ؛

مجھے خوش کیوں نہیں کر دیتے ۔ یہ ذوالخلیفہ قبیلہ خثعم کا ایک بتکدہ تھا، اسے کعبۃ الیمانیۃ کہتے تھے انہوں نے بیان کیا کہ پھر میں قبیلہ احمس کے ایک سو پچاس سواروں کو لے کر چلا ، یہ سب حضرات بڑے اچھے گھوڑ سوار تھے لیکن میں گھوڑے کی سواری اچھی طرح نہیں کر پاتا تھا، آں حضورؐ نے میرے سینے پر (اپنے ہاتھ سے) مارا میں نے انگشتہائے مبارک کا نشان اپنے سینے پر دیکھا، پھر فرمایا اے اللہ! گھوڑے کی پشت پر اسے ثبات عطا فرمایئے اور دوسرے کو ہدایت کی راہ دکھانے والا اور خود ہدایت پایا ہوا بنایئے ، اس کے بعد جریر رضی اللہ عنہ روانہ ہوئے اور ذوالخلصہ کی عمارت کو گرا کر اس میں آگ لگا دی ، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی اطلاع بھجوائی جریر رضی اللہ عنہ کے قاصد نے خدمت نبوی میں حاضر ہو کر عرض کیا اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث کیا ، میں اس وقت تک آپ کی خدمت میں حاضر نہیں ہوا ، جب تک ہم نے ذوالخلصہ کو ایک خالی پیٹ والے اونٹ کی طرح نہیں بنا دیا یا (انہوں نے کہا) خارش زدہ اونٹ کی طرح (مراد ویرانی سے ہے)، بیان کیا کہ یہ سن کر آپ نے قبیلہ احمس کے سواروں اور قبیلہ کے تمام لوگوں کے لئے پانچ مرتبہ برکت کی دعا کی۔

۲۷۲ ۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ حَرَّقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَخْلَ بَنِي النَّضِيرِ ؛

۲۷۲ ۔ ہم سے محمد بن کثیر نے حدیث بیان کی، انہیں سفیان نے خبر دی، انہیں موسیٰ بن عقبہ نے، انہیں نافع نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے (یہود) بنو نضیر کے کھجور کے باغات جلوا دیئے تھے۔

باب ۱۹۸ ۔ قَتْلُ النَّائِمِ الْمُشْرِكِ ؛

۱۹۸ ۔ سوئے ہوئے مشرک کا قتل ؛

۲۷۳ ۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّاءَ بْنِ أَبِي زَائِدَةَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَهْطًا مِنَ الْأَنْصَارِ إِلَى أَبِي رَافِعٍ لِيَقْتُلُوهُ فَانْطَلَقَ رَجُلٌ مِنْهُمْ فَدَخَلَ حِصْنَهُمْ قَالَ فَدَخَلْتُ فِي مَرْبِطِ دَوَابَّ لَهُمْ قَالَ وَأَغْلَقُوا بَابَ الْحِصْنِ ثُمَّ إِنَّهُمْ فَقَدُوا حِمَارًا لَهُمْ فَخَرَجُوا يَطْلُبُونَهُ فَخَرَجْتُ فِيمَنْ خَرَجَ أُرِيهِمْ أَنَّنِي أَطْلُبُهُ مَعَهُمْ فَوَجَدُوا الْحِمَارَ

۲۷۳ ۔ ہم سے علی بن مسلم نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن زکریا بن ابی زائدہ نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے میرے والد نے حدیث بیان کی ان سے ابو اسحاق نے اور ان سے براء بن عازب رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کے چند افراد کو ابو رافع (یہودی) کو قتل کے لئے بھیجا۔ ان میں سے ایک صاحب (عبداللہ بن عتیک رضی اللہ عنہ) آگے بڑھے اور اس کے قلعہ کے اندر داخل ہو گئے۔ انہوں نے بیان کیا کہ اندر جانے کے بعد میں اس گھر میں گھس گیا جہاں ان کے جانور بندھا کرتے تھے۔ بیان کیا کہ انہوں نے قلعہ کا دروازہ بند کر لیا، لیکن اتفاق کہ ان کا ایک گدھا ان مویشیوں میں سے گم تھا، اس لئے وہ اسے تلاش کرنے کے لئے باہر نکلے (اس خیال سے

فَدَخَلُوْا وَدَخَلْتُ وَاغْلَقُوْا بَابَ الْحِصْنِ لَيْلاً فَوَضَعُوْا الْمَفَاتِيْحَ فِيْ كَوَّةٍ حَيْثُ اَرَاهَا فَلَمَّا نَامُوْا اَخَذْتُ الْمَفَاتِيْحَ فَفَتَحْتُ بَابَ الْحِصْنِ ثُمَّ دَخَلْتُ عَلَيْهِ فَقُلْتُ يَا اَبَا رَافِعٍ فَاَجَابَنِيْ فَتَعَمَّدْتُ الصَّوْتَ فَضَرَبْتُهٗ فَصَاحَ فَخَرَجْتُ ثُمَّ جِئْتُ ثُمَّ رَجَعْتُ كَاَنِّيْ مُغِيْثٌ فَقُلْتُ يَا اَبَا رَافِعٍ وَغَيَّرْتُ صَوْتِيْ فَقَالَ مَالَكَ لِاُمِّكَ الْوَيْلُ قُلْتُ مَا شَانُكَ قَالَ لَا اَدْرِيْ مَنْ دَخَلَ عَلَيَّ فَضَرَبَنِيْ قَالَ فَوَضَعْتُ سَيْفِيْ فِيْ بَطْنِهٖ ثُمَّ تَحَامَلْتُ عَلَيْهِ حَتّٰى قَرَعَ الْعَظْمَ ثُمَّ خَرَجْتُ وَاَنَا دَهِشٌ فَاَتَيْتُ سُلَّمًا لَهُمْ لِاَنْزِلَ مِنْهُ فَوَقَعْتُ فَوُثِئَتْ رِجْلِيْ فَخَرَجْتُ اِلٰى اَصْحَابِيْ فَقُلْتُ مَا اَنَا بِبَارِحٍ حَتّٰى اَسْمَعَ النَّاعِيَةَ فَمَا بَرِحْتُ حَتّٰى سَمِعْتُ نَعَايَا اَبِيْ رَافِعٍ تَاجِرِ اَهْلِ الْحِجَازِ قَالَ فَقُمْتُ وَمَا بِيْ قَلَبَةٌ حَتّٰى اَتَيْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرْنَاهُ ۔

کہ کہیں پکڑا نہ جاؤں نکلنے والوں کے ساتھ میں بھی باہر آ گیا، میں ان پر یہ ظاہر کرنے کی کوشش کرتا رہا کہ میں بھی تلاش کرنے والوں میں شامل ہوں آخر گدھا انہیں مل گیا اور پھر وہ اندر آ گئے، میں بھی ان کے ساتھ اندر آ گیا اور انہوں نے قلعہ کا دروازہ بند کر لیا، وقت رات کا تھا۔ کنجیوں کا گچھا انہوں نے ایک ایسے طاق میں رکھا جسے میں دیکھ رہا تھا جب سب سو گئے تو میں نے کنجیوں کا گچھا اٹھایا اور دروازہ کھول کر ابو رافع کے پاس پہنچا، میں نے آواز دی، ابو رافع! اس نے جواب دیا اور میں اس کی آواز کی طرف بڑھا اور اس پر وار کر بیٹھا اور وہ چیخنے لگا تو میں باہر چلا آیا، اس کے پاس سے واپس آکر میں پھر اس کے کمرہ میں داخل ہوا، گویا میں اس کی مدد کو پہنچا تھا میں نے پھر اسے آواز دی۔ ابورافع! اس مرتبہ میں نے اپنی آواز بدل لی تھی۔ اس نے کہا کیا کر رہا ہے، تیری ماں برباد ہو۔ میں نے پوچھا کیا بات پیش آئی ہے؟ وہ کہنے لگا، نہ معلوم کون شخص اندر میرے کمرہ میں آ گیا تھا اور مجھ پر حملہ کر بیٹھا تھا۔ انہوں نے بیان کیا کہ اب کی بار میں نے اپنی تلوار اس کے پیٹ پر رکھ کر اتنے زور سے دبائی کہ اس کی ہڈیوں میں اتر گئی جب میں اس کے کمرہ سے باہر نکلا تو میں بہت خوف زدہ تھا، پھر قلعہ کی ایک سیڑھی پر میں آیا تاکہ اس سے نیچے اتر سکوں لیکن میں اس پر سے گر گیا، اور میرے پاؤں میں موچ آ گئی۔ پھر جب میں اپنے ساتھیوں کے پاس آیا تو میں نے ان سے کہا کہ میں اس وقت تک یہاں سے نہیں جاؤں گا جب تک اس کی موت کا اعلان نہ سن لوں، چنانچہ میں وہیں ٹھہر گیا اور میں نے ابو رافع، حجاز کے تاجر کی موت کے اعلانات بلند آواز سے ہوتے ہوئے سنے، انہوں نے بیان کیا کہ میں پھر وہاں سے اٹھا اور مجھے اس وقت کوئی مرض اور تکلیف نہیں تھی۔ پھر ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ کو اس کی اطلاع دی۔

۲۷۴۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ اٰدَمَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ اَبِيْ زَائِدَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَهْطًا مِّنَ الْاَنْصَارِ اِلٰى اَبِيْ رَافِعٍ فَدَخَلَ عَلَيْهِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَتِيْكٍ بَيْتَهٗ لَيْلاً فَقَتَلَهٗ وَهُوَ نَائِمٌ ۔

۲۷۴۔ ہم سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن آدم نے حدیث بیان کی ان سے یحییٰ بن ابی زائدہ نے حدیث بیان کی ان سے ان کے والد نے، ان سے ابو اسحاق نے اور ان سے براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کے چند افراد کو ابو رافع کے پاس (قتل کرنے کے لئے) بھیجا تھا، چنانچہ رات میں عبداللہ بن عتیک رضی اللہ عنہ اس کے قلعہ کے اندر داخل ہوئے اور اسے سوتے ہوئے قتل کیا۔

بَابُ ۱۹۹۔ لَا تَمَنَّوْا لِقَاءَ الْعَدُوِّ ۔

۱۹۹۔ دشمن سے جنگ کی تمنا نہ ہونی چاہیئے۔

۲۷۵۔ حَدَّثَنَا۔ يُوسُفُ بْنُ مُوسٰى حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ يُوسُفَ الْيَرْبُوعِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ الْفَزَارِيُّ عَنْ مُوسٰى بْنِ عُقْبَةَ قَالَ حَدَّثَنِي، سَالِمٌ أَبُو النَّضْرِ كُنْتُ كَاتِبًا لِعُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ فَأَتَاهُ كِتَابُ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي أَوْفٰى رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَمَنَّوْا لِقَاءَ الْعَدُوِّ۔ وَقَالَ أَبُو عَامِرٍ حَدَّثَنَا مُغِيرَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَمَنَّوْا لِقَاءَ الْعَدُوِّ فَإِذَا لَقِيتُمُوهُمْ فَاصْبِرُوا ؛

۲۷۵۔ ہم سے یوسف بن موسیٰ نے حدیث بیان کی ان سے عاصم بن یوسف یربوعی نے حدیث بیان کی، ان سے ابو اسحاق فزاری نے حدیث بیان کی ان سے موسیٰ بن عقبہ نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے عمر بن عبید اللہ کے مولیٰ سالم ابو النضر نے حدیث بیان کی کہ میں عمر بن عبید اللہ کا تب تھا۔ سالم نے بیان کیا کہ جب وہ خوارج سے جنگ کے لئے روانہ ہوئے تو انہیں عبد اللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہما کا خط ملا، میں نے اسے پڑھا تو اس میں انہوں نے لکھا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک غزوے کے موقعہ پر انتظار کیا پھر جب سورج ڈھل گیا تو آپ نے لوگوں سے خطاب کیا اور فرمایا، اے لوگو! دشمن سے مڈبھیڑ کی تمنا نہ کرو، بلکہ اللہ تعالیٰ سے امن و عافیت کی دعا کرو لیکن جب جنگ چھڑ جائے تو صبر و ثبات کا ثبوت دو، اور سمجھ لو کہ جنت تلواروں کے سائے میں ہے پھر آپ نے فرمایا اے اللہ! کتاب (آسمانی) کے نازل کرنے والے، اے بادلوں کے ہانکنے والے، اے احزاب (کفار کی جماعتیں) غزوہ خندق کے موقعہ پر) کو شکست دینے والے، دشمن کو شکست دیجئے اور ان کے مقابلہ میں ہماری مدد کیجئے، اور موسیٰ بن عقبہ نے کہا کہ مجھ سے سالم ابو النضر نے حدیث بیان کی کہ میں عمر بن عبید اللہ کا منشی تھا، ان کے پاس عبد اللہ بن ابی اوفیٰ کا یہ خط آیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا، دشمن سے مڈبھیڑ کی تمنا نہ کرو اور ابو عامر نے بیان کیا ان سے مغیرہ بن عبد الرحمٰن نے حدیث بیان کی، ان سے ابو الزناد نے، ان سے اعرج نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، دشمن سے مڈبھیڑ کی تمنا نہ کرو، لیکن جب جنگ شروع ہو جائے تو صبر و ثبات سے کام لو۔

بَابُ ۲۰۰۔ اَلْحَرْبُ خُدْعَةٌ ؛

۲۰۰۔ جنگ ایک چال ہے[1] ؛

۲۷۶۔ حَدَّثَنَا۔ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هَلَكَ كِسْرٰى ثُمَّ لَا يَكُونُ كِسْرٰى بَعْدَهُ وَقَيْصَرُ لَيَهْلِكَنَّ ثُمَّ لَا يَكُونُ قَيْصَرٌ بَعْدَهُ وَلَتُقْسَمَنَّ كُنُوزُهَا فِي سَبِيلِ اللهِ وَسَمَّى الْحَرْبَ خُدْعَةً ؛

۲۷۶۔ ہم سے عبد اللہ بن محمد نے حدیث بیان کی ان سے عبد الرزاق نے حدیث بیان کی انہیں معمر نے خبر دی، انہیں ہمام نے اور انہیں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کسریٰ (ایران کا بادشاہ) برباد و ہلاک ہو جائے گا اور اس کے بعد کوئی کسریٰ نہیں آئے گا اور قیصر (روم کا بادشاہ) بھی ہلاک و برباد ہو گا (شام کے علاقہ میں) اور اس کے بعد (شام میں) کوئی قیصر باقی نہیں رہے گا۔ اور تم لوگ ان کے خزانے اللہ کے راستے میں تقسیم کرو گے، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لڑائی کو چال فرمایا تھا

---

[1] عنوان حدیث سے لیا گیا ہے، مطلب یہ ہے کہ طاقتور سے طاقتور فریق کے حق میں بھی جنگ میں فتح کی پیشین گوئی نہیں کی جا سکتی اور نہ جنگ میں صرف اس باب پر اعتماد کیا جا سکتا ہے بلکہ ایسا ہوتا ہے کہ فتح یابی کے تمام امکانات کسی بھی مرحلہ پر ایک فریق کے حق میں روشن ہوتے ہیں اور کسی بھی غلطی اور شکست خوردہ فریق کی کوئی بھی چال جنگ کا نقشہ پلٹ دیتی ہے اور غالمانہ

۲۷۷۔ حَدَّثَنَا۔ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَصْرَمَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَرْبُ خُدْعَةً۔

۲۷۷۔ ہم سے ابوبکر بن اصرم نے حدیث بیان کی، انہیں عبداللہ نے خبر دی، انہیں ہمام بن منبہ نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ کو چال کہا تھا۔

۲۷۸۔ حَدَّثَنَا۔ صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ اَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍو سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَرْبُ خُدْعَةٌ۔

۲۷۸۔ ہم سے صدقہ بن فضل نے حدیث بیان کی، انہیں ابن عیینہ نے خبر دی، انہیں عمرو نے، انہوں نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا، جنگ تو چال کا نام ہے۔

بَابٌ ۲۰۱۔ الْكَذِبُ فِي الْحَرْبِ۔

۲۰۱۔ جنگ میں جھوٹ بولنا۔

۲۷۹۔ حَدَّثَنَا۔ قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ لِكَعْبِ بْنِ الْاَشْرَفِ فَاِنَّهُ قَدْ اٰذَى اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ اَتُحِبُّ اَنْ اَقْتُلَهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاَتَاهُ فَقَالَ اِنَّ هٰذَا يَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ عَنَّانَا وَسَاَلَنَا الصَّدَقَةَ قَالَ وَاَيْضًا وَاللّٰهِ قَالَ فَاِنَّا قَدِ اتَّبَعْنَاهُ فَنَكْرَهُ اَنْ نَدَعَهُ حَتّٰى نَنْظُرَ اِلٰى مَا يَصِيْرُ اَمْرُهُ قَالَ فَلَمْ يَزَلْ يُكَلِّمُهُ حَتّٰى اسْتَمْكَنَ مِنْهُ فَقَتَلَهُ۔

۲۷۹۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی ان سے عمرو بن دینار نے اور ان سے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کعب بن اشرف (یہودی) کا کام کون تمام کرے گا؟ وہ اللہ اور اس کے رسول کو بہت اذیتیں پہنچا چکا ہے، محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا آپ مجھے اجازت دیں گے کہ میں اسے قتل کر آؤں، آں حضورؐ نے فرمایا، ہاں راوی نے بیان کیا کہ پھر محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ کعب کے پاس آئے، اور اس سے کہنے لگے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تو ہمیں تھکا دیا اور ہم سے صدقہ مانگتے ہیں کعب نے کہا کہ بخدا! پھر تو تم لوگوں کو بھی انہیں پریشان کرنا چاہیئے، محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ اس پر کہنے لگے کہ بات یہ ہے کہ ہم نے ان کی اتباع کر لی ہے، اس لئے اس وقت تک ان کا ساتھ چھوڑنا ہم مناسب بھی نہیں سمجھتے جب تک ان کی دعوت کا کوئی انجام سامنے نہ آجائے بیان کیا کہ محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ اس سے اسی طرح باتیں کرتے رہے، آخر موقعہ پاکر اسے قتل کر دیا۔

بَابٌ ۲۰۲۔ الْفَتْكُ بِاَهْلِ الْحَرْبِ۔

۲۰۲۔ کفار پر اچانک حملہ۔

۲۸۰۔ حَدَّثَنِيْ۔ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ

۲۸۰۔ ہم سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو نے اور ان سے جابر رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ

پیش قدمی کرنے والا منٹ بھر میں مفتوح ہو کر ہتھیار ڈال دیتا ہے۔ یہ چیز قدیم میں بھی تھی اور موجودہ دور کی لڑائیوں کا بھی یہی حال رہا ہے۔ اس لئے لڑائی ایک چال سے زیادہ اور کچھ نہیں اس کا مفہوم یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ دشمن کو شکست دینے کے لئے خفیہ تدابیر اختیار کی جا سکتی ہیں، اسی طرح عملاً چال بازی سے کام لیا جا سکتا ہے، ذومعنی الفاظ یا طرز عمل اختیار کر کے بھی دشمن کو دھوکے میں رکھا جا سکتا ہے لیکن جہاں تک غدر، بدعہدی اور جھوٹ کا تعلق ہے تو یہ کسی صورت میں جائز نہیں، نہ لڑائی کے دوران اور نہ اس کے بعد!

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ لِكَعْبِ بْنِ الْاَشْرَفِ فَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ اَتُحِبُّ اَنْ اَقْتُلَهُ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاْذَنْ لِيْ فَاَقُوْلُ قَالَ قَدْ فَعَلْتُ ؛

علیہ وسلم نے فرمایا کعب بن اشرف کا کام کون تمام کرآئے گا؟ محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ بولے کہ کیا میں اسے قتل کر دوں؟ حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ ہاں۔ انہوں نے عرض کیا کہ پھر آپ مجھے اجازت دیں (کہ میں اس سے ذومعنی جملوں میں گفتگو کروں۔ جس سے وہ غلط فہمی میں مبتلا ہوجائے) حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ میری طرف سے اس کی اجازت ہے۔

باب ۲۰۳۔ مَا يَجُوْزُ مِنَ الْاِحْتِيَالِ وَالْحَذَرِ مَعَ مَنْ يَخْشٰى مَعَرَّتَهُ قَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِيْ عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهُ قَالَ انْطَلَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ اُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ قِبَلَ ابْنِ صَيَّادٍ فَحُدِّثَ بِهِ فِيْ نَخْلٍ فَلَمَّا دَخَلَ عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّخْلَ طَفِقَ يَتَّقِيْ بِجُذُوْعِ النَّخْلِ وَابْنُ صَيَّادٍ فِيْ قَطِيْفَةٍ لَهُ فِيْهَا رَمْرَمَةٌ فَرَاَتْ اُمُّ ابْنِ صَيَّادٍ ...... رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا صَافِ هٰذَا مُحَمَّدٌ فَوَثَبَ ابْنُ صَيَّادٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ تَرَكَتْهُ بَيَّنَ ؛

۲۰۳۔ جو خفیہ تدابیر جائز ہیں، اور دشمن کے شر سے محفوظ رہنے کے لئے احتیاط اور پیش بندی، لیث نے بیان کیا ان سے عقیل نے حدیث بیان کی ان سے ابن شہاب نے ان سے سالم بن عبداللہ نے اور ان سے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابن صیاد (یہودی لڑکے) کی طرف جا رہے تھے، آپ کے ساتھ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بھی تھے (ابن صیاد کے عجیب وغریب احوال سے متعلق آپ خود تحقیق کرنا چاہتے تھے) آپ کو اطلاع دی گئی تھی کہ ابن صیاد اس وقت نخلستان میں موجود ہے۔ حضور اکرمؐ جب نخلستان کے اندر داخل ہوئے تو آپ خود کھجور کے تنوں سے چھپتے ہوئے آگے بڑھ رہے تھے، تاکہ ابن صیاد کی ماں آپ کو نہ دیکھ سکے) اس وقت ابن صیاد ایک چادر میں لپٹا ہوا تھا اور کچھ گنگنا رہا تھا اس کی ماں نے آپ کو آتے ہوئے دیکھ کر اسے متنبہ کر دیا کہ اے صاف! یہ محمد آگئے، ابن صیاد یہ سنتے ہی کود پڑا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر یوں ہی رہنے دیتی تو حقیقت حال واضح ہوجاتی۔

باب ۲۰۴۔ الرَّجَزُ فِي الْحَرْبِ وَرَفْعُ الصَّوْتِ فِيْ حَفْرِ الْخَنْدَقِ فِيْهِ سَهْلٌ وَاَنَسٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِيْهِ يَزِيْدُ عَنْ سَلَمَةَ ؛

۲۰۴۔ جنگ میں رجز پڑھنا اور خندق کھودتے وقت آواز بلند کرنا، اس سلسلے میں سہل اور انس رضی اللہ عنہما کی احادیث، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے ہیں اس باب کی ایک حدیث یزید کی روایت سے بھی ہے سلمہ بن اکوعؓ کے واسطہ سے۔

۲۸۱۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ وَهُوَ يَنْقُلُ التُّرَابَ حَتّٰى وَارَى التُّرَابُ

۲۸۱۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے ابو الاحوص نے حدیث بیان کی ان سے ابو اسحاق نے حدیث بیان کی اور ان سے براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے دیکھا کہ غزوہ احزاب کے موقعہ پر (خندق کھودتے ہوئے) آپ مٹی منتقل کر رہے تھے، سینۂ مبارک کے بال مٹی

شَعَرَ صَدْرِهٖ وَكَانَ رَجُلًا كَثِيْرًا الشَّعْرِ وَهُوَ يَرْتَجِزُ بِرَجَزِ عَبْدِ اللّٰهِ ؎

اَللّٰهُمَّ لَوْلَا اَنْتَ مَا اهْتَدَيْنَا
وَلَا تَصَدَّقْنَا وَلَا صَلَّيْنَا
فَاَنْزِلَنْ سَكِيْنَةً عَلَيْنَا
وَثَبِّتِ الْاَقْدَامَ اِنْ لَاقَيْنَا
اِنَّ الْاَعْدَاءَ قَدْ بَغَوْا عَلَيْنَا
اِذَا اَرَادُوْا فِتْنَةً اَبَيْنَا

يَرْفَعُ بِهَا صَوْتَهٗ ؎

سے اٹ گئے تھے۔ حضور اکرمؐ کے بال (بدن کے بعض اعضاء پر) بہت گھنے تھے (آپ کے سینے پر ایک پتلی سی لکیر بالوں کی تھی) آں حضورؐ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کا یہ رجز پڑھ رہے تھے۔ (ترجمہ) "اے اللہ! اگر آپ کی ذات نہ ہوتی تو ہم کبھی سیدھا راستہ نہ پاتے، نہ صدقہ کرتے اور نہ نماز پڑھتے، اب آپ ہمارے دلوں کو سکینت اور اطمینان عطا فرمایئے اور اگر (دشمن سے) مڈبھیڑ ہو جائے تو ثابت قدم رکھیے۔ دشمنوں نے ہمارے ساتھ زیادتی کی ہے لیکن جب بھی وہ اس میں فتنوں میں مبتلا کرنا چاہتے ہیں تو ہم انکار کرتے ہیں" آپ رجز بلند آواز سے پڑھ رہے تھے۔

بَابُ ۲۰۵۔ مَنْ لَا يَثْبُتُ عَلَى الْخَيْلِ ؎

۲۰۵۔ جو گھوڑے کی اچھی طرح سواری نہ کرسکے!

۲۸۲۔ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ اِدْرِيْسَ عَنْ اِسْمَاعِيْلَ عَنْ قَيْسٍ عَنْ جَرِيْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مَا حَجَبَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنْذُ اَسْلَمْتُ وَلَا رَاٰنِيْ اِلَّا تَبَسَّمَ فِيْ وَجْهِيْ وَلَقَدْ شَكَوْتُ اِلَيْهِ اَنِّيْ لَا اَثْبُتُ عَلَى الْخَيْلِ فَضَرَبَ بِيَدِهٖ فِيْ صَدْرِيْ وَقَالَ اَللّٰهُمَّ ثَبِّتْهُ وَاجْعَلْهُ هَادِيًا مَهْدِيًّا ؎

۲۸۲۔ ہم سے محمد بن عبداللہ بن نمیر نے حدیث بیان کی ان سے ابن ادریس نے حدیث بیان کی ان سے اسماعیل نے ان سے قیس نے، اور ان سے جریر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب سے میں ایمان لایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے (اپنے گھر میں داخل ہونے سے) کبھی نہیں منع کیا (یعنی پردہ کرکے اندر بلا لیتے تھے) اور جب بھی آپ کی نظر مجھ پر پڑتی، خوشی سے آپ کا چہرہ کھل جاتا، ایک مرتبہ میں نے آپ کی خدمت میں شکایت کی کہ میں گھوڑے کی سواری اچھی طرح نہیں کرپاتا تو آپؐ نے میرے سینے پر دست مبارک سے مارا اور دعا کی، اے اللہ! اسے اچھا گھوڑے سوار بنا دے اور دوسروں کو سیدھا راستہ بتانے والا بنا۔ اور خود اسے بھی سیدھے رستے پر قائم رکھ!

بَابُ ۲۰۶۔ دَوَاءُ الْجُرْحِ بِاِحْرَاقِ الْحَصِيْرِ وَغَسْلِ الْمَرْاَةِ عَنْ اَبِيْهَا الدَّمَ عَنْ وَجْهِهٖ وَحَمْلُ الْمَاءِ فِي التُّرْسِ ؎

۲۰۶۔ چٹائی جلا کر زخم کی دوا کرنا، عورت کا اپنے والد کے چہرے سے خون دھونا، اور اس کام کے لئے) ڈھال میں، پانی بھر بھر کر لانا؛

۲۸۳۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا اَبُوْ حَازِمٍ قَالَ سَاَلُوْا سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ السَّاعِدِيَّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بِاَيِّ شَيْءٍ دُوْوِيَ جُرْحُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا بَقِيَ مِنَ النَّاسِ اَحَدٌ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّيْ كَانَ عَلِيٌّ يَجِيْءُ بِالْمَاءِ فِيْ تُرْسِهٖ وَكَانَتْ يَعْنِيْ فَاطِمَةَ تَغْسِلُ الدَّمَ عَنْ وَجْهِهٖ وَاُخِذَ

۲۸۳۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے ابو حازم نے حدیث بیان کی کہا کہ سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ سے شاگردوں نے پوچھا کہ (جنگ احد میں) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زخموں کا علاج کس چیز سے ہوا تھا، انہوں نے فرمایا کہ اب صحابہ میں کوئی بھی ایسا شخص زندہ نہیں ہے جو اس کے متعلق مجھ سے زیادہ جانتا ہو۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ اپنی ڈھال میں پانی بھر بھر کر لا رہے تھے اور سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا آپؐ کے چہرے سے خون دھو رہی

حَصِيرٌ فَاُحْرِقَ ثُمَّ حُشِيَ بِهِ جُرْحُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔

تھیں اور ایک چٹائی جلائی گئی تھی اور آپ کے زخموں میں اسی کو بھر دیا گیا تھا، صلی اللہ علیہ وعلی الہ وصحبہ وبارک وسلم ۔

باب ۲۰۷۔ مَا يُكْرَهُ مِنَ التَّنَازُعِ وَالْاِخْتِلَافِ فِي الْحَرْبِ وَعُقُوبَةِ مَنْ عَصٰى اِمَامَهٗ وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَلَا تَنَازَعُوْا فَتَفْشَلُوْا وَتَذْهَبَ رِيْحُكُمْ قَالَ قَتَادَةُ۔ الريح الحرب ۔

۲۰۷۔ جنگ میں نزاع اور اختلاف کی کراہیت، اور جو شخص کمانڈر کے احکام کی خلاف ورزی کرے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے "اور نزاع نہ پیدا کرو کہ اس سے تم میں بزدلی پیدا ہو جائے اور تمہاری ہوا اکھڑ جائے"۔ قتادہ نے فرمایا کہ (آیت میں) ریح سے مراد لڑائی ہے۔

۲۸۴۔ حَدَّثَنَا يَحْيٰى حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ مُعَاذًا وَاَبَا مُوْسٰى اِلَى الْيَمَنِ قَالَ يَسِّرَا وَلَا تُعَسِّرَا وَبَشِّرَا وَلَا تُنَفِّرَا وَتَطَاوَعَا وَلَا تَخْتَلِفَا

۲۸۴۔ ہم سے یحییٰ نے حدیث بیان کی ان سے وکیع نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے، ان سے سعید بن ابی بردہ نے ان سے ان کے والد نے اور ان سے ان کے دادا (ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ) نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے معاذ رضی اللہ عنہ کو اور انہیں یمن بھیجا آں حضورؐ نے اس موقعہ پر یہ ہدایت کی تھی کہ (لوگوں کے لئے) آسانی پیدا کرنا انہیں سختیوں میں مبتلا نہ کرنا، خوش رکھنے کی کوشش کرنا (جائز حدود میں) اپنے سے دور نہ بھگانا اور تم دونوں (حضرت ابوموسیٰ اور حضرت معاذ) باہم میل و محبت رکھنا، اختلاف و نزاع پیدا نہ کرنا۔

۲۸۵۔ حَدَّثَنَا عمرو بن خالد حَدَّثَنَا زهير حَدَّثَنَا ابو اسحاق قَالَ سمعت البراء بن عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يحدث قال جعل النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الرَّجَّالَةِ يَوْمَ اُحُدٍ وَكَانُوْا خَمْسِيْنَ رَجُلًا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ جبير فَقَالَ اِنْ رَاَيْتُمُوْنَا تَخْطَفُنَا الطَّيْرُ فَلَا تَبْرَحُوْا مَكَانَكُمْ هٰذَا حَتّٰى اُرْسِلَ اِلَيْكُمْ وَاِنْ رَاَيْتُمُوْنَا هَزَمْنَا الْقَوْمَ وَاَوْطَاْنَاهُمْ فَلَا تَبْرَحُوْا حَتّٰى اُرْسِلَ اِلَيْكُمْ فَهَزَمُوْهُمْ قَالَ فَاَنَا وَاللّٰهِ رَاَيْتُ النِّسَاءَ يَشْتَدِدْنَ قَدْ بَدَتْ خَلَاخِلُهُنَّ وَاَسْوُقُهُنَّ رَافِعَاتٍ ثِيَابَهُنَّ فَقَالَ اَصْحَابُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جُبَيْرٍ الْغَنِيْمَةَ اَيْ قَوْمِ الْغَنِيْمَةَ ظَهَرَ اَصْحَابُكُمْ فَمَا تَنْتَظِرُوْنَ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جُبَيْرٍ اَنَسِيْتُمْ مَا قَالَ لَكُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوْا وَاللّٰهِ لَنَاْتِيَنَّ

۲۸۵۔ ہم سے عمرو بن خالد نے حدیث بیان کی، ان سے زہیر نے حدیث بیان کی، ان سے ابو اسحاق نے حدیث بیان کی کہا کہ میں نے براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ حدیث بیان کرتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے احد کی جنگ کے موقعہ پر (تیر اندازوں کے) ایک پیدل دستے کا امیر عبداللہ بن جبیر رضی اللہ عنہ کو بنایا تھا اس میں پچاس افراد تھے حضور اکرمؐ نے انہیں تاکید کر دی تھی کہ اگر تم یہ بھی دیکھ لو کہ (ہم قتل ہو گئے اور) پرندے ہم پر ٹوٹ پڑے ہیں، پھر بھی اپنی اس جگہ سے نہ ہٹنا، جب تک میں تم لوگوں کو بلا نہ بھیجوں، اسی طرح اگر تم دیکھو کہ کفار کو ہم نے شکست دے دی ہے اور انہیں پامال کر دیا ہے پھر بھی یہاں سے نہ ٹلنا جب تک میں تمہیں نہ بلا بھیجوں، پھر اسلامی لشکر نے کفار کو شکست دے دی براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ بخدا میں نے مشرک عورتوں کو دیکھا (جو کفار کے ساتھ جنگ میں ان کی ہمت بڑھانے کے لئے آئی تھیں کہ) تیزی کے ساتھ بھاگ رہی تھیں، ان کے پازیب اور پنڈلیاں دکھائی دے رہی تھیں اور اپنے کپڑوں کو اٹھائے ہوئے تھیں (تاکہ بھاگنے میں کوئی دشواری نہ ہو) عبداللہ بن جبیر رضی اللہ

النَّاسَ فَلَنُصِيبَنَّ مِنَ الْغَنِيمَةِ فَلَمَّا أَتَوْهُمْ
صُرِفَتْ وُجُوهُهُمْ فَأَقْبَلُوا مُنْهَزِمِينَ فَذَاكَ
إِذْ يَدْعُوهُمُ الرَّسُولُ فِي أُخْرَاهُمْ فَلَمْ يَبْقَ
مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرُ اثْنَيْ
عَشَرَ رَجُلًا فَأَصَابُوا مِنَّا سَبْعِينَ وَكَانَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ أَصَابَ
مِنَ الْمُشْرِكِينَ يَوْمَ بَدْرٍ أَرْبَعِينَ وَمِائَةً
سَبْعِينَ أَسِيرًا وَسَبْعِينَ قَتِيلًا فَقَالَ أَبُو سُفْيَانَ
أَفِي الْقَوْمِ مُحَمَّدٌ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَنَهَاهُمُ النَّبِيُّ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُجِيبُوهُ ثُمَّ قَالَ
أَفِي الْقَوْمِ ابْنُ أَبِي قُحَافَةَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ
قَالَ أَفِي الْقَوْمِ ابْنُ الْخَطَّابِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ
ثُمَّ رَجَعَ إِلَى أَصْحَابِهِ فَقَالَ أَمَّا هَؤُلَاءِ فَقَدْ
قُتِلُوا فَمَا مَلَكَ عُمَرُ نَفْسَهُ فَقَالَ كَذَبْتَ
وَاللهِ يَا عَدُوَّ اللهِ إِنَّ الَّذِينَ عَدَدْتَ لَأَحْيَاءٌ
كُلُّهُمْ. وَقَدْ بَقِيَ لَكَ مَا يَسُوؤُكَ قَالَ يَوْمٌ
بِيَوْمِ بَدْرٍ وَالْحَرْبُ سِجَالٌ إِنَّكُمْ سَتَجِدُونَ
فِي الْقَوْمِ مُثْلَةً لَمْ آمُرْ بِهَا وَلَمْ تَسُؤْنِي
ثُمَّ أَخَذَ يَرْتَجِزُ أُعْلُ هُبَلْ أُعْلُ هُبَلْ
قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا تُجِيبُوا
لَهُ قَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ مَا نَقُولُ قَالَ قُولُوا
اللهُ أَعْلَى وَأَجَلُّ قَالَ إِنَّ لَنَا الْعُزَّى وَلَا عُزَّى لَكُمْ
فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا تُجِيبُوا
لَهُ قَالَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ مَا نَقُولُ قَالَ قُولُوا
اللهُ مَوْلَانَا وَلَا مَوْلَى لَكُمْ ۔

عنہ کے ساتھیوں نے کہا کہ غنیمت، اے قوم، غنیمت تمہارے سامنے ہے
تمہارے ساتھی (مسلمان) غالب آگئے ہیں، اب کس بات کا انتظار ہے
اس پر عبداللہ بن جبیر رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا، کیا تمہیں جو ہدایت رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کی تھی، تم اسے بھول گئے؟ لیکن وہ لوگ اسی
پر مصر رہے کہ دوسرے اصحاب کے ساتھ ہم بھی غنیمت جمع کرنے میں شریک
رہیں گے (کیونکہ کفار اب پوری طرح شکست کھا کر بھاگ چکے ہیں اور ان
کی طرف سے خوف کی کوئی وجہ سمجھ میں نہیں آتی تھی) جب یہ لوگ (اکثریت)
اپنی جگہ چھوڑ کر چلے آئے تو ان کے چہرے پھیر دیئے گئے اور (مسلمانوں
کو) شکست کا سامنا ہوا۔ یہی وہ گھڑی تھی جب رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے اپنے ساتھ میدان میں ڈٹے رہنے والے صحابہ کی مختصر جماعت
کے ساتھ (میدان چھوڑ کر فرار ہوتے ہوئے مسلمانوں کو (پھر اپنے مورچے
سنبھال لینے کے لئے) آواز دی تھی (کہ عباد اللہ! میرے پاس آجاؤ میں
اللہ کا رسول ہوں، جو کوئی دوبارہ میدان میں آجائے گا اس کے لئے
جنت ہے) اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بارہ اصحاب
کے سوا اور کوئی بھی باقی نہیں رہ گیا تھا۔ آخر (اس افراتفری کے نتیجہ میں)
ہمارے ستر آدمی شہید ہوئے، بدر کی جنگ میں آں حضورؐ نے اپنے
صحابہ کے ساتھ مشرکین کے ایک سو چالیس افراد کو ان سے جدا کیا تھا۔
ستر ان میں قیدی تھے اور ستر مقتول۔ (جب جنگ ختم ہوگئی تو ایک
پہاڑ پر کھڑے ہوکر) ابوسفیان نے کہا، کیا محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اپنی
قوم کے ساتھ موجود ہیں؟ تین مرتبہ انہوں نے یہی پوچھا، لیکن نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دینے سے منع فرما دیا تھا، پھر انہوں نے پوچھا
ابن ابی قحافہ (ابوبکر رضی اللہ عنہ) اپنی قوم (مسلمانوں) کے ساتھ موجود
ہیں، یہ سوال بھی تین مرتبہ کیا، پھر پوچھا، کیا ابن خطاب (عمر رضی اللہ عنہ)
اپنی قوم میں موجود ہیں؟ تین مرتبہ انہوں نے یہی پوچھا، پھر اپنے ساتھیوں
کی طرف مڑ کر کہنے لگے کہ یہ تینوں قتل ہو چکے ہیں، اس پر عمر رضی اللہ عنہ
سے نہ رہا گیا اور آپ بول پڑے کہ، دشمن خدا! خدا گواہ ہے کہ تم جھوٹ بول رہے ہو، جن کے تم نے ابھی نام لئے ہیں وہ سب زندہ ہیں (جن
کے نام سے تمہیں بخار چڑھتا ہے وہ سب تمہارے لئے ابھی موجود ہیں، سفیان نے کہا آج کا دن بدر کا بدلہ ہے اور لڑائی ہے بھی ایک
ڈول کی طرح (کبھی ایک فریق کے لئے اور کبھی دوسرے کے لئے)، تم لوگوں کو اپنی قوم کے بعض افراد مثلہ کئے ہوئے ملیں گے، میں نے اس طرح
کا کوئی حکم (اپنے آدمیوں کو) نہیں دیا تھا لیکن مجھے ان کا یہ عمل برا معلوم نہیں ہوا، اس کے بعد وہ رجز پڑھنے لگے، ہبل .... (بت کا

نام بلند رہے، حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ تم لوگ اس کا جواب کیوں نہیں دیتے، صحابہ نے عرض کیا ہم اس کے جواب میں کیا کہیں، یا رسول اللہ، حضور اکرمؐ نے فرمایا کہو کہ اللہ سب سے بلند اور بزرگ تر ہے، ابوسفیان نے کہا ہمارا حامی و مددگار عزّیٰ (بت) ہے اور تمہارا کوئی بھی نہیں! آں حضورؐ نے فرمایا، جواب کیوں نہیں دیتے، صحابہ نے عرض کیا، یا رسول اللہ اس کا جواب کیا دیا جائے؟ آں حضورؐ نے فرمایا، کہو کہ اللہ ہمارا مولیٰ ہے اور تمہارا کوئی مولا نہیں (کیونکہ تم اللہ کی وحدانیت کا انکار کرتے ہو۔

باب ۲۰۸۔ اِذَا فَزِعُوْا بِاللَّيْلِ ؛

۲۰۸۔ رات کے وقت اگر لوگ خوفزدہ ہو جائیں!

۲۸۶۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحْسَنَ النَّاسِ وَاَجْوَدَ النَّاسِ وَاَشْجَعَ النَّاسِ قَالَ وَقَدْ فَزِعَ اَهْلُ الْمَدِيْنَةِ لَيْلَةً سَمِعُوْا صَوْتًا قَالَ فَتَلَقَّاهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى فَرَسٍ لِاَبِيْ طَلْحَةَ عُرْيٍ وَهُوَ مُتَقَلِّدٌ سَيْفَهٗ فَقَالَ لَمْ تُرَاعُوْا ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَدْتُهٗ بَحْرًا يَعْنِي الْفَرَسَ

۲۸۶۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی ان سے حماد نے حدیث بیان کی ان سے ثابت نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سب سے زیادہ حسین و جمیل، سب سے زیادہ سخی اور سب سے زیادہ بہادر تھے، انہوں نے بیان کیا کہ ایک مرتبہ رات کے وقت اہل مدینہ پر خوف چھا گیا تھا، کیونکہ آواز سنائی دی تھی (اور حقیقت حال معلوم کرنے کے لئے حضور اکرمؐ ہی سب سے آگے تھے) پھر ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کے ایک گھوڑے پر، جس کی پیٹھ ننگی تھی، سوار صحابہ کی طرف واپس ہوئے۔ تلوار آپ کی گردن سے لٹک رہی تھی اور آپ فرما رہے تھے کہ گھبرانے کی کوئی بات نہیں، گھبرانے کی کوئی بات نہیں اس کے بعد آں حضورؐ نے فرمایا، میں نے تو اسے دریا کی طرح پایا۔ (تیز دوڑنے میں) پایا، آپ کا اشارہ گھوڑے کی طرف تھا۔

باب ۲۰۹۔ مَنْ رَاَى الْعَدُوَّ فَنَادٰى بِاَعْلٰى صَوْتِهٖ يَا صَبَاحَاهُ حَتّٰى يَسْمَعَ النَّاسُ ؛

۲۰۹۔ جس نے دشمن کو دیکھ کر بلند آواز سے کہا "یا صباح" تاکہ لوگ سن لیں۔

۲۸۷۔ حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ اَخْبَرَنَا يَزِيْدُ بْنُ اَبِيْ عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ اَنَّهٗ اَخْبَرَهٗ قَالَ خَرَجْتُ مِنَ الْمَدِيْنَةِ ذَاهِبًا نَحْوَ الْغَابَةِ حَتّٰى اِذَا كُنْتُ بِثَنِيَّةِ الْغَابَةِ لَقِيَنِيْ غُلَامٌ لِعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ قُلْتُ وَيْحَكَ مَا بِكَ قَالَ اُخِذَتْ لِقَاحُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ مَنْ اَخَذَهَا قَالَ غَطَفَانُ وَفَزَارَةُ فَصَرَخْتُ ثَلٰثَ صَرَخَاتٍ اَسْمَعْتُ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا يَا صَبَاحَاهُ يَا صَبَاحَاهُ ثُمَّ انْدَفَعْتُ حَتّٰى اَلْقَاهُمْ وَقَدْ اَخَذُوْهَا فَجَعَلْتُ اَرْمِيْهِمْ وَاَقُوْلُ اَنَا ابْنُ الْاَكْوَعِ وَالْيَوْمُ يَوْمُ الرُّضَّعِ فَاسْتَنْقَذْتُهَا

۲۸۷۔ ہم سے مکی بن ابراہیم نے حدیث بیان کی انہیں یزید بن ابی عبید نے خبر دی، انہیں سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ نے خبر دی آپ نے بیان کیا کہ میں مدینہ منورہ سے غابہ (شام کے راستہ میں ایک مقام) جا رہا تھا، غابہ کی گھاٹی پر ابھی میں پہنچا تھا کہ عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کے ایک غلام مجھے ملے، میں نے کہا، کیا بات پیش آئی؟ کہنے لگے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنیاں چھین لی گئیں، میں نے پوچھا کس نے چھینا۔ بتایا کہ قبیلہ غطفان اور فزارہ کے لوگوں نے پھر میں نے تین مرتبہ بہت زور سے چیخ کر "یا صباح یا صباح" کہا اتنی زور سے کہ مدینہ کے چاروں طرف میری آواز پہنچ گئی، اس کے بعد بہت تیزی سے آگے بڑھا اور انہیں جا لیا (جنہوں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنیاں چھینی تھیں اونٹنیاں ان کے ساتھ تھیں، میں نے ان پر تیر برسانے

منھم قبل ان یشربوا فاقبلت بھا اسوقھا فلقینی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقلت یا رسول اللہ ان القوم عطاش وانی اعجلتھم ان یشربوا سقیھم فابعث فی اثرھم فقال یا ابن الاکوع ملکت ان القوم یقرون فی قومھم ؛

شروع کر دیئے (آپ بہت اچھے تیر انداز تھے) اور یہ کہنے لگا، میں ابن اکوع ہوں اور آج کا دن کمینوں کی ہلاکت کا دن ہے آخر تمام اونٹنیاں میں نے ان سے چھڑالیں، ابھی وہ پانی نہ پینے پائے تھے اور انہیں ہانک کر واپس لانے لگا کہ اتنے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی مل گئے میں نے عرض کیا، یا رسول اللہ! وہ لوگ (جنہوں نے اونٹ چھینے تھے) پیاسے ہیں اور میں نے انہیں پانی پینے سے پہلے ہی ان اونٹوں کو چھڑا لیا تھا اس لئے ان لوگوں کے پیچھے کچھ لوگوں کو بھیج دیجئے۔ حضور اکرمؐ نے اس موقعہ پر فرمایا، اے ابن الاکوع، جب کسی پر قابو پا جاؤ تو پھر اس کے ساتھ اچھا معاملہ کرو اور یہ تو تمہیں معلوم ہی ہوگا کہ لوگوں کی ان کی قوم والے مدد کرتے ہیں۔

باب ۲۱۰۔ من قال خذھا وانا ابن فلان وقال سلمۃ خذھا وانا ابن الاکوع ؛

۲۱۰۔ جس نے کہا کہ مقابل بھاگنے نہ پائے، میں فلاں کا بیٹا ہوں، سلمہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا تھا، کہ بھاگنے نہ پائیں، میں اکوع کا بیٹا ہوں۔!

۲۸۸۔ حدثنا عبید اللہ عن اسرائیل عن ابی اسحاق قال سال رجل البراء رضی اللہ عنہ فقال یا ابا عمارۃ اولیتم یوم حنین قال البراء وانا اسمع اما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لم یول یومئذ کان ابو سفیان بن الحارث آخذا بعنان بغلتہ فلما غشیہ المشرکون نزل فجعل یقول انا النبی لا کذب انا ابن عبد المطلب قال فما رئی من الناس یومئذ منہ ؛

۲۸۸۔ ہم سے عبید اللہ نے حدیث بیان کی ان سے اسرائیل نے، ان سے ابو اسحاق نے بیان کیا کہ انہوں نے براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے پوچھا تھا، یا ابو عمارہ! کیا آپ حضرات (صحابہ) واقعی حنین کی جنگ میں فرار ہو گئے تھے براء رضی اللہ عنہ نے جواب دیا اور میں نے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس دن اپنی جگہ سے قطعاً نہیں ہٹے تھے۔ ابو سفیان بن حارثؓ آپ کی خچر کی لگام تھامے ہوئے تھے جس وقت مشرکین نے آپ کو چاروں طرف سے گھیر لیا تو آپ سواری سے اتر گئے فرمانے لگے، میں نبی ہوں، اس میں کوئی جھوٹ نہیں، میں عبد المطلب کا بیٹا ہوں، براء رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حضور اکرمؐ سے زیادہ بہادر اس دن کوئی بھی نہ تھا۔

باب ۲۱۱۔ اذا نزل العدو علی حکم رجل ؛

۲۱۱۔ اگر کسی مسلمان کی ثالثی کی شرط پر کسی مشرک نے ہتھیار ڈال دیئے؟

۲۸۹۔ حدثنا سلیمان بن حرب حدثنا شعبۃ عن سعد بن ابراھیم عن ابی امامۃ ھو ابن سھل بن حنیف عن ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ قال لما نزلت بنو قریظۃ علی حکم سعد ھو ابن معاذ بعث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وکان قریبا منہ فجاء علی حمار فلما دنا قال رسول

۲۸۹۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی ان سے سعد بن ابراہیم نے ان سے ابو امامہ نے، آپ سہل بن حنیف کے صاحبزادے تھے کہ ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا جب بنو قریظہ نے سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کی ثالثی کی شرط پر ہتھیار ڈال دیئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں (سعد رضی اللہ عنہ کو) بھیجا، آپ وہیں قریب ہی ایک جگہ قیام پذیر تھے (کیونکہ زخمی تھے) آپ گدھے پر سوار ہو کر آئے، جب حضور اکرمؐ کے قریب

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قوموا الی سیدکم فجاء فجلس الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال لہ ان ھؤلاء نزلوا علی حکمک قال فانی احکم ان تقتل المقاتلۃ وان تسبی الذریۃ قال لقد حکمت فیھم بحکم الملک ؛

پہنچے تو آنحضورؐ نے فرمایا کہ اپنے سردار کے لئے کھڑے ہو جاؤ آخر آپ اتر کر آں حضورؐ کے پاس بیٹھ گئے حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ ان لوگوں (بنو قریظہ کے یہودی) نے آپ کی ثالثی کی شرط پر ہتھیار ڈال دیئے ہیں (اس لئے آپ ان کا فیصلہ کر دیجئے) انہوں نے کہا پھر میرا فیصلہ یہ ہے کہ ان میں جتنے آدمی لڑنے والے ہیں، انہیں قتل کر دیا جائے اور ان کی عورتوں اور بچوں کو غلام بنا لیا جائے، حضور اکرمؐ نے ارشاد فرمایا کہ آپ نے اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق فیصلہ کیا ہے۔

باب ۲۱۲۔ قتل الاسیر وقتل الصبر ؛

۲۱۲۔ قیدی کو قتل کرنا اور باندھ کر قتل کرنا ؛

۲۹۰۔ حدثنا اسمٰعیل قال حدثنی مالک عن ابن شہاب عن انس بن مالک رضی اللہ عنھما ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دخل عام الفتح وعلی راسہ المغفر فلما نزعہ جاء رجل فقال ان ابن خطل متعلق باستار الکعبۃ فقال اقتلوہ ؛

۲۹۰۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے اور ان سے ابن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے موقعہ پر جب شہر کے اندر داخل ہوئے تو سر مبارک پر خود تھا آپ جب اسے اتار رہے تھے تو ایک شخص نے آکر آپ کو اطلاع دی کہ ابن خطل (اسلام کا بدترین دشمن) کعبہ کے پردے سے لگا ہوا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ اسے پھر بھی قتل کر دو'۔

باب ۲۱۳۔ ھل یستاسر الرجل ومن لم یستاسر ومن رکع رکعتین عند القتل ؛

۲۱۳۔ کیا کوئی مسلمان ہتھیار ڈال سکتا ہے؟ اور جس نے ہتھیار ڈال دیئے اور قتل کئے جانے سے پہلے دو رکعت نماز پڑھی۔

۲۹۱۔ حدثنا ابوالیمان اخبرنا شعیب عن الزھری قال اخبرنی عمرو بن ابی سفیان بن اسید بن جاریۃ الثقفی وھو حلیف لبنی زھرۃ وکان من اصحاب ابی ھریرۃ ان ابا ھریرۃ رضی اللہ عنہ قال بعث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عشرۃ رھط سریۃ عینا وامر علیھم عاصم بن ثابت الانصاری جد عاصم بن عمر فانطلقوا حتی اذا کانوا بالھداۃ وھو بین عسفان ومکۃ ذکروا لحی من ھذیل یقال لھم بنو لحیان فنفروا لھم

۲۹۱۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی انہیں شعیب نے خبر دی ان سے زہری نے بیان کیا، انہیں عمرو بن ابی سفیان بن اسید بن جاریہ ثقفی نے خبر دی آپ بنی زہرہ کے حلیف تھے اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے شاگردوں میں تھے کہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دس صحابہ کی ایک جماعت جاسوسی کی مہم پر بھیجی۔ اس جماعت کا امیر عاصم بن عمر کے دادا عاصم بن ثابت انصاری رضی اللہ عنہ کو بنایا اور جماعت روانہ ہوگئی۔ جب یہ لوگ مقام ہداۃ پر پہنچے جو عسفان اور مدینہ کے درمیان میں واقع ہے تو قبیلہ ہذیل کی ایک شاخ بنو لحیان نے ان کے خلاف کاروائی کے لئے مشورے کئے اور اس قبیلہ کی تقریباً دو سو آدمیوں کی ایک جماعت ان کی تلاش میں نکلی، یہ پوری جماعت تیر اندازوں کی

قريبا من مائتي رجل كلهم رام فاقتصوا آثارهم حتى وجدوا مأكلهم تمرا تزودوه من المدينة فقالوا هذا تمر يثرب فاقتصوا آثارهم فلما رآهم عاصم وأصحابه لجأوا إلى فدفد وأحاط بهم القوم فقالوا لهم انزلوا وأعطونا بأيديكم ولكم العهد والميثاق ولا نقتل منكم أحدا. قال عاصم بن ثابت أمير السرية - أما أنا فوالله لا أنزل اليوم في ذمة كافر اللهم أخبر عنا نبيك فرموهم بالنبل فقتلوا عاصما في سبعة فنزل إليهم ثلاثة رهط بالعهد والميثاق منهم خبيب الأنصاري وابن دثنة ورجل آخر فلما استمكنوا منهم اطلقوا أوتار قسيهم فأوثقوهم فقال الرجل الثالث هذا أول الغدر والله لا أصحبكم إن في هؤلاء لأسوة، يريد القتلى فجرروه وعالجوه على أن يصحبهم فأبى فقتلوه فانطلقوا بخبيب وابن دثنة حتى باعوهما بمكة بعد وقعة بدر فابتاع خبيبا بنو الحارث ابن عامر بن نوفل بن عبد مناف، وكان خبيب هو قتل الحارث بن عامر يوم بدر فلبث خبيب عندهم أسيرا فأخبرني عبيد الله بن عياض أن بنت الحارث أخبرته أنهم حين اجتمعوا استعاروا منها موسى يستحد بها فأعارته فأخذ ابنا لي وأنا غافلة حين أتاه قالت فوجدته مجلسه على فخذه والموسى بيده ففزعت فزعة عرفها خبيب في وجهي فقال تخشين أن أقتله ما كنت لأفعل ذلك. والله ما رأيت أسيرا قط خيرا من

تھی۔ یہ سب صحابہ کے نشانات قدم سے اندازہ لگاتے ہوئے چلتے رہے آخر ایک ایسی جگہ پہنچ گئے جہاں صحابہ نے بیٹھ کر کھجور کھائی تھی جو مدینہ سے اپنے ساتھ لے کر چلے تھے پیچھا کرنے والوں نے کہا کہ یہ (گٹھلیاں) تو یثرب (مدینہ) کی کھجوروں (کی) ہیں اور پھر قدم کے نشانات سے اندازہ کرتے ہوئے آگے بڑھنے لگے، عاصم اور آپ کے ساتھیوں نے (رضی اللہ عنہم) جب انہیں دیکھا تو ایک پہاڑ کی چوٹی پر پناہ لی مشرکین نے ان سے کہا کہ ہتھیار ڈال کر اتر آؤ تم سے ہمارا عہد و پیمان ہے ہم کسی شخص کو بھی قتل نہیں کریں گے عاصم بن ثابت رضی اللہ عنہ، مہم کے امیر نے فرمایا کہ آج تو میں کسی صورت میں بھی ایک کافر کی امان میں نہیں اتروں گا اے اللہ! ہماری حالت سے اپنے نبی کو مطلع کر دیجئے، اس پر انہوں نے تیر برسانے شروع کر دیئے اور عاصم رضی اللہ عنہ اور دوسرے سات صحابہ کو شہید کر ڈالا اور بقیہ تین صحابہ ان کے عہد و پیمان پر اتر آئے۔ یہ خبیب انصاری ابن دثنہ اور ایک تیسرے صحابی (عبداللہ بن طارق بلوی رضی اللہ عنہم) تھے جب یہ صحابہ ان کے قابو میں آگئے تو انہوں نے اپنی تلواروں کے تانت اتار کر ان حضرات کو ان سے باندھ لیا، حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ بخدا، یہ تمہاری پہلی بدعہدی ہے، تمہارے ساتھ میں ہرگز نہ جاؤں گا، طرز عمل تو انہیں حضرات کا قابل تقلید تھا آپ کی مراد شہداء سے تھی (کہ انہوں نے جان دے دی لیکن ان کی پناہ میں آنا پسند نہ کیا) مگر مشرکین انہیں کھینچنے لگے اور زبردستی اپنے ساتھ لے جانا چاہا، جب آپ کسی طرح بھی نہ گئے تو آپ کو بھی شہید کر دیا گیا، اب یہ خبیب اور ابن دثنہ رضی اللہ عنہ کو لے کر چلنے لگے اور ان حضرات کو مکہ میں لے جا کر فروخت کر دیا، یہ جنگ بدر کے بعد کا واقعہ ہے خبیب رضی اللہ عنہ کو حارث بن عامر بن نوفل بن عبدالمناف کے لڑکوں نے خرید لیا، خبیب رضی اللہ عنہ نے ہی بدر کی لڑائی میں حارث بن عامر کو قتل کیا تھا۔ آپ ان کے یہاں کچھ دنوں تک تو قیدی کی حیثیت سے رہے۔ (زہری نے بیان کیا) کہ مجھے عبیداللہ بن عیاض نے خبر دی اور انہیں حارث کی بیٹی (زینب رضی اللہ عنہا) نے خبر دی کہ جب لوگ جمع ہوئے (آپ کو قتل کرنے کے لئے) تو ان سے آپ نے استرا مانگا موئے

خُبَيْبٍ وَاللّٰهِ لَقَدْ وَجَدْتُهُ يَوْمًا يَأْكُلُ مِنْ قِطْفِ عِنَبٍ فِي يَدِهِ وَإِنَّهُ لَمُوثَقٌ فِي الْحَدِيدِ وَمَا بِمَكَّةَ مِنْ ثَمَرٍ وَكَانَتْ تَقُولُ إِنَّهُ لَرِزْقٌ مِنَ اللّٰهِ رَزَقَهُ خُبَيْبًا فَلَمَّا خَرَجُوا مِنَ الْحَرَمِ لِيَقْتُلُوهُ فِي الْحِلِّ قَالَ لَهُمْ خُبَيْبٌ ذَرُونِي أَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ فَتَرَكُوهُ فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ قَالَ لَوْلَا أَنْ تَظُنُّوا أَنَّ مَا بِي جَزَعٌ لَطَوَّلْتُهَا اللّٰهُمَّ أَحْصِهِمْ عَدَدًا؛

مَا أُبَالِي حِينَ أُقْتَلُ مُسْلِمًا، عَلَى أَيِّ شِقٍّ كَانَ لِلّٰهِ مَصْرَعِي
وَذٰلِكَ فِي ذَاتِ الْإِلٰهِ وَإِنْ يَشَأْ، يُبَارِكْ عَلَى أَوْصَالِ شِلْوٍ مُمَزَّعِ

فَقَتَلَهُ ابْنُ الْحَارِثِ فَكَانَ خُبَيْبٌ هُوَ سَنَّ الرَّكْعَتَيْنِ لِكُلِّ امْرِئٍ مُسْلِمٍ قُتِلَ صَبْرًا، فَاسْتَجَابَ اللّٰهُ لِعَاصِمِ بْنِ ثَابِتٍ يَوْمَ أُصِيبَ فَأَخْبَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصْحَابَهُ خَبَرَهُمْ وَمَا أُصِيبُوا وَبَعَثَ نَاسٌ مِنْ كُفَّارِ قُرَيْشٍ إِلَى عَاصِمٍ حِينَ حُدِّثُوا أَنَّهُ قُتِلَ لِيُؤْتَوْا بِشَيْءٍ مِنْهُ يُعْرَفُ وَكَانَ قَدْ قَتَلَ رَجُلًا مِنْ عُظَمَائِهِمْ يَوْمَ بَدْرٍ فَبُعِثَ عَلَى عَاصِمٍ مِثْلُ الظُّلَّةِ مِنَ الدَّبْرِ فَحَمَتْهُ مِنْ رُسُلِهِمْ فَلَمْ يَقْدِرُوا عَلَى أَنْ يَقْطَعَ مِنْ لَحْمِهِ شَيْئًا؛

زیر ناف مونڈنے کے لئے، انہوں نے استرا دے دیا (انہوں نے بیان کیا کہ) پھر آپ نے میرے ایک بچے کو اپنے پاس بلا لیا، جب وہ آپ کے پاس گیا تو میں غافل تھی۔ بیان کیا کہ پھر جب میں نے اپنے بچے کو آپ کی ران پر بیٹھا ہوا دیکھا اور استرا آپ کے ہاتھ میں تھا تو میں اس سے بری طرح گھبرا گئی کہ خبیب رضی اللہ عنہ بھی میرے چہرے سے سمجھ گئے آپ نے فرمایا، تمہیں اس کا خوف ہو گا کہ میں اسے قتل کر ڈالوں گا، یقین کرو، میں کبھی ایسا نہیں کر سکتا۔ خدا گواہ ہے کہ کوئی قیدی، میں نے خبیب سے بہتر کبھی نہیں دیکھا خدا گواہ ہے کہ میں نے ایک دن دیکھا کہ انگور کا خوشہ آپ کے ہاتھ میں ہے اور آپ اس میں سے کھا رہے ہیں، حالانکہ آپ لوہے کی زنجیروں میں جکڑے ہوئے تھے اور مکہ میں پھلوں کا کوئی موسم نہیں تھا، کہا کرتی تھیں کہ وہ تو اللہ تعالیٰ کی روزی تھی، اللہ تعالیٰ خبیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کھلاتا پلاتا تھا، پھر جب مشرکین حرم سے باہر انہیں لائے تاکہ حرم کے حدود سے نکل کر انہیں شہید کریں تو خبیب رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا کہ مجھے (قتل سے پہلے) صرف دو رکعتیں پڑھ لینے دو۔ انہوں نے آپ کو اجازت دے دی پھر آپ نے دو رکعت نماز پڑھی اور فرمایا، اگر تم یہ خیال نہ کرتے کہ میں (قتل سے) گھبرا رہا ہوں تو میں ان رکعتوں کو اور طویل کرتا۔ اے اللہ ان میں سے ایک ایک کو ختم کر دے[1] (بد دعاء کرنے کے بعد آپ نے یہ اشعار پڑھے) "جبکہ میں اسلام کی حالت میں قتل کیا جا رہا ہوں تو مجھے کسی قسم کی بھی پرواہ نہیں ہے، خواہ اللہ کے راستے میں مجھے کسی پہلو پر بھی پچھاڑا جائے یہ صرف اللہ تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرنے کے لئے ہے اور اگر وہ چاہے تو اس کے جسم کے ٹکڑوں میں بھی برکت دے سکتا ہے جس کی بوٹی بوٹی کر دی گئی ہو" آخر حارث کے بیٹے (عقبہ) نے آپ کو شہید کر دیا، حضرت خبیب رضی اللہ عنہ سے ہی ہر مسلمان کے لئے جسے قتل کیا جائے دو رکعتیں (قتل سے پہلے) مشروع ہوئی ہیں ادھر حادثہ کے وقت ہی عاصم بن ثابت رضی اللہ عنہ (مہم کے امیر) کی دعاء اللہ تعالیٰ نے قبول کی تھی (کہ اے اللہ! ہماری حالت کی اطلاع اپنے نبی کو دے دے) اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کو وہ سب حالات بتا دیئے جن سے یہ مہم دوچار ہوئی تھی (کیونکہ آپ کو وحی کے ذریعہ اس کی اطلاع ہو گئی تھی) کفار قریش کے کچھ لوگوں کو جب معلوم ہوا کہ عاصم رضی اللہ عنہ شہید کر دیئے گئے تو انہوں نے نعش مبارک کے لئے اپنے

[1] دوسری روایت میں بد دعاء کے یہ الفاظ بھی ہیں کہ اے اللہ! ان میں سے کسی کو بھی زندہ نہ چھوڑ اور الگ الگ ان سب کو مار۔ چنانچہ ایک سال بھی نہ گزرنے پایا تھا کہ قاتلوں میں سے ایک ایک ہلاک ہو چکا تھا۔

آدمی بھیجے تاکہ ان کے جسم کا کوئی حصہ لائیں جس سے ان کی شناخت ہو سکتی ہو (جیسے سر) آپ نے بدر کی جنگ میں کفار قریش کے ایک سردار کو قتل کیا تھا۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے شہد کی مکھیوں کا ایک دل ان کی نعش کی حفاظت کے لئے بھیج دیا، جنہوں نے کافروں کے قاصدوں سے نعش کی حفاظت کی اور کفار اس پر قادر نہ ہو سکے کہ ان کے گوشت کا کوئی بھی حصہ کاٹ کر لے جا سکیں،

باب ۲۱۴۔ بَابُ فِكَاكِ الْأَسِيرِ فِيهِ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؛

۲۱۴۔ مسلمان قیدیوں کو رہا کرانے کا مسئلہ، اس باب میں ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کی ایک روایت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے۔

۲۹۲۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فُكُّوا الْعَانِيَ يَعْنِي الْأَسِيرَ وَأَطْعِمُوا الْجَائِعَ وَعُودُوا الْمَرِيضَ ؛

۲۹۲۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی ان سے جریر نے حدیث بیان کی، ان سے منصور نے، ان سے ابو وائل نے اور ان سے ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا " عانی " یعنی قیدی کو چھڑایا کرو بھوکے کو کھلایا کرو اور بیمار کی عیادت کیا کرو،

۲۹۳۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا مُطَرِّفٌ أَنَّ عَامِرًا حَدَّثَهُمْ عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ لِعَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ هَلْ عِنْدَكُمْ شَيْءٌ مِنَ الْوَحْيِ إِلَّا مَا فِي كِتَابِ اللّٰهِ قَالَ وَالَّذِي فَلَقَ الْحَبَّةَ وَبَرَأَ النَّسَمَةَ مَا أَعْلَمُهُ إِلَّا فَهْمًا يُعْطِيهِ اللّٰهُ رَجُلًا فِي الْقُرْآنِ وَمَا فِي هٰذِهِ الصَّحِيفَةِ قُلْتُ وَمَا فِي الصَّحِيفَةِ قَالَ الْعَقْلُ وَفَكَاكُ الْأَسِيرِ وَأَنْ لَا يُقْتَلَ مُسْلِمٌ بِكَافِرٍ ؛

۲۹۳۔ ہم سے احمد بن یونس نے حدیث بیان کی، ان سے زہیر نے حدیث بیان کی ان سے مطرف نے حدیث بیان کی ان سے عامر نے حدیث بیان کی اور ان سے ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا، آپ حضرات (اہل بیت) کے پاس کتاب اللہ کے سوا اور بھی کوئی وحی ہے (جو آپ حضرات کے ساتھ خاص ہو، جیسا کہ شیعان علی خیال کرتے تھے) آپ نے اس کا جواب دیا، اس ذات کی قسم، جس نے دانے کو (زمین) چیر کر نکالا) اور جس نے روح پیدا کی، میں اس کے سوا اور کچھ نہیں جانتا کہ اللہ تعالیٰ کسی مرد مسلم کو قرآن کا فہم عطا فرما دے۔ یا وہ چیز جو اس صحیفہ میں (لکھی ہوئی) ہے[1]۔ ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ نے پوچھا اور اس صحیفے میں کیا ہے؟ فرمایا کہ دیت کے احکام، قیدی (مسلمان) کو رہا کرانا اور یہ کہ کسی مسلمان کو کسی کافر کے بدلے میں نہ قتل کیا جائے۔

باب ۲۱۵۔ فِدَاءِ الْمُشْرِكِينَ ؛

۲۱۵۔ مشرکین کا فدیہ ؛

۲۹۴۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عُقْبَةَ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ

۲۹۴۔ ہم سے اسماعیل بن ابی ادریس نے حدیث بیان کی ان سے اسماعیل بن ابراہیم بن عقبہ نے حدیث بیان کی ان سے موسیٰ بن عقبہ نے، ان سے ابن شہاب نے بیان کیا اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ انصار کے بعض افراد نے رسول اللہ صلی

[1] حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی کچھ احادیث حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے پاس لکھی ہوئی تھیں، جنہیں آپ اپنی تلوار کے نیام میں رکھتے تھے یہاں اسی کی طرف اشارہ ہے۔

رجالاً من الانصار استاذنوا رسول الله صلى الله عليه وسلم فقالوا يا رسول الله ائذن فلنترك لابن اختنا عباس فداءه فقال لا تدعون منها درهما وقال ابراهيم عن عبد العزيز ابن صهيب عن انس قال اُتي النبي صلى الله عليه وسلم بمال من البحرين فجاءه العباس فقال يا رسول الله اعطني فاني فاديت نفسي وفاديت عقيلاً فقال خذ فاعطاه في ثوبه۔

اللہ علیہ وسلم سے اجازت چاہی اور عرض کیا، یا رسول اللہ! آپ ہمیں اس کی اجازت دے دیں کہ ہم اپنے بھانجے عباس (رضی اللہ عنہ) کا فدیہ معاف کر دیں، لیکن حضور اکرم نے فرمایا ان کے فدیہ میں سے ایک درہم بھی معاف نہ کرنا۔ اور ابراہیم نے بیان کیا، ان سے عبد العزیز بن صہیب نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بحرین کا خراج آیا تو عباس رضی اللہ عنہ خدمتِ نبوی میں حاضر ہوئے اور عرض کیا، یا رسول اللہ! اس میں سے مجھے بھی عنایت فرمایئے کیونکہ (بدر کے موقعہ پر) میں نے اپنا اور عقیل (رضی اللہ عنہما) دونوں کا فدیہ ادا کیا تھا، آں حضورؐ نے فرمایا پھر آپ لے لیجئے۔ چنانچہ آپؐ نے انہیں ان کے کپڑے میں دیا۔

۲۹۵۔ حدثني محمود حدثنا عبد الرزاق اخبرنا معمر عن الزهري عن محمد بن جبير عن ابيه وكان جاء في اسارى بدر قال سمعت النبي صلى الله عليه وسلم يقرأ في المغرب بالطور۔

۲۹۵۔ مجھ سے محمود نے حدیث بیان کی ان سے عبد الرزاق نے حدیث بیان کی انہیں معمر نے خبر دی انہیں محمد بن جبیر نے، انہیں ان کے والد (جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ) نے (آپ بھی بدر کے قیدیوں میں شامل تھے) (آپ ابھی اسلام نہیں لائے تھے) آپ نے بیان کیا میں نے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مغرب کی نماز میں سورۂ "الطور" کی قرأت کر رہے تھے۔

باب ۲۱۶۔ الحربي اذا دخل دار الاسلام بغير امان۔

۲۱۶۔ دار الحرب کا باشندہ، جو پروانہ راہ داری کے بغیر دار الاسلام میں داخل ہو گیا ہو؟

۲۹۶۔ حدثنا ابو نعيم حدثنا ابو العميس عن اياس بن سلمة بن الاكوع عن ابيه قال اتى النبي صلى الله عليه وسلم عين من المشركين وهو في سفر فجلس عند اصحابه يتحدث ثم انفتل فقال النبي صلى الله عليه وسلم اطلبوه واقتلوه فقتله فنفله سلبه۔

۲۹۶۔ ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی ان سے ابو العمیس نے حدیث بیان کی، ان سے ایاس بن سلمہ بن اکوع نے اور ان سے ان کے والد (سلمہ رضی اللہ عنہ) نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے یہاں مشرکوں کا ایک جاسوس آیا، حضور اکرم اس وقت سفر میں تھے (غزوۂ ہوازن کے لئے تشریف لے جا رہے تھے) وہ جاسوس صحابہ رضوان اللہ علیہم میں بیٹھا اور باتیں کیں، پھر واپس چلا گیا تو آں حضورؐ نے فرمایا کہ اسے تلاش کر کے قتل کر دو، چنانچہ اسے (سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ نے) قتل کر دیا اور آں حضورؐ نے اس کے ہتھیار اور ازار قتل کرنے والے کو دلوا دیئے۔

باب ۲۱۷۔ يقاتل عن اهل الذمة ولا يسترقون۔

۲۱۷۔ ذمیوں کی حمایت و حفاظت میں جنگ کی جائے گی اور انہیں غلام نہیں بنایا جا سکتا۔

۲۹۷۔ حدثنا موسى بن اسماعيل حدثنا

۲۹۷۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی ان سے ابو عوانہ

بوعوانة عن حصين عن عمرو بن ميمون عن عمر رضي الله عنه قال وأوصيه بذمة الله وذمة رسوله صلى الله عليه وسلم أن يوفى لهم بعهدهم وأن يقاتل من ورائهم ولا يكلفوا إلا طاقتهم۔

نے حدیث بیان کی انہیں حصین نے ان سے عمرو بن میمون نے کہ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا (وفات سے تھوڑی دیر پہلے) کہ میں اپنے بعد آنے والے خلیفہ کو اس کی وصیت کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا جو عہد ہے (ذمیوں سے) اس عہد کو پورا کرے اور یہ کہ ان کی حمایت و حفاظت کے لئے جنگ کرے اور ان کی طاقت سے زیادہ کوئی بار ان پر نہ ڈالا جائے۔

باب ۲۱۸ ۔ جوائز الوفد۔

۲۱۸ ۔ وفد کو ہدایہ دینا۔

باب ۲۱۹ ۔ هل يستشفع إلى أهل الذمة ومعاملتهم۔

۲۱۹ ۔ کیا ذمیوں کی سفارش کی جا سکتی ہے؟ اور ان سے معاملات کرنا۔

۲۹۸ ۔ حدثنا قبيصة حدثنا ابن عيينة عن سليمان الأحول عن سعيد بن جبير عن ابن عباس رضي الله عنهما أنه قال يوم الخميس وما يوم الخميس ثم بكى حتى خضب دمعه الحصباء فقال اشتد برسول الله صلى الله عليه وسلم وجعه يوم الخميس فقال ائتوني بكتاب أكتب لكم كتابا لن تضلوا بعده أبدا فتنازعوا ولا ينبغي عند نبي تنازع فقالوا هجر رسول الله صلى الله عليه وسلم قال دعوني فالذي أنا فيه خير مما تدعوني إليه وأوصى عند موته بثلاث أخرجوا المشركين من جزيرة العرب وأجيزوا الوفد بنحو ما كنت أجيزهم ونسيت الثالثة وقال يعقوب بن محمد سألت المغيرة بن عبد الرحمن عن جزيرة العرب فقال مكة والمدينة واليمامة واليمن ۔ وقال يعقوب

۲۹۸ ۔ ہم سے قبیصہ نے حدیث بیان کی ان سے ابن عیینہ نے حدیث بیان کی ان سے سلیمان احول نے ان سے سعید بن جبیر نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جمعرات کے دن ۔ اور معلوم ہے جمعرات کا دن کیا ہے، پھر آپ اتنا روئے کہ کنکریاں تک بھیگ گئیں آخر آپ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مرض الوفات میں شدت اسی دن ہوئی تھی، تو آپ نے فرمایا کہ قلم دوات لاؤ تاکہ میں تمہارے لئے ایک ایسا دستور لکھ جاؤں کہ تم اس کے بعد کبھی بے راہ نہ ہو سکو (لیکن عمر رضی اللہ عنہ نے تکلیف کی شدت دیکھ کر فرمایا کہ اس وقت آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم سخت تکلیف میں مبتلا ہیں اور ہمارے پاس کتاب اللہ عمل و ہدایت کے لئے موجود ہے اس وقت آپ کو تکلیف دینی مناسب نہیں) اس پر لوگوں میں اختلاف پیدا ہو گیا، آنحضور نے فرمایا کہ نبی کی موجودگی میں نزاع و اختلاف مناسب نہیں ہے، صحابہ نے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تم لوگوں سے اعراض کر رہے ہیں، آں حضور نے فرمایا کہ اچھا، اب مجھے اپنی حالت پر چھوڑ دو، میں جن کیفیات (مراقبہ اور لقاء خداوندی کے لئے آمادگی و تیاری) میں ہوں، وہ اس سے بہتر ہے جس کی تم مجھے دعوت دے رہے ہو (یعنی ہدایات لکھنا وغیرہ) اور

[1] ذمی، غیر مسلموں کے اس طبقے کو کہتے ہیں جو اسلامی حکومت کے حدود میں رہتا ہے۔ مصنف رحمۃ اللہ علیہ اسلام کے اس حکم کو وضاحت سے بیان کرنا چاہتے ہیں کہ ایسے تمام غیر مسلموں کی جان و مال، عزت اور آبرو مسلمانوں کی طرح ہے اور اگر ان پر کسی طرف سے کوئی آنچ آتی ہو تو مسلمان حکومت اور تمام مسلمانوں کا فرض ہے کہ ان کی حمایت و حفاظت کے لئے ان کے دشمنوں سے اگر جنگ بھی کرنی پڑے تو گریز نہ کریں۔

وَالْعَرُوبُ اَوَّلُ تِهَامَةَ ۔

آں حضورؐ نے اپنی وفات کے وقت تین وصیتیں کی تھیں یہ کہ مشرکین کو جزیرۂ عرب سے باہر کر دینا، وفود کو اسی طرح ہدایا دیا کرنا جس طرح میں دیتا تھا، اور تیسری ہدایت میں بھول گیا۔ اور یعقوب بن محمد نے بیان کیا کہ میں نے مغیرہ بن عبدالرحمٰن سے جزیرۂ عرب کے متعلق پوچھا تو انہوں نے فرمایا، مکہ، مدینہ، یمامہ اور یمن (کا نام جزیرۂ عرب ہے)

باب ۲۲۰ ۔ التَّجَمُّلُ لِلْوُفُوْدِ ۔

۲۲۰ ۔ وفود سے ملاقات کے لئے ظاہری زیبائش ۔

۲۹۹ ۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ وَجَدَ عُمَرُ حُلَّةَ اِسْتَبْرَقٍ تُبَاعُ فِي السُّوقِ فَاَتَى بِهَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ابْتَعْ هٰذِهِ الْحُلَّةَ فَتَجَمَّلْ بِهَا لِلْعِيدِ وَلِلْوُفُوْدِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا هٰذِهِ لِبَاسُ مَنْ لَا خَلَاقَ لَهُ اَوْ اِنَّمَا يَلْبَسُ هٰذِهِ مَنْ لَا خَلَاقَ لَهُ فَلَبِثَ مَا شَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ اَرْسَلَ اِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِجُبَّةِ دِيبَاجٍ فَاَقْبَلَ بِهَا عُمَرُ حَتّٰى اَتَى بِهَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قُلْتَ اِنَّمَا هٰذِهِ لِبَاسُ مَنْ لَا خَلَاقَ لَهُ اَوْ اِنَّمَا يَلْبَسُ هٰذِهِ مَنْ لَا خَلَاقَ لَهُ ثُمَّ اَرْسَلْتَ اِلَيَّ بِهٰذِهِ فَقَالَ تَبِيعُهَا اَوْ تُصِيبُ بِهَا بَعْضَ حَاجَتِكَ ۔

۲۹۹ ۔ ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی ان سے لیث نے حدیث بیان کی ان سے عقیل نے ان سے ابن شہاب نے ان سے سالم بن عبداللہ نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ عمر رضی اللہ عنہ نے دیکھا کہ بازار میں ایک ریشمی حلہ فروخت ہو رہا ہے پھر اسے آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لائے اور عرض کیا، یا رسول اللہ! یہ حلہ آپ خرید لیں اور عید اور وفود کی پذیرائی کے مواقع پر اس سے اپنی زیبائش کریں، لیکن حضور اکرمؐ نے ان سے فرمایا، یہ ان لوگوں کا لباس ہے جن کا (آخرت میں) کوئی حصہ نہیں (یہ بات ختم ہوگئی) اور اللہ تعالیٰ نے جتنے دنوں چاہا عمر رضی اللہ عنہ حسب معمول اپنے اعمال ومشاغل انجام دیتے رہے۔ لیکن ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے پاس ریشمی جبہ بھیجا (ہدیۃً) تو عمر رضی اللہ عنہ اسے لے کر خدمت نبویؐ میں حاضر ہوئے اور عرض کیا، یا رسول اللہ! آپ نے تو یہ فرمایا تھا کہ یہ ان کا لباس ہے جن کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں ہے یا (عمر رضی اللہ عنہ نے آپ کی بات اس طرح دہرائی کہ) اسے تو وہی لوگ ہی پہن سکتے ہیں جن کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں اور پھر آنحضورؐ نے یہی میرے پاس ارسال فرمایا، اس پر آنحضورؐ نے فرمایا کہ (میرے بھیجنے کا مقصد یہ تھا کہ تم اسے بیچ لو یا (فرمایا کہ) اس سے اپنی کوئی ضرورت پوری کر سکو ۔

باب ۔ كَيْفَ يُعْرَضُ الْاِسْلَامُ عَلَى الصَّبِيِّ

بچے کے سامنے اسلام کس طرح پیش کیا جائے گا ۔

۳۰۰ ۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ اَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهُ اَخْبَرَهُ اَنَّ عُمَرَ انْطَلَقَ فِي رَهْطٍ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِبَلَ

۳۰۰ ۔ ہم سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی ان سے ہشام نے حدیث بیان کی، انہیں معمر نے خبر دی، انہیں زہری نے انہیں سالم بن عبداللہ نے خبر دی اور انہیں ابن عمر رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ صحابہ کی ایک جماعت میں آپ بھی شامل تھے، جو ابن صیاد (یہودی لڑکا) کے یہاں جا رہی تھی، آخر بنو مغالہ (انصار کا ایک قبیلہ) کے ٹیلوں کے پاس بچوں کے ساتھ کھیلتے ہوئے اسے ان

ابنِ صَيَّادٍ حَتّٰى وَجَدُوْهُ يَلْعَبُ مَعَ الْغِلْمَانِ
عِنْدَ اُطُمِ بَنِيْ مَغَالَةَ وَقَدْ قَارَبَ يَوْمَئِذٍ
ابنُ صَيَّادٍ يَحْتَلِمُ فَلَمْ يَشْعُرْ حَتّٰى ضَرَبَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ظَهْرَهٗ بِيَدِهٖ ثُمَّ قَالَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَشْهَدُ اَنِّيْ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَظَرَ اِلَيْهِ ابنُ صَيَّادٍ
فَقَالَ اَشْهَدُ اَنَّكَ رَسُوْلُ الْاُمِّيِّيْنَ فَقَالَ
ابنُ صَيَّادٍ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَشْهَدُ
اَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ قَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاذَا تَرٰى قَالَ ابنُ صَيَّادٍ يَاْ
تِيْنِيْ صَادِقٌ وَكَاذِبٌ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ خُلِطَ عَلَيْكَ الْاَمْرُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّيْ قَدْ خَبَأْتُ لَكَ خَبِيْئًا قَالَ ابنُ
صَيَّادٍ هُوَ الدُّخُّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اخْسَأْ فَلَنْ تَعْدُوَ قَدْرَكَ قَالَ عُمَرُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ
ائْذَنْ لِيْ فِيْهِ اَضْرِبْ عُنُقَهٗ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْ يَكُنْهُ فَلَنْ تُسَلَّطَ عَلَيْهِ
وَاِنْ لَمْ يَكُنْهُ فَلَا خَيْرَ لَكَ فِيْ قَتْلِهٖ قَالَ ابنُ
عُمَرَ انْطَلَقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاُبَيُّ
بنُ كَعْبٍ يَاْتِيَانِ النَّخْلَ الَّذِيْ فِيْهِ ابنُ صَيَّادٍ
حَتّٰى اِذَا دَخَلَ النَّخْلَ طَفِقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَتَّقِيْ بِجُذُوْعِ النَّخْلِ وَهُوَ يَخْتِلُ ابنَ
صَيَّادٍ اَنْ يَسْمَعَ مِنِ ابنِ صَيَّادٍ شَيْئًا قَبْلَ اَنْ
يَرَاهُ وَابنُ صَيَّادٍ مُضْطَجِعٌ عَلٰى فِرَاشِهٖ فِيْ
قَطِيْفَةٍ لَهٗ فِيْهَا رَمْرَمَةٌ فَرَاَتْ اُمُّ ابنِ صَيَّادٍ
النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَتَّقِيْ بِجُذُوْعِ
النَّخْلِ فَقَالَتْ لِابنِ صَيَّادٍ اَيْ صَافِ وَهُوَ
اسْمُهٗ فَثَارَ ابنُ صَيَّادٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ

حضرات نے پالیا، ابن صیاد بلوغ کو پہنچ چکا تھا۔ اسے (نبی کریم صلی
اللہ علیہ وسلم کی آمد کا) احساس نہیں ہوا۔ حضور اکرمؐ نے (اس کے
قریب پہنچ کر) اپنا ہاتھ اس کی پیٹھ پر مارا اور فرمایا، کیا تم اس کی گواہی
دیتے ہو کہ میں اللہ کا رسول ہوں، صلی اللہ علیہ وسلم۔ ابن صیاد نے
آپ کی طرف دیکھا اور پھر کہنے لگا، ہاں، میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ
عربوں کے نبی ہیں، اس کے بعد اس نے آنحضور سے پوچھا کہ کیا آپ
گواہی دیتے ہیں کہ میں اللہ کا رسول ہوں؟ حضور اکرمؐ نے اس کا جواب
(صرف اتنا) دیا کہ میں اللہ اور اس کے انبیاء پر ایمان لایا، پھر آں
حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا، تم دیکھتے کیا ہو؟ اس نے
کہا کہ میرے پاس ایک خبر سچی آتی ہے تو دوسری جھوٹی، آں حضورؐ نے
اس پر فرمایا کہ حقیقت حال تم پر مشتبہ ہوگئی ہے، آں حضورؐ نے
اس سے فرمایا، اچھا میں نے تمہارے لئے اپنے دل میں ایک بات
سوچی ہے (بتاؤ وہ کیا ہے؟) ابن صیاد بولا کہ دھواں! حضور اکرم
نے فرمایا چپ ہو جا کمبخت! اپنی حیثیت سے آگے نہ بڑھ، عمر رضی اللہ
عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے اس کے بارے میں اجازت ہو تو میں
اس کی گردن مار دوں، لیکن آں حضورؐ نے فرمایا کہ اگر یہ وہی (دجال)
ہے تو تم اس پر قادر نہیں ہو سکتے اور اگر دجال نہیں ہے تو اس کی جان
لینے میں کوئی خیر نہیں۔ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ (ایک مرتبہ) ابی
بن کعب رضی اللہ عنہ کو ساتھ لے کر آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس کھجور
کے باغ میں تشریف لائے جس میں ابن صیاد موجود تھا، جب آں حضور
باغ میں داخل ہوگئے تو کھجور کے تنوں کی آڑ لیتے ہوئے، آپ آگے بڑھنے
لگے، حضور اکرمؐ چاہتے یہ تھے کہ اسے آپ کی موجودگی کا احساس نہ ہو
سکے اور آپ اس کی باتیں سن لیں (کہ وہ خود اپنے سے کس قسم کی باتیں
کرتا ہے) ابن صیاد اس وقت اپنے بستر پر ایک چادر اوڑھے پڑا تھا
اور کچھ گنگنا رہا تھا، اتنے میں اس کی ماں نے آں حضورؐ کو دیکھ لیا کہ آپ
کھجور کے تنوں کی آڑ لے کر آگے آرہے ہیں اور اسے متنبہ کر دیا کہ اے
صاف، یہ اس کا نام تھا (جس سے اس کے قریب و عزیز اسے پکارتے
تھے) ابن صیاد یہ سنتے ہی اچھل پڑا، حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ اگر اس کی ماں نے
اسے یوں ہی رہنے دیا ہوتا تو بات واضح ہو جاتی۔ سالم نے بیان کیا کہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ تَرَكَتْهُ بَيَّنَ ۔ وَقَالَ سَالِمٌ قَالَ ابْنُ عُمَرَ ثُمَّ قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّاسِ فَأَثْنَى عَلَى اللّٰهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ ذَكَرَ الدَّجَّالَ فَقَالَ إِنِّي أُنْذِرُكُمُوهُ وَمَا مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا قَدْ أَنْذَرَهُ قَوْمَهُ لَقَدْ أَنْذَرَهُ نُوحٌ قَوْمَهُ وَلٰكِنْ سَأَقُولُ لَكُمْ فِيهِ قَوْلًا لَمْ يَقُلْهُ نَبِيٌّ لِقَوْمِهِ تَعْلَمُونَ أَنَّهُ أَعْوَرُ وَأَنَّ اللّٰهَ لَيْسَ بِأَعْوَرَ ۔

ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کو خطاب فرمایا آپ نے اللہ تعالیٰ کی ثنا بیان کی، جو اس کی شان کے لائق تھی، پھر دجال کا تذکرہ فرمایا اور فرمایا کہ میں بھی تمہیں اس کے (فتنوں سے) ڈراتا ہوں کوئی نبی ایسا نہیں گزرا جس نے اپنی قوم کو اس کے فتنوں سے نہ ڈرایا ہو، نوح علیہ السلام نے بھی اپنی قوم کو اس سے ڈرایا تھا، لیکن میں اس کے بارے میں تم سے ایسی بات کہوں گا، جو کسی نے اپنی قوم سے نہیں کہی ہے اور وہ بات یہ ہے کہ دجال کانا ہوگا، اور اللہ تعالیٰ اس سے پاک ہے (اس لئے دیکھتے ہی ہر مسلمان کو اس کے خدائی کے دعوے کی تکذیب کر دینی چاہیئے)

باب ۲۲۲۔ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْيَهُودِ أَسْلِمُوا تَسْلَمُوا قَالَهُ الْمَقْبُرِيُّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ۔

۲۲۲۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد یہود سے کہ اسلام لاؤ تو سلامتی پاؤگے (دنیا اور آخرت دونوں میں)، اس کی روایت مقبری نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے کی ہے۔

باب ۲۲۳۔ إِذَا أَسْلَمَ قَوْمٌ فِي دَارِ الْحَرْبِ وَلَهُمْ مَالٌ وَأَرَضُونَ فَهِيَ لَهُمْ ۔

۲۲۳۔ اگر کچھ لوگ جو دار الحرب میں مقیم ہیں اسلام لائے اور وہ مال و جائیداد کے مالک ہیں تو ان کی ملکیت باقی رہیگی۔

۳۰۱۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَيْنَ تَنْزِلُ غَدًا فِي حَجَّتِهِ قَالَ وَهَلْ تَرَكَ لَنَا عَقِيلٌ مَنْزِلًا ثُمَّ قَالَ نَحْنُ نَازِلُونَ غَدًا بِخَيْفِ بَنِي كِنَانَةَ الْمُحَصَّبِ حَيْثُ قَاسَمَتْ قُرَيْشٌ عَلَى الْكُفْرِ وَذٰلِكَ أَنَّ بَنِي كِنَانَةَ حَالَفَتْ قُرَيْشًا عَلَى بَنِي هَاشِمٍ أَنْ لَا يُبَايِعُوهُمْ وَلَا يُؤْوُوهُمْ قَالَ الزُّهْرِيُّ وَالْخَيْفُ الْوَادِي ۔

۳۰۱۔ ہم سے محمود نے حدیث بیان کی انہیں عبدالرزاق نے خبر دی انہیں معمر نے انہیں زہری نے انہیں علی بن حسین نے انہیں عمرو بن عثمان بن عفان نے اور ان سے اسامہ بن زیدؓ نے بیان کیا کہ میں نے حجۃ الوداع کے موقعہ پر عرض کیا، یا رسول اللہ! کل آپ (مکہ میں) کہاں قیام فرمائیں گے؟ آپؐ نے فرمایا، عقیل (رضی اللہ عنہ) نے ہمارے لئے کوئی گھر چھوڑا ہی کب ہے پھر ارشاد فرمایا کہ کل ہمارا قیام خیف بنی کنانہ کے مقام محصب میں ہوگا جہاں قریش نے کفر پر عہد کیا تھا، واقعہ یہ ہوا تھا کہ بنی کنانہ، اور قریش نے (یہیں پر) بنی ہاشم کے خلاف اس بات کا عہد کیا تھا کہ نہ ان سے خرید و فروخت کی جائے اور نہ انہیں پناہ دی جائے (اسلام کی اشاعت کو روکنے کے لئے) زہری نے کہا کہ خیف، وادی کو کہتے ہیں،

۳۰۲۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اسْتَعْمَلَ مَوْلًى لَهُ يُدْعَى هُنَيًّا عَلَى الْحِمَى فَقَالَ يَا هُنَيُّ اضْمُمْ

۳۰۲۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث بیان کی ان سے زید بن اسلم نے، ان سے ان کے والد نے کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ہنی نامی اپنے ایک مولا کو مقام حمٰی کا عامل بنایا تو انہیں یہ ہدایت کی، اے ہنی! مسلمانوں سے تواضع اور

جناحك عن المسلمين واتق دعوة المظلوم فان دعوة المظلوم مستجابة وادخل رب الصريمة ورب الغنيمة واياي ونعم ابن عوف ونعم بن عفان فانهما ان تهلك ماشيتهما يرجعا الى نخل وزرع وان رب الصريمة ورب الغنيمة ان تهلك ماشيتهما يأتني ببنيه فيقول يا امير المؤمنين أفتاركهم انا لا ابا لك فالماء والكلاء ايسر علي من الذهب والورق وايم الله انهم ليرون اني قد ظلمتهم انها لبلادهم فقاتلوا عليها في الجاهلية واسلموا عليها في الاسلام والذي نفسي بيده لولا المال الذي احمل عليه في سبيل الله ما حميت عليهم من بلادهم شبرا ؛

انکساری کا معاملہ کرنا اور مظلوم کی بد دعا سے ہر وقت ڈرتے رہنا، کیونکہ مظلوم کی دعاء قبول ہوتی ہے، اونٹوں اور بکریوں کے مالکوں (کے ریوڑ) میں جاکر (خود پوری طرح جانچ کر صدقہ وصول کرنا) تاکہ ظلم کسی طرح کا نہ ہونے پائے، اور ہاں، ابن عوف (عبدالرحمن رضی اللہ عنہ) اور ابن عفان (عثمان رضی اللہ عنہ) اور ان جیسے دوسرے امیر صحابہ کے مویشیوں کے بارے میں تجھے ڈرتے رہنا چاہیئے (اور ان کے امیر ہونے کی وجہ سے دوسرے غریبوں کے مویشیوں پر چراگاہ میں انہیں مقدم نہ رکھنا چاہیئے) کیونکہ اگر ان کے مویشی ہلاک بھی ہو جائیں تو یہ حضرات اپنے کھجور کے باغات اور کھیتوں سے اپنی معاش حاصل کر سکتے ہیں لیکن گنے چنے اونٹوں کا مالک اور گنی چنی بکریوں کا مالک (غریب) کہ اگر اس کے مویشی ہلاک ہو گئے (چارہ پانی نہ ملنے کی وجہ سے) تو وہ اپنے بچوں کو لے کر میرے پاس آئے گا اور فریاد کرے گا، یا امیر المومنین! تو کیا میں انہیں نظر انداز کر سکوں گا؟ نہیں، بلکہ مجھے بیت المال سے ان کی معاش کا انتظام کرنا ہو گا، اس لئے (پہلے ہی سے) ان کے لئے چارہ اور پانی کا انتظام کر دینا میرے لئے اس سے زیادہ آسان ہے کہ (جب حکومت کی بے توجہی کے نتیجے میں وہ اپنا سب کچھ برباد کر کے آئیں تو میں ان کے لئے سونے چاندی کا انتظام کروں، اور خدا کی قسم وہ مجھے سمجھتے ہوں گے کہ میں نے ان کے ساتھ زیادتی کی ہے، کیونکہ یہ زمین انہیں کے علاقے ہیں، انہوں نے جاہلیت کے عہد میں اس کے لئے لڑائیاں لڑی ہیں اور اسلام کے بعد ان کی ملکیت کو باقی رکھا گیا ہے اس ذات کی قسم جس کے قبضہ وقدرت میں میری جان ہے اگر وہ اموال (گھوڑے وغیرہ) نہ ہوتے جو جہاد میں سواریوں کے کام آتے ہیں تو ان کے علاقوں میں ایک بالشت زمین کو بھی میں چراگاہ بنانے کا روادار نہ ہوتا۔

باب ۲۲۴ . كتابة الامام الناس ؛

۲۲۴ ۔ امام کی طرف سے مردم شماری ؛

۳۰۳ . حدثنا محمد بن يوسف حدثنا سفيان عن الاعمش عن ابي وائل عن حذيفة رضي الله عنه قال قال النبي صلى الله عليه وسلم اكتبوا لي من تلفظ بالاسلام من الناس فكتبنا له الفا وخمسمائة رجل فقلنا نخاف ونحن الف وخمسمائة فلقد رأيتنا ابتلينا حتى ان الرجل ليصلي وحده وهو خائف ؛

۳۰۳۔ ہم سے محمد بن یوسف نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی ان سے اعمش نے، ان سے ابو وائل نے اور ان سے حذیفہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو لوگ اسلام لا چکے ہیں (اور جنگ کے قابل ہیں) ان کے اعداد و شمار جمع کر کے میرے پاس لاؤ۔ چنانچہ ہم نے ڈیڑھ ہزار مردوں کے نام لکھ کر آپ کی خدمت میں پیش کئے۔ ہم نے آں حضورؐ سے عرض کیا، ہماری تعداد ڈیڑھ ہزار ہو گئی ہے کیا اب بھی ہم ڈریں گے؟ لیکن تم دیکھ رہے ہو کہ (آں حضورؐ کے بعد) ہم فتنوں میں اس طرح گھر گئے کہ مسلمان تنہا نماز پڑھتے ہوئے بھی ڈرنے لگا ہے۔

۳۰۴ . حدثنا عبدان عن ابي حمزة

۳۰۴۔ ہم سے عبدان نے حدیث بیان کی ان سے ابو حمزہ نے اور ان

عن الاعمش فوجدناهم خمسمائة قال ابومعاوية مابين ستمائة الى سبعمائة ؛

سے اعمش نے (مذکورۂ بالا سند کے ساتھ) کہ ہم نے پانچ سو مسلمانوں کی تعداد لکھی (ہزار کا ذکر اس روایت میں نہیں ہوا) اور ابو معاویہ نے (اپنی روایت میں) بیان کیا کہ چھ سو سے سات سو تک ؛

۳۰۵۔ حدثنا ابونعيم حدثنا سفيان عن ابن جريج عن عمرو بن دينار عن ابى معبد عن ابن عباس رضى الله عنهما قال جاء رجل الى النبى صلى الله عليه وسلم فقال يارسول الله انى كتبت فى غزوة كذا وكذا وامرأتى حاجة قال ارجع فحج مع امرأتك ؛

۳۰۵۔ ہم سے ابونعیم نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی ان سے ابن جریج نے، ان سے عمرو بن دینار نے، ان سے ابو معبد نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ ایک شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ! میں نے فلاں غزوے میں اپنا نام لکھوایا تھا، ادھر میری بیوی حج کرنے جا رہی ہے (تو مجھے کیا کرنا چاہیئے) آں حضورؐ نے فرمایا کہ پھر جاؤ اور اپنی بیوی کے ساتھ حج کر آؤ ؛

باب ۲۲۵۔ ان الله يؤيد الدين بالرجل الفاجر ؛

۲۲۵۔ اللہ تعالیٰ کبھی اپنے دین کی تائید کے لئے ایک فاجر شخص کو بھی ذریعہ بنا لیتا ہے ؛

۳۰۶۔ حدثنا ابواليمان اخبرنا شعيب عن الزهرى ح وحدثنى محمود بن غيلان حدثنا عبد الرزاق اخبرنا معمر عن الزهرى عن ابن المسيب عن ابى هريرة رضى الله عنه قال شهدنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال لرجل ممن يدعى الاسلام هذا من اهل النار فلما حضر القتال قاتل الرجل قتالا شديدا فاصابته جراحة فقيل يارسول الله الذى قلت انه من اهل النار فانه قد قاتل اليوم قتالا شديدا وقد مات فقال النبى صلى الله عليه وسلم الى النار قال فكاد بعض الناس ان يرتاب فبينما هم على ذلك اذ قيل انه لم يمت ولكن به جراحا شديدا فلما كان من الليل لم يصبر على الجراح فقتل نفسه فاخبر النبى صلى الله عليه وسلم بذلك فقال الله اكبر اشهد انى عبد الله ورسوله ثم امر بلالا فنادى بالناس

۳۰۶۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی انہیں شعیب نے خبر دی، انہیں زہری نے۔ ح مجھ سے محمود بن غیلان نے حدیث بیان کی ان سے عبدالرزاق نے حدیث بیان کی انہیں معمر نے خبر دی، انہیں زہری نے انہیں ابن مسیب نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ (غزوہ خیبر میں) موجود تھے، آپ نے ایک شخص کے متعلق جو اپنے کو اسلام کا حلقہ بگوش کہتا تھا، فرمایا کہ یہ شخص دوزخ والوں میں سے ہے، جب جنگ کا وقت ہوا تو وہ شخص مسلمانوں کی طرف سے بڑی بہادری سے لڑا پھر اتفاق سے وہ زخمی بھی ہو گیا، صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! جس کے متعلق آپ نے ارشاد فرمایا تھا کہ وہ دوزخیوں میں سے ہے آج تو وہ بڑی بے جگری کے ساتھ لڑا اور زخمی ہو کر) مر بھی گیا ہے آں حضورؐ نے اب بھی وہی جواب دیا کہ جہنم میں گیا، ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ حقیقت حال سے ناواقفیت اور اس شخص کے ظاہر کو دیکھ کر ممکن تھا کہ بعض لوگوں کے دل میں شبہ پیدا ہو جاتا (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم "الصادق المصدوق" کی حدیث مبارک میں) لیکن ابھی لوگ اسی کیفیت میں تھے کہ کسی نے بتایا کہ وہ ابھی مرا نہیں ہے، البتہ زخم بڑا کاری ہے اور جب رات آئی تو اس نے زخموں کی تاب نہ لا کر خودکشی

اِنَّهُ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ اِلَّا نَفْسٌ مُسْلِمَةٌ وَاِنَّ اللّٰهَ لَيُؤَيِّدُ هٰذَا الدِّيْنَ بِالرَّجُلِ الْفَاجِرِ

کرلی، جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی اطلاع ہوئی تو آپ نے فرمایا، اللہ اکبر۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ میں اللہ کا بندہ اور اس کا رسول ہوں[1]۔ پھر آپ نے بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا اور انہوں نے لوگوں میں یہ اعلان کر دیا کہ مسلمان کے سوا اور کوئی جنت میں داخل نہ ہوگا، اللہ تعالیٰ کبھی اپنے دین کی تائید کے لئے فاجر شخص کو بھی ذریعہ بنا لیتا ہے۔

باب ۲۲۶۔ مَنْ تَاَمَّرَ فِي الْحَرْبِ مِنْ غَيْرِ اِمْرَةٍ اِذَا خَافَ الْعَدُوَّ

۲۲۶۔ جو شخص میدان جنگ میں، جب کہ دشمن کا خوف ہو امام کے کسی نئے حکم کے بغیر امیر لشکر بن گیا۔

۳۰۸۔ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خَطَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَخَذَ الرَّايَةَ زَيْدٌ فَاُصِيْبَ ثُمَّ اَخَذَهَا جَعْفَرٌ فَاُصِيْبَ ثُمَّ اَخَذَهَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَوَاحَةَ فَاُصِيْبَ ثُمَّ اَخَذَهَا خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ مِنْ غَيْرِ اِمْرَةٍ فَفُتِحَ عَلَيْهِ وَمَا يَسُرُّنِيْ اَوْ قَالَ مَا يَسُرُّهُمْ اَنَّهُمْ عِنْدَنَا وَقَالَ وَاِنَّ عَيْنَيْهِ لَتَذْرِفَانِ۔

۳۰۸۔ ہم سے یعقوب بن ابراہیم نے حدیث بیان کی ان سے ابن علیہ نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے ان سے حمید بن ہلال نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ دیا (مدینہ میں غزوہ موتہ کے موقعہ پر) جب کہ مسلمان سپاہی موتہ کے میدان میں داد شجاعت دے رہے تھے) اور فرمایا کہ اب اسلامی علم زید بن حارثہ لئے ہوئے ہیں، انہیں شہید کر دیا۔ پھر جعفر نے علم اپنے ہاتھ میں اٹھا لیا، وہ بھی شہید کر دیئے گئے اب عبداللہ بن رواحہ نے علم تھاما، یہ بھی شہید کر دیئے گئے آخر خالد بن ولید نے کسی نئی ہدایت کے بغیر اسلامی علم اٹھا لیا ہے اور ان کے ہاتھ پر فتح حاصل ہو گئی اور میرے لئے اس میں کوئی خوشی کی بات نہیں تھی یا آپ نے یہ فرمایا کہ ان کے لئے کوئی خوشی کی بات نہیں تھی کہ وہ (شہدا) ہمارے پاس ہوتے (کیونکہ شہادت کے بعد جو مرتبہ اور عزت اللہ تعالیٰ کے یہاں انہیں ملی ہے وہ دنیاوی زندگی سے بدرجہا بہتر ہے۔ فرضی اللہ عنہم ورضوا عنہ) اور انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ اس وقت حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھوں سے آنسو، جاری تھے۔

باب ۲۲۷۔ اَلْعَوْنُ بِالْمَدَدِ

۲۲۷ جہاد میں مرکز سے فوجی امداد۔

۳۰۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عَدِيٍّ وَسَهْلُ بْنُ يُوْسُفَ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَاهُ رِعْلٌ وَذَكْوَانُ وَعُصَيَّةُ وَبَنُوْ لَحْيَانَ فَزَعَمُوْا اَنَّهُمْ قَدْ اَسْلَمُوْا وَاسْتَمَدُّوْهُ عَلٰى قَوْمِهِمْ فَاَمَدَّهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

۳۰۹۔ ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی ان سے ابن عدی نے حدیث بیان کی اور سہل بن یوسف نے حدیث بیان کی ان سے سعید نے ان سے قتادہ نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں رعل، ذکوان، عصیہ اور بنو لحیان قبائل کے کچھ لوگ حاضر ہوئے اور یقین دلایا کہ وہ لوگ اسلام لا چکے ہیں اور انہوں نے اپنی قوم کو (اسلامی تعلیمات سمجھانے کے لئے) آپ سے مدد چاہی تو

---

[1] آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مسرت کا اظہار غالباً اس لئے فرمایا کہ ظاہر میں بھی اس شخص کی طرف سے اسلامی حکم کی خلاف ورزی مشاہدہ میں آگئی تھی خودکشی ممنوع اور حرام ہے لیکن اس سے ایمان ختم نہیں ہوتا، حدیث کے الفاظ سے معلوم ہوتا ہے کہ شخص مذکور حقیقتاً مومن نہ تھا اور اسی بنیاد پر اس کی تمام ظاہری قربانیاں نظر انداز کر دی گئیں تھیں۔

وَسَلَّمَ بِسَبْعِيْنَ مِنَ الْاَنْصَارِ قَالَ اَنَسٌ كُنَّا نُسَمِّيْهِمُ الْقُرَّاءَ يَحْطِبُوْنَ بِالنَّهَارِ وَيُصَلُّوْنَ بِاللَّيْلِ فَانْطَلَقُوْا بِهِمْ حَتّٰى بَلَغُوْا بِئْرَ مَعُوْنَةَ غَدَرُوْا بِهِمْ وَقَتَلُوْهُمْ فَقَنَتَ شَهْرًا يَدْعُوْا عَلٰى رِعْلٍ وَذَكْوَانَ وَبَنِيْ لَحْيَانَ قَالَ قَتَادَةُ وَحَدَّثَنَا اَنَسٌ اَنَّهُمْ قَرَاُوْا بِهِمْ قُرْاٰنًا اَلَا بَلِّغُوْا عَنَّا قَوْمَنَا بِاَنَّا قَدْ لَقِيْنَا رَبَّنَا فَرَضِيَ عَنَّا وَاَرْضَانَا ثُمَّ رُفِعَ ذٰلِكَ بَعْدُ ؛

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ستر انصار ان کے ساتھ کر دیئے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم انہیں قاری (قرآن مجید کے عالم اور صحیح مخارج کے ساتھ تلاوت کرنے والے) کہا کرتے تھے یہ حضرات ان قبیلہ والوں کے ساتھ چلے گئے لیکن جب بئر معونہ پر پہنچے تو انہوں نے ان صحابہ کے ساتھ دھوکا کیا اور انہیں شہید کر ڈالا، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مہینہ تک (نماز میں) قنوت پڑھی تھی اور رعل، ذکوان اور بنو لحیان کے لئے بد دعا کی تھی، قتادہ نے بیان کیا کہ ہم سے انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ (ان شہداء کے متعلق) قرآن مجید میں ہم یہ آیت بھی پڑھتے تھے (ترجمہ) "ہاں ہماری قوم (مسلم) کو بتا دو کہ ہم اپنے رب سے جا ملے ہیں اور وہ ہم سے راضی ہو گیا ہے اور ہمیں بھی اس نے (اپنی بے پایاں نوازشات سے) خوش کیا ہے۔ پھر یہ آیت منسوخ ہو گئی تھی۔

باب ۲۲۸ ۔ مَنْ غَلَبَ الْعَدُوَّ فَاَقَامَ عَلٰى عَرْصَتِهِمْ ثَلَاثًا ؛

۲۲۸۔ جس نے دشمن پر فتح پائی اور پھر تین دن تک ان کے میدان میں قیام کیا ؛

۳۱۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيْمِ حدثنا روح بن عبادة حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ عَنْ قَتَادَةَ قال ذكر لنا انس بن مالك عن اَبِيْ طلحة رضي الله عنهما عن النَّبِيِّ صلى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ كَانَ اِذَا ظَهَرَ عَلٰى قَوْمٍ اَقَامَ بِالْعَرْصَةِ ثَلٰثَ لَيَالٍ۔ تابعه معاذ و عبد الاعلى حَدَّثَنَا سعيد عن قَتَادَةَ عن انس عن اَبِيْ طلحة عن النبي صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؛

۳۱۰۔ ہم سے محمد بن عبد الرحیم نے حدیث بیان کی ان سے روح بن عبادہ نے حدیث بیان کی ان سے سعید نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے بیان کیا کہ ہم سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو جب کسی قوم پر فتح حاصل ہوتی تو میدان جنگ میں آپ تین دن تک قیام فرماتے اس روایت کی متابعت معاذ اور عبد الاعلیٰ نے کی ان سے سعید نے حدیث بیان کی ان سے قتادہ نے، ان سے انس رضی اللہ عنہ نے ان سے ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے۔

باب ۲۲۹ ۔ مَنْ قَسَمَ الْغَنِيْمَةَ فِيْ غَزْوِهٖ وَسَفَرِهٖ، وَقَالَ رَافِعٌ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ فاصبنا غنما و ابلا فعدل عشرة من الغنم ببعير ؛

۲۲۹۔ جس نے غزوہ اور سفر میں غنیمت تقسیم کی رافع رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم ذوالحلیفہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے بکریاں اور اونٹ غنیمت میں ملے تھے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دس بکریوں کو ایک اونٹ کے برابر قرار دے کر (تقسیم کی تھیں)

۳۱۱۔ حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا همام عن قَتَادَةَ ان انسًا اَخْبَرَهٗ قال اعتمر النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْجِعْرَانَةِ

۳۱۱۔ ہم سے ہدبہ بن خالد نے حدیث بیان کی ان سے ہمام نے حدیث بیان کی ان سے قتادہ نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے خبر دی آپ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مقام جعرانہ

حَيْثُ تَسَمَ غَنَائِمَ حُنَيْنٍ ؛

سے، جہاں آپ نے جنگ حنین کی غنیمت تقسیم کی تھی، عمرہ کا احرام باندھا تھا:

باب ۲۳۰ - إِذَا غَنِمَ الْمُشْرِكُونَ مَالَ الْمُسْلِمِ ثُمَّ وَجَدَهُ الْمُسْلِمُ ، قَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ..... عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ ذَهَبَ فَرَسٌ لَهُ فَأَخَذَهُ الْعَدُوُّ فَظَهَرَ عَلَيْهِ الْمُسْلِمُونَ فَرُدَّ عَلَيْهِ فِي زَمَنِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبَقَ عَبْدٌ لَهُ فَلَحِقَ بِالرُّومِ فَظَهَرَ عَلَيْهِمُ الْمُسْلِمُونَ فَرَدَّهُ عَلَيْهِ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؛

۲۳۰ - کسی مسلمان کا مال، مشرکین لوٹ کرلے گئے، پھر وہ مال اس مسلمان کو مل گیا؟ (مسلمانوں کے غلبہ کے بعد) ابن نمیر نے بیان کیا کہ ہم سے عبید اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے نافع نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ان کا ایک گھوڑا چھوٹ گیا تھا اور دشمنوں نے اس پر قبضہ کر لیا تھا، پھر مسلمانوں کو غلبہ حاصل ہوا تو ان کا گھوڑا انہیں واپس کر دیا گیا تھا یہ واقعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک کا ہے اسی طرح ان کے ایک غلام نے بھاگ کر روم میں پناہ حاصل کر لی تھی، پھر جب مسلمانوں کو اس ملک پر غلبہ حاصل ہوا تو خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے ان کا غلام انہیں واپس کر دیا تھا، یہ واقعہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کا ہے۔

۲۱۳ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ أَنَّ عَبْدًا لِابْنِ عُمَرَ أَبَقَ فَلَحِقَ بِالرُّومِ فَظَهَرَ عَلَيْهِ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ فَرَدَّهُ عَلَى عَبْدِ اللّٰهِ. وَأَنَّ فَرَسًا لِابْنِ عُمَرَ عَارَ فَلَحِقَ بِالرُّومِ فَظَهَرَ عَلَيْهِ فَرَدُّوهُ عَلَى عَبْدِ اللّٰهِ ؛

۲۱۳ - ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی ان سے عبید اللہ نے بیان کیا انہیں نافع نے خبر دی کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ کا ایک غلام بھاگ کر روم میں پناہ گزیں ہو گیا تھا، پھر خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کی سرکردگی میں (اسلامی لشکر نے) اس پر فتح پائی اور خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے غلام آپ کو واپس کر دیا، اور یہ کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ کا ایک گھوڑا بھاگ کر روم پہنچ گیا تھا خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو جب روم پر فتح ہوئی تو آپ نے یہ گھوڑا بھی واپس کر دیا تھا۔

۳۱۳ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ كَانَ عَلَى فَرَسٍ يَوْمَ لَقِيَ الْمُسْلِمُونَ وَأَمِيرُ الْمُسْلِمِينَ يَوْمَئِذٍ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ بَعَثَهُ أَبُو بَكْرٍ فَأَخَذَهُ الْعَدُوُّ فَلَمَّا هُزِمَ الْعَدُوُّ رَدَّ خَالِدٌ فَرَسَهُ

۳۱۳ - ہم سے احمد بن یونس نے حدیث بیان کی، ان سے زہیر نے حدیث بیان کی ان سے موسیٰ بن عقبہ نے ان سے نافع نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جس دن اسلامی لشکر کی مڈبھیڑ رومیوں سے) ہوئی تو آپ ایک گھوڑے پر سوار تھے، سالار لشکر خالد بن ولید رضی اللہ عنہ تھے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی طرف سے پھر گھوڑے کو دشمنوں نے پکڑ لیا، لیکن جب انہیں شکست ہوئی تو خالد رضی اللہ عنہ نے گھوڑا آپ کو واپس کر دیا:

باب ۲۳۱ - مَنْ تَكَلَّمَ بِالْفَارِسِيَّةِ

۲۳۱ - جس نے فارسی یا کسی بھی عجمی زبان میں گفتگو

والرَّطانَةِ وَقَولُهُ تَعَالیٰ وَاخْتِلَافُ اَلْسِنَتِكُمْ وَاَلْوَانِكُمْ وَمَا اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا بِلِسَانِ قَوْمِهٖ ؛

کی، اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ " اللہ کی نشانیوں میں تمہاری زبان اور رنگ کا اختلاف بھی ہے"۔ اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ (اور ہم نے کوئی رسول نہیں بھیجا لیکن یہ کہ وہ اسی قوم کا ہم زبان تھا جس میں ان کی بعثت ہوئی ؛

۱۳۱۴۔ حَدَّثَنَا عمرو بن علی حَدَّثَنَا ابو عاصم اخبرنا حَنْظَلَةُ بن ابی سفیان اَخْبَرَنَا سعید بن میناء قال سمعت جابر بن عبد اللہ رَضِیَ اللّٰہُ عنهما قال قلت یارسول اللہ ذَبَحْنَا بُهَيْمَةً لَنَا وَطَحَنْتُ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ فَتَعَالَ اَنْتَ وَنَفَرٌ فَصَاحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا اَهْلَ الْخَنْدَقِ اِنَّ جَابِرًا قَدْ صَنَعَ سُوْرًا فَحَيَّ هَلًا بِكُمْ ؛

۱۳۱۴۔ ہم سے عمرو بن علی نے حدیث بیان کی ان سے ابو عاصم نے حدیث بیان کی انہیں حنظلہ بن ابی سفیان نے خبر دی، انہیں سعید بن میناء نے خبر دی کہا کہ میں نے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ میں نے عرض کیا یارسول اللہ! ہم نے ایک چھوٹا سا بکری کا بچہ ذبح کیا ہے اور کچھ گیہوں پیس لئے ہیں اس لئے آپ دو چار آدمیوں کو ساتھ لے کر تشریف لائیں اور کھانا ہمارے گھر پہ تناول فرمائیں) لیکن آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بآواز بلند فرمایا، اے خندق کھودنے والو! جابر نے دعوت کا کھانا تیار کر لیا ہے، اب تاخیر نہ کرو، بمسرت تمام چلے چلو ؛

۱۳۱۵۔ حَدَّثَنَا حِبَّانُ بن موسیٰ اخبرنا عبد اللہ عن خالد بن سعید عن اَبِیهٖ عن اُمِّ خَالِدٍ بنت خالد بن سعید قَالَتْ اَتَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ علیه وسلم مع اَبِی وعلَیَّ قمیص اَصْفَرُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَنَهْ سَنَهْ قَالَ عبد اللہ وهی بِالْحَبَشِيَّةِ حَسَنَةٌ قَالَتْ فَذَهَبْتُ العب بخاتم النبوة فَزَبَرَنِي اَبِي قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دعها ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبْلِيْ وَاَخْلِقِي ثُمَّ اَبْلِيْ وَاَخْلِقِي ثُمَّ اَبْلِيْ وَاَخْلِقِي قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ فَبَقِيَتْ حَتّٰى ذَكَرَ ؛

۱۳۱۵۔ ہم سے حبان بن موسیٰ نے حدیث بیان کی انہیں عبد اللہ نے خبر دی، انہیں خالد بن سعید نے انہیں ان کے والد نے اور ان سے ام خالد بنت خالد بن سعید رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ میں ... رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اپنے والد کے ساتھ حاضر ہوئی، میں اس وقت ایک زرد رنگ کی قمیص پہنے ہوئے تھی، حضور اکرم نے اس پر فرمایا "سنہ سنہ" عبد اللہ نے کہا کہ یہ لفظ حبشی زبان میں اچھے کے معنی میں آتا ہے انہوں نے بیان کیا کہ پھر میں مہر نبوت کے ساتھ (جو پشت مبارک پر تھی) کھیلنے لگی تو میرے والد نے مجھے ڈانٹا، لیکن آنحضور نے فرمایا اسے ڈانٹو مت، پھر آپ نے (درازی عمر کی) دعا دی کہ اس قمیص کو خوب پہنو، اور پرانی کرو، پھر پہنو اور پرانی کرو، عبد اللہ نے کہا کہ چنانچہ یہ قمیص اتنے دنوں تک باقی رہی کہ زبانوں پر اس کا چرچا آگیا ؛

۱۳۱۶۔ حَدَّثَنَا محمد بن بشار حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شعبة عن محمد بن زیاد عن اَبِی هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ اَخَذَ تَمْرَةً مِنْ تَمْرِ الصَّدَقَةِ فَجَعَلَهَا فِي فِيهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْفَارِسِيَّةِ كَخْ كَخْ اَمَا تَعْرِفُ اَنَّا لَا نَاْكُلُ الصَّدَقَةَ ؛

۱۳۱۶۔ ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی ان سے غندر نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی ان سے محمد بن زیاد نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ حسن بن علی رضی اللہ عنہما نے صدقہ کی کھجوریں سے (جو بیت المال میں آئی تھی) ایک کھجور اٹھالی اور اپنے منہ کے قریب لے گئے۔ لیکن آں حضور نے انہیں فارسی زبان کا یہ لفظ کہہ کر روک دیا کہ "کخ کخ" کیا نہیں معلوم نہیں کہ ہم صدقہ نہیں کھاتے

باب ۲۳۲ ـ الغُلُولِ وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَمَنْ يَّغْلُلْ يَأْتِ بِمَا غَلَّ ؛

۳۱۷ ـ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ اَبِيْ حَيَّانَ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ زُرْعَةَ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْهُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَامَ فِيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ الْغُلُوْلَ فَعَظَّمَهٗ وَعَظَّمَ اَمْرَهٗ قَالَ لَا اُلْفِيَنَّ اَحَدَكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلٰى رَقَبَتِهٖ شَاةٌ لَهَا ثُغَاءٌ عَلٰى رَقَبَتِهٖ فَرَسٌ لَهٗ حَمْحَمَةٌ يَقُوْلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَغِثْنِيْ فَاَقُوْلُ لَا اَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا قَدْ اَبْلَغْتُكَ وَعَلٰى رَقَبَتِهٖ بَعِيْرٌ لَهٗ رُغَاءٌ يَقُوْلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَغِثْنِيْ فَاَقُوْلُ لَا اَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا قَدْ اَبْلَغْتُكَ وَعَلٰى رَقَبَتِهٖ صَامِتٌ فَيَقُوْلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَغِثْنِيْ فَاَقُوْلُ لَا اَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا قَدْ اَبْلَغْتُكَ اَوْ عَلٰى رَقَبَتِهٖ رِقَاعٌ تَخْفِقُ فَيَقُوْلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَغِثْنِيْ فَاَقُوْلُ لَا اَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا قَدْ اَبْلَغْتُكَ وَقَالَ اَيُّوْبُ عَنْ اَبِيْ حَيَّانَ فَرَسٌ لَهٗ حَمْحَمَةٌ ؛

۲۳۲ ـ خیانت، اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ "اور جو کوئی خیانت کرے گا، وہ قیامت میں اسے لے کر آئے گا"۔

۳۱۷ ـ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی ان سے ابو حیان نے بیان کیا ان سے ابو زرعہ نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی آپ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں خطاب فرمایا اور خیانت (غلول) کا ذکر فرمایا اور اس جرم کی ہولناکی کو واضح کرتے ہوئے فرمایا کہ میں تم میں سے کسی کو بھی قیامت کے دن اس حالت میں نہ پاؤں گا کہ اس کی گردن پر بکری ہو اور چلّا رہی ہو۔ یا اس کی گردن پر گھوڑا ہو اور وہ چلّا رہا ہو اور وہ شخص یہ فریاد کرے کہ یا رسول اللہ! میری مدد فرمائیے لیکن میں یہ جواب دے دوں گا کہ میں تمہاری مدد نہیں کر سکتا۔ میں تو (خدا کا پیغام) تم تک پہنچا چکا ہوں، اور اس کی گردن پر اونٹ ہو اور چلّا رہا ہو اور وہ شخص فریاد کر رہا ہو کہ یا رسول اللہ! میری مدد فرمائیے، لیکن میں یہ جواب دے دوں کہ میں تمہاری کوئی مدد نہیں کر سکتا میں تو خدا کا پیغام تمہیں پہنچا چکا تھا، یا (وہ اس حال میں آئے) کہ اس کی گردن پر سونا چاندی ہو اور مجھ سے کہے، یا رسول اللہ! میری مدد فرمائیے لیکن میں اس سے یہ کہہ دوں کہ میں تمہاری کوئی مدد نہیں کر سکتا، میں اللہ تعالیٰ کا پیغام تمہیں پہنچا چکا تھا۔ یا اس کی گردن پر کپڑے کے ٹکڑے حرکت کر رہے ہوں اور وہ فریاد کرے کہ یا رسول اللہ! میری مدد کیجئے، اور میں کہہ دوں کہ میں تمہاری کوئی مدد نہیں کر سکتا، میں تو پہلے ہی پہنچا چکا تھا۔ اور ایوب نے بیان کیا اور ان سے ابو حیان نے کہ "فرس لہ حمحمۃ"۔

باب ۲۳۳ ـ القَلِيْلُ مِنَ الْغُلُوْلِ وَلَمْ يَذْكُرْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ حَرَّقَ مَتَاعَهٗ وَهٰذَا اَصَحُّ ؛

۳۱۸ ـ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِي الْجَعْدِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ كَانَ عَلٰى ثَقَلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ يُقَالُ لَهٗ كِرْكِرَةُ فَمَاتَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ فِي النَّارِ فَذَهَبُوْا يَنْظُرُوْنَ اِلَيْهِ فَوَجَدُوْا،

۲۳۳ ـ معمولی خیانت، اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے اس کا ذکر نہیں کیا ہے کہ آنحضورؐ نے اس شخص کے (جسے مال غنیمت میں خیانت کر لی تھی) چرائے ہوئے مال کو جلوایا بھی تھا۔ اور یہی روایت زیادہ صحیح ہے۔

۳۱۸ ـ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی ان سے عمرو نے، ان سے سالم بن ابی الجعد نے، ان سے عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامان و اسباب پر ایک صاحب متعین تھے جن کا نام کرکرہ تھا ان کا انتقال ہو گیا تو آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ تو جہنم میں گیا، صحابہ انہیں دیکھنے گئے تو ایک عباء ان

عَبَاءَةٌ قَدْ غَلَّهَا قَالَ ابوعبد الله قَالَ ابن سلام كَرْكَرَةُ يَعْنِي بِفَتْحِ الْكَافِ وَهُوَ مَضْبُوطٌ كَذَا ؎

کے یہاں سے ملی جسے خیانت کرکے انہوں نے رکھ لی تھی۔ ابوعبداللہ نے کہا کہ ابن اسلام نے کرکرہ کاف کے فتح کے ساتھ بیان کیا اور یہی روایت محفوظ ہے ؎

باب ۲۳۴ ۔ مَا يُكْرَهُ مِنْ ذَبْحِ الْإِبِلِ وَالْغَنَمِ فِي الْمَغَانِمِ ؎

۲۳۴ ۔ مال غنیمت کے اونٹ اور بکریاں ذبح کرنے پر ناپسندیدگی ؎

۳۱۹ ۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بن إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُوعَوَانَةَ عَنْ سَعِيدِ بن مسروق عن عَبَايَةَ بن رفاعة عن جده رافع قال كنا مع النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ فاصاب الناس جُوعٌ واصبنا ابلاً وغنما وكان النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي اخريات الناس فعجلوا فنصبوا القدور فامر بالقدور فاكفئت ثُمَّ قسم فعدل عشرة من الغنم ببعير فند منها بعير وفي القوم خيل يسير فطلبوه فاعياهم فاهوى اليه رجل بسهم فحبسه الله فقال هذه البهائم لها اوابد كاوابد الوحش فما ندّ عليكم فاصنعوا به هكذا فقال جدي انا نرجوا او نخاف ان نلقى العدو غدا وليس معنا مدى افنذبح بالقصب فقال ما انهر الدم وذكر اسم الله عليه فكل ليس السن والظفر وساحدثكم عن ذلك اما السن فعظم واما الظفر فمدى الحبشة ؎

۳۱۹ ۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی ان سے ابوعوانہ نے حدیث بیان کی ان سے سعید بن مسروق نے، ان سے عبایہ بن رفاعہ نے اور ان سے ان کے دادا رافع رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ مقام ذوالحلیفہ میں ہم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پڑاؤ کیا (کسی غزوہ کے موقعہ پر) لوگوں کے پاس کھانے پینے کی چیزیں ختم ہوگئی تھیں، ادھر غنیمت میں ہمیں اونٹ اور بکریاں ملی تھیں، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم لشکر کے پیچھے تھے اور لوگوں نے جلدی سے کام لیا اور مال غنیمت کے بہت سے جانور تقسیم سے پہلے ذبح کرکے) ہانڈیاں (پکنے کے لئے) چڑھادیں لیکن بعد میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے ان ہانڈیوں کا گوشت نکال لیا گیا اور پھر آپ نے غنیمت تقسیم کی، (تقسیم میں) دس بکریوں کو ایک اونٹ کے برابر آپ نے رکھا تھا۔ اتفاق سے مال غنیمت کا ایک اونٹ بھاگ گیا، لشکر میں گھوڑوں کی کمی تھی لوگ اسے پکڑنے کے لئے دوڑے لیکن اونٹ نے سب کو تھکا دیا آخر ایک صحابی (خود رافع رضی اللہ عنہ) نے تیر سے اسے مار گرایا اللہ تعالیٰ کے حکم سے اونٹ جہاں تھا وہیں رہ گیا اس پر آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ان (پالتو) جانوروں میں بھی جنگلی جانوروں کی طرح وحشت ہوتی ہے، اس لئے ان میں سے اگر کوئی قابو میں نہ آئے تو اس کے ساتھ ایسا ہی کرنا چاہیئے۔ میرے دادا (رافع رضی اللہ عنہ) نے خدمت نبوی میں عرض کیا کہ ہمیں توقع ہے یا (یہ کہا کہ) خوف ہے کہ کل کہیں ہماری، دشمن سے مڈبھیڑ نہ ہوجائے، ادھر ہمارے پاس چھری نہیں ہے (تلوار دشمن کے مقابلے کے لئے ہے) تو کیا ہم بانس سے ذبح کرسکتے ہیں حضور اکرم نے فرمایا کہ جس چیز سے خون جانور کی گردن پر اسے پھیرنے سے) نکل جائے اور اس سے ذبح کرتے وقت اللہ تعالیٰ کا نام بھی لیا گیا ہو تو اس کا گوشت کھانا حلال ہے، البتہ وہ چیز (جس سے ذبح کیا گیا ہو) دانت اور ناخن نہ ہونی چاہیئے، اس کی میں تمہارے سامنے

۱؎ یعنی عباد کی خیانت اگرچہ ایک معمولی خیانت تھی، لیکن اس کی بھی سزا انہیں بھگتنی پڑے گی، اسی گناہ کی وجہ سے آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے جہنم میں دخول کے متعلق فرمایا ؎

وضاحت کردی گا، دانت، تو اس لئے نہیں کہ وہ ہڈی ہے اور ناخن اس لئے نہیں کہ وہ حبشیوں کی چھری ہے (حدیث گزر چکی ہے)

باب ۲۲۵۔ البِشَارَةِ فِي الْفُتُوحِ۔

۱۲۲۵۔ فتح کی خوشخبری:

۱۰۳۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي قَيْسٌ قَالَ قَالَ لِي جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا تُرِيحُنِي مِنْ ذِي الْخَلَصَةِ وَكَانَ بَيْتًا فِيهِ خَثْعَمُ يُسَمَّى كَعْبَةَ الْيَمَانِيَةِ فَانْطَلَقْتُ فِي خَمْسِينَ وَمِائَةٍ مِنْ أَحْمَسَ وَكَانُوا أَصْحَابَ خَيْلٍ فَأَخْبَرْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنِّي لَا أَثْبُتُ عَلَى الْخَيْلِ فَضَرَبَ فِي صَدْرِي حَتَّى رَأَيْتُ أَثَرَ أَصَابِعِهِ فِي صَدْرِي فَقَالَ اللَّهُمَّ ثَبِّتْهُ وَاجْعَلْهُ هَادِيًا مَهْدِيًّا فَانْطَلَقَ إِلَيْهَا فَكَسَرَهَا وَحَرَّقَهَا فَأَرْسَلَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُبَشِّرُهُ فَقَالَ رَسُولُ جَرِيرٍ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا جِئْتُكَ حَتَّى تَرَكْتُهَا كَأَنَّهَا جَمَلٌ أَجْرَبُ فَبَارَكَ عَلَى خَيْلِ أَحْمَسَ وَرِجَالِهَا خَمْسَ مَرَّاتٍ، قَالَ مُسَدَّدٌ بَيْتٌ فِي خَثْعَمَ:

۱۳۲۰۔ ہم سے محمد بن مثنیٰ نے حدیث بیان کی ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے قیس نے حدیث بیان کی، انہوں نے کہا کہ مجھ سے جریر بن عبد اللہ البجلی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ذی الخلصہ سے مجھے کیوں نہیں نجات دلاتے یہ ذی الخلصہ (یمن کے قبیلہ) خثعم کا ایک بتکدہ تھا، جسے کعبۃ الیمانیہ کہتے تھے۔ چنانچہ میں (اپنے قبیلہ) احمس کے ایک سو پچاس آدمیوں کو لے کر تیار ہوگیا، یہ سب شہسوار تھے، پھر میں نے حضور اکرمؐ سے عرض کیا کہ میں گھوڑے کی اچھی سواری نہیں کر پاتا تو آپؐ نے میرے سینے پر دست مبارک) مارا اور میں نے آں حضورؐ کی انگلیوں کا اثر اپنے سینے پر محسوس کیا۔ حضور اکرمؐ نے پھر یہ دعا دی کہ اے اللہ! اسے گھوڑے کا اچھا سوار بنا دیجئے اور اسے صحیح راستہ دکھانے والا اور خود بھی راہ یاب کر دیجئے" پھر وہ مہم پر روانہ ہوئے اور اسے توڑ کر جلا دیا اس کے بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں خوشخبری بھجوائی (خدمت نبوی میں) حاضر ہو کر جریر رضی اللہ عنہ کے قاصد نے عرض کیا، یا رسول اللہ! اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث کیا ہے میں اس وقت تک آپ کی خدمت میں حاضر نہیں ہوا، جب تک وہ بتکدہ ایسا (سیاہ) نہیں ہوگیا تھا جیسا خارش زدہ اونٹ ہوا کرتا ہے (جس کا چمڑہ خارش کی وجہ سے بالکل سیاہ ہو جاتا ہے) آں حضورؐ نے یہ سن کر قبیلہ احمس کے سواروں اور اس کے جوانوں کے لئے پانچ مرتبہ برکت کی دعا فرمائی۔ مسدد نے اپنی روایت میں "بیت فی خثعم" کے الفاظ نقل کئے ہیں:

باب ۲۲۶۔ مَا يُعْطَى الْبَشِيرُ وَأَعْطَى كَعْبُ بْنُ مَالِكٍ ثَوْبَيْنِ حِينَ بُشِّرَ بِالتَّوْبَةِ:

۲۳۶۔ خوشخبری سنانے والے کو انعام دینا، کعب بن مالک رضی اللہ عنہ نے جب انہیں ان کی توبہ کے قبول ہونے کی خوشخبری سنائی گئی، تو دو کپڑے دیئے تھے:

باب ۲۲۷۔ لَا هِجْرَةَ بَعْدَ الْفَتْحِ:

۲۳۷۔ فتح کے بعد ہجرت باقی نہیں رہی[1]:

[1] مراد خاص مکہ معظمہ سے مدینہ منورہ کی ہجرت ہے۔ یعنی پہلے جب مکہ دار اسلام نہیں تھا اور مسلمانوں کو احکام اسلام بجا لانے کی وہاں آزادی نہیں تھی تو وہاں سے ہجرت ضروری اور باعث اجر و ثواب تھی، لیکن اب مکہ اسلامی اور الٰہی حکومت کے تحت آچکا ہے اس لئے یہاں سے ہجرت کا کوئی سوال باقی نہیں رہا، یہ معنی ہرگز نہیں کہ سرے سے ہجرت کا حکم ہی ختم ہوگیا کیونکہ جب تک دنیا قائم ہے اور جب تک کفر و اسلام کی کشمکش باقی ہے اس وقت تک ہر اس خطہ سے جہاں مسلمانوں کو احکام الٰہی پر عمل کی آزادی حاصل نہیں ہے ہجرت ضروری اور فرض ہے۔

۲۳۲۱۔ حَدَّثَنَا آدم بن ابی ایاس حدثنا شیبان عن منصور عن مُجاھد عن طاؤس عن ابن عباس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قال قال النبی صلی اللّٰہُ عَلَیہ وسلم یوم فتح مکۃ لاھجرۃ ولکن جھادٌ وَنِیَّۃٌ وَاِذَا اسْتُنْفِرْتُمْ فانفروا ؛

۲۳۲۱۔ ہم سے آدم بن ابی ایاس نے حدیث بیان کی ان سے شیبان نے حدیث بیان کی ان سے منصور نے، ان سے مجاہد نے، ان سے طاؤس نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے دن فرمایا اب ہجرت (مکہ سے مدینہ کے لئے) باقی نہیں رہی۔ البتہ حسن نیت کے ساتھ جہاد کا ثواب باقی ہے اس لئے جب تمہیں جہاد کے لئے بلایا جائے تو فوراً تیار ہو جاؤ۔

۲۳۲۲۔ حَدَّثَنَا ابراھیم بن موسیٰ اخبرنا یزید بن زُرَیع عن خالد عن ابی عثمان النھدی عن مُجاشع بن مسعود قال جاء مُجاشعٌ بِاَخِیہِ مُجالِدِ بن مسعود الی النَّبِیِّ صلی اللّٰہ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ھٰذَا مُجَالِدٌ یُبَایِعُکَ عَلَی الھجرۃ فقال لاھجرۃ بَعْدَ فتحِ مَکَّۃَ ولکِنْ اُبَایِعُہٗ عَلَی الاِسْلَامِ ؛

۲۳۲۲۔ ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے حدیث بیان کی انہیں یزید بن زریع نے خبر دی، انہیں خالد نے، انہیں ابوعثمان نہدی نے اور ان سے مجاشع بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ مجاشع رضی اللہ عنہ اپنے بھائی مجالد بن مسعود رضی اللہ عنہ کو لے کر خدمت نبوی میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ یہ مجالد ہیں، آپ سے ہجرت پر بیعت کرنا چاہتے ہیں لیکن حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ فتح مکہ کے بعد اب ہجرت باقی نہیں رہی، ہاں میں اسلام پر ان سے عہد (بیعت) لوں گا۔

۲۳۲۳۔ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بن عبد اللّٰہ حَدَّثَنَا سُفْیان قال عمرو وابن جریج سَمِعْتُ عَطَاءً یَقُوْلُ ذھبتُ مَعَ عُبَیْد بن عُمَیْر اِلٰی عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عنہا وھی مُجَاوِرَۃٌ بِثَبِیْر فَقَالَتْ لَنَا انْقَطَعَتِ الْھِجْرَۃُ مُنْذُ فَتَحَ اللّٰہُ عَلٰی نَبِیِّہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وسلم مکۃ ؛

۲۳۲۳۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی کہ عمرو اور ابن جریج بیان کرتے تھے اور انہوں نے سنا تھا، وہ بیان کرتے تھے کہ میں عبید بن عمیر کے ساتھ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا اس وقت آپ ثبیر پہاڑ کے قریب قیام فرما تھیں۔ آپ نے ہم سے فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو مکہ پر فتح دی تھی اسی وقت سے ہجرت کا سلسلہ منقطع ہو گیا تھا۔

باب ۲۳۸۔ اِذَا اضْطُرَّ الرَّجُلُ اِلَی النَّظَرِ فِی شُعُوْرِ اَھْلِ الذِّمَّۃِ والمؤمنات اِذَا عَصَیْنَ اللّٰہَ وَتَجْرِیدِھِنَّ ؛

۲۳۸۔ ذمی عورت کے بال دیکھنے یا کسی مسلمان خاتون کے جس نے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کا ارتکاب کیا ہو، بال دیکھنے اور اس کے کپڑے اتارنے کی اگر ضرورت پیش آجائے ؟

۲۳۲۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بن عبد اللّٰہ بن حَوْشَبِ الطَّائِفِیُّ حَدَّثَنَا ھُشَیْمٌ اخبرنا حصین عن سعد بن عُبَیْدَۃَ عَنْ ابی عبد الرحمٰن وَکَانَ عُثْمَانِیًّا فقال لابن عَطِیَّۃَ وکان عَلَوِیًّا اِنِّی لَاَعْلَمُ مَا الَّذِی جَرَّأَ صَاحِبَکَ

۲۳۲۴۔ مجھ سے محمد بن عبداللہ بن حوشب الطائفی نے حدیث بیان کی ان سے ہشیم نے حدیث بیان کی، انہیں حصین نے خبر دی، انہیں ابی عبدالرحمٰن نے اور آپ عثمانی[1] تھے۔ آپ نے ابن عطیہ سے کہا جو علوی تھے۔ کہ میں اچھی طرح جانتا ہوں کہ تمہارے صاحب (حضرت علی رضی اللہ عنہ) کو کس چیز نے خون بہانے سے جری[2] بنا دیا تھا، میں

حاشیہ ۱، ۲ اگلے صفحہ پر

عَلَى الدَّمَاءِ سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ بَعَثَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالزُّبَيْرَ فَقَالَ ائْتُوا روضة كذا و تجدون بها امرأة اعطاها حَاطِبٌ كِتَابًا فَاتَيْنَا الرَّوْضَةَ فَقُلْنَا الْكِتَابَ قَالَتْ لَمْ يُعْطِنِي فقلنا لَتُخْرِجِنَّ اَوْ لَاُجَرِّدَنَّكِ فاخْرَجَتْ من حجزتها فارسل الى حَاطِبٍ فَقَالَ لَا تَعْجَلْ وَاللّٰهِ مَا كَفَرْتُ وَلَا ازْدَدْتُ لِلْاِسْلَامِ الاحبا ولم يَكُنْ احد من اصحابك اِلَّا وله بمكة مَنْ يَدْفَعُ اللّٰهُ بِهٖ عَنْ اَهْلِهٖ وماله وَلَمْ يَكُنْ لِي اَحَدٌ فاحببت ان اتخذ عندهم يدا فَصَدَّقَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ قال عمر دعني اَضْرِبْ عُنُقَهٗ فَاِنَّهٗ قَدْ نَافَقَ فَقَالَ مَا يُدْرِيكَ لَعَلَّ اللّٰهَ اطَّلَعَ عَلٰى اَهْلِ بَدْرٍ فَقَالَ اعْمَلُوْا مَا شِئْتُمْ فَهٰذَا الَّذِي جَرَّاهُ ؀

نے خود ان سے سنا، بیان فرماتے تھے کہ مجھے اور زبیر بن عوام (رضی اللہ عنہما) کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھیجا اور ہدایت فرمائی کہ فلاں باغ پر جب تم لوگ پہنچو گے تو تمہیں ایک عورت ملے گی جسے حاطب (رضی اللہ عنہ) نے ایک خط دے رکھا ہے چنانچہ جب ہم اس باغ تک پہنچے (تو ایک عورت ہمیں ملی) ہم نے اس سے کہا کہ خط لاؤ! اس نے کہا کہ حاطب (رضی اللہ عنہ) نے مجھے کوئی خط نہیں دیا ہے، ہم نے اس سے کہا کہ خط خود بخود نکال کر دے دو، ورنہ (تلاشی کے لئے) تمہارے کپڑے اتارے جائیں گے۔ تب کہیں اس نے خط اپنے ازار سے نکال کر دیا (جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں خط پیش ہوا تو) آپ نے حاطب رضی اللہ عنہ کو بلا بھیجا، انہوں نے (خدمت نبوی میں حاضر ہو کر) عرض کیا، آں حضورؐ میرے بارے میں جلدی نہ فرمائیں، خدا کی قسم! میں نے نہ کفر کیا ہے اور نہ اسلام سے ہٹا ہوں، صرف (اپنے خاندان کی) محبت نے اس پر مجبور کیا تھا، آپ کے اصحاب (مہاجرین) میں کوئی شخص ایسا نہیں جس کے مکہ میں ایسے لوگ نہ ہوں جن کے ذریعہ اللہ تعالیٰ ان کے خاندان والوں اور ان کی جائداد کی حمایت و حفاظت نہ کرتا ہو، لیکن میرا وہاں کوئی بھی آدمی نہیں، اس لئے میں نے چاہا تھا کہ ان پر ایک احسان کر دوں (تاکہ میرے خاندان کے لوگوں کو کوئی گزند نہ پہنچے) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی ان کی بات کی تصدیق فرمائی۔ عمر رضی اللہ عنہ تو فرمانے لگے کہ مجھے اس کی گردن مارنے دیجئے، اس نے تو نفاق کا کام کیا ہے، لیکن حضور اکرمؐ نے فرمایا، تمہیں کیا معلوم، اللہ تعالیٰ اہل بدر کے احوال سے بخوبی واقف تھا اور وہ خود (اہل بدر کے متعلق) فرما چکا ہے کہ "جو چاہو کرو" اور اسی لئے انہیں بھی اس کی جرأت ہو گئی تھی،

باب ۲۳۹۔ استقبال الغزاة ؀

۲۳۹۔ غازیوں کا استقبال ؀

۳۲۵۔ حَدَّثَنَا عبد الله بن ابی الاسود حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بن زريع وحميد بن الاسود

۳۲۵۔ ہم سے عبد اللہ بن ابی الاسود نے حدیث بیان کی، ان سے یزید بن زریع اور حمید بن الاسود نے حدیث بیان کی ان سے حبیب

۱؎ سلف جو لوگ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو حضرت علی رضی اللہ عنہ پر فضیلت دیتے تھے انہیں عثمانی کہتے تھے اور جو حضرت علی رضی اللہ عنہ کو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ پر فضیلت دیتے تھے انہیں علوی کہتے تھے، یہ اصطلاح ایک زمانہ تک باقی رہی، پھر ختم ہو گئی تھی۔

۲؎ درحقیقت اس میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھوڑے سے سوء ادب کا پہلو نکلتا ہے، حضرت علی رضی اللہ عنہ عدل و انصاف کے پیکر تھے اور معاذ اللہ، آپ نے ناحق کسی کا خون نہیں بہایا تھا، لیکن جب دو فریق میں اس طرح کی گفتگو ہوتی ہے تو الفاظ کچھ تند و ترش زبان سے نکل آتے ہیں۔ یہ بات بھی نہیں کہ حضرت ابی عبد الرحمٰن حضرت علی رضی اللہ عنہ کی عظمت اور ان کے مرتبہ سے غافل تھے۔ صرف افضلیت و مفضولیت کی حد تک بات تھی ؀

عن حبیب بن الشہید عن ابن ابی ملیکۃ قال ابن الزبیر لابن جعفر رضی اللہ عنہم اتذکر اذ تلقینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انا وانت وابن عباس قال نعم فحملنا وترکک۔

بن شہید نے اور ان سے ابن ابی ملیکہ نے کہ عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے جعفر رضی اللہ عنہ سے کہا تمہیں یاد ہے، جب میں اور تم اور ابن عباس رضی اللہ عنہما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے استقبال کے لئے آگئے تھے (غزوے سے واپسی پر) انہوں نے کہا کہ ہاں اور حضور اکرمؐ نے ہمیں سوار کر لیا تھا اور تمہیں چھوڑ دیا تھا۔

۳۲۶۔ حدثنا مالک بن اسمٰعیل حدثنا ابن عیینۃ عن الزہری قال قال السائب بن یزید رضی اللہ عنہ ذھبنا نتلقی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مع الصبیان الی ثنیۃ الوداع۔

۳۲۶۔ ہم سے مالک بن اسماعیل نے حدیث بیان کی ان سے ابن عیینہ نے حدیث بیان کی ان سے زہری نے بیان کیا کہ سائب بن یزید رضی اللہ عنہ نے فرمایا (جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، غزوۂ تبوک سے واپس تشریف لا رہے تھے تو) ہم بچوں کو ساتھ لے کر آپ کا استقبال کرنے ثنیۃ الوداع تک گئے تھے۔

باب ۲۴۰۔ مایقول اذا رجع من الغزو۔

۲۴۰۔ غزوے سے واپس ہوتے ہوئے کیا دعا پڑھنی چاہیئے۔

۳۲۷۔ حدثنا موسی ابن اسماعیل حدثنا جویریۃ عن نافع عن عبداللہ رضی اللہ عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا قفل کبر ثلاثا قال آئبون ان شاء اللہ تائبون عابدون حامدون لربنا ساجدون صدق اللہ وعدہ ونصر عبدہ وھزم الاحزاب وحدہ۔

۳۲۷۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی ان سے جویریہ نے حدیث بیان کی ان سے نافع نے اور ان سے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (کسی غزوے سے) واپس ہوتے تو تین مرتبہ تکبیر کہتے اور یہ دعا پڑھتے "ہم انشاء اللہ (اللہ کے پاس) واپس جانے والے ہیں، ہم توبہ کرنے والے ہیں اپنے رب کی عبادت کرنے والے ہیں، اس کی حمد بیان کرنے والے ہیں، اور اس کا سجدہ بجا لانے والے ہیں، اللہ نے اپنا وعدہ سچا کر دکھایا اپنے بندے کی مدد کی اور تنہا تمام جماعتوں کو شکست دی۔"

۳۲۸۔ حدثنا ابو معمر حدثنا عبدالوارث قال حدثنی یحیی بن ابی اسحاق عن انس بن مالک رضی اللہ عنہ قال کنا مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم مقفلہ من عسفان ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی راحلتہ وقد اردف صفیۃ بنت حیی فعثرت ناقتہ فصرعا جمیعا فاقتحم ابو طلحۃ فقال یا رسول اللہ جعلنی اللہ فداءک قال علیک المرأۃ فقلب ثوبا علی وجہہ واتاھا فالقاہ علیہا واصلح لھما مرکبھما فرکبا واکتنفنا رسول اللہ صلی

۳۲۸۔ ہم سے ابو معمر نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالوارث نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے یحییٰ بن ابی اسحاق نے حدیث بیان کی، اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ عسفان سے واپس ہوتے ہوئے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ حضور اکرمؐ اپنی اونٹنی پر سوار تھے اور آپ کی سواری پر پیچھے (ام المومنین) صفیہ رضی اللہ عنہا تھیں۔ اتفاق سے آپ کی اونٹنی پھسل گئی اور آپ دونوں گر گئے اتنے میں ابو طلحہ رضی اللہ عنہ بھی فوراً اپنی سواری سے کود پڑے اور بولے، یا رسول اللہ، اللہ مجھے آپ پر فدا کرے۔ حضور اکرمؐ نے فرمایا پہلے عورت کا خیال کرو۔ ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے ایک کپڑا اپنے چہرے پر ڈال لیا، پھر صفیہ رضی اللہ عنہا کے قریب آئے اور وہی کپڑا (جواب

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا اَشْرَفْنَا عَلَى الْمَدِيْنَةِ قَالَ اٰيِبُوْنَ تَائِبُوْنَ عَابِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ فَلَمْ يَزَلْ يَقُوْلُ ذٰلِكَ حَتّٰى دَخَلَ الْمَدِيْنَةَ ؛

تک اپنے اوپر ڈالے ہوئے تھے، تاکہ ام المومنینؓ پر نظر نہ پڑے، ان کے اوپر ڈال دیا، اس کے بعد دونوں حضرات کی سواری درست کی، جب آپ سوار ہوگئے تو ہم رسول اکرمؐ کے چاروں طرف آگئے، پھر جب ہم مدینہ کے قریب پہنچے تو آں حضورؐ نے یہ دعا پڑھی "ہم اللہ کے پاس واپس جانے والے ہیں، توبہ کرنے والے، اپنے رب کی عبادت کرنے والے اور اس کی حمد پڑھنے والے ہیں۔" آں حضورؐ یہ دعا برابر پڑھتے رہے، یہاں تک کہ مدینہ میں داخل ہوگئے ؛

۳۲۹۔ حَدَّثَنَا عَلِيٌّ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِي اِسْحَاقَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ اَقْبَلَ هُوَ وَاَبُوْ طَلْحَةَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَفِيَّةُ يُرْدِفُهَا عَلٰى رَاحِلَتِهٖ فَلَمَّا كَانُوْا بِبَعْضِ الطَّرِيْقِ عَثَرَتِ النَّاقَةُ فَصُرِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمَرْاَةُ وَاِنَّ اَبَا طَلْحَةَ قَالَ اَحْسِبُ قَالَ اقْتَحَمَ عَنْ بَعِيْرِهٖ فَاَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ جَعَلَنِي اللّٰهُ فِدَاءَكَ هَلْ اَصَابَكَ مِنْ شَيْءٍ قَالَ لَا وَلٰكِنْ عَلَيْكَ بِالْمَرْاَةِ فَاَلْقٰى اَبُوْ طَلْحَةَ ثَوْبَهٗ عَلٰى وَجْهِهٖ فَقَصَدَ قَصْدَهَا فَاَلْقٰى ثَوْبَهٗ عَلَيْهَا فَقَامَتِ الْمَرْاَةُ فَشَدَّ لَهُمَا عَلٰى رَاحِلَتِهِمَا فَرَكِبَا فَسَارُوْا حَتّٰى اِذَا كَانُوْا بِظَهْرِ الْمَدِيْنَةِ اَوْ قَالَ اَشْرَفُوْا عَلَى الْمَدِيْنَةِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اٰيِبُوْنَ تَائِبُوْنَ عَابِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ فَلَمْ يَزَلْ يَقُوْلُهَا حَتّٰى دَخَلَ الْمَدِيْنَةَ ؛

۳۲۹۔ ہم سے علی نے حدیث بیان کی ان سے بشر بن مفضل نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن ابی اسحاق نے حدیث بیان کی، اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ آپ اور ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے ام المومنین صفیہ رضی اللہ عنہا بھی آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری کے پیچھے بیٹھی ہوئی تھیں، ایک موقعہ ایسا آیا کہ اونٹنی پھسل گئی اور حضور اکرمؐ گر گئے ام المومنین بھی گر گئیں بیان کیا کہ ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے متعلق انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ وہ اپنے اونٹ سے کود پڑے اور آں حضورؐ کے پاس پہنچ کر عرض کیا۔ یا نبی اللہ! اللہ مجھے آپ پر فدا کرے کوئی چوٹ تو آں حضور کو نہیں آئی حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ نہیں، لیکن پہلے عورت کی خبر لو، چنانچہ ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے ایک کپڑا اپنے چہرے پر ڈال دیا، پھر ام المومنین کی طرف بڑھے اور کپڑا ان پر ڈال دیا، اب ام المومنین کھڑی ہوگئیں پھر ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے آپ دونوں کے لئے سواری درست کی، تو آپ سوار ہوئے اور سفر شروع کیا جب مدینہ منورہ کے بالائی علاقے پر پہنچ گئے، یا یہ کہا کہ جب مدینہ منورہ کے قریب پہنچ گئے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دعا پڑھی "ہم اللہ کی طرف واپس جانے والے ہیں، توبہ کرنے والے، اپنے رب کی عبادت کرنے والے اور اس کی حمد بیان کرنے والے ہیں" حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا برابر پڑھتے رہے، یہاں تک کہ مدینہ میں داخل ہوگئے ؛

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۔

بابـ ۲۴۱۔ الصَّلٰوةُ اِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ ؛

۲۴۱۔ سفر سے واپسی پر نماز ؛

۳۳۰۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كُنْتُ

۳۳۰۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی ان سے محارب بن دثار نے حدیث بیان کی کہا کہ میں نے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ میں نبی

مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَلَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ قَالَ لِي ادْخُلِ الْمَسْجِدَ فَصَلِّ رَكْعَتَيْنِ؛

کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر میں تھا، پھر جب ہم مدینہ پہنچے تو آں حضورؐ نے فرمایا کہ پہلے مسجد میں جاؤ اور دو رکعت نماز پڑھ لو؛

۱۳۳۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَعْبٍ عَنْ أَبِيهِ وَعَمِّهِ عُبَيْدِ اللّٰهِ ابْنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ ضُحًى دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ يَجْلِسَ؛

۱۳۳۱۔ ہم سے ابو عاصم نے حدیث بیان کی، ان سے ابن جریج نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے، ان سے عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن کعب نے، ان سے ان کے والد (عبداللہ) اور چچا عبیداللہ بن کعب رضی اللہ عنہما نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر سے واپس ہوتے تو بیٹھنے سے پہلے دو رکعت نماز پڑھتے تھے؛

بَابٌ ۲۴۲۔ الطَّعَامُ عِنْدَ الْقُدُومِ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يُفْطِرُ لِمَنْ يَغْشَاهُ؛

۲۴۲۔ سفر سے واپسی پر کھانا کھلانے کی مشروعیت۔
ابن عمر رضی اللہ عنہما (جب سفر سے واپس آتے تو) مزاج پرسی کے لئے آنے والوں کی وجہ سے روزہ نہیں رکھتے تھے؛

۱۳۳۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا وَكِيعٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا قَدِمَ الْمَدِينَةَ نَحَرَ جَزُورًا أَوْ بَقَرَةً زَادَ مُعَاذٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مُحَارِبٍ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ اشْتَرَى مِنِّي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعِيرًا بِوُقِيَّتَيْنِ وَدِرْهَمٍ أَوْ دِرْهَمَيْنِ فَلَمَّا قَدِمَ صِرَارًا أَمَرَ بِبَقَرَةٍ فَذُبِحَتْ فَأَكَلُوا مِنْهَا فَلَمَّا قَدِمَ الْمَدِينَةَ أَمَرَنِي أَنْ آتِيَ الْمَسْجِدَ فَأُصَلِّيَ رَكْعَتَيْنِ وَوَزَنَ لِي ثَمَنَ الْبَعِيرِ؛

۱۳۳۲۔ ہم سے محمد نے حدیث بیان کی، انہیں وکیع نے خبر دی، انہیں شعبہ نے، انہیں محارب بن دثار نے اور انہیں جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینہ تشریف لاتے (کسی غزوہ سے) تو اونٹ یا گائے ذبح کی (راوی کو شبہ ہے) معاذ نے (اپنی روایت میں) زیادتی کی ہے، ان سے شعبہ نے بیان کیا ان سے محارب نے انہوں نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اونٹ مجھ سے خریدا تھا، دو اوقیہ اور ایک درہم یا (راوی کو شک ہے کہ دو اوقیہ) دو درہم میں۔ جب حضور اکرمؐ مقام صرار پر پہنچے تو آپ نے حکم دیا اور گائے ذبح کی گئی اور لوگوں نے اس کا گوشت کھایا، پھر جب آپ مدینہ منورہ پہنچے تو مجھے حکم دیا کہ پہلے مسجد میں جاکر دو رکعت نماز پڑھوں اس کے بعد مجھے اور میرے اونٹ کی قیمت وزن کرکے عنایت فرمائی؛

۱۳۳۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَدِمْتُ

۱۳۳۳۔ ہم سے ابو الولید نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے محارب بن دثار نے اور ان سے جابر بن عبداللہ رضی اللہ

لے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کی یہ عادت تھی کہ سفر میں روزہ نہیں رکھتے تھے نہ فرض نہ نفل۔ البتہ جب گھر پر مقیم ہوتے تو بکثرت روزے رکھا کرتے مطلب یہ ہے کہ اگرچہ ابن عمر رضی اللہ عنہ عادت حالت اقامت میں بکثرت روزے رکھنے کی تھی لیکن جب آپ سفر سے واپس آتے تو دو ایک دن اس خیال سے روزہ نہیں رکھتے تھے کہ مزاج پرسی کے لئے لوگ آئیں گے اور ان کی ضیافت ضروری ہے۔

من سَفَرٍ فَقَالَ النبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صل رکعتین صِرارٌ مَوْضِعٌ نَاحِیۃ بالمدینۃ:

بیان کی، ان سے محارب بن دثار نے اور ان سے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں سفر سے واپس مدینہ پہنچا تو حضور اکرمؐ نے مجھے حکم دیا کہ مسجد میں جاکر دو رکعت نماز پڑھوں۔ صرار، اطرافِ مدینہ میں ایک جگہ کا نام ہے (مدینہ منورہ سے تین میل کے فاصلہ پر، جانب مشرق میں)

باب ۲۴۳۔ فرضُ الخُمُسِ:

۲۴۳۔ مال غنیمت میں سے (بیت المال کیلئے) پانچویں حصے (خمس) کی فرضیت

۲۳۳۴۔ حَدَّثَنَا۔ عَبْدَانُ اخبرنا عبداللّٰہ اخبرنا یونس عن الزھری قال اخبرنی علی بن الحسین ان حسین بن علی عَلَیْھِمَا السَّلَامُ اخبرہ ان علیًّا قال کانت لِی شَارِفٌ من نصیبی من المَغْنَمِ یَوْمَ بَدْرٍ وکان النبی صلی اللّٰہُ علیہ وسلم اعطانی شارفًا مِنَ الخُمُسِ فلما اَرَدْتُ اَنْ اَبْتَنِیَ بِفَاطِمَۃَ بنت رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ واعدتُ رَجُلًا صَوَّاغًا مِن بَنِی قَیْنُقَاعَ ان یرتحل مَعِیَ فَنَاْتِیَ بِاِذْخِرٍ اَرَدْتُ اَنْ اَبِیْعَہُ الصَّوَّاغِیْنَ واستعین بہ فِی وَلِیْمَۃِ عرسی بَیْنَا اَنَا اَجْمَعُ بِشَارِفَیَّ متاعًا مِنَ الْاَقْتَابِ وَالْغَرَائِرِ وَالْحِبَالِ وَشَارِفَایَ مُنَاخَتَانِ اِلٰی جنب حجرۃ رجل مِنَ الْاَنْصَارِ رَجَعْتُ حِیْنَ جَمَعْتُ مَا جَمَعْتُ فَاِذَا شَارِفَایَ قَدْ اُجْتُبَّ اَسْنِمَتُھُمَا وَبُقِرَتْ خَوَاصِرُھُمَا وَاُخِذَ مِنْ اَکْبَادِھِمَا فَلَمْ اَمْلِکْ عَیْنَیَّ حِیْنَ رَاَیْتُ ذٰلِکَ الْمَنْظَرَ مِنْھُمَا فَقُلْتُ مَنْ فَعَلَ ھٰذَا فَقَالُوْا فَعَلَ حَمْزَۃُ بن عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَھُوَ فِی ھٰذَا الْبَیْتِ فِی شَرْبٍ من الانصار فانطلقتُ حتّٰی ادخل علی النبی صلی اللّٰہُ علیہ وَسَلَّمَ وعندہ زید بن حارثہ فعرف النَّبِیُّ صلی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی وَجْھِی الَّذِی لَقِیْتُ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَالَکَ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَا رایتُ کَالْیَوْمِ قَطُّ عَدَا حَمْزَۃُ علی نَاقَتَیَّ فَاَجَبَّ

۲۳۳۴۔ ہم سے عبدان نے حدیث بیان کی، انہیں عبداللہ نے خبر دی انہیں یونس نے خبر دی ان سے زہری نے بیان کیا انہیں علی بن حسین نے خبر دی اور انہیں حسین بن علی علیہما السلام نے خبر دی کہ علی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا، جنگ بدر کے مال غنیمت سے میرے حصے میں ایک اونٹنی آئی تھی اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی مجھے ایک اونٹنی خمس کے مال میں سے دی تھی پھر جب میرا ارادہ ہوا کہ فاطمہ رضی اللہ عنہا بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو رخصت کرا کے لاؤں تو بنی قینقاع کے ایک صاحب سے جو سنار تھے، میں نے یہ طے کیا کہ وہ میرے ساتھ چلیں اور ہم اذخر (گھاس) تلاش کر کے لائیں (جو سناروں کے کام آتی ہے) میرا ارادہ یہ تھا کہ میں وہ گھاس سناروں کو بیچ دوں گا اور اس کی قیمت سے ولیمہ کی دعوت کروں گا، ابھی میں ان دونوں اونٹنیوں کا سامان، کجاوے، ٹوکریاں، اور رسیاں جمع کر رہا تھا اور یہ دونوں اونٹنیاں ایک انصاری صحابی کے گھر کے پاس بیٹھی ہوئی تھیں کہ جب سارا سامان کرکے واپس آیا تو یہ منظر میرے سامنے تھا کہ میری دونوں اونٹنیوں کے کوہان کاٹ دیئے گئے تھے اور ان کے کولہے چیر کر اندر سے کلیجی نکال لی گئی تھی، جب میں نے یہ منظر دیکھا تو میں اپنے آنسوؤں کو نہ روک سکا میں نے پوچھا یہ سب کچھ کس نے کیا ہے؟ تو لوگوں نے بتایا کہ حمزہ رضی اللہ عنہ بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ نے۔ اور وہ اسی گھر میں کچھ انصار کے ساتھ شراب کی محفل جمائے بیٹھے ہیں۔ میں وہاں سے واپس آگیا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، آپ کی خدمت میں اس وقت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ بھی موجود تھے، حضور اکرمؐ مجھے دیکھتے ہی سمجھ گئے کہ کوئی بات ضرور پیش آئی ہے اس لئے آپ نے دریافت فرمایا کہ کیا ہوا؟ میں نے عرض کیا، یا رسول اللہ! آج جیسا صدمہ مجھے کبھی نہیں ہوا تھا، حمزہ (رضی اللہ عنہ) نے میری دونوں اونٹنیوں پر ہاتھ صاف کر دیا، دونوں

اسنمتهما وبقر خواصرهما وهاهوذا في بيت
معه شرب فدعا النبي صلى الله عليه وسلم
بردائه فارتدى ثم انطلق يمشي واتبعته
انا وزيد بن حارثة حتى جاء البيت الذي
فيه حمزة فاستأذن فاذنوا لهم فاذا هم شرب
فطفق رسول الله صلى الله عليه وسلم .....
يلوم حمزة فيما فعل فاذا حمزة قد ثمل
محمرة عيناه فنظر حمزة رسول الله صلى
الله عليه وسلم ثم صعد النظر فنظر الى
ركبته ثم صعد النظر فنظر الى سرته ثم
صعد النظر فنظر الى وجهه ثم قال حمزة
هل انتم الا عبيد لابي. فعرف رسول الله
صلى الله عليه وسلم انه قد ثمل فنكص
رسول الله صلى الله عليه وسلم على عقبيه
القهقرى وخرجنا معه؛

۳۳۵ - حدثنا عبد العزيز بن عبد الله
حدثنا ابراهيم بن سعد عن صالح عن ابن
شهاب قال اخبرني عروة بن الزبير ان عائشة
ام المؤمنين رضي الله عنها اخبرته ان فاطمة
عليها السلام ابنة رسول الله صلى الله عليه
وسلم سالت ابا بكر الصديق بعد وفاة رسول
الله صلى الله عليه وسلم ان يقسم لها ميراثها
مما ترك رسول الله صلى الله عليه وسلم مما
افاء الله عليه فقال لها ابو بكر ان رسول الله
صلى الله عليه وسلم قال لا نورث ما تركنا
صدقة فغضبت فاطمة بنت رسول الله
صلى الله عليه وسلم فهجرت ابا بكر فلم تزل
مهاجرته حتى توفيت وعاشت بعد رسول
الله صلى الله عليه وسلم ستة اشهر قالت

کے کوہان کاٹ ڈالے اور ان کے کولہے چیر ڈالے، ابھی وہ اسی گھر میں شراب کی محفل میں موجود ہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی چادر مانگی، اور اسے اوڑھ کر چلنے لگے میں اور زید بن حارثہ بھی آپ کے پیچھے ہولئے، آخر جب وہ گھر آگیا جس میں حمزہ رضی اللہ عنہ موجود تھے تو آپؐ نے اندر آنے کی اجازت چاہی، اور اندر موجود لوگوں نے آپ کو اجازت دے دی شراب کی مجلس جمی ہوئی تھی حمزہ رضی اللہ عنہ نے جو کچھ کیا تھا اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہیں ملامت کرنے لگے، حمزہ رضی اللہ عنہ کی آنکھیں شراب کے نشے میں مخمور اور سرخ تھیں ...... وہ نظر اٹھا کر حضور اکرمؐ کو دیکھنے لگے، پھر نظر ذرا اور اوپر اٹھائی پھر آں حضورؐ کے گھٹنوں پر نظر لے گئے اس کے بعد نگاہ اور اٹھا کے آپؐ کی ناف کے قریب دیکھنے لگے پھر چہرے پر نظر جمادی اور کہنے لگے، تم سب میرے باپ کے غلام ہو، حضور اکرمؐ نے جب محسوس کیا کہ حمزہ رضی اللہ عنہ نشے میں ہیں تو آپ الٹے پاؤں واپس آگئے اور ہم بھی آپ کے ساتھ نکل آئے (حدیث پہلے گزر چکی ہے) واقعہ شراب کی حرمت نازل ہونے سے پہلے کا ہے)

۳۳۵ - ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ نے حدیث بیان کی ان سے ابراہیم بن سعد نے حدیث بیان کی ان سے صالح نے، ان سے ابن شہاب نے بیان کیا، انہیں عروہ بن زبیر نے خبر دی اور انہیں ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی فاطمہ علیہا السلام نے مطالبہ کیا تھا کہ آں حضورؐ کے اس ترکہ سے انہیں ان کی میراث کا حصہ ملنا چاہیئے جو اللہ تعالیٰ نے آں حضورؐ کو فئی کی صورت میں دیا تھا، ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا کہ آں حضورؐ نے (اپنی حیات میں) فرمایا تھا کہ ہماری (انبیاء علیہم السلام کی) میراث تقسیم نہیں ہوتی ہمارا ترکہ صدقہ ہے، فاطمہ رضی اللہ عنہا نے اس پر حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے تعلقات منقطع کر لئے۔ یہ انقطاع ان کی وفات تک رہا آپؐ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد چھ مہینے زندہ رہی تھیں، عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے آنحضورؐ کے خیبر اور فدک اور مدینہ کے صدقے کا مطالبہ ابو بکر رضی اللہ عنہ سے کیا تھا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو اس سے انکار تھا، انہوں نے کہا کہ میں کسی بھی ایسے عمل کو نہیں

وَكَانَتْ فَاطِمَةُ تَسْأَلُ اَبَا بَكْرٍ نَصِيبَهَا مِمَّا تَرَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ خَيْبَرَ وَفَدَكَ وَصَدَقَتِهٖ بِالْمَدِيْنَةِ فَاَبٰى اَبُوْبَكْرٍ عَلَيْهَا ذٰلِكَ وَقَالَ لَسْتُ تَارِكًا شَيْئًا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْمَلُ بِهٖ اِلَّا عَمِلْتُ بِهٖ فَاِنِّيْ اَخْشٰى اِنْ تَرَكْتُ شَيْئًا مِنْ اَمْرِهٖ اَنْ اَزِيْغَ فَاَمَّا صَدَقَتُهٗ بِالْمَدِيْنَةِ فَدَفَعَهَا عُمَرُ اِلٰى عَلِيٍّ وَعَبَّاسٍ وَاَمَّا خَيْبَرُ وَفَدَكُ فَاَمْسَكَهُمَا عُمَرُ وَقَالَ هُمَا صَدَقَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتَا لِحُقُوْقِهِ الَّتِيْ تَعْرُوْهُ وَنَوَائِبِهٖ وَاَمْرُهُمَا اِلٰى مَنْ وَلِيَ الْاَمْرَ قَالَ فَهُمَا عَلٰى ذٰلِكَ اِلَى الْيَوْمِ ۔

چھوڑ سکتا جسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی زندگی میں کرتے رہے ہوں میں ہر ایسے عمل کو ضرور کروں گا۔ مجھے ڈر ہے کہ اگر میں نے حضور اکرمؐ کا کوئی عمل بھی چھوڑا تو میں حق سے منحرف ہو جاؤں گا (عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ) پھر آں حضور کا مدینہ کا جو صدقہ تھا وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت علی اور عباس رضی اللہ عنہما کو (اپنے عہد خلافت میں) دے دیا (ان کی ملکیت میں نہیں بلکہ صرف انتفاع کے لئے ان کے عمومی حق کے مطابق) البتہ خیبر اور فدک کی جائداد عمر رضی اللہ عنہ نے کسی کو نہیں دی اور فرمایا کہ دونوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا صدقہ ہیں اور ان حقوق کے لئے جو وقتی طور پر پیش آتے تھے یا وقتی حادثات کے لئے خاص تھا، حضور اکرمؐ نے ان کے انتظامات پر خلیفہ کو مختار بنایا تھا، زہری نے بیان کیا، چنانچہ ان دونوں جائدادوں کا انتظام آج تک اسی طرح ہوتا چلا آتا ہے۔

۳۳۶۔ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْفَرْوِيُّ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ اَوْسِ بْنِ الْحَدَثَانِ وَكَانَ مُحَمَّدُ بْنُ جُبَيْرٍ ذَكَرَ لِيْ ذِكْرًا مِنْ حَدِيْثِهٖ ذٰلِكَ فَانْطَلَقْتُ حَتّٰى اَدْخُلَ عَلٰى مَالِكِ بْنِ اَوْسٍ فَسَاَلْتُهٗ عَنْ ذٰلِكَ الْحَدِيْثِ فَقَالَ مَالِكٌ بَيْنَا اَنَا جَالِسٌ فِيْ اَهْلِيْ حِيْنَ مَتَعَ النَّهَارُ اِذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ يَاْتِيْنِيْ فَقَالَ اَجِبْ اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ فَانْطَلَقْتُ مَعَهٗ حَتّٰى اَدْخُلَ عَلٰى عُمَرَ فَاِذَا هُوَ جَالِسٌ عَلٰى رِمَالِ سَرِيْرٍ لَيْسَ بَيْنَهٗ وَبَيْنَهٗ فِرَاشٌ مُتَّكِئٌ عَلٰى وِسَادَةٍ مِنْ اَدَمٍ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ ثُمَّ جَلَسْتُ فَقَالَ يَا مَالِكُ اِنَّهٗ قَدِمَ عَلَيْنَا مِنْ قَوْمِكَ اَهْلُ اَبْيَاتٍ وَقَدْ اَمَرْتُ فِيْهِمْ بِرَضْخٍ فَاقْبِضْهُ فَاقْسِمْهُ بَيْنَهُمْ فَقُلْتُ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ لَوْ اَمَرْتَ بِهٖ غَيْرِيْ قَالَ اقْبِضْهُ اَيُّهَا الْمَرْءُ فَبَيْنَا اَنَا جَالِسٌ عِنْدَهٗ اَتَاهُ حَاجِبُهٗ يَرْفَا فَقَالَ هَلْ لَكَ فِيْ عُثْمَانَ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ وَالزُّبَيْرِ وَسَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ يَسْتَاْذِنُوْنَ

۳۳۶۔ ہم سے اسحاق بن محمد فروی نے حدیث بیان کی، ان سے مالک بن انس نے، ان سے ابن شہاب نے ان سے مالک بن اوس بن حدثان نے (زہری نے بیان کیا کہ محمد بن جبیر نے مجھ سے (اسی آنے والی) حدیث کا ذکر کیا تھا اس لئے میں نے مالک بن اوس کی خدمت میں خود حاضر ہو کر ان سے اس حدیث کے متعلق (مزید علم ویقین کے لئے) پوچھا، انہوں نے بیان کیا کہ دن چڑھ آیا تھا اور میں اپنے گھر والوں کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا۔ اتنے میں عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا قاصد میرے پاس آیا اور کہا کہ، امیر المومنین آپ کو بلا رہے ہیں۔ میں قاصد کے ساتھ ہی چلا گیا اور عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ کھجور کی شاخوں سے بنی ہوئی ایک چارپائی پر بیٹھے تھے جس پر کوئی بستر وغیرہ بھی نہیں بچھا تھا اور ایک چمڑے کے تکیئے پر ٹیک لگائے ہوئے تھے، میں سلام کرکے بیٹھ گیا، پھر آپ نے فرمایا، مالک! تمہاری قوم کے کچھ لوگ میرے پاس آئے تھے (اور قحط اور فقر وفاقہ کی شکایت کر رہے تھے) میں نے ان کے لئے ایک معمولی سے عطئے کا فیصلہ کر لیا ہے تم اسے اپنی نگرانی میں قوم کے درمیان تقسیم کرا دو، میں نے عرض کیا یا امیر المومنین! اگر آپ اس کام پر کسی اور کو مامور فرما دیتے تو بہتر تھا، لیکن عمر رضی اللہ عنہ نے یہی اصرار کیا کہ نہیں اپنی ہی تحویل میں کام لے لو، ابھی میں وہیں حاضر تھا کہ امیر المومنین کے حاجب یرفا آئے

قَالَ نَعَمْ فَاذِنَ لَهُمْ فَدَخَلُوْا فَسَلَّمُوْا وَجَلَسُوْا ثُمَّ جَلَسَ يَرْفَا يَسِيْرًا. ثُمَّ قَالَ هَلْ لَكَ فِي عَلِيٍّ وَعَبَّاسٍ قَالَ نَعَمْ فَاذِنَ لَهُمَا فَدَخَلَا فَسَلَّمَا فَجَلَسَا فَقَالَ عَبَّاسٌ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اقْضِ بَيْنِيْ وَبَيْنَ هٰذَا وَهُمَا يَخْتَصِمَانِ فِيْمَا اَفَاءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ ... وَاللّٰهُ يَعْلَمُ اِنَّهٗ فِيْهَا لَصَادِقٌ بَارٌّ رَاشِدٌ تَابِعٌ لِلْحَقِّ ثُمَّ تَوَفَّى اللّٰهُ اَبَا بَكْرٍ فَكُنْتُ اَنَا وَلِيَّ اَبِيْ بَكْرٍ فَقَبَضْتُهَا سَنَتَيْنِ مِنْ اِمَارَتِيْ اَعْمَلُ فِيْهَا بِمَا عَمِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا عَمِلَ فِيْهَا اَبُوْبَكْرٍ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ اِنِّيْ فِيْهَا لَصَادِقٌ بَارٌّ رَاشِدٌ تَابِعٌ لِلْحَقِّ ثُمَّ جِئْتُمَانِيْ كِلَاكُمَا تُكَلِّمَانِيْ وَكَلِمَتُكُمَا وَاحِدَةٌ وَاَمْرُكُمَا وَاحِدٌ جِئْتَنِيْ يَا عَبَّاسُ تَسْاَلُنِيْ نَصِيْبَكَ مِنِ ابْنِ اَخِيْكَ وَجَاءَنِيْ هٰذَا يُرِيْدُ عَلِيًّا يُرِيْدُ نَصِيْبَ امْرَاَتِهٖ مِنْ اَبِيْهَا فَقُلْتُ لَكُمَا اِنَّ ......

....

رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا نُوْرَثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ فَلَمَّا بَدَا لِيْ اَنْ اَدْفَعَهُ اِلَيْكُمَا قُلْتُ اِنْ شِئْتُمَا دَفَعْتُهَا اِلَيْكُمَا عَلٰى اَنَّ عَلَيْكُمَا عَهْدَ اللّٰهِ وَمِيْثَاقَهٗ لَتَعْمَلَانِ فِيْهَا بِمَا عَمِلَ فِيْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِمَا عَمِلَ فِيْهَا اَبُوْبَكْرٍ وَبِمَا عَمِلْتُ فِيْهَا مُنْذُ وَلِيْتُهَا فَقُلْتُمَا ادْفَعْهَا اِلَيْنَا فَبِذٰلِكَ دَفَعْتُهَا اِلَيْكُمَا فَاَنْشُدُكُمْ بِاللّٰهِ هَلْ دَفَعْتُهَا اِلَيْهِمَا بِذٰلِكَ قَالَ الرَّهْطُ نَعَمْ. ثُمَّ اَقْبَلَ عَلٰى عَلِيٍّ وَعَبَّاسٍ فَقَالَ اَنْشُدُكُمَا بِاللّٰهِ هَلْ دَفَعْتُهَا اِلَيْكُمَا بِذٰلِكَ قَالَا نَعَمْ قَالَ فَتَلْتَمِسَانِ مِنِّيْ قَضَاءً غَيْرَ ذٰلِكَ فَوَاللّٰهِ الَّذِيْ بِاِذْنِهٖ تَقُوْمُ السَّمَاءُ وَالْاَرْضُ لَا اَقْضِيْ فِيْهَا قَضَاءً غَيْرَ ذٰلِكَ فَاِنْ عَجَزْتُمَا عَنْهَا فَادْفَعَاهَا اِلَيَّ فَاِنِّيْ اَكْفِيْكُمَاهَا؛

اور کہا کہ عثمان بن عفان، عبدالرحمٰن بن عوف، زبیر بن عوام اور سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہم اندر آنے کی اجازت چاہتے ہیں۔ کیا آپ کی طرف سے اجازت ہے؟ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہاں انہیں اندر بلالو آپ کی اجازت پر یہ لوگ داخل ہوئے اور سلام کرکے بیٹھ گئے۔ یرفا بھی تھوڑی دیر بیٹھے رہے اور پھر اندر آکر عرض کیا، کیا علی اور عباس رضی اللہ عنہما کو اندر آنے کی اجازت ہے؟ آپ نے فرمایا کہ ہاں، انہیں بھی اندر بلالو آپ کی اجازت پر یہ حضرات بھی اندر تشریف لائے اور سلام کرکے بیٹھ گئے، عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا، یا امیرالمومنین! میرا اور ان کا فیصلہ کر دیجئے، ان حضرات کا نزاع اس فئی کے بارے میں تھا جو اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو بنی نضیر کے اموال میں سے (خمس کے طور پر) عنایت فرمائی تھی اس پر حضرت عثمان اور ان کے ساتھ جو صحابہ رضی اللہ عنہم تھے انہوں نے کہا، امیرالمومنین! ان دونوں حضرات میں کوئی فیصلہ فرما دیجئے، اور معاملہ ختم کر دیجئے، عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اچھا تو پھر ذرا صبر کیجئے، میں آپ لوگوں سے اس اللہ کا واسطہ دے کر پوچھتا ہوں جس کے حکم سے آسمان اور زمین قائم ہیں کیا آپ لوگوں کو معلوم ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ" ہماری وراثت تقسیم نہیں ہوتی، جو کچھ ہم (انبیاء) چھوڑ کر جاتے ہیں وہ صدقہ ہوتا ہے، جس سے حضور اکرمؐ کی مراد (تمام دوسرے انبیاء علیہم السلام کے ساتھ) خود اپنی ذات بھی تھی؟ ان حضرات نے تصدیق کی کہ آں حضورؐ نے یہ حدیث فرمائی تھی۔ عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اب میں آپ لوگوں سے اس مسئلہ پر گفتگو کروں گا (جو بابہ النزاع بنا ہوا ہے) یہ واقعہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے اس فئی کا ایک حصہ مخصوص کر دیا تھا جسے آں حضورؐ نے بھی کسی دوسرے کو نہیں دیا تھا پھر آپ نے اس آیت کی تلاوت فرمائی" ما افاء اللہ علی رسولہ منہم سے اللہ تعالیٰ کے ارشاد "قدیر" تک (جس میں اس تخصیص کا ذکر ہے) اور وہ حصہ آنحضورؐ کے لئے خاص رہا، خدا گواہ ہے میں نے وہ حصہ کوئی اپنے لئے مخصوص نہیں کر لیا ہے اور نہ میں آپ لوگوں کو نظرانداز کرکے اس حصہ کا تنہا مالک بن گیا ہوں، فئی کا مال آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم خود سب کو عطا فرماتے تھے اور سب میں اس کی تقسیم ہوتی تھی، بس صرف یہ مال اس میں سے باقی رہ گیا تھا اور آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم

اس سے اپنے گھر والوں کو سال بھر کا خرچ دے دیا کرتے تھے اور اگر کچھ تقسیم کے بعد باقی بچ جاتا تو اسے اللہ کے مال کے مصرف میں خرچ کر دیا کرتے تھے (رفاہِ عام اور دوسرے دینی مصالح میں) آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی پوری زندگی میں اس مال کے معاملے میں یہی طرزِ عمل رکھا، اللہ کا واسطہ دے کر آپ حضرات سے پوچھتا ہوں کیا آپ لوگوں کو یہ بات معلوم ہے؟ سب حضرات نے کہا ہاں، پھر عمر رضی اللہ عنہ نے علی اور عباس رضی اللہ عنہما کو خاص طور سے مخاطب کیا اور ان سے پوچھا، میں آپ حضرات سے بھی اللہ کا واسطہ دے کر پوچھتا ہوں، کیا اس کے متعلق آپ لوگوں کو معلوم ہے؟ دونوں حضرات نے اثبات میں جواب دیا، عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا پھر اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے پاس بلالیا اور ابو بکر رضی اللہ عنہ نے (جب ان سے تمام مسلمانوں نے بیعت خلافت کر لی) فرمایا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خلیفہ ہوں اور اس لئے انہوں نے (آں حضورؐ کے اس مخصوص) مال پر قبضہ کیا اور جس طرح آں حضورؐ اس میں تصرفات کیا کرتے تھے انہوں نے بھی بالکل وہی طرزِ عمل اختیار کیا۔ اللہ خوب جانتا ہے کہ وہ اپنے اس طرزِ عمل میں سچے مخلص نیکوکار اور حق کی پیروی کرنے والے تھے پھر اللہ تعالیٰ نے ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو بھی اپنے پاس بلالیا اور اب میں ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کا نائب مقرر ہوا، میری خلافت کو دو سال ہو گئے ہیں اور میں نے بھی اس مال کو تحویل میں رکھا ہے جو تصرفات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا کرتے اور ابو بکر رضی اللہ عنہ اس میں کیا کرتے تھے، میں نے بھی خود کو اسی کا پابند بنایا اور اللہ خوب جانتا ہے کہ میں اپنے اس طرزِ عمل میں سچا، مخلص اور حق کی پیروی کرنے والا ہوں، پھر آپ دونوں حضرات میرے پاس مجھ سے گفتگو کرنے آئے تھے اور دونوں حضرات کا معاملہ یکساں ہے، جناب عباس! آپ تو اس لئے تشریف لائے تھے کہ آپ کو اپنے بھتیجے (صلی اللہ علیہ وسلم) کی میراث کا دعویٰ میرے سامنے پیش کرنا تھا اور آپ (عمر رضی اللہ عنہ) کا خطاب حضرت علی رضی اللہ عنہ سے تھا۔ اس لئے تشریف لائے تھے کہ آپ کو اپنی بیوی (فاطمہ رضی اللہ عنہا) کا دعویٰ پیش کرنا تھا کہ ان کے والد (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) کی میراث انہیں ملنی چاہیئے، میں نے آپ دونوں حضرات سے عرض کر دیا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خود فرما گئے ہیں کہ ہماری میراث تقسیم نہیں ہوتی، جو کچھ ہم چھوڑ جاتے ہیں وہ صدقہ ہوتا ہے لیکن پھر جب میرے سامنے یہ صورت آئی کہ مال آپ لوگوں کے انتظام میں (ملکیت میں نہیں) منتقل کر دوں تو میں نے آپ لوگوں سے یہ کہہ دیا تھا کہ اگر آپ لوگ چاہیں تو مال مذکور آپ لوگوں کے انتظام میں منتقل کر سکتا ہوں، لیکن آپ لوگوں کے لئے ضروری ہو گا کہ اللہ کے عہد اور اس کی میثاق پر مضبوطی سے قائم رہیں اور اس مال میں وہی مصارف باقی رکھیں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے متعین کئے تھے اور جن پر ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اور میں نے، جب سے مسلمانوں کا والی بنایا گیا، عمل کیا، آپ لوگوں نے اس پر کہا کہ مال ہمارے انتظام میں دے دیں اور میں نے اسی شرط پر اسے آپ لوگوں کے انتظام میں دے دیا اب میں آپ حضرات سے خدا کا واسطہ دے کر پوچھتا ہوں، میں نے انہیں وہ مال اسی شرط پر دیا تھا نا؟ عثمان رضی اللہ عنہ اور ان کے ساتھ آنے والے حضرات نے کہا کہ جی ہاں اسی شرط پر دیا تھا اس کے بعد عمر رضی اللہ عنہ، عباس اور علی رضی اللہ عنہما کی طرف متوجہ ہوئے اور کہا کہ میں آپ حضرات سے بھی خدا کا واسطہ دے کر پوچھتا ہوں، میں نے آپ لوگوں کو وہ مال اسی شرط پر دیا تھا؟ ان دونوں حضرات نے بھی یہی کہا کہ جی ہاں، (اسی شرط پر دیا تھا) عمر رضی اللہ عنہ نے پھر فرمایا کیا اب آپ حضرات مجھ سے کوئی اور فیصلہ چاہتے ہیں؟ اس اللہ کی قسم جس کے حکم سے آسمان اور زمین قائم ہیں اس کے سوا میں اس معاملے میں کوئی دوسرا فیصلہ نہیں کر سکتا اور اگر آپ لوگ اس مال کے (شرط کے مطابق) انتظام پر قادر نہیں تو مجھے واپس کر دیجئے میں خود اس کا انتظام کر لوں گا۔[1]

---

[1] اس طویل روایت میں یہ ملحوظ رہے کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی ناراضگی، ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے وراثت کے مسئلہ پر نہیں ہوئی تھی، کیونکہ یہ سب کو معلوم ہو گیا تھا کہ خود آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی نفی پہلے ہی کر دی تھی کہ انبیاء کی وراثت تقسیم نہیں ہوتی اور تمام صحابہ نے اسے مان بھی لیا تھا، خود حضرت فاطمہ، حضرت علی، حضرت عباس رضی اللہ عنہم سے بھی کسی موقعہ پر اس کی نفی منقول نہیں بلکہ نزاع

(بقیہ حاشیہ بر صفحہ آئندہ)

باب ۲۴۴۔ اداء الخمس من الدین۔

۲۴۴۔ خمس کی ادائیگی دین کا جزء ہے۔

۲۳۷۔ حدثنا ابو النعمان حدثنا حماد عن ابی حمزۃ الضبعی قال سمعت ابن عباس رضی اللہ عنہما یقول قدم وفد عبد القیس فقالوا یا رسول اللہ انا ھذا الحی من ربیعۃ بیننا وبینک کفار مضر فلسنا نصل الیک الا فی الشھر الحرام فمرنا بامر ناخذ منہ وندعوا الیہ من وراءنا قال آمرکم باربع وانھاکم عن اربع الایمان باللہ شھادۃ ان لا الہ الا اللہ وعقد بیدہ واقام الصلوۃ وایتاء الزکوۃ وصیام رمضان وان تؤدوا للہ خمس ما غنمتم وانھاکم عن الدباء والنقیر والحنتم والمزفت۔

۲۳۷۔ ہم سے ابو الیمان نے حدیث بیان کی، ان سے حماد نے حدیث بیان کی ان سے ابوحمزہ ضبعی نے بیان کیا کہ انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے سنا تھا آپ بیان کرتے تھے کہ قبیلہ عبد القیس کا وفد (خدمت نبوی میں) حاضر ہوا، اور عرض کی یا رسول اللہ! ہمارا تعلق قبیلہ ربیعہ سے ہے اور قبیلہ مضر کے کفار ہمارے اور آپ کے درمیان میں پڑتے ہیں (اس لئے ان کے خطرے کی وجہ سے ہم لوگ بار بار آپ کی خدمت میں حاضری نہیں دے سکتے، بلکہ ہم آپ کی خدمت میں صرف حرمت والے مہینوں میں حاضر ہوسکتے ہیں، پس آنحضور ہمیں کوئی ایسا واضح حکم عطا فرما دیں جس پر ہم خود بھی مضبوطی سے قائم رہیں اور جو لوگ ہمارے ساتھ نہیں آسکتے ہیں انہیں بھی بتا دیں، آں حضور نے فرمایا میں تمہیں چار چیزوں کا حکم دیتا ہوں اور چار چیزوں سے روکتا ہوں (میں تمہیں حکم دیتا ہوں) اللہ پر ایمان لانے کا کہ اللہ کے سوا اور کوئی معبود نہیں، نماز قائم کرنے کا، زکوۃ دینے کا، رمضان کے روزے رکھنے کا، اور اس بات کا کہ جو کچھ بھی تمہیں غنیمت ملے اس میں سے پانچواں حصہ (خمس) اللہ کے لئے نکال لیا کرنا اور تمہیں میں دباء، نقیر، حنتم اور مزفت کے استعمال سے روکتا ہوں۔

باب ۲۴۵۔ نفقۃ نساء النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعد وفاتہ۔

۲۴۵۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد ازواج مطہرات کا نفقہ۔

۲۳۸۔ حدثنا عبد اللہ بن یوسف اخبرنا مالک عن ابی الزناد عن الاعرج عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یقتسم ورثتی دینارا ما ترکت بعد نفقۃ نسائی ومؤنۃ عاملی فھو صدقۃ۔

۲۳۸۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انہیں مالک نے خبر دی انہیں ابو الزناد نے، انہیں اعرج نے اور انہیں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میری وراثت دینار کی صورت میں تقسیم نہیں ہوگی، اپنی ازواج کے نفقہ اور اپنے عاملوں (جو اسلامی حکومت کی طرف سے مختلف اطراف میں متعین تھے) کی تنخواہ کے بعد جو کچھ بچ جائے، وہ صدقہ ہے[2]۔

---

[1] بقیہ) صرف اس مال کے انتظام و انصرام کے معاملہ پر ہوا تھا یہی وجہ تھی کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کا انتظام اہل بیت رضوان اللہ علیہم کے ہاتھ میں بھی دے دیا تھا اس حدیث میں یہ بھی ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے قطع تعلق کر لیا تھا اور اپنی وفات تک ناراض رہی تھیں، مشہور روایات میں اسی طرح ہے لیکن بعض روایات سے ثابت ہے کہ فاطمہ رضی اللہ عنہا ناراض ہوئیں تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ان کی خدمت میں پہنچے اور اس وقت تک نہیں اٹھے جب تک وہ راضی نہیں ہوگئیں، معتبر مصنفین نے اس کی توثیق بھی کی ہے اور واقعہ یہ ہے کہ صحابہ کی زندگی خصوصاً حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی سیرت سے یہی طرز عمل زیادہ جوڑ بھی کھاتا ہے (حاشیہ صفحہ ہذا)

[2] یعنی جس طرح اسلامی حکومت کے عاملوں کی تنخواہیں دی جائیں گی۔ ازواج مطہرات کا نفقہ بھی اسی طرح بیت المال

۳۳۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ تُوُفِّيَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا فِي بَيْتِي مِنْ شَيْءٍ يَأْكُلُهُ ذُو كَبِدٍ إِلَّا شَطْرُ شَعِيرٍ فِي رَفٍّ لِي فَأَكَلْتُ مِنْهُ حَتَّى طَالَ عَلَيَّ فَكِلْتُهُ فَفَنِيَ۔

۳۳۹۔ ہم سے عبداللہ بن ابی شیبہ نے حدیث بیان کی ان سے ابواسامہ نے حدیث بیان کی ان سے ہشام نے حدیث بیان کی ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی تو میرے گھر میں تھوڑے سے جَو کے سوا جو ایک طاق میں رکھے ہوئے تھے، اور کوئی چیز ایسی نہیں تھی جو کسی انسان کی خوراک بن سکتی، میں اسی میں سے کھاتی رہی اور بہت دن گزر گئے، پھر میں نے اس میں سے ناپ کر نکالنا شروع کیا تو جلدی ختم ہو گئے۔

۳۴۰۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو إِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ الْحَارِثِ قَالَ مَا تَرَكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا سِلَاحَهُ وَبَغْلَتَهُ الْبَيْضَاءَ وَأَرْضًا تَرَكَهَا صَدَقَةً۔

۳۴۰۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے کہا کہ مجھ سے ابواسحاق نے حدیث بیان کی کہا کہ میں نے عمرو بن حارث رضی اللہ عنہ سے سنا آپ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے (اپنی وفات کے بعد) اپنے ہتیار، ایک سفید خچر اور ایک زمین جو آپ کی طرف سے صدقہ تھی، کے سوا اور کوئی ترکہ نہیں چھوڑا تھا۔

باب ۲۴۶۔ مَا جَاءَ فِي بُيُوتِ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا نُسِبَ مِنَ الْبُيُوتِ إِلَيْهِنَّ وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَى وَقَرْنَ فِي بُيُوتِكُنَّ وَلَا تَدْخُلُوا بُيُوتَ النَّبِيِّ إِلَّا أَنْ يُؤْذَنَ لَكُمْ

۲۴۶۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج کے گھر، اور یہ کہ ان گھروں کی نسبت ازواج مطہرات کی طرف کی گئی ہے، اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ "تم لوگ (ازواج مطہرات) اپنے گھروں ہی میں رہا کرو" اور نبی کے گھر میں اس وقت تک نہ داخل ہو" جب تک تمہیں اجازت نہ ملے"۔

۳۴۱۔ حَدَّثَنَا حِبَّانُ بْنُ مُوسَى وَمُحَمَّدٌ قَالَا أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ وَيُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا زَوْجَ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم قَالَتْ لَمَّا ثَقُلَ رَسُولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم اسْتَأْذَنَ أَزْوَاجَهُ أَنْ يُمَرَّضَ فِي بَيْتِي فَأَذِنَّ لَهُ۔

۳۴۱۔ ہم سے حبان بن موسیٰ اور محمد نے حدیث بیان کی کہا کہ ہمیں عبداللہ نے خبر دی، انہیں معمر اور یونس نے خبر دی، ان سے زہری نے بیان کیا، انہیں عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ بن مسعود نے خبر دی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجۂ مطہرہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ (مرض الوفات میں) جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا مرض بہت بڑھ گیا تو آپ نے اپنی تمام ازواج سے اس کی اجازت چاہی کہ مرض کے ایام آپ میرے گھر میں گزاریں، اس کی اجازت آپ کو (ازواج مطہرات کی طرف سے) مل گئی تھی۔

۳۴۲۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا

۳۴۲۔ ہم سے ابن ابی مریم نے حدیث بیان کی ان سے نافع نے،

نَافِعٌ سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا تُوُفِّيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِي وَفِي نَوْبَتِي وَبَيْنَ سَحْرِي وَنَحْرِي وَجَمَعَ اللّٰهُ بَيْنَ رِيقِي وَرِيقِهِ قَالَتْ دَخَلَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بِسِوَاكٍ فَضَعُفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْهُ فَأَخَذْتُهُ فَمَضَغْتُهُ ثُمَّ سَنَنْتُهُ بِهِ ؛

حدیث بیان کی، انہوں نے ابن ابی ملیکہ سے سنا، انہوں نے بیان کیا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے گھر، میری باری کے دن، میری گردن اور سینے کے درمیان ٹیک لگائے ہوئے وفات پائی، اللہ تعالیٰ نے میرے تھوک اور آں حضورؐ کے تھوک کو ایک ساتھ جمع کر دیا تھا، بیان کیا (وہ اس طرح کہ) عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے بھائی) مسواک لئے ہوئے اندر آئے حضور اکرمؐ اسے چبا نہ سکے اس لئے میں نے اسے اپنے ہاتھ میں لے لیا اور چبانے کے بعد اس سے آپؐ کو مسواک کرائی۔

۳۴۳۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ أَنَّ صَفِيَّةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا جَاءَتْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزُورُهُ وَهُوَ مُعْتَكِفٌ فِي الْمَسْجِدِ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ ثُمَّ قَامَتْ تَنْقَلِبُ فَقَامَ مَعَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى إِذَا بَلَغَ قَرِيبًا مِنْ بَابِ الْمَسْجِدِ عِنْدَ بَابِ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى مَرَّ بِهِمَا رَجُلَانِ مِنَ الْأَنْصَارِ فَسَلَّمَا عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ نَفَذَا فَقَالَ لَهُمَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى رِسْلِكُمَا قَالَا سُبْحَانَ اللّٰهِ يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَكَبُرَ عَلَيْهِمَا ذٰلِكَ فَقَالَ إِنَّ الشَّيْطَانَ يَبْلُغُ مِنَ الْإِنْسَانِ مَبْلَغَ الدَّمِ وَإِنِّي خَشِيتُ أَنْ يَقْذِفَ فِي قُلُوبِكُمَا شَيْئًا ؛

۳۴۳۔ ہم سے سعید بن عفیر نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے لیث نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے عبدالرحمٰن بن خالد نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے ان سے علی بن حسین نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجۂ مطہرہ حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا نے انہیں خبر دی کہ آپ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں آں حضورؐ رمضان کے آخری عشرہ کا مسجد میں اعتکاف کئے ہوئے تھے پھر آپ واپس ہونے کے لئے اٹھیں تو آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم بھی آپ کے ساتھ اٹھے آنحضورؐ کی زوجہ مطہرہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے دروازہ کے قریب جب آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم پہنچے جو مسجد نبوی کے دروازے سے متصل تھا تو دو انصاری صحابی وہاں سے گزرے اور آں حضورؐ کو انہوں نے سلام کیا اور آگے بڑھنے لگے، لیکن آں حضورؐ نے ان سے فرمایا تھوڑی دیر کے لئے ٹھہر جاؤ (میرے ساتھ صفیہ رضی اللہ عنہا ہیں، یعنی کوئی دوسرا نہیں) ان دونوں حضرات نے عرض کیا سبحان اللہ، یا رسول اللہ! ان حضرات پر یہ معاملہ بڑا شاق گزرا (کہ آنحضورؐ ہماری طرف سے اور بھی اپنی ذات کے متعلق اس طرح کے شبہ کی امید رکھ سکتے ہیں) آں حضورؐ نے اس پر فرمایا کہ شیطان انسان کے اندر اس طرح دوڑتا رہتا ہے جیسے جسم میں خون دوڑتا ہے اور مجھے یہی خطرہ ہوا کہ کہیں تمہارے دلوں میں بھی کوئی بات پیدا نہ ہو جائے ؛

۳۴۴۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُنْذِرٍ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ عَنْ وَاسِعِ بْنِ حَبَّانَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ ارْتَقَيْتُ فَوْقَ بَيْتِ حَفْصَةَ فَرَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۳۴۴۔ ہم سے ابراہیم بن منذر نے حدیث بیان کی ان سے انس بن عیاض نے حدیث بیان کی ان سے عبیداللہ نے ان سے محمد بن یحییٰ بن حبان نے کہ ان سے واسع بن حبان نے اور ان سے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ میں (ام المومنین) حفصہ رضی اللہ عنہا، ابن عمرؓ کی بہن کے گھر کے اوپر چڑھا تو دیکھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم قضاء

يقضى حاجته مستدبر القبلة مستقبل الشام

حاجت کر رہے تھے، پشتِ مبارک قبلہ کی طرف تھی اور چہرۂ مبارک شام کی طرف تھا (پھر آپ جلدی سے دیوار سے اتر گئے)

۲۴۵۔ حدثنی ابراهيم بن المنذر حدثنا انس بن عياض عن هشام عن ابيه ان عائشة رضى الله عنها قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يصلى العصر والشمس لم تخرج من حجرتها ؛

۲۴۵۔ ہم سے ابراہیم بن منذر نے حدیث بیان کی ان سے انس بن عیاض نے حدیث بیان کی ان سے ہشام نے ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب عصر کی نماز پڑھتے تو دھوپ ابھی ان کے حجرے میں باقی رہتی تھی۔

۲۴۶۔ حدثنا موسى بن المنذر حدثنا جويرية عن نافع عن عبد الله رضى الله عنه قال قال النبى صلى الله عليه وسلم خطيبا فاشار نحو مسكن عائشة فقال هنا الفتنة ثلثا من حيث يطلع قرن الشيطان ؛

۲۴۶۔ ہم سے موسیٰ بن منذر نے حدیث بیان کی ان سے جویریہ نے حدیث بیان کی ان سے نافع نے اور ان سے عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ دیتے ہوئے عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرے کی طرف اشارہ کیا اور فرمایا کہ اسی طرف سے (یعنی مشرق کی طرف سے) فتنے برپا ہوں گے، تین مرتبہ آپ نے اسی طرح فرمایا، جدھر سے شیطان کا سر نکلتا ہے (طلوعِ آفتاب کے ساتھ)

۲۴۷۔ حدثنا عبد الله بن يوسف اخبرنا مالك عن عبد الله بن ابى بكر عن عمرة ابنة عبد الرحمن ان عائشة زوج النبى صلى الله عليه وسلم اخبرتها ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان عندها وانها سمعت صوت انسان يستأذن فى بيت حفصة فقلت يا رسول الله هذا رجل يستاذن فى بيتك فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اراه فلانا لعم حفصة من الرضاعة الرضاعة تحرم ما تحرم الولادة ؛

۲۴۷۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انہیں مالک نے خبر دی، انہیں عبداللہ بن ابی بکرہ نے، انہیں عمرہ بنت عبدالرحمٰن نے اور انہیں عائشہ رضی اللہ عنہا نے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے گھر میں تشریف رکھتے تھے، اس وقت انہوں نے سنا کہ کوئی صاحب حفصہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں اندر آنے کی اجازت لے رہے تھے (عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ) میں نے عرض کیا، یا رسول! آپ دیکھتے نہیں، یہ شخص آپ کے گھر میں جانے کی اجازت چاہتا ہے آنحضورؐ نے اس پر فرمایا کہ میرا خیال ہے، یہ فلاں صاحب ہیں، حفصہ کے رضائی چچا! رضاعت بھی ان تمام چیزوں کو حرام کر دیتی ہے جنہیں ولادت حرام کرتی ہے ؛

باب ۲۴۷۔ ما ذكر من درع النبى صلى الله عليه وسلم وعصاه وسيفه وقدحه وخاتمه وما استعمل الخلفاء بعده من ذلك مما لم يذكر قسمته ومن شعره ونعله وانيته مما يتبرك اصحابه وغيرهم بعد وفاته

۲۴۷۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زرہ، عصاء مبارک آپ کی تلوار، پیالہ اور انگوٹھی سے متعلق روایات۔ اور آپ کی وہ چیزیں جنہیں خلفاء نے آپ کی وفات کے بعد استعمال کیا، جن کا (صدقات کے طور پر) تقسیم میں ذکر نہیں آیا ہے، اور آپ کے بال، چپل اور برتن جن سے آپ کی وفات کے بعد آپ کے صحابہ رضی اللہ عنہم اور دوسرے

لوگ تبرک حاصل کیا کرتے تھے۔

۳۴۸۔ حَدَّثَنَا۔ مُحَمَّدُ بن عبد الله الانصاری قال حَدَّثَنِی ابی عن ثُمَامَۃ عَنْ اَنَسٍ ان ابا بکر رضی الله عَنْہُ لَمَّا اُسْتُخْلِفَ بَعَثَہٗ اِلَی الْبَحْرَیْنِ وَكَتَبَ لَہٗ ھٰذا الْكِتَابَ وختمہ بِخَاتَمِ النَّبِی صلی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَكَانَ نَقْشُ الْخَاتَمِ ثَلٰثَۃَ اسطر مُحَمَّدٌ سَطْرٌ وَاللہِ سَطْرٌ۔

۳۴۸۔ ہم سے محمد بن عبد اللہ انصاری نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے میرے والد نے حدیث بیان کی ان سے ثمامہ نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے جب ابو بکر رضی اللہ عنہ خلیفہ منتخب ہوئے تو آپ نے انہیں (انس رضی اللہ عنہ کو) بحرین (عامل بنا کر) بھیجا اور یہ خط انہیں لکھا (جس کا دوسری طویل روایتوں میں ذکر ہے) اور اس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی انگوٹھی کی مہر لگائی، مہر مبارک پر تین سطریں نقش تھیں، ایک سطر میں "محمد" دوسری میں "رسول" تیسری میں "اللہ" کندہ تھا۔

۳۴۹۔ حَدَّثَنَا۔ عَبْدُ اللہ بن محمد حَدَّثَنَا محمد بن عبد اللہ الاسدیُّ حدثنا عِیْسٰی بن طَھْمَانَ قَالَ اخرج اِلَیْنَا اَنَسٌ نَعْلَیْنِ جَرْدَاوَیْنِ لَھُمَا قِبَالَانِ فَحَدَّثَنِی ثابت الْبُنَانِیُّ بَعْدُ عن انس اَنَّھُمَا نَعْلَا النَّبِیِّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔

۳۴۹۔ مجھ سے عبد اللہ بن محمد نے حدیث بیان کی ان سے محمد بن عبد اللہ اسدی نے حدیث بیان کی، ان سے عیسٰی بن طہمان نے حدیث بیان کی، کہا کہ انس رضی اللہ عنہ بن مالکؓ نے ہمیں دو بوسیدہ چپل نکال کر دکھائے۔ جن میں دو تسمے لگے ہوئے تھے اس کے بعد پھر ثابت بنانی نے مجھ سے انس رضی اللہ عنہ کے حوالہ سے حدیث بیان کی کہ وہ دونوں چپل نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے تھے۔

۳۵۰۔ حَدَّثَنِی۔ محمد بن بشار حدثنا عبد الوهاب حدثنا ایوب عن حُمَیْد بن ھلال عن ابی بردۃ قال اَخْرَجَتْ الینا عائشۃ رضی اللہُ عنہا كساءً مُلَبَّدًا وقالت فی ھٰذا نُزِعَ رُوْحُ النبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وزاد سلیمان عن حمید عن ابی بردۃ قال اَخْرَجَتْ اِلَیْنَا عَائِشَۃُ ازارًا غلیظًا مِمَّا یُصْنَعُ بالیمن وكساءً من ھٰذا الَّتِی یَدْعُوْنَھَا الْمُلَبَّدَۃَ۔

۳۵۰۔ مجھ سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی ان سے عبد الوہاب نے حدیث بیان کی ان سے ایوب نے حدیث بیان کی ان سے حمید بن ہلال نے اور ان سے ابو بردہ نے بیان کیا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے ہمیں ایک پیوند لگی ہوئی چادر نکال کر دکھائی اور فرمایا کہ اسی کپڑے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی روح قبض ہوئی تھی اور سلیمان نے حمید کے واسطہ سے اضافہ کے ساتھ بیان کیا ہے کہ ابو بردہ نے فرمایا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے یمن کی بنی ہوئی ایک موٹی ازار (تہبند) اور اسی طرح کی کساء (کرتے کی جگہ پہننے کا کپڑا) جسے لوگ ملبدہ کہتے تھے، ہمیں نکال کر دکھائی۔

۳۵۱۔ حَدَّثَنَا۔ عبدان عن ابی حمزۃ عن عاصم عن ابن سیرین عن انس بن مالك رَضِیَ اللہُ عنہ ان قدح النبی صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ انکسر فَاتَّخَذَ مَكَانَ الشَّعْبِ سِلْسِلَۃً مِنْ فِضَّۃٍ قَالَ عَاصِمٌ رایتُ الْقَدَحَ وَشَرِبْتُ فِیْہِ۔

۳۵۱۔ ہم سے عبدان نے حدیث بیان کی ان سے ابو حمزہ نے ان سے عاصم نے، ان سے ابن سیرین نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا پیالہ ٹوٹ گیا تو انہوں نے ٹوٹی ہوئی جگہوں کو چاندی سے جوڑ دیا، عاصم نے بیان کیا کہ میں نے وہ پیالہ دیکھا ہے اور اس میں میں نے پانی بھی پیا ہے (تبرکاً)

۳۵۱ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجَرْمِيُّ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبِي أَنَّ الْوَلِيدَ بْنَ كَثِيرٍ حَدَّثَهُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَلْحَلَةَ الدُّؤَلِيِّ حَدَّثَهُ أَنَّ ابْنَ شِهَابٍ حَدَّثَهُ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ حُسَيْنٍ حَدَّثَهُ أَنَّهُمْ حِينَ قَدِمُوا الْمَدِينَةَ مِنْ عِنْدِ يَزِيدَ بْنِ مُعَاوِيَةَ مَقْتَلَ حُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ لَقِيَهُ الْمِسْوَرُ بْنُ مَخْرَمَةَ فَقَالَ لَهُ هَلْ لَكَ إِلَيَّ مِنْ حَاجَةٍ تَأْمُرُنِي بِهَا فَقُلْتُ لَهُ لَا فَقَالَ لَهُ فَهَلْ أَنْتَ مُعْطِيَّ سَيْفَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنِّي أَخَافُ أَنْ يَغْلِبَكَ الْقَوْمُ عَلَيْهِ وَايْمُ اللهِ لَئِنْ أَعْطَيْتَنِيهِ لَا يُخْلَصُ إِلَيْهِمْ أَبَدًا حَتَّى تُبْلَغَ نَفْسِي إِنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ خَطَبَ ابْنَةَ أَبِي جَهْلٍ عَلَى فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ فَسَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ النَّاسَ فِي ذٰلِكَ عَلَى مِنْبَرِهِ هٰذَا وَأَنَا يَوْمَئِذٍ مُحْتَلِمٌ فَقَالَ إِنَّ فَاطِمَةَ مِنِّي وَأَنَا أَتَخَوَّفُ أَنْ تُفْتَنَ فِي دِينِهَا ثُمَّ ذَكَرَ صِهْرًا لَهُ مِنْ بَنِي عَبْدِ شَمْسٍ فَأَثْنَى عَلَيْهِ فِي مُصَاهَرَتِهِ إِيَّاهُ قَالَ حَدَّثَنِي فَصَدَقَنِي وَوَعَدَنِي فَوَفَى لِي وَإِنِّي لَسْتُ أُحَرِّمُ حَلَالًا وَلَا أُحِلُّ حَرَامًا وَلٰكِنْ وَاللهِ لَا تَجْتَمِعُ بِنْتُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِنْتُ عَدُوِّ اللهِ أَبَدًا

۳۵۲ - ہم سے سعید بن محمد جرمی نے حدیث بیان کی ان سے یعقوب بن ابراہیم نے حدیث بیان کی ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی، ان سے ولید بن کثیر نے حدیث بیان کی ان سے محمد بن عمرو بن حلحلہ دؤلی نے حدیث بیان کی ان سے ابن شہاب نے حدیث بیان کی، ان سے علی بن حسین (امام زین العابدین رحمۃ اللہ علیہ) نے حدیث بیان کی کہ جب آپ سب حضرات حسین بن علی رضی اللہ عنہ کی شہادت کے موقعہ پر یزید بن معاویہ کے یہاں سے (رہائی پاکر) مدینہ منورہ تشریف لائے تو مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ نے آپ سے ملاقات کی اور کہا اگر آپ کو کوئی ضرورت ہو تو مجھے حکم دیجئے (امام زین العابدین نے بیان کیا کہ) میں نے کہا مجھے کوئی ضرورت نہیں ہے۔ پھر مسور رضی اللہ عنہ نے فرمایا، تو کیا آپ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تلوار آپ مجھے عنایت فرمائیں گے؟ کیونکہ مجھے خوف ہے کہ کچھ لوگ اسے آپ سے چھین لیں گے اور خدا کی قسم، اگر وہ تلوار آپ مجھے عنایت فرادیں گے تو کوئی شخص بھی جب تک میری جان باقی ہے، چھین نہیں سکے گا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے فاطمہ علیہا السلام کی موجودگی میں ابوجہل کی ایک بیٹی (جویریہ کو پیغام نکاح دیا تھا) میں نے خود سنا کہ اسی مسئلہ پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اسی منبر پر کھڑے ہو کر صحابہ کو خطاب فرمایا، میں اس وقت بالغ تھا آپ نے خطبہ میں فرمایا کہ فاطمہ مجھ سے ہے اور مجھے خوف ہے کہ کہیں وہ (سوکن کے ساتھ غیرت کی وجہ سے) اپنے دین کے معاملہ میں آزمائش میں نہ مبتلا ہو جائے، (رضی اللہ عنہا) اس کے بعد آپ نے اپنے بنی عبد شمس کے ایک داماد (عاص بن ربیع) کا ذکر کیا اور حق دامادی کی ادائیگی کے سلسلے میں آپ نے ان کی تعریف کی، آپ نے فرمایا کہ انہوں نے مجھ سے جو بات کہی سچ کہی، جو وعدہ کیا، اسے پورا کیا، میں کسی حلال کو حرام نہیں کر سکتا اور نہ کسی حرام کو حلال بناتا ہوں، لیکن خدا کی قسم، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی اور اللہ کے دشمن کی بیٹی کبھی ایک ساتھ جمع نہیں ہو سکتیں،

۳۵۳ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُوقَةَ عَنْ مُنْذِرٍ عَنِ ابْنِ الْحَنَفِيَّةِ قَالَ لَوْ كَانَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ ذَاكِرًا عُثْمَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ ذَكَرَهُ يَوْمَ جَاءَهُ

۳۵۳ - ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی ان سے محمد بن سوقہ نے ان سے منذر نے اور ان سے ابن الحنفیہ نے (ان سے کسی نے پوچھا تھا کہ آپ کے والد علی رضی اللہ عنہ عثمان رضی اللہ عنہ کو برا بھلا کہا کرتے تھے تو) انہوں نے فرمایا کہ اگر

نَاسٌ فَشَكَوْا سُعَاةَ عُثْمَانَ فَقَالَ لِي عَلِيٌّ اذْهَبْ إِلَى عُثْمَانَ فَأَخْبِرْهُ أَنَّهَا صَدَقَةُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمُرْ سُعَاتَكَ يَعْمَلُونَ فِيهَا فَأَتَيْتُهُ بِهَا فَقَالَ أَغْنِهَا عَنَّا فَأَتَيْتُ بِهَا عَلِيًّا فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ ضَعْهَا حَيْثُ أَخَذْتَهَا۔ قَالَ الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُوقَةَ قَالَ سَمِعْتُ مُنْذِرًا الثَّوْرِيَّ عَنِ ابْنِ الْحَنَفِيَّةِ قَالَ أَرْسَلَنِي أَبِي خُذْ هٰذَا الْكِتَابَ فَاذْهَبْ بِهِ إِلَى عُثْمَانَ فَإِنَّ فِيهِ أَمْرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصَّدَقَةِ ؛

علی رضی اللہ عنہ، عثمان رضی اللہ عنہ کو (برائی کے ساتھ) یاد کر سکتے تو اس دن کرتے جس دن کچھ لوگوں نے آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر (عثمان رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں) عثمان رضی اللہ عنہ کے ساعیوں (حکومت کی طرف سے صدقات وغیرہ وصول کرنے والے) کی شکایت کی تھی اور علی رضی اللہ عنہ نے مجھ سے یہ فرمایا تھا کہ عثمان رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہو کر انہیں اس کی اطلاع دے دو کہ اس[1] میں (مکتوب میں جسے آپ نے ان کے ہاتھ عثمان رضی اللہ عنہ کو بھیجا تھا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بیان کردہ صدقات کی تفصیلات ہیں اس لئے آپ اپنے ساعیوں کو حکم دے دیں کہ وہ اسی کے مطابق عمل کریں چنانچہ میں اسے لے کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور انہیں پیغام پہنچا دیا، لیکن آپ نے فرمایا کہ ہمیں اس کی کوئی ضرورت نہیں، ان کا یہ جملہ جب میں نے علی رضی اللہ عنہ سے بیان کیا تو آپ نے فرمایا کہ پھر اس صحیفہ کو جہاں سے اٹھایا تھا وہیں رکھ دو، حمیدی نے بیان کیا، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن سوقہ نے حدیث بیان کی کہا کہ میں نے منذر ثوری سے سنا، وہ ابن الحنفیہ کے واسطہ سے بیان کرتے تھے کہ میرے والد (علی رضی اللہ عنہ) نے مجھ سے فرمایا کہ یہ صحیفہ عثمان رضی اللہ عنہ کو لے جا کر دے آؤ، اس میں صدقہ کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بیان کردہ احکام ہیں۔

باب ۲۴۸۔ الدَّلِيلُ عَلَى أَنَّ الْخُمُسَ لِنَوَائِبِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمَسَاكِينِ وَإِيثَارِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهْلَ الصُّفَّةِ وَالْأَرَامِلَ حِينَ سَأَلَتْهُ فَاطِمَةُ وَشَكَتْ إِلَيْهِ الطَّحْنَ وَالرَّحَى أَنْ يُخْدِمَهَا مِنَ السَّبْيِ فَوَكَلَهَا إِلَى اللّٰهِ

۲۴۸۔ اس کی دلیل کہ غنیمت کا پانچواں حصہ (خمس) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں پیش آنے والی مہمات و حوادث اور محتاجوں کے لئے تھا اور اس لئے تھا کہ آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس میں سے اہل صفہ اور بیوؤں کو دیتے تھے، جب فاطمہ رضی اللہ عنہا نے آں حضورؐ سے اپنی مشکلات پیش کیں، اور چکی پیسنے کی دشواریوں کی شکایت کر کے عرض کیا کہ قیدیوں میں سے کوئی ایک ان کی خدمت کے لئے دے دیا جائے، تو آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اللہ کے سپرد کر دیا تھا۔

۳۵۴۔ حَدَّثَنَا۔ بَدَلُ بْنُ الْمُحَبَّرِ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي الْحَكَمُ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي لَيْلَى حَدَّثَنَا عَلِيٌّ أَنَّ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ اشْتَكَتْ

۳۵۴۔ ہم سے بدل بن معبر نے حدیث بیان کی انہیں شعبہ نے خبر دی کہا کہ مجھے حکم نے خبر دی، کہا کہ میں نے ابن ابی لیلیٰ سے سنا اور ان سے علی رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ فاطمہ علیہا السلام نے چکی پیسنے

[1] یہ ایک صحیفہ تھا جس میں صدقہ کی تفصیلات اسی طرح لکھی ہوئی تھیں جس طرح آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا، صدقات سے متعلق آں حضورؐ کی حدیث مکتوب صورت میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس جو موجود تھی وہی آپ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں بھیجی تھی، عثمان رضی اللہ عنہ نے علی رضی اللہ عنہ کی بھیجی ہوئی تفصیلات اس لئے واپس کر دی تھیں کہ خود ان کے پاس بھی اس سلسلے کی تفصیلات موجود تھیں،

مَا تَلْقَى مِنَ الرَّحَى مِمَّا تَطْحَنُ فَبَلَغَهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ بِسَبْيٍ فَأَتَتْهُ تَسْأَلُهُ خَادِمًا فَلَمْ تُوَافِقْهُ فَذَكَرَتْ لِعَائِشَةَ فَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ عَائِشَةُ لَهُ فَأَتَانَا وَقَدْ دَخَلْنَا مَضَاجِعَنَا فَذَهَبْنَا لِنَقُومَ فَقَالَ عَلَى مَكَانِكُمَا حَتَّى وَجَدْتُ بَرْدَ قَدَمَيْهِ عَلَى صَدْرِي فَقَالَ أَلَا أَدُلُّكُمَا عَلَى خَيْرٍ مِمَّا سَأَلْتُمَاهُ إِذَا أَخَذْتُمَا مَضَاجِعَكُمَا فَكَبِّرَا اللَّهَ أَرْبَعًا وَثَلَاثِينَ وَاحْمَدَا ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَسَبِّحَا ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ فَإِنَّ ذٰلِكَ خَيْرٌ لَكُمَا مِمَّا سَأَلْتُمَاهُ ؕ

کی اپنی دشواریوں کی شکایت کی تھی پھر انہیں معلوم ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کچھ قیدی آئے ہیں، اس لئے وہ بھی اس میں سے ایک خادم کی درخواست لے کر حاضر ہوئیں، لیکن آنحضورؐ موجود نہیں تھے، چنانچہ وہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس کے متعلق کہہ کر (واپس چلی آئیں) پھر آں حضورؐ جب تشریف لائے تو عائشہ رضی اللہ عنہا نے آپ کے سامنے ان کی درخواست پیش کر دی اس پر آں حضورؐ ہمارے یہاں تشریف لائے ہم اپنے بستروں پر لیٹ چکے تھے (جب آں حضورؐ کو دیکھا) تو ہم لوگ کھڑے ہونے لگے تو آپ نے فرمایا کہ جس طرح ہو ویسے ہی لیٹے رہو (پھر آں حضورؐ درمیان میں آکر بیٹھ گئے اور اپنے قریب ہو گئے کہ) میں نے آپؐ کے دونوں قدموں کی ٹھنڈ اپنے سینے پر محسوس کی، اس کے بعد آپ نے فرمایا، جو کچھ تم لوگوں نے مانگا ہے، میں تمہیں اس سے بہتر بات کیوں نہ بتاؤں، جب تم دونوں اپنے بستر پر لیٹ جاؤ (سونے کے لئے) تو اللہ اکبر چونتیس مرتبہ، الحمد للہ تینتیس مرتبہ اور سبحان اللہ تینتیس مرتبہ پڑھ لیا کرو یہ عمل اس سے بہتر ہے جو تم دونوں نے مانگا ہے،

باب ۲۴۹۔ قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى فَأَنَّ لِلَّهِ خُمُسَهُ وَلِلرَّسُولِ يَعْنِي لِلرَّسُولِ قَسْمَ ذٰلِكَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا أَنَا قَاسِمٌ وَخَازِنٌ وَاللَّهُ يُعْطِي

۲۴۹۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ "پس بے شک اللہ کے لئے ہے اس کا خمس اور رسول کے لئے"۔ مطلب یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ اس کی تقسیم پر مامور ہیں (خمس کے مالک نہیں ہیں) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں صرف تقسیم کرنے والا اور خازن ہوں، دیتا تو اللہ تعالیٰ ہے۔

۵۵ ۳۔ حَدَّثَنَا ابو الوليد حَدَّثَنَا شعبة عن سليمان ومنصور وقتادة سَمِعُوا سالم بن أبي الجَعْدِ عن جابر بن عبد الله رضي الله عنهما قَالَ وُلِدَ لِرَجُلٍ مِنَّا مِنَ الْأَنْصَارِ غُلَامٌ فَأَرَادَ أَنْ يُسَمِّيَهُ مُحَمَّدًا قَالَ شعبة فِي حَدِيثِ منصور أَنَّ الْأَنْصَارِيَّ قَالَ حَمَلْتُهُ عَلَى عُنُقِي فَأَتَيْتُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي حَدِيثِ سُلَيْمَانَ وُلِدَ لَهُ غُلَامٌ فَأَرَادَ أَنْ يُسَمِّيَهُ مُحَمَّدًا قَالَ سَمُّوا بِاسْمِي وَلَا تَكَنَّوْا بِكُنْيَتِي فَإِنِّي إِنَّمَا جُعِلْتُ قَاسِمًا أَقْسِمُ بَيْنَكُمْ وَقَالَ حُصَيْنٌ بُعِثْتُ قَاسِمًا أَقْسِمُ بَيْنَكُمْ قَالَ عمرو أَخْبَرَنَا

۵۵ ۳۔ ہم سے ابو الولید نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی ان سے سلیمان، منصور اور قتادہ نے، انہوں نے سالم بن ابی الجعد سے سنا اور ان سے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ ہمارے انصار کے قبیلہ میں ایک صاحب کے یہاں بچہ پیدا ہوا تو انہوں نے کہا کہ بچے کا نام محمد رکھنا چاہیئے اور شعبہ نے منصور سے روایت کر کے بیان کیا ہے کہ ان انصاری نے بیان کیا (جن کے یہاں ولادت ہوئی تھی) کہ میں بچے کو اپنی گردن پر اٹھا کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، اور سلیمان کی روایت میں ہے کہ ان کے یہاں بچہ پیدا ہوا تو انہوں نے کہا کہ اس کا نام محمد رکھنا چاہیئے آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر فرمایا کہ میرے نام پر نام رکھو، لیکن میری کنیت (ابو القاسم) پر کنیت نہ رکھنا، کیونکہ مجھے تقسیم کرنے والا

شعبۃ عن قتادۃ قال سمعت سالما عن جابر اراد ان یسمیہ القاسم فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم سموا باسمی ولا تکنوا بکنیتی

(قاسم) بنا کر مبعوث کیا گیا ہے، میں تم میں تقسیم کرتا ہوں، عمرو نے بیان کیا کہ ہمیں شعبہ نے خبر دی ان سے قتادہ نے بیان کیا انہوں نے سالم سے سنا اور انہوں نے جابر رضی اللہ عنہ سے کہ ان انصاری صحابی نے اپنے بچے کا نام قاسم رکھنا چاہا تھا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے نام پر نام رکھو، لیکن کنیت پر نہ رکھو،

۳۵۶۔ حدثنا محمد بن یوسف حدثنا سفیان عن الاعمش عن ابی سالم عن ابی الجعد عن جابر بن عبد اللہ الانصاری قال ولد لرجل منا غلام فسماہ القاسم فقالت الانصار لانکنیک ابا القاسم ولا ننعمک عینا فاتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ ولد لی غلام فسمیتہ القاسم فقالت الانصار لانکنیک ابا القاسم ولا ننعمک عینا فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم احسنت الانصار سموا باسمی ولا تکنوا بکنیتی فانما انا قاسم۔

۳۵۶۔ ہم سے محمد بن یوسف نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی ان سے اعمش نے ان سے ابو سالم نے ان سے ابو الجعد نے اور ان سے جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہمارے قبیلہ میں ایک شخص کے یہاں بچہ پیدا ہوا تو انہوں نے اس کا نام قاسم رکھا (اب قاعدہ کے لحاظ سے ان کی کنیت ابو القاسم ہوتی تھی)، لیکن انصار نے کہا کہ ہم تمہیں ابو القاسم کہہ کر کبھی نہیں پکاریں گے ہم اس طرح تمہارا دل کبھی خوش نہ ہونے دیں گے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کہ انصار نے نہایت مناسب طرز عمل اختیار کیا، میرے نام پر نام رکھا کرو لیکن میری کنیت پر اپنی کنیت نہ رکھو، کیونکہ میں قاسم (تقسیم کرنے والا) ہوں۔

۳۵۷۔ حدثنا حبان اخبرنا عبد اللہ عن یونس عن الزہری عن حمید بن عبد الرحمن انہ سمع معاویۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من یرد اللہ بہ خیرا یفقہہ فی الدین واللہ المعطی وانا القاسم ولا تزال ہذہ الامۃ ظاہرین علی من خالفہم حتی یاتی امر اللہ وہم ظاہرون۔

۳۵۷۔ ہم سے حبان نے حدیث بیان کی انہیں عبد اللہ نے خبر دی انہیں یونس نے انہیں زہری نے انہیں حمید بن عبد الرحمن نے، انہوں نے معاویہ رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ خیر چاہتا ہے اسے دین کی سمجھ عنایت فرماتا ہے اور دینے والا تو اللہ ہے، میں تو صرف تقسیم کرنے والا ہوں، اور اپنے مخالفوں کے مقابلے میں یہ امت (مسلمہ) ہمیشہ ایک مضبوط اور توانا امت کی حیثیت سے باقی رہے گی، تاآنکہ اللہ کا امر (قیامت) آجائے اور اس وقت بھی اسے غلبہ حاصل رہے گا۔

۳۵۸۔ حدثنا محمد بن سنان حدثنا فلیح حدثنا ہلال عن عبد الرحمن بن ابی عمرۃ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ما اعطیکم ولا امنعکم انا قاسم اضع حیث امرت۔

۳۵۸۔ ہم سے محمد بن سنان نے حدیث بیان کی ان سے فلیح نے حدیث بیان کی، ان سے ہلال نے حدیث بیان کی ان سے ابی ہریرہ بن ابی عمرہ نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تمہیں نہ میں کوئی چیز دیتا نہ تم سے کسی چیز کو روکتا میں تو صرف تقسیم کرنے والا ہوں، جہاں جہاں کا مجھے حکم ہے بس میں رکھ دیتا ہوں۔

۳۵۹۔ حدثنا عبد اللہ بن زید حدثنا

۳۵۹۔ ہم سے عبد اللہ بن زید نے حدیث بیان کی ان سے سعید بن

سعید بن ابی ایوب قال حدثنی ابو الاسود عن ابن عیاش واسمہ نعمان عن خولۃ الانصاریۃ رضی اللہ عنہا قالت سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان رجالا یتخوضون فی مال اللہ بغیر حق فلہم النار یوم القیامۃ

ابی ایوب نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابو الاسود نے حدیث بیان کی، ان سے ابن عیاش نے اور ان کا نام نعمان ہے، ان سے خولہ انصاریہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے میں نے سنا آپ فرما رہے تھے کہ کچھ لوگ اللہ تعالیٰ کے مال میں غلط طریقہ پر تصرف کرتے ہیں اور انہیں قیامت کے دن آگ ملے گی۔

باب ۲۵۰۔ قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم احلت لکم الغنائم وقال اللہ تعالیٰ وعدکم اللہ مغانم کثیرۃ تاخذونہا فعجل لکم ہذہ وہی للعامۃ حتی یبینہ الرسول صلی اللہ علیہ وسلم۔

۲۵۰۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد کہ غنیمت تمہارے لئے حلال کی گئی ہے، اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ "اللہ تعالیٰ نے تم سے بہت سی غنیمتوں کا وعدہ کیا ہے جس میں سے یہ (خیبر کی غنیمت) پہلے ہی دے دی ہے"۔ یہ آیت تمام مسلمانوں کو شامل تھی، لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی وضاحت فرما دی[1]۔

۲۳۶۰۔ حدثنا مسدد حدثنا خالد حصین عن عامر عن عروۃ البارقی رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الخیل معقود فی نواصیہا الخیر الاجر والمغنم الی یوم القیامۃ

۲۳۶۰۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی ان سے خالد حصین نے حدیث بیان کی، ان سے عامر نے اور ان سے عروہ بارقی رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گھوڑوں کی پیشانیاں ن قیامت تک خیر کا نشان رہیں گی، آخرت میں (اس پر جہاد کرنے کی وجہ سے ثواب اور (دنیا میں مال) مال غنیمت۔

۲۳۶۱۔ حدثنا ابو الیمان اخبرنا شعیب حدثنا ابو الزناد عن الاعرج عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا ہلک کسری فلا کسری بعدہ واذا ہلک قیصر فلا قیصر بعدہ والذی نفسی بیدہ لتنفقن کنوزہما فی سبیل اللہ۔

۲۳۶۱۔ ہم سے ابو الیمان نے حدیث بیان کی انہیں شعیب نے خبر دی ان سے ابو الزناد نے حدیث بیان کی ان سے اعرج نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کسریٰ پر بربادی آئے گی تو اس کے بعد کوئی کسریٰ پیدا نہ ہو گا اور جب قیصر پر بربادی آئے گی تو اس کے بعد کوئی قیصر پیدا نہ ہو گا (شام میں) اور اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے، تم لوگ ان دونوں کے خزانے اللہ کے راستے میں خرچ کرو گے (ان پر فتح حاصل کرنے کے بعد)

۲۳۶۲۔ حدثنا اسحٰق سمع جریرا عن عبد الملک عن جابر بن سمرۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا ہلک کسری فلا کسری بعدہ واذا ہلک

۲۳۶۲۔ ہم سے اسحٰق نے حدیث بیان کی انہوں نے جریر سے سنا، انہوں نے عبد الملک سے اور ان سے جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب کسریٰ پر بربادی آئے گی تو اس کے بعد کوئی کسریٰ پیدا نہ ہو گا اور جب قیصر پر بربادی

[1] یعنی آیت میں تو تعمیم اور اس وجہ سے ایک اجمال تھا، اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے واضح فرما دیا کہ غنیمت کا مستحق ہر شخص نہیں بلکہ کچھ خاص لوگ ہیں۔ گویا آیت میں جو اجمال تھا اس کی تفصیل و وضاحت سنت نے کر دی۔

قَيْصَرُ فَلَا قَيْصَرَ بَعْدَهُ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَتُنْفَقُنَّ كُنُوزُهُمَا فِي سَبِيلِ اللهِ ؛

آئے گی تو اس کے بعد کوئی قیصر پیدا نہ ہوگا اور اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے تم لوگ ان دونوں کے خزانے اللہ کے راستے میں خرچ کروگے ،

۳۶۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بنُ سنان حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ اَخْبَرَنَا سَيَّارٌ حَدَّثَنَا يزيد الفقير حَدَّثَنَا جابر بن عبد الله رَضِيَ اللهُ عَنهما قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُحِلَّتْ لِي الغَنَائِمُ ؛

۳۶۳۔ ہم سے محمد بن سنان نے حدیث بیان کی ان سے ہشیم نے حدیث بیان کی انہیں سیار نے خبر دی ، ان سے یزید فقیر نے حدیث بیان کی ان سے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما نے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ، میرے لئے (مراد امت ہے) غنیمت جائز کی گئی ہے ۔

۳۶۴۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزناد عن الاعرج عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال تَكَفَّلَ اللهُ لِمَنْ جَاهَدَ فِي سَبِيلِهِ لَا يُخْرِجُهُ إِلَّا الجِهَادُ فِي سَبِيلِهِ وَتَصْدِيقُ كَلِمَاتِهِ بِأَنْ يُدْخِلَهُ الجَنَّةَ أَوْ يَرْجِعَهُ إِلَى مَسْكَنِهِ الَّذِي خَرَجَ مِنْهُ مَعَ أَجْرٍ أَوْ غَنِيمَةٍ ۔

۳۶۴۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث بیان کی ان سے ابو الزناد نے ان سے اعرج نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے اللہ کے راستے میں جہاد کیا اور جس کی جنگ میں شرکت صرف اللہ کے راستے میں جہاد کا مخلصانہ جذبہ اور اللہ کے دین کی تصدیق و تائید کے لئے تھی تو اللہ تعالیٰ اسے جنت میں داخل کرنے کی ذمہ داری لیتا ہے (اگر لڑتے ہوئے شہادت پائی ہو) ورنہ پھر اسے اس کے گھر کی طرف اجر اور غنیمت کے ساتھ واپس بھیجتا ہے جہاں سے وہ نکلا تھا ،

۳۶۵۔ حَدَّثَنَا محمد بن العلاء حَدَّثَنَا ابن المبارك عن مَعْمَرٍ عن همام بن منبه عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ الله صلى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔ غزا نَبِيٌّ مِنَ الانبياء فَقَالَ لِقَوْمِهِ لَا يَتْبَعْنِي رَجُلٌ مَلَكَ بُضْعَ امْرَأَةٍ وَهُوَ يُرِيدُ ان يَبْنِيَ بِهَا وَلَمَّا يَبْنِ بِهَا وَلَا أَحَدٌ بَنَى بُيُوتًا وَلَمْ يَرْفَعْ سُقُوفَهَا وَلَا أَحَدٌ اشْتَرَى غَنَمًا أَوْ خَلِفَاتٍ وَهُوَ يَنْتَظِرُ وِلَادَهَا فَغَزَا فَدَنَا مِنَ القَرْيَةِ صَلَاةَ العَصْرِ أَوْ قَرِيبًا من ذَلِكَ فَقَالَ لِلشَّمْسِ إِنَّكِ مَأْمُورَةٌ وَأَنَا مَأْمُورٌ اللَّهُمَّ احْبِسْهَا عَلَيْنَا فَحُبِسَتْ حَتَّى فَتَحَ اللهُ عَلَيْهِ فَجَمَعَ الغَنَائِمَ فَجَاءَتْ يَعْنِي النَّارَ لِتَأْكُلَهَا فَلَمْ تَطْعَمْهَا فَقَالَ إِنَّ فِيكُمْ غُلُولًا

۳۶۵۔ ہم سے محمد بن علاء نے حدیث بیان کی ان سے ابن المبارک نے حدیث بیان کی ان سے معمر نے ، ان سے ہمام بن منبہ نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ، انبیاء میں سے ایک نبی (علیہ السلام) نے غزوہ کا ارادہ کیا تو اپنی قوم (بنی اسرائیل) سے کہا کہ میرے ساتھ کوئی ایسا شخص جس نے ابھی نئی شادی کی ہو کہ دلہن کے ساتھ کوئی رات بھی نہ گزاری ہو ، اور وہ رات گزارنا چاہتا ہو ، وہ شخص جس نے گھر بنایا ہو اور ابھی اس کی چھت نہ بنا سکا ہو ، اور وہ شخص جس نے (حاملہ) بکری یا حاملہ اونٹنیاں خریدی ہوں اور اسے ان کے بچے جننے کا انتظار ہو تو (ایسے لوگوں میں سے کوئی بھی) ہمارے ساتھ غزوہ میں نہ چلے ، پھر انہوں نے غزوہ کیا اور جب اس آبادی سے قریب ہوئے تو عصر کا وقت ہو گیا یا اس کے قریب وقت ہوا ، انہوں نے سورج سے فرمایا کہ تم بھی مامور ہو اور ہم بھی مامور ہیں ، اے اللہ ! اسے ہمارے لئے اپنی جگہ پر روکے رکھیئے (تاکہ غروب نہ

فَلْيُبَايِعْنِي مِنْ كُلِّ قَبِيلَةٍ رَجُلٌ فَلَزِقَتْ يَدُ رَجُلٍ بِيَدِهٖ فَقَالَ فِيكُمُ الْغُلُولُ فَلْيُبَايِعْنِي قَبِيلَتُكَ فَلَزِقَتْ يَدُ رَجُلَيْنِ أَوْ ثَلَاثَةٍ بِيَدِهٖ فَقَالَ فِيكُمُ الْغُلُولُ فَجَاءُوا بِرَأْسٍ مِثْلِ رَأْسِ بَقَرَةٍ مِنَ الذَّهَبِ فَوَضَعُوهَا فَجَاءَتِ النَّارُ فَأَكَلَتْهَا ثُمَّ أَحَلَّ اللّٰهُ لَنَا الْغَنَائِمَ رَأَى ضَعْفَنَا وَعَجْزَنَا فَأَحَلَّهَا لَنَا ؛

ہو اور لڑائی سے فارغ ہو کر ہم عصر کی نماز پڑھ سکیں چنانچہ سورج رک گیا اور اللہ تعالیٰ نے انہیں فتح عنایت فرمائی، پھر انہوں نے غنیمت جمع کی اور آگ اسے جلانے کے لئے آئی لیکن نہ جلا سکی، نبی علیہ السلام نے فرمایا تم میں سے کسی نے مال غنیمت میں خیانت کی ہے (اسی وجہ سے آگ نے اسے نہیں جلایا) اس لئے ہر قبیلہ کا ایک فرد آکر میرے ہاتھ پر بیعت کرے (جب بیعت کرنے لگے تو) ایک قبیلہ کے شخص کا ہاتھ ان کے ہاتھ سے چمٹ گیا، انہوں نے فرمایا کہ خیانت تمہارے ہی قبیلے میں ہوئی ہے اب تمہارے قبیلے کے تمام افراد آئیں اور بیعت کریں۔ چنانچہ اس قبیلے کے دو یا تین آدمیوں کا ہاتھ اسی طرح ان کے ہاتھ سے چمٹ گیا تو آپ نے فرمایا کہ خیانت تمہیں لوگوں نے کی ہے (آخر خیانت تسلیم کر لی گئی اور) وہ لوگ گائے کے سر کی طرح سونے کا ایک سر لائے (جو غنیمت میں سے اٹھا لیا گیا تھا) اور اسے رکھ دیا (غنیمت میں) تب آگ آئی (اللہ تعالیٰ کی طرف سے کیونکہ پچھلی امتوں میں غنیمت کا استعمال کرنا جائز نہیں تھا) اور اسے جلا گئی۔ پھر غنیمت اللہ تعالیٰ نے ہمارے لئے جائز قرار دے دی، ہماری کمزوری اور عجز کو دیکھا اس لئے ہمارے لئے جائز قرار دی۔

باب ۲۵۱۔ الْغَنِيمَةُ لِمَنْ شَهِدَ الْوَقْعَةَ ؛

۲۵۱۔ غنیمت اسے ملتی ہے جو جنگ میں موجود رہا ہو ؛

۳۶۶۔ حَدَّثَنَا صدقة اخبرنا عبد الرحمٰن عن مالك عن زيد بن أسلم عن أبيه قال قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لَوْلَا آخِرُ الْمُسْلِمِينَ مَا فُتِحَتْ قَرْيَةٌ إِلَّا قَسَمْتُهَا بَيْنَ أَهْلِهَا كَمَا قَسَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْبَرَ ؛

۳۶۶۔ ہم سے صدقہ نے حدیث بیان کی انہیں عبد الرحمٰن نے خبر دی انہیں مالک نے انہیں زید بن اسلم نے انہیں ان کے والد نے، کہ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا، اگر مسلمانوں کی آنے والی نسلوں کا خیال نہ ہوتا تو جو شہر بھی فتح ہوتا میں اسے فاتحوں میں اس طرح تقسیم کر دیا کرتا جس طرح نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کی تقسیم کی تھی۔

باب ۲۵۲۔ مَنْ قَاتَلَ لِلْمَغْنَمِ هَلْ يَنْقُصُ مِنْ أَجْرِهٖ ؛

۲۵۲۔ جہاد میں شرکت کے وقت جس کے دل میں غنیمت کا لالچ تھا تو کیا اس کا ثواب کم ہو جائے گا ؟ ؛

۳۶۷۔ حَدَّثَنَا محمد بن بشار حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شعبة عن عمرو قال سَمِعْتُ ابا وائل قال حَدَّثَنَا موسى الاشعري رَضِيَ اللّٰهُ عنه قال قال أَعْرَابِيٌّ للنبي صلى اللّٰه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّجُلُ يقاتل للمغنم وَالرَّجُلُ يقاتل لِيُذْكَرَ ويقاتل لِيُرَى مَكَانَهُ مَنْ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فقال من قاتل لِتَكُونَ كَلِمَةُ اللّٰهِ هِيَ الْعُلْيَا فَهُوَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ ؛

۳۶۷۔ ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے غندر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو نے بیان کیا، انہوں نے ابو وائل سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ ہم سے ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک اعرابی نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا، ایک شخص ہے جو غنیمت حاصل کرنے کے لئے جہاد میں شریک ہوتا ہے، ایک شخص ہے اس لئے شرکت کرتا ہے کہ اس کی بہادری کے چرچے زبانوں پر آجائیں، ایک شخص ہے جو اس لئے لڑتا ہے تاکہ اس کی دھاک بیٹھ جائے تو ان میں سے اللہ کے راستے میں کونسا ہوگا؟ آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص جنگ میں شرکت اس لئے کرتا ہے تاکہ اللہ کا کلمہ ہی (دین) بلند رہے

تو وہی اللہ کے راستے میں ہے۔

بَابُ ۲۵۳۔ قِسْمَةِ الْإِمَامِ مَا يَقْدَمُ عَلَيْهِ وَيَخْبَأُ لِمَنْ لَّمْ يَحْضُرْهُ أَوْ غَابَ عَنْهُ۔

۲۵۳۔ دارالحرب سے ملنے والے اموال کی تقسیم اور جو لوگ موجود نہ ہوں ان کا حصہ محفوظ رکھنا۔

۳۶۸۔ حَدَّثَنَا عبد الله بن عبد الوهاب حدثنا حماد بن زيد عن ايوب عن عبد الله بن ابي مليكة ان النبي صلى الله عليه وسلم أُهْدِيَتْ لَهُ أَقْبِيَةٌ مِنْ دِيبَاجٍ مُزَرَّرَةٌ بِالذَّهَبِ فَقَسَمَهَا فِي نَاسٍ مِنْ أَصْحَابِهِ وَعَزَلَ مِنْهَا وَاحِدًا لِمَخْرَمَةَ بْنِ نَوْفَلٍ فَجَاءَ وَمَعَهُ ابْنُهُ الْمِسْوَرُ بْنُ مَخْرَمَةَ فَقَامَ عَلَى الْبَابِ فَقَالَ ادْعُهُ لِي فَسَمِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَوْتَهُ فَأَخَذَ قَبَاءً فَتَلَقَّاهُ بِهِ وَاسْتَقْبَلَهُ بِأَزْرَارِهِ فَقَالَ يَا أَبَا الْمِسْوَرِ خَبَأْتُ هَذَا لَكَ يَا أَبَا الْمِسْوَرِ خَبَأْتُ هَذَا لَكَ وَكَانَ فِي خُلُقِهِ شِدَّةٌ وَرَوَاهُ ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ أَيُّوبَ. قَالَ حَاتِمُ بْنُ وَرْدَانَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنِ الْمِسْوَرِ قَدِمَتْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْبِيَةٌ تَابَعَهُ اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ۔

۳۶۸۔ ہم سے عبداللہ بن عبدالوہاب نے حدیث بیان کی ان سے حماد بن زید نے حدیث بیان کی ان سے ایوب نے اور ان سے عبداللہ بن ابی ملیکہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں دیبا کی کچھ قبائیں ہدیہ کے طور پر آئی تھیں جس میں سونے کی گھنڈیاں لگی ہوئی تھیں انہیں آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے چند اصحاب میں تقسیم کر دیا اور ایک قباء مخرمہ بن نوفل رضی اللہ عنہ کے لئے رکھ لی، پھر مخرمہ رضی اللہ عنہ آئے اور ان کے ساتھ ان کے صاحبزادے مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ بھی تھے آپ دروازے پر کھڑے ہو گئے اور کہا کہ میرا نام لے کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو بلاؤ آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی آواز سنی تو قباء لے کر باہر تشریف لائے اور اس کی گھنڈیاں ان کے سامنے کر دیں، پھر فرمایا ابو مسور! یہ قباء میں نے تمہارے لئے رکھ لی تھی ابو مسور! یہ قباء میں نے تمہارے لئے رکھ لی تھی، مخرمہ رضی اللہ عنہ ذرا تیز طبیعت کے آدمی تھے ابن علیہ نے ایوب کے واسطہ سے یہ حدیث بیان کی (مرسلاً ہی) روایت کی ہے اور حاتم بن وردان نے بیان کیا کہ ہم سے ایوب نے حدیث بیان کی ان سے ابن ابی ملیکہ نے، ان سے مسور رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے یہاں کچھ قبائیں آئی تھیں۔ اس روایت کی متابعت لیث نے ابن ملیکہ کے واسطے سے کی ہے

بَابُ ۲۵۴۔ كَيْفَ قَسَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُرَيْظَةَ وَالنَّضِيرَ وَمَا أَعْطَى مِنْ ذَلِكَ فِي نَوَائِبِهِ۔

۲۵۴۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قریظہ اور نضیر کی تقسیم کس طرح کی تھی؟ اور کتنا حصہ اس میں سے حکومت کی ضروریات و مصالح کے لیے محفوظ رکھا تھا؟

۳۶۹۔ حَدَّثَنَا عبد الله بن ابي الاسود حَدَّثَنَا معتمر عن ابيه قال سمعت انس بن مالك رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ كَانَ الرَّجُلُ يَجْعَلُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّخَلَاتِ حَتَّى افْتَتَحَ قُرَيْظَةَ وَالنَّضِيرَ فَكَانَ بَعْدَ ذَلِكَ يَرُدُّ عَلَيْهِمْ۔

۳۶۹۔ ہم سے عبداللہ بن ابی الاسود نے حدیث بیان کی ان سے معتمر نے حدیث بیان کی ان سے ان کے والد نے بیان کیا انہوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہم سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ صحابہ (انصار) کچھ کھجور کے درخت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ہدیہ کر دیا کرتے تھے، لیکن جب اللہ تعالیٰ نے قریظہ اور نضیر کے قبائل پر فتح دی تو آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بعد اس طرح کے ہدایا واپس کر دیا

کرتے تھے۔

باب ۲۵۵۔ بَرَكَةُ الْغَازِي فِي مَالِهِ حَيًّا وَمَيِّتًا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَوُلَاةُ الْأَمْرِ۔

۲۷۰۔ حَدَّثَنَا اسحٰق بن ابراهيم ۔۔۔۔۔ قال قلت لابی اسامة اَحَدَّثَكُمْ هِشَامُ بن عروة عن ابيه عن عبد الله بن الزبير قال لَمَّا وَقَفَ الزبير يوم الجَمَلِ دَعَانِي فَقُمْتُ اِلٰى جَنْبِهِ فقال يا بنی انّهُ لَا يُقْتَلُ اليوم الا ظَالِمٌ اَوْ مَظْلُوْمٌ وانی لاارانی اِلَّا سَاُقْتَلُ اليوم مظلومًا وان من اكبر همی لَدَيْنِي افترى يُبْقِي دَيْنُنَا من مالنا شَيْئًا فَقَالَ يا بنی بِعْ مَالَنَا فاقضِ دَيْنِي وَاَوْصٰى بالثُّلُثِ وَثُلُثِهِ لِبَنِيْهِ يعني عبد الله بن الزبير يقول ثُلُثُ الثُّلُثِ فَاِنْ فَضَلَ مِن مالنا فَضْلٌ بَعْدَ قَضَاءِ الدَّيْنِ شَيْءٌ فَثُلُثُهُ لِوَلَدِكَ قَالَ هِشَامٌ وكَانَ بَعْضُ وُلْدِ عبد الله قَدْ وَازٰى بَعْضَ بنی الزبير خُبَيْبٌ وعبادٌ وله يومئذٍ تِسْعَةُ بَنِيْنَ وَتِسْعُ بنات قَالَ عبد الله فجعل يوصيني بِدَيْنِهِ وَيَقُوْلُ يا بُنَيَّ ان عجزت عَنْهُ فِي شَيْءٍ فاستعن عَلَيْهِ مَوْلَايَ قَالَ فوالله مَا دَرَيْتُ حَتّٰى قُلْتُ يا اَبَتِ مَنْ مَوْلَاكَ قَالَ الله قَالَ فوالله ما وقعت فی كربة من دينه الا قُلْتُ يا مولى الزبير اقض عنه دينه فَيَقْضِيْهِ فَقُتِلَ الزُّبَيْرُ رَضِيَ الله عنه وَلَمْ يَدَعْ دِيْنَارًا وَلَا دِرْهَمًا اِلَّا اَرَضِيْنَ مِنْهَا الْغَابَةُ واحدى عَشْرَةَ دارًا بِالْمَدِيْنَةِ وَدَارَيْنِ بِالْبَصْرَةِ وَدَارًا بِالْكُوْفَةِ وَدَارًا بمصر قَالَ وَاِنَّمَا كَانَ دَيْنُهُ الَّذِي عَلَيْهِ اَنَّ الرَّجُلَ كَانَ يَاْتِيْهِ بِالْمَالِ فَيَسْتَوْدِعُهُ اِيَّاهُ فَيَقُوْلُ الزُّبَيْرُ لَا وَلٰكِنَّهُ سَلَفٌ فَاِنِّي اخشى

۲۵۵۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور خلفاء کے ساتھ غزوہ کرنے والے کے مال میں برکت، زندگی میں بھی اور مرنے کے بعد بھی۔

۲۷۰۔ ہم سے اسحاق بن ابراہیم نے حدیث بیان کی کہا کہ میں نے ابو اسامہ سے پوچھا کیا آپ لوگوں سے ہشام بن عروہ نے یہ حدیث اپنے والد کے واسطہ سے بیان کی ہے کہ ان سے عبد الرحمٰن بن زبیر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جمل کی جنگ کے موقعہ پر جب زبیر رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے تو مجھے بلایا، میں آپ کے پہلو میں جاکر کھڑا ہوگیا، آپ نے فرمایا بیٹے! آج کی لڑائی میں یا ظالم مارا جائے گا یا مظلوم، اور میرا وجدان کہتا ہے کہ آج میں مظلوم قتل کیا جاؤں گا، ادھر مجھے سب سے زیادہ فکر اپنے قرضوں کی ہے، کیا تمہیں بھی کچھ اندازہ ہے کہ قرض ادا کرنے کے بعد ہمارا مال کچھ بچ جائے گا؟ پھر انہوں نے فرمایا، بیٹے، ہمارا مال فروخت کرکے اس سے قرض ادا کر دینا، اس کے بعد آپ نے ایک تہائی کی میرے لئے اور اس تہائی کے تیسرے حصہ کی وصیت میرے بچوں کے لئے کی، یعنی عبد اللہ بن زبیر کے بچوں کے لئے، انہوں نے فرمایا تھا کہ اس تہائی کے تین حصے کر لینا اور اگر قرض کی ادائیگی کے بعد ہمارے اموال میں سے کچھ بچ جائے، تو اس کا ایک تہائی تمہارے بچوں کے لئے ہوگا، ہشام نے بیان کیا کہ عبد اللہ رضی اللہ عنہ کے بعض لڑکے زبیر رضی اللہ عنہ کے بعض لڑکوں کے برابر تھے حبیب اور عباد (عبد اللہ رضی اللہ عنہ کے اس وقت دو لڑکے تھے) اور زبیر رضی اللہ عنہ کے اس وقت نو لڑکے اور نو لڑکیاں تھیں، عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ پھر زبیر رضی اللہ عنہ مجھے اپنے قرض کے سلسلے میں وصیت کرنے لگے اور فرمانے لگے کہ اگر قرض کی ادائیگی کے کسی مرحلہ پر بھی دشواریاں پیش آئیں تو میرے مالک و مولا سے اس میں مدد چاہنا انہوں نے بیان کیا کہ بخدا! میں ان کی بات نہ سمجھ سکا (کہ مولا سے ان کی کیا مراد ہے) آخر میں نے پوچھا کہ آپ کے مولا کون ہیں؟ انہوں نے فرمایا کہ اللہ! انہوں نے بیان کیا کہ پھر خدا گواہ ہے کہ قرض ادا کرنے میں جو دشواری بھی سامنے آئی تو میں نے اسی طرح دعا کی کہ اے زبیر کے مولا! ان کی طرف سے ان کا قرض ادا کر دیجئے اور ادائیگی کی صورت میں

عَلَيْهِ الضَّيْعَةَ وَمَا وُلِّيَ إِمَارَةً قَطُّ وَلَا جِبَايَةَ خَرَاجٍ وَلَا شَيْئًا إِلَّا أَنْ يَكُونَ فِي غَزْوَةٍ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ مَعَ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ الزُّبَيْرِ.... فَحَسَبْتُ مَا عَلَيْهِ مِنَ الدَّيْنِ فَوَجَدْتُهُ أَلْفَيْ أَلْفٍ وَمِائَتَيْ أَلْفٍ فَقَالَ فَلَقِيَ حَكِيمُ بْنُ حِزَامٍ عَبْدَ اللهِ بْنَ الزُّبَيْرِ فَقَالَ يَا ابْنَ أَخِي كَمْ عَلَى أَخِي مِنَ الدَّيْنِ فَكَتَمَهُ فَقَالَ مِائَةُ أَلْفٍ فَقَالَ حَكِيمٌ وَاللهِ مَا أُرَى أَمْوَالَكُمْ تَسَعُ لِهَذِهِ فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللهِ أَفَرَأَيْتَكَ إِنْ كَانَتْ أَلْفَيْ أَلْفٍ وَمِائَتَيْ أَلْفٍ...... قَالَ مَا أُرَاكُمْ تُطِيقُونَ هَذَا فَإِنْ عَجَزْتُمْ عَنْ شَيْءٍ مِنْهُ فَاسْتَعِينُوا بِي قَالَ وَكَانَ الزُّبَيْرُ اشْتَرَى الْغَابَةَ بِسَبْعِينَ وَمِائَةِ أَلْفٍ فَبَاعَهَا عَبْدُ اللهِ بِأَلْفِ أَلْفٍ وَسِتِّمِائَةِ أَلْفٍ ثُمَّ قَامَ فَقَالَ مَنْ كَانَ لَهُ عَلَى الزُّبَيْرِ حَقٌّ فَلْيُوَافِنَا بِالْغَابَةِ فَأَتَاهُ عَبْدُ اللهِ بْنُ جَعْفَرٍ وَكَانَ لَهُ عَلَى الزُّبَيْرِ أَرْبَعُمِائَةِ أَلْفٍ فَقَالَ لِعَبْدِ اللهِ إِنْ شِئْتُمْ تَرَكْتُهَا لَكُمْ قَالَ عَبْدُ اللهِ لَا قَالَ فَإِنْ شِئْتُمْ جَعَلْتُمُوهَا فِيمَا تُؤَخِّرُونَ إِنْ أَخَّرْتُمْ فَقَالَ عَبْدُ اللهِ لَا. قَالَ فَاقْطَعُوا لِي قِطْعَةً فَقَالَ عَبْدُ اللهِ لَكَ مِنْ هَاهُنَا إِلَى هَاهُنَا قَالَ فَبَاعَ مِنْهَا فَقَضَى دَيْنَهُ فَأَوْفَاهُ وَبَقِيَ مِنْهَا أَرْبَعَةُ أَسْهُمٍ وَنِصْفٌ فَقَدِمَ عَلَى مُعَاوِيَةَ وَعِنْدَهُ عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ وَالْمُنْذِرُ بْنُ الزُّبَيْرِ وَابْنُ زَمْعَةَ فَقَالَ لَهُ مُعَاوِيَةُ كَمْ قُوِّمَتِ الْغَابَةُ قَالَ كُلُّ سَهْمٍ مِائَةَ أَلْفٍ قَالَ كَمْ بَقِيَ قَالَ أَرْبَعَةُ أَسْهُمٍ وَنِصْفٌ قَالَ الْمُنْذِرُ بْنُ الزُّبَيْرِ قَدْ أَخَذْتُ سَهْمًا بِمِائَةِ أَلْفٍ قَالَ عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ قَدْ أَخَذْتُ سَهْمًا بِمِائَةِ أَلْفٍ فَقَالَ مُعَاوِيَةُ

پیدا ہوجاتی تھی، چنانچہ جب زبیر رضی اللہ عنہ (اسی موقعہ پر) شہید ہوئے تو انہوں نے ترکہ میں درہم و دینار نہیں چھوڑے تھے بلکہ ان کا ترکہ کچھ تو اراضی تھا، اور اسی میں غابہ کی زمین بھی شامل تھی، گیارہ مکانات مدینہ میں تھے دو مکان بصرہ میں تھے، ایک مکان کوفہ میں تھا اور ایک مصر میں تھا (زبیر رضی اللہ عنہ بڑے امین اور اتقیاء صحابہ میں سے تھے) عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ان پر جو اتنا سارا قرض ہوگیا تھا اس کی صورت یہ ہوتی تھی کہ جب ان کے پاس کوئی شخص اپنا مال لے کر امانت رکھنے آتا تو آپ اس سے کہتے کہ نہیں (امانت کی صورت میں اسے میں اپنے پاس نہیں رکھوں گا) البتہ اس صورت میں رکھ سکتا ہوں کہ یہ میرے ذمے قرض ہے[1] کیونکہ مجھے اس کے ضائع ہوجانے کا بھی خوف ہے۔ زبیر رضی اللہ عنہ کسی علاقے کے امیر کبھی نہیں بنے تھے، نہ وہ خراج کی وصول یابی پر کبھی مقرر ہوئے تھے اور نہ کوئی دوسرا عہدہ انہوں نے قبول کیا تھا، البتہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اور ابوبکر، عمر، عثمان رضی اللہ عنہم کے ساتھ غزوات میں شرکت ضرور کی تھی۔ عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ جب میں نے اس رقم کا حساب کیا جو ان پر قرض کی صورت میں تھی تو اس کی تعداد بائیس لاکھ تھی۔ بیان کیا کہ پھر حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ، عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے ملے تو دریافت فرمایا بیٹے! میرے (دینی) بھائی پر کتنا قرض ہے؟ عبداللہ رضی اللہ عنہ نے چھپانا چاہا، اور کہہ دیا کہ ایک لاکھ! اس پر حکیم رضی اللہ عنہ نے فرمایا، بخدا، میں تو نہیں سمجھتا کہ تمہارے پاس موجود سرمایہ سے یہ قرض ادا ہوسکے گا! عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اب کہا کہ اگر قرض کی تعداد بائیس لاکھ ہوئی پھر آپ کی کیا رائے ہوگی؟ انہوں نے فرمایا کہ پھر تو یہ قرض تمہاری برداشت سے باہر ہے خیر اگر کوئی دشواری پیش آئے تو مجھ سے کہنا۔ بیان کیا کہ زبیر رضی اللہ عنہ نے غابہ کی جائیداد ایک لاکھ ستر ہزار میں خریدی تھی، لیکن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے سولہ لاکھ میں بیچی۔ پھر انہوں نے اعلان کیا کہ زبیر رضی اللہ عنہ پر جس کا قرض ہو وہ غابہ میں ہم سے آکر مل لے، چنانچہ عبداللہ بن جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ آئے، ان کا زبیر رضی اللہ عنہ پر چار لاکھ چاہیئے تھا تو انہوں نے یہی پیش کش کی کہ اگر تم چاہو تو میں یہ قرض چھوڑ سکتا ہوں، لیکن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نہیں پھر انہوں نے

(حاشیہ[1] بر صفحہ آئندہ)

سہم بقی فقال سہم ونصف قال اخذتہ بخمسین ومائۃ الف قال وباع عبد اللہ بن جعفر نصیبہ من معاویۃ بستمائۃ الف فلما فرغ ابن الزبیر من قضاء دینہ قال بنو الزبیر اقسم بیننا میراثنا قال لا اقسم بینکم حتی انادی بالموسم اربع سنین الا من کان لہ علی الزبیر دین فلیاتنا فلنقضہ قال فجعل کل سنۃ ینادی بالموسم فلما مضی اربع سنین قسم بینہم قال فکان للزبیر اربع نسوۃ ورفع الثلث فاصاب کل امراۃ الف الف ومائتا الف فجمیع مالہ خمسون الف الف ومائتا الف ؛

کہا کہ اگر تم چاہو تو میں سارے قرض کی ادائیگی کے بعد لے لوں گا، عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اس پر بھی یہی فرمایا کہ تاخیر کی بھی کوئی ضرورت نہیں، آخر انہوں نے فرمایا کہ پھر اس میں میرے حصہ کا قطعہ متعین کر دو، عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ آپ یہاں سے یہاں تک لے لیجئے (اپنے قرض کے بدلہ میں) بیان کیا کہ زبیر رضی اللہ عنہ کی جائیداد اور مکانات وغیرہ بیچ کر ان کا قرض ادا کر دیا گیا اور سارے قرض کی ادائیگی ہو گئی۔ غابہ کی جائیداد میں ساڑھے چار حصے ابھی نہیں بک سکے تھے اس لئے عبداللہ رضی اللہ عنہ معاویہ رضی اللہ عنہ کے یہاں (شام) تشریف لے گئے۔ وہاں عمرو بن عثمان منذر بن زبیر اور ابن زمعہ بھی موجود تھے، معاویہ رضی اللہ عنہ نے ان سے دریافت کیا کہ غابہ کی کل جائیداد کی قیمت کتنی طے ہوئی تھی انہوں نے بتایا کہ ہر حصے کی قیمت ایک لاکھ طے پائی تھی۔ معاویہ رضی اللہ عنہ نے دریافت فرمایا کہ اب باقی کتنے حصے رہ گئے ہیں؟ انہوں نے بتایا کہ ساڑھے چار حصے! اس پر منذر بن زبیر نے فرمایا کہ ایک حصہ ایک لاکھ میں میں لیتا ہوں، عمرو بن عثمان نے فرمایا کہ ایک حصہ ایک لاکھ میں میں لیتا ہوں ابن زمعہ نے فرمایا کہ ایک حصہ ایک لاکھ میں میں لیتا ہوں اس کے بعد معاویہ رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ اب کتنے حصے باقی بچے؟ انہوں نے کہا کہ ڈیڑھ حصہ! معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ پھر اسے میں ڈیڑھ لاکھ میں لیتا ہوں۔ بیان کیا کہ عبداللہ بن جعفرؓ نے اپنا حصہ بعد میں معاویہ رضی اللہ عنہ کو چھ لاکھ میں بیچ دیا، پھر جب ابن زبیر رضی اللہ عنہ قرض کی ادائیگی کر چکے تو زبیر رضی اللہ عنہ کی اولاد نے کہا کہ اب ہماری میراث تقسیم کر دیجئے لیکن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ابھی میں تمہاری میراث اس وقت تک تقسیم نہیں کر سکتا جب تک چار سال تک ایام حج میں اس کا اعلان نہ کر لوں کہ جس کا بھی زبیر رضی اللہ عنہ پر قرض ہے وہ ہمارے پاس آئے اور اپنا قرض لے جائے۔ بیان کیا کہ عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اب ہر سال ایام حج میں اس کا اعلان کرانا شروع کیا جب چار سال گزر گئے تو ان کی میراث تقسیم کی، بیان کیا کہ زبیر رضی اللہ عنہ کی چار بیویاں تھیں اور عبداللہ رضی اللہ عنہ نے (وصیت کے مطابق) تہائی حصہ باقیماندہ رقم سے نکال لیا تھا۔ پھر بھی ہر بیوی کے حصے میں بارہ لاکھ کی رقم آئی، زبیر رضی اللہ عنہ کا سارا مال پچاس حصوں میں تھا (اور ہر حصہ) بارہ لاکھ کا تھا۔

ؔ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کا مقصد یہ ہوتا تھا کہ یوں امانت کے طور پر اگر تم نے میرے پاس رکھ دیا تو بے کار پڑا رہے گا اور ضائع ہو جانے کے خطرے کو بھی نظر انداز نہیں کیا جا سکتا اور اگر ضائع ہو گیا تو تمہارا مال ضائع جائیگا اور میں بھی اس سے کوئی نفع نہ اٹھا سکوں گا لیکن اگر قرض کی صورت میں، اسے میں اپنے پاس جمع کروں گا تو اس کے ضائع ہو جانے کی صورت میں بھی، بہر حال اس کی ادائیگی میرے لئے ضروری ہوگی اور دوسرا مفید پہلو اس کا یہ ہوگا کہ تمہارا مال میرے پاس بیکار نہیں پڑا رہے گا بلکہ میں اسے تجارتی کاروبار میں بھی لگا سکوں گا اور اس سے نفع حاصل کر سکوں گا، بہت سے لوگ آج کل کہتے ہیں کہ ہر طرح کے سودی (کاروبار کو حرام کر کے اسلام نے تجارتی ترقی کی بہت سی راہیں مسدود کر دی ہیں اور بینکنگ کی تو کوئی صورت سرے سے اسلام میں ہے ہی نہیں آپ نے غور کیا ہوگا کہ زبیر رضی اللہ عنہ سودی لین دین کے بغیر جس صورت پر عمل کرتے تھے وہ بلا سود بینکنگ ہی کی شکل تھی اس طرح کی مثالیں عہد صحابہ میں متعدد ہیں، اور بعض دوسرے اکابر صحابہ نے بھی اپنے تجارتی کاروبار کو اسی طرح ترقی دی تھی یعنی سودی لین دین کی لعنت سے بھی محفوظ ہیئے، جس کی بعض جزوی احادیث کو تسلیم کر لینے کے بعد، مولانا کیوں کا سب کو اعتراف ہے اور تجارتی کاروبار کی اجتماعی لائن پر ترقیات کی صورتیں ایسی پیدا کیجئے۔

باب ۲۵۶ ۔ إِذَا بَعَثَ الْإِمَامُ رَسُولًا فِي حَاجَةٍ أَوْ أَمَرَهُ بِالْمُقَامِ هَلْ يُسْهَمُ لَهُ:

۲۵۶ ۔ اگر امام کسی کو ضرورت کے لئے قاصد بنا کر بھیجے یا کسی خاص جگہ ٹھہرنے کا حکم دے تو کیا اس کا بھی حصہ (غنیمت میں) ہوگا۔

۱۷۳۔ حَدَّثَنَا مُوسَى حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ مَوْهَبٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ إِنَّمَا تَغَيَّبَ عُثْمَانُ عَنْ بَدْرٍ فَإِنَّهُ كَانَتْ تَحْتَهُ بِنْتُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَتْ مَرِيضَةً فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لَكَ أَجْرَ رَجُلٍ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا وَسَهْمَهُ ؛

۱۷۳۔ ہم سے موسیٰ نے حدیث بیان کی ان سے ابو عوانہ نے حدیث بیان کی ان سے عثمان بن موہب نے حدیث بیان کی اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ عثمان رضی اللہ عنہ بدر کی لڑائی میں شریک نہ تھے ان کے نکاح میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک صاحبزادی تھیں اور (اس وقت) بیمار تھیں (اسی لئے شریک نہ ہو سکے تھے) ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہیں بھی اتنا ہی ثواب ملے گا، جتنا بدر میں شریک ہونے والے دوسرے کسی شخص کو ملے گا اور اتنا ہی حصہ بھی (غنیمت میں سے)

باب ۲۵۷ ۔ وَمِنَ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ الْخُمُسَ لِنَوَائِبِ الْمُسْلِمِينَ مَا سَأَلَ هَوَازِنُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَضَاعِهِ فِيهِمْ فَتَحَلَّلَ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَمَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعِدُ النَّاسَ أَنْ يُعْطِيَهُمْ مِنَ الْفَيْءِ وَالْأَنْفَالِ مِنَ الْخُمُسِ وَمَا أَعْطَى الْأَنْصَارَ وَمَا أَعْطَى جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ تَمْرَ خَيْبَرَ ؛

۲۵۷ ۔ خمس، مسلمانوں کی ضرورتوں اور مصالح میں خرچ ہوگا، اس کی دلیل یہ واقعہ ہے کہ جب قبیلہ ہوازن کے لوگوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے رضاعی رشتے کا واسطہ دے کر اپنا مطالبہ پیش کیا تھا تو آنحضور نے مسلمانوں سے (ان سے حاصل شدہ غنیمت) معاف کرا دی تھی۔ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم بعض لوگوں سے وعدہ فرمایا کرتے تھے کہ فی اور خمس میں سے اپنی طرف سے عطیہ کے طور پر انہیں دیں گے اور آں حضور نے حضرت جابر اور دوسرے انصار رضی اللہ عنہم کو خیبر کی کھجوریں عطا فرمائی تھیں۔

۱۷۴۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ زَعَمَ عُرْوَةُ أَنَّ مَرْوَانَ بْنَ الْحَكَمِ وَمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ أَخْبَرَاهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حِينَ جَاءَهُ وَفْدُ هَوَازِنَ مُسْلِمِينَ فَسَأَلُوهُ أَنْ يَرُدَّ إِلَيْهِمْ أَمْوَالَهُمْ وَسَبْيَهُمْ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَبُّ الْحَدِيثِ إِلَيَّ أَصْدَقُهُ فَاخْتَارُوا إِحْدَى الطَّائِفَتَيْنِ إِمَّا السَّبْيَ وَإِمَّا الْمَالَ وَقَدْ كُنْتُ اسْتَأْنَيْتُ بِهِمْ

۱۷۴۔ ہم سے سعید بن عفیر نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے لیث نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے عقیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے بیان کیا کہ عروہ کہتے تھے کہ مروان بن حکم اور مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ نے انہیں خبر دی کہ جب ہوازن کا وفد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور اپنے اموال اور قیدیوں کی واپسی کا مطالبہ پیش کیا تو آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سچی بات مجھے سب سے زیادہ پسند ہے ان دونوں چیزوں میں سے تم ایک ہی واپس لے سکتے ہو، اپنے قیدی واپس لے لو یا پھر مال واپس لے لو، اور میں نے تو تمہارا انتظار بھی کیا، آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تقریباً دس دن تک

وَقَدْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْتَظَرَ آخِرَهُمْ بِضْعَ عَشْرَةَ لَيْلَةً حِينَ قَفَلَ مِنَ الطَّائِفِ فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهُمْ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرُ رَادٍّ إِلَيْهِمْ إِلَّا إِحْدَى الطَّائِفَتَيْنِ قَالُوا فَإِنَّا نَخْتَارُ سَبْيَنَا فَقَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمُسْلِمِينَ فَأَثْنَى عَلَى اللّٰهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّ إِخْوَانَكُمْ هٰؤُلَاءِ قَدْ جَاؤُونَا تَائِبِينَ وَإِنِّي قَدْ رَأَيْتُ أَنْ أَرُدَّ إِلَيْهِمْ سَبْيَهُمْ مَنْ أَحَبَّ أَنْ يُطَيِّبَ فَلْيَفْعَلْ وَمَنْ أَحَبَّ مِنْكُمْ أَنْ يَكُونَ عَلَى حَظِّهِ حَتَّى نُعْطِيَهُ إِيَّاهُ مِنْ أَوَّلِ مَا يُفِيءُ اللّٰهُ عَلَيْنَا فَلْيَفْعَلْ فَقَالَ النَّاسُ قَدْ طَيَّبْنَا ذٰلِكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ لَهُمْ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّا لَا نَدْرِي مَنْ أَذِنَ مِنْكُمْ فِي ذٰلِكَ مِمَّنْ لَمْ يَأْذَنْ فَارْجِعُوا حَتَّى يَرْفَعَ إِلَيْنَا عُرَفَاؤُكُمْ أَمْرَكُمْ فَرَجَعَ النَّاسُ فَكَلَّمَهُمْ عُرَفَاؤُهُمْ ثُمَّ رَجَعُوا إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرُوهُ أَنَّهُمْ قَدْ طَيَّبُوا فَأَذِنُوا فَهٰذَا الَّذِي بَلَغَنَا عَنْ سَبْيِ هَوَازِنَ

طائف سے واپسی پر ان کا انتظار کیا تھا اور جب یہ بات ان پر واضح ہوگئی کہ آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم ان کی صرف ایک ہی چیز (قیدی یا مال) واپس کر سکتے ہیں تو انہوں نے کہا کہ ہم اپنے قیدی واپس چاہتے ہیں، اب آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کو خطاب فرمایا، اللہ کی اس کی شان کے مطابق تعریف کرنے کے بعد فرمایا، اما بعد! تمہارے یہ بھائی اب ہمارے پاس توبہ کر کے آئے ہیں اور میں مناسب سمجھتا ہوں کہ ان کے قیدی انہیں واپس کر دیئے جائیں، اس لئے جو شخص اپنی خوشی سے (غنیمت کے اپنے حصے کے قیدی) واپس کرنا چاہے وہ بھی واپس کر دے اور جو شخص چاہتا ہو کہ اس کا حصہ باقی رہے اور ہمیں جب اس کے بعد سب سے پہلی غنیمت ملے تو اس میں سے اس کے حصے کی ادائیگی کر دی جائے تو وہ بھی اپنے قیدی واپس کر دے (اور جب ہمیں دوسری غنیمت ملے گی تو اس کا حصہ ادا کر دیا جائے گا) اس پر صحابہؓ نے کہا کہ یا رسول اللہ! ہم اپنی خوشی سے انہیں اپنے حصے واپس کرتے ہیں۔ آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، لیکن ہمیں یہ معلوم نہ ہو سکا کہ کن لوگوں نے اپنی خوشی سے اجازت دی ہے اور کن لوگوں نے نہیں دی ہے اس لئے سب لوگ (اپنے خیموں میں) واپس چلے جائیں اور تمہارے امیر تمہارے رجحان کی ترجمانی ہمارے سامنے آکر کریں۔ سب لوگ واپس چلے گئے اور ان کے امیروں نے ان سے اس مسئلہ پر گفتگو کی، اور پھر آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو آکر اطلاع دی کہ سب لوگ خوشی سے اجازت دیتے ہیں (اس کا کوئی بدلہ نہیں چاہتے) یہی وہ خبر ہے جو ہوازن کے قیدیوں کے سلسلے میں معلوم ہوئی ہے۔

۳۷۳۔ **حَدَّثَنَا** عبد اللّٰه بن عبد الوهاب حَدَّثَنَا حَمَّادٌ حَدَّثَنَا ايوبُ عن ابى قلابة قَالَ وَحَدَّثَنِي القاسم بن عاصم الكليبى وَأَنَا لِحَدِيثِ القاسم أَحْفَظُ عَنْ زَهْدَمٍ قَالَ كُنَّا عِنْدَ أَبِي مُوسَى فَأُتِيَ ذَكَرَ دَجَاجَةً وَعِنْدَهُ رَجُلٌ مِنْ بَنِي تَيْمِ اللّٰهِ احمر كانه من الموالى فدعاه لِلطَّعَامِ فَقَالَ إِنِّي رَأَيْتُهُ يَأْكُلُ شَيْئًا فَقَذِرْتُهُ فَحَلَفْتُ لَا آكُلُ فَقَالَ هَلُمَّ فَلْأُحَدِّثْكُمْ عَنْ ذَاكَ إِنِّي أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَفَرٍ

۳۷۳۔ ہم سے عبد اللہ بن عبد الرحمٰن نے حدیث بیان کی ان سے حماد نے حدیث بیان کی ان سے ایوب نے حدیث بیان کی ان سے ابو قلابہ نے بیان کیا اور (ایوب نے ایک دوسری سند کے ساتھ روایت اس طرح کی ہے کہ) مجھ سے قاسم بن عاصم کلیبی نے حدیث بیان کی اور (کہا کہ) قاسم کی حدیث (ابو قلابہ کی حدیث کی بہ نسبت) مجھے زیادہ اچھی طرح یاد ہے، زہدم کے واسطہ سے، انہوں نے بیان کیا کہ ہم ابو موسیٰ اشعریؓ رضی اللہ عنہ کی مجلس میں حاضر تھے۔ (کھانا لایا گیا اور) وہاں مرغی کا ذکر چلا، بنی تیم اللہ کے ایک صاحب وہاں موجود تھے، رنگ سرخ تھا، غالباً موالی میں سے تھے انہیں بھی ابو موسیٰ رضی اللہ نے کھانے پر بلایا

مِنَ الْأَشْعَرِيِّيْنَ نَسْتَحْمِلُهُ فَقَالَ وَاللّٰهِ لَا أَحْمِلُكُمْ وَمَا عِنْدِي مَا أَحْمِلُكُمْ وَأُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَهْبِ إِبِلٍ فَسَأَلَ عَنَّا فَقَالَ أَيْنَ النَّفَرُ الْأَشْعَرِيُّوْنَ فَأَمَرَ لَنَا بِخَمْسِ ذَوْدٍ غُرِّ الذُّرٰى فَلَمَّا انْطَلَقْنَا قُلْنَا مَا صَنَعْنَا لَا يُبَارَكُ لَنَا فَرَجَعْنَا إِلَيْهِ فَقُلْنَا إِنَّا سَأَلْنَاكَ أَنْ تَحْمِلَنَا فَحَلَفْتَ أَنْ لَا تَحْمِلَنَا أَفَنَسِيْتَ قَالَ لَسْتُ أَنَا حَمَلْتُكُمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ حَمَلَكُمْ وَإِنِّي وَاللّٰهِ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ لَا أَحْلِفُ عَلٰى يَمِيْنٍ فَأَرٰى غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا إِلَّا أَتَيْتُ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ وَتَحَلَّلْتُهَا۔

(کھانے میں مرغی کا گوشت بھی تھا) وہ کہنے لگے کہ میں نے مرغی کو گندی چیزیں کھاتے ایک مرتبہ دیکھا تھا، مجھے بڑی ناگواری ہوئی اور میں نے قسم کھالی کہ اب کبھی مرغی کا گوشت نہ کھاؤں گا، حضرت موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ قریب آجاؤ، میں تم سے ایک حدیث اس سلسلے کی بیان کرتا ہوں، قبیلہ اشعر کے چند اشخاص کو ساتھ لے کر میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور سواری کی درخواست کی (غزوہ تبوک میں شرکت کے لئے) آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خدا کی قسم، میں تمہارے لئے سواری کا انتظام نہ کرسکوں گا، میرے پاس کوئی ایسی چیز نہیں ہے جو تمہاری سواری کے کام آسکے پھر آں حضورؐ کی خدمت میں غنیمت کے کچھ اونٹ آئے تو آپ نے ہمارے متعلق دریافت فرمایا اور فرمایا کہ قبیلہ اشعر کے لوگ کہاں ہیں؟ چنانچہ آپؐ نے پانچ اونٹ ہمیں دیئے جانے کا حکم عنایت فرمایا، خوب موٹے تازے اور فربہ! جب ہم چلنے لگے تو ہم نے آپس میں کہا کہ ہم نے جو طرز عمل اختیار کیا ہے، اس سے آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اس عطیہ میں ہمارے لئے کوئی برکت نہیں ہوسکتی، چنانچہ پھر ہم آں حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ ہم نے پہلے جب آں حضورؐ سے درخواست کی تھی تو آپ نے بحلف فرمایا تھا کہ میں تمہاری سواری کا انتظام نہیں کرسکوں گا، شاید آنحضورؐ کو یاد نہ رہا ہو، لیکن حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے تمہاری سواری کا انتظام واقعی نہیں کیا، وہ اللہ تعالیٰ ہیں جنہوں نے تمہیں سواریاں دی ہیں، خدا کی قسم، تم اس پر یقین رکھو کہ انشاء اللہ جب بھی میں کوئی قسم کھاؤں گا اور پھر مجھ پر بات واضح ہوجائے گی کہ بہتر اور مناسب طرز عمل اس کے سوا میں ہے تو میں وہی کروں گا جس میں اچھائی ہوگی اور کفارہ قسم دے دوں گا۔

۲۷۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ سَرِيَّةً فِيْهَا عَبْدُ اللّٰهِ قِبَلَ نَجْدٍ فَغَنِمُوْا إِبِلًا كَثِيْرًا فَكَانَتْ سِهَامُهُمْ اثْنَيْ عَشَرَ بَعِيْرًا أَوْ أَحَدَ عَشَرَ بَعِيْرًا وَنُفِّلُوْا بَعِيْرًا بَعِيْرًا۔

۲۷۴۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی انہیں مالک نے خبر دی انہیں نافع نے اور انہیں ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نجد کی طرف سے ایک مہم روانہ کی، عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ مہم کے ساتھ تھے، غنیمت کے طور پر اونٹنیوں کی ایک بڑی تعداد اس مہم کو ملی تھی، اس لئے اس کے شرکاء کو حصے میں بھی بارہ یا گیارہ گیارہ اونٹ ملے تھے اور ایک ایک اونٹ واجبی حصوں کے علاوہ بھی انہیں دیا گیا تھا۔

۲۷۵۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى

۲۷۵۔ ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی انہیں لیث نے خبر دی انہیں ابن شہاب نے، انہیں سالم نے اور انہیں ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بعض مہموں کے موقعہ پر اس کے افراد

---

[1] عربی میں واللہ وغیرہ قسم کے لئے بہت سے الفاظ استعمال ہوتے ہیں اور مقصود صرف تاکید ہوتی ہے یہاں مراد اسی طرح کا قسم سے ہے جو گفتگو کے درمیان عربی کا ایک عام محاورہ سا بن گیا ہے۔

اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَنْفَلُ بَعْضَ مَنْ یَبْعَثُ مِنَ السَّرَایَا لِاَنْفُسِہِمْ خَاصَّۃً سِوٰی قِسْمِ عَامَۃِ الْجَیْشِ:

کو غنیمت کے عام حصوں کے علاوہ اپنے طور پر بھی عنایت فرمایا کرتے تھے (خمس وغیرہ سے)

۲۷۶۔ حَدَّثَنَا محمد بن العلاء حدثنا ابُوْاُسامۃ حَدَّثَنَا بُرَیْدُ بن عَبْدِ اللّٰہِ عن اَبِیْ بُرْدَۃَ عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ بلغنا مَخْرَجَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ بِالْیَمَنِ فَخَرَجْنَا مُہَاجِرِیْنَ اِلَیْہِ اَنَا وَاَخَوَانِ لِیْ انا اَصْغَرُھُمْ احدھُمَا اَبُوْبُرْدَۃَ وَالاٰخر اَبُوْرُھْمٍ اِمَّا قَالَ فی بضعٍ وَاِمَّا قَالَ فِیْ ثَلَاثَۃٍ وَخَمْسِیْنَ اَوْ اثْنَیْنِ وَخَمْسِیْنَ رَجُلًا مِنْ قَوْمِیْ فَرَکِبْنَا سَفِیْنَۃً فَاَلْقَتْنَا اِلَی النَّجَاشِیِّ بِالْحَبَشَۃِ فَوَافَقْنَا جَعْفَرَ بن اَبِی طالب وَاَصْحَابَہٗ عِنْدَہٗ فقال جَعْفَرُ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَعَثَنَا ھٰھُنَا وَاَمَرَنَا بِالْاِقَامَۃِ فَاَقِیْمُوْا مَعَنَا فَاَقَمْنَا مَعَہٗ حَتّٰی قَدِمْنَا جَمِیْعًا فَوَافَقْنَا النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حِیْنَ افْتَتَحَ خَیْبَرَ فَاَسْہَمَ لَنَا اَوْقَالَ فاعطانا مِنْھَا وَمَا قَسَمَ لِاَحَدٍ غَابَ عَنْ فَتْحِ خَیْبَرَ مِنْھَا شَیْئًا اِلَّا لِمَنْ شَہِدَ مَعَہٗ اِلَّا اَصْحَابُ سَفِیْنَتِنَا مَعَ جعفرَ واصحابہٖ قَسَمَ لَھُمْ مَعَھُمْ:

۲۷۶۔ ہم سے محمد بن علاء نے حدیث بیان کی ان سے ابو اسامہ نے حدیث بیان کی ان سے برید بن عبداللہ نے حدیث بیان کی ان سے ابو بردہ نے اور ان سے ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجرت کی خبر ہمیں ملی تو ہم یمن میں تھے اس لئے ہم بھی آپ کی خدمت میں مہاجر کی حیثیت سے حاضر ہونے کے لئے روانہ ہوگئے میں تھا، میرے ساتھ دو بھائی تھے، میری عمران دونوں سے کم تھی (دونوں بھائیوں میں) ایک ابو بردہ رضی اللہ عنہ تھے اور دوسرے ابو رہم، یا انہوں نے یہ فرمایا کہ اپنی قوم کے چند افراد کے ساتھ یا یہ کہا کہ ترپّن یا باؤن افراد کے ساتھ (یہ لوگ روانہ ہوئے تھے) ہم کشتی میں سوار ہوئے تو ہماری کشتی نجاشی کے ملک حبشہ پہنچ گئی اور وہاں ہمیں جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ اپنے دوسرے ساتھیوں کے ساتھ جا ملے، جعفر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں یہاں بھیجا تھا اور حکم دیا تھا کہ ہم یہیں رہیں، اس لئے آپ لوگ بھی ہمارے ساتھ یہیں ٹھہر جائیے، چنانچہ ہم بھی وہیں ٹھہر گئے اور پھر سب ایک ساتھ (مدینہ) حاضر ہوئے، جب ہم خدمت نبوی میں پہنچے تو آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم خیبر فتح کر چکے تھے، لیکن آنحضور نے (دوسرے مجاہدوں کے ساتھ) ہمارا بھی حصہ مال غنیمت میں لگایا انہوں نے بیان کیا کہ غنیمت میں سے آپ نے ہمیں بھی عطا فرمایا، حالانکہ آپ نے کسی ایسے شخص کا غنیمت میں حصہ نہیں لگایا تھا جو لڑائی میں شریک نہ رہا ہو، صرف انہیں لوگوں کو حصہ ملا تھا جو لڑائی میں شریک تھے البتہ ہمارے کشتی کے ساتھیوں اور جعفر رضی اللہ عنہ اور ان کے ساتھیوں کو بھی آپ نے غنیمت میں شریک کیا تھا (حالانکہ ہم لوگ لڑائی میں شریک نہیں تھے)۔

۲۷۷۔ حَدَّثَنَا عَلِیٌّ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ حَدَّثَنَا محمد بن المنکدر سمع جَابِرًا رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَوْ قَدْ جَاءَنِیْ مَالُ الْبَحْرَیْنِ لَقَدْ اَعْطَیْتُکَ ھٰکَذَا وَھٰکَذَا فَلَمْ یَجِیْٔ حَتّٰی قُبِضَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا جَاءَ مَالُ الْبَحْرَیْنِ

۲۷۷۔ ہم سے علی نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی ان سے محمد بن منکدر نے حدیث بیان کی اور انہوں نے جابر رضی اللہ عنہ سے سنا آپ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ بحرین سے وصول ہو کر میرے پاس مال آئے گا تو میں تمہیں اس طرح، اس طرح دوں گا (تین لپ) اس کے بعد آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہو گئی اور بحرین کا مال اس وقت تک نہ آیا، پھر جب وہاں

أمر أبو بكر مناديا فنادى من كان له عند رسول الله صلى الله عليه وسلم دين أو عدة فليأتنا فأتيته فقلت إن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لي كذا وكذا فحثا لي ثلاثا وجعل سفيان يحثو بكفيه جميعا ثم قال لنا هكذا قال لنا ابن المنكدر وقال مرة فأتيت أبا بكر فسألت فلم يعطني ثم أتيته فلم يعطني ثم أتيته الثالثة فقلت سألتك فلم تعطني ثم سألتك فلم تعطني ثم سألتك فلم تعطني فإما أن تعطيني وإما أن تبخل عني قال قلت تبخل علي ما منعتك من مرة إلا وأنا أريد أن أعطيك قال سفيان وحدثنا عمرو عن محمد بن علي عن جابر فحثا لي حثية وقال عدها فوجدتها خمسمائة قال فخذ مثلها مرتين وقال يعني ابن المنكدر وأي داء أدوأ من البخل۔

سے مال آیا تو ابو بکر رضی اللہ عنہ کے حکم سے منادی نے اعلان کیا کہ جس کا بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر کوئی قرض ہو یا آپ کا کوئی وعدہ ہو تو ہمارے پاس آئے۔ میں ابو بکر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا تھا، چنانچہ انہوں نے تین لپ بھر کر مجھے عنایت فرمایا، سفیان بن عیینہ نے اپنے دونوں ہاتھوں سے اشارہ کیا (لپ بھرنے کی کیفیت بتائی) پھر ہم سے سفیان نے بیان کیا (سابقہ سند کے ساتھ) کہ (جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا) میں ابو بکر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو انہوں نے مجھے کچھ نہیں دیا، پھر میں حاضر ہوا اور اس مرتبہ بھی انہوں نے مجھے کچھ نہیں دیا، پھر میں تیسری مرتبہ حاضر ہوا اور عرض کیا کہ میں نے ایک مرتبہ آپ سے مانگا اور آپ نے مجھے عنایت نہیں فرمایا، دوبارہ مانگا پھر بھی آپ نے نہیں عنایت فرمایا اور پھر مانگا لیکن آپ نے عنایت نہیں فرمایا، اب یا آپ مجھے دیجئے یا پھر میرے معاملے میں بخل سے کام لیجئے۔ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تم کہتے ہو کہ میرے معاملے میں بخل سے کام لیتا ہے حالانکہ تجھے دینے سے جب بھی میں نے اعراض کیا تو میرے دل میں یہ بات ہوتی تھی کہ تجھے دینا ضرور ہے (اور وقتی انکار صرف مصلحت کی وجہ سے ہوتا تھا) سفیان نے بیان کیا کہ ہم سے عمرو نے حدیث بیان کی ان سے محمد بن علی نے اور ان سے جابر رضی اللہ عنہ نے کہ پھر ابو بکر رضی اللہ عنہ نے مجھے ایک لپ بھر کر دیا اور فرمایا کہ اسے شمار کر لو (کہ تعداد کتنی ہے) میں نے شمار کیا تو پانچ سو کی تعداد تھی اس کے بعد ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اتنا ہی دو مرتبہ اور لے لو۔ اور ابن منکدر نے بیان کیا (کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا تھا) کہ بخل سے زیادہ بدترین اور کیا بیماری ہو سکتی ہے۔

۳۱۳۸۔ حدثنا مسلم بن إبراهيم حدثنا قرة حدثنا عمرو بن دينار عن جابر بن عبد الله رضي الله عنهما قال بينما رسول الله صلى الله عليه وسلم يقسم غنيمة بالجعرانة إذ قال له رجل اعدل فقال له شقيت إن لم أعدل۔

۳۱۳۸۔ ہم سے مسلم بن ابراہیم نے حدیث بیان کی ان سے قرہ نے حدیث بیان کی ان سے عمرو بن دینار نے حدیث بیان کی ان سے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مقام جعرانہ میں غنیمت تقسیم کر رہے تھے کہ ایک شخص نے کہا، انصاف سے کام لیجئے۔ آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر میں بھی انصاف سے کام نہ لوں تو تم گمراہ ہو جاؤ۔

باب ۲۵۸۔ ما من النبي صلى الله عليه وسلم على الأسارى من غير أن يخمس

۲۵۸۔ پانچواں حصہ نکالنے سے پہلے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قیدیوں پر غنیمت کے مال سے احسان کیا۔

۳۱۳۹۔ حدثنا إسحٰق بن منصور أخبرنا عبد الرزاق أخبرنا معمر عن الزهري عن محمد

۳۱۳۹۔ ہم سے اسحٰق بن منصور نے حدیث بیان کی انہیں عبد الرزاق نے خبر دی، انہیں معمر نے خبر دی انہیں زہری نے، انہیں محمد بن جبیر نے

ابن جبیر عن ابیہ رضی اللہ عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال فی اساری بدر لو کان المطعم بن عدی حیا ثم کلمنی فی ھؤلاء النتنی لترکتھم لہ ؛

اور انہیں ان کے والد رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بدر کے قیدیوں کے متعلق فرمایا تھا کہ اگر مطعم بن عدی (جو کفر کی حالت میں مر گئے تھے) زندہ ہوتے اور ان کافروں کی سفارش کرتے تو میں ان کی وجہ سے انہیں (فدیہ لئے بغیر) چھوڑ دیتا۔

باب ۲۵۱۔ ومن الدلیل علی ان الخمس للامام وانہ یعطی بعض قرابتہ دون بعض ما قسم النبی صلی اللہ علیہ وسلم لبنی المطلب وبنی ھاشم من خمس خیبر قال عمر بن عبد العزیز لم یعمھم بذلک ولم یخص قریبا دون من احوج الیہ وان کان الذی اعطی لما یشکو الیہ من الحاجۃ ولما مستھم فی جنبہ من قومھم وحلفائھم

۲۵۹۔ اس کی دلیل کہ غنیمت کے پانچویں حصے میں امام کو تصرف کا حق ہوتا ہے اور وہ اسے اپنے بعض (مستحق) رشتہ داروں کو بھی دے سکتا ہے، یہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کی غنیمت میں سے بنی ہاشم اور بنی عبدالمطلب کو بھی دیا تھا، عمر بن عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ آں حضورؐ نے تمام رشتہ داروں کو نہیں دیا تھا اور اس کی بھی رعایت نہیں کی کہ جو قریبی رشتہ دار ہو اسی کو دیں بلکہ جو زیادہ محتاج ہوتا، اسے آپ عنایت فرماتے تھے، خواہ رشتہ میں دور ہی کیوں نہ ہو، کیونکہ یہ لوگ بھی اپنی محتاجی کی شکایت کرتے تھے (اور اسلام لانے کی وجہ سے) ان کی قوم (قریش) اور ان کے حلیفوں سے انہیں اذیتیں اٹھانی پڑتی تھیں۔

۳۸۰۔ حدثنا عبد اللہ بن یوسف حدثنا اللیث عن عقیل عن ابن شہاب عن ابن المسیب عن جبیر بن مطعم قال مشیت انا وعثمان بن عفان الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقلنا یا رسول اللہ اعطیت بنی المطلب وترکتنا ونحن وھم منک بمنزلۃ واحدۃ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انما بنو المطلب وبنو ھاشم شیء واحد ۔ قال اللیث حدثنی یونس وزاد قال جبیر ولم یقسم النبی صلی اللہ علیہ وسلم لبنی عبد شمس ولا لبنی نوفل ۔ وقال ابن اسحاق عبد شمس وھاشم والمطلب اخوۃ لام وامھم عاتکۃ بنت مرۃ وکان نوفل اخاھم لابیھم ؛

۳۸۰۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی ان سے لیث نے حدیث بیان کی ان سے عقیل نے، ان سے ابن شہاب نے ان سے ابن المسیب نے اور ان سے جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں اور عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی یا رسول اللہ! آپ نے بنو مطلب کو تو عنایت فرمایا، لیکن ہمیں نظر انداز کر دیا، حالانکہ ہم اور وہ آپ کی نظر میں ایک جیسے ہیں۔ آں حضورؐ نے فرمایا کہ بنو مطلب اور ہاشم ایک جیسے ہیں لیث نے بیان کیا کہ مجھ سے یونس نے حدیث بیان کی اور (اس روایت میں) یہ زیادتی کی کہ جبیر رضی اللہ عنہ نے فرمایا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بنو شمس اور بنو نوفل کو نہیں دیا تھا اور ابن اسحٰق (صاحب مغازی) نے کہا ہے کہ عبد شمس، ہاشم اور مطلب ایک ماں سے تھے اور ان کی ماں کا نام عاتکہ بنت مرہ تھا اور نوفل باپ کی طرف سے ان کے بھائی تھے (ماں دوسری تھیں)

- - - - - - - - - -

باب ۲۶۰. مَنْ لَمْ يُخَمِّسِ الْأَسْلَابَ وَمَنْ قَتَلَ قَتِيلًا فَلَهُ سَلَبُهُ مِنْ غَيْرِ أَنْ يُخَمِّسَ وَحُكْمِ الْإِمَامِ فِيهِ۔

٣٨١. حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ الْمَاجِشُونِ عَنْ صَالِحِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ بَيْنَا أَنَا وَاقِفٌ فِي الصَّفِّ يَوْمَ بَدْرٍ فَنَظَرْتُ عَنْ يَمِينِي وَشِمَالِي فَإِذَا أَنَا بِغُلَامَيْنِ مِنَ الْأَنْصَارِ حَدِيثَةٍ أَسْنَانُهُمَا تَمَنَّيْتُ أَنْ أَكُونَ بَيْنَ أَضْلَعَ مِنْهُمَا فَغَمَزَنِي أَحَدُهُمَا فَقَالَ يَا عَمِّ هَلْ تَعْرِفُ أَبَا جَهْلٍ قُلْتُ نَعَمْ مَا حَاجَتُكَ إِلَيْهِ يَا ابْنَ أَخِي قَالَ أُخْبِرْتُ أَنَّهُ يَسُبُّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَئِنْ رَأَيْتُهُ لَا يُفَارِقُ سَوَادِي سَوَادَهُ حَتَّى يَمُوتَ الْأَعْجَلُ مِنَّا فَتَعَجَّبْتُ لِذٰلِكَ فَغَمَزَنِي الْآخَرُ فَقَالَ لِي مِثْلَهَا فَلَمْ أَنْشَبْ أَنْ نَظَرْتُ إِلَى أَبِي جَهْلٍ يَجُولُ فِي النَّاسِ قُلْتُ أَلَا إِنَّ هٰذَا صَاحِبُكُمَا الَّذِي سَأَلْتُمَانِي فَابْتَدَرَاهُ بِسَيْفَيْهِمَا فَضَرَبَاهُ حَتَّى قَتَلَاهُ ثُمَّ انْصَرَفَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَاهُ فَقَالَ أَيُّكُمَا قَتَلَهُ قَالَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا أَنَا قَتَلْتُهُ فَقَالَ هَلْ مَسَحْتُمَا سَيْفَيْكُمَا قَالَا لَا فَنَظَرَ فِي السَّيْفَيْنِ فَقَالَ كِلَاكُمَا قَتَلَهُ وَسَلَبُهُ لِمُعَاذِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْجَمُوحِ وَكَانَا مُعَاذَ بْنَ عَفْرَاءَ وَمُعَاذَ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْجَمُوحِ۔

۲۶۰۔ جس نے کافر مقتولوں کے سازوسامان میں سے خمس نہیں لیا اور جس نے کسی کو (لڑائی میں) قتل کیا تو مقتول کا سامان اسی کو ملے گا، بغیر اس میں سے خمس نکالے ہوئے، اور اس کے متعلق امام کا حکم۔

۳۸۱۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی ان سے یوسف بن ماجشون نے حدیث بیان کی ان سے صالح بن ابراہیم بن عبدالرحمٰن بن عوف نے، ان سے ان کے والد (ابراہیم) نے اور ان سے صالح کے دادا (عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ) نے بیان کیا کہ بدر کی لڑائی میں، میں صف کے ساتھ کھڑا تھا، میں نے جو دائیں بائیں نظر کی، تو میرے دونوں طرف قبیلۂ انصار کے دو نوعمر لڑکے کھڑے تھے، میں نے سوچا، کاش میں ان کی وجہ سے مضبوط ہوتا! ایک نے میری طرف اشارہ کیا اور پوچھا، چچا، آپ ابوجہل کو بھی پہچانتے ہیں؟ میں نے کہا کہ ہاں، لیکن بیٹے تم لوگوں کو اس سے کیا کام ہے؟ لڑکے نے جواب دیا مجھے معلوم ہوا ہے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو گالیاں دیتا ہے اس ذات کی قسم جس کے قبضہ و قدرت میں میری جان ہے اگر مجھے وہ مل گیا تو اس وقت تک میں اس سے جدا نہ ہوں گا، جب تک ہم سے کوئی، جس کے مقدر میں پہلے مرنا ہوگا، مر نہ جائے گا، مجھے اس پر بڑی حیرت ہوئی (کہ اس نوعمری میں اتنے جرأت مندانہ حوصلے رکھتا ہے) پھر دوسرے نے اشارہ کیا اور وہی باتیں اس نے بھی کہیں۔ ابھی چند منٹ ہی گزرے تھے کہ مجھے ابوجہل دکھائی دیا، جو لوگوں میں (کفار کے لشکر میں) برابر پھر رہا تھا، میں نے ان لڑکوں سے کہا کہ جس کے متعلق تم پوچھ رہے تھے وہ سامنے (پھرتا ہوا نظر آ رہا ہے) دونوں نے اپنی تلواریں سنبھالیں اور اس پر جھپٹ پڑے اور حملہ کر کے اسے قتل کر ڈالا اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر آپ کو اطلاع دی، آں حضور نے دریافت فرمایا کہ تم دونوں میں سے اسے قتل کس نے کیا ہے؟ دونوں نوجوانوں نے کہا کہ میں نے کیا ہے۔ اس لئے آپ نے ان سے دریافت فرمایا کہ کیا اپنی تلواریں صاف کر لی ہیں؟ انہوں نے عرض کیا کہ نہیں۔ پھر آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں تلواروں کو دیکھا اور فرمایا کہ تم دونوں ہی نے اسے قتل کیا ہے اور اس کا سازوسامان معاذ بن عمرو بن جموح کو ملے گا۔ یہ دونوں نوجوان معاذ بن عفراء اور معاذ بن عمرو بن جموح تھے (رضی اللہ عنہما)

٣٨٢. حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ

۳۸۲۔ ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی، ان سے مالک

عن مالك عن يحيى بن سعيد عن ابن افلح عن ابى محمد مولى ابى قتادة عن ابى قتادة رضى الله عنه قال خرجنا مَعَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عام حنين فَلَمَّا التقينا كانت للمسلمين جَوْلَةٌ فرايت رَجُلاً مِنَ الْمُشْرِكِينَ عَلَا رَجُلاً مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ فاستدرت حَتَّى اَتَيْتُهُ من وراءه ضربته بالسيف على حبل عاتقه فاقبل علىّ فَضَمَّنِي ضَمَّةً وَجَدْتُ مِنْهَا رِيحَ الْمَوْتِ. ثُمَّ اَدْرَكَهُ الموتُ فَاَرْسَلَنِي فَلَحِقْتُ عمر بن الخطاب فقلت مَا بَالُ النَّاسِ قَالَ اَمْرُ اللهِ ثُمَّ اِنَّ النَّاسَ رَجَعُوا وجلس النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فقال من قَتَلَ قَتِيلاً لَهُ عَلَيْهِ بَيِّنَةٌ فَلَهُ سَلَبُهُ فَقُمْتُ فَقُلْتُ من يَشْهَدُ لِي ثُمَّ جَلَسْتُ ثُمَّ قَالَ الثَّالِثَةَ مِثْلَهُ فقال لَهُ رَجُلٌ صدق يا رَسُولَ الله وسلبه عندى فارضه عنى فقال ابوبكر الصديق رضى الله عنه لَاهَا اللهِ اِذًا يَعْمِدُ اِلَى اَسَدٍ من اُسُدِ الله يُقَاتِلُ عَنِ اللهِ وَرَسُولِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِيكَ سَلَبَهُ فقال النبى صلى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَقَ فَاَعْطَاهُ فَبِعْتُ الدِّرْعَ فَابْتَعْتُ بِهِ مَخْرَفًا فِي بَنِي سَلِمَةَ فَاِنَّهُ لَاَوَّلُ مَالٍ تَاَثَّلْتُهُ فِي الْاِسْلَامِ

نے، ان سے یحییٰ بن سعید نے، ان سے ابن افلح نے، ان سے ابوقتادہ کے مولا ابو محمد نے اور ان سے ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ غزوہ حنین کے موقعہ پر ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ روانہ ہوئے پھر جب ہماری دشمن سے مڈبھیڑ ہوئی تو (ابتداء میں) اسلامی لشکر پسپا ہونے لگا، اگرچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ..... جو امیر الجیش تھے لشکر کے ایک حصے کے ساتھ اپنی جگہ سے پیچھے نہیں ہٹے تھے) اتنے میں، میں نے دیکھا کہ مشرکین کے لشکر کا ایک شخص ایک مسلمان کے اوپر چڑھا ہوا تھا اس لئے میں فوراً ہی گھوم پڑا اور اس کے پیچھے سے آکر تلوار اس کی گردن پر ماری اب وہ شخص مجھ پر ٹوٹ پڑا اور مجھے اتنی زور سے اس نے بھینچا کہ میری روح جیسے قبض ہونے کو تھی، آخر جب اسے موت نے آدبوچا (میری تلوار کے زخموں سے) تب کہیں جاکر اس نے مجھے چھوڑا اس کے بعد مجھے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ملے تو میں نے ان سے پوچھا، کہ مسلمان اب کس پوزیشن میں ہیں؟ انہوں نے فرمایا کہ جو اللہ کا حکم تھا وہی ہوا۔ لیکن مسلمان (پسپائی کے بعد) پھر مقابلہ پر جم گئے (اور مشرکین کو شکست ہوئی) تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فروکش ہوئے اور فرمایا کہ جس نے بھی کسی کافر کو قتل کیا ہو اور اس پر وہ گواہی بھی پیش کردے تو مقتول کا ساز و سامان اسے ملے گا (ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا) کہ اس لئے میں بھی کھڑا ہوا اور میں نے کہا کہ میری طرف سے کون گواہی دے گا؟ (کہ میں نے اس شخص کو قتل کیا تھا) لیکن (جب میری طرف سے گواہی دینے کے لئے کوئی نہ اٹھا تو) میں بیٹھ گیا، پھر دوبارہ آں حضورؐ نے ارشاد فرمایا کہ (آج) جس نے کسی کافر کو قتل کیا ہوگا اور اس پر اس کی طرف سے کوئی گواہ بھی ہوگا؟ تو مقتول کا ساز و سامان اسے ملے گا، اس مرتبہ پھر میں نے کھڑے ہوکر کہا کہ میری طرف سے کون گواہی دے گا؟ اور پھر مجھے بیٹھنا پڑا (گواہ نہ ملنے کی وجہ سے) تیسری مرتبہ پھر میں نے کھڑے ہوکر کہا کہ میری طرف سے کون گواہی دے گا تیسری مرتبہ پھر آں حضورؐ نے وہی ارشاد دہرایا، اور اس مرتبہ جب میں کھڑا ہوا تو آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا، کہ کس چیز کے متعلق کہہ رہے ہو ابوقتادہ! (کہ میری طرف سے کوئی گواہ ہے) میں نے آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے واقعہ کی پوری تفصیل بیان کردی، تو ایک صاحب نے بتایا کہ ابوقتادہ سچ کہتے ہیں، یا رسول اللہ! اور اس مقتول کا سامان میرے پاس محفوظ ہے اور میرے حق میں اسے راضی کردیجئے (کہ مقتول کا سامان مجھ سے نہ لیں) لیکن ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نہیں، خدا کی قسم! اللہ کے ایک شیر کے ساتھ، جو اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے لڑتا ہے۔ آں حضورؐ ایسا نہیں کریں گے کہ ان کا سامان، تمہیں دے دیں، آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ابوبکر نے سچ کہا اور پھر سامان آپ نے ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کو عطا فرمایا (انہوں

نے بیان کیا کہ) پھر اس کی زرہ بیچ کر میں نے بنی سلمہ میں ایک باغ خریدا اور یہ پہلا مال تھا، جو اسلام لانے کے بعد میں نے حاصل کیا تھا،

باب ۲۶۱ - مَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِي الْمُؤَلَّفَةَ قُلُوبُهُمْ وَغَيْرَهُمْ مِنَ الْخُمُسِ وَنَحْوِهِ رواه عبد الله بن زيد عن النبي صلى الله عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؛

۲۶۱ - نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جو کچھ مولفۃ القلوب اور دوسرے لوگوں کو خمس وغیرہ دیا کرتے تھے، اس کی روایت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے کرتے ہیں ؛

۳۸۳ - حَدَّثَنَا محمد بن يوسف حَدَّثَنَا الاوزاعي عن الزهري عن سعيد بن المسيب وعروة بن الزبير ان حَكِيمَ بن حِزَامٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَعْطَانِي ثُمَّ سَأَلْتُهُ فَأَعْطَانِي ثُمَّ قَالَ لِي يَا حَكِيمُ إِنَّ هٰذَا الْمَالَ خَضِرٌ حُلْوٌ فَمَنْ أَخَذَهُ بِسَخَاوَةِ نَفْسٍ بُورِكَ لَهُ فِيهِ وَمَنْ أَخَذَهُ بِإِشْرَافِ نَفْسٍ لَمْ يُبَارَكْ لَهُ فِيهِ كَانَ كَالَّذِي يَأْكُلُ وَلَا يَشْبَعُ وَالْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلَى قَالَ حَكِيمٌ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَا أَرْزَأُ أَحَدًا بَعْدَكَ شَيْئًا حَتّٰى أُفَارِقَ الدُّنْيَا فَكَانَ أَبُو بَكْرٍ يدعوا حَكِيمًا لِيُعْطِيَهُ العطاء فيأبى أَنْ يَقْبَلَ مِنْهُ شَيْئًا ثُمَّ ان عمر دعاه لِيُعْطِيَهُ فَأَبَى أَنْ يَقْبَلَ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِينَ إِنِّي أَعْرِضُ عَلَيْهِ حَقَّهُ الَّذِي قَسَمَ اللّٰهُ لَهُ مِنْ هٰذَا الْفَيْءِ فيأبى ان يأخذه فَلَمْ يَرْزَأْ حَكِيمٌ أَحَدًا مِنَ النَّاسِ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى تُوُفِّيَ ؛

۳۸۳ - ہم سے محمد بن یوسف نے حدیث بیان کی ان سے اوزاعی نے حدیث بیان کی ان سے زہری نے ان سے سعید بن مسیب اور عروہ بن زبیر نے کہ حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ نے بیان کیا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مانگا تو آپ نے مجھے عطا فرمایا، پھر دوبارہ میں نے مانگا اور اس مرتبہ بھی آپ نے عطا فرمایا، پھر ارشاد فرمایا، حکیم! یہ مال بڑا شاداب، بہت شیریں اور لذیذ ہے، لیکن جو شخص اسے دل کی سخاوت کے ساتھ لیتا ہے اس کے مال میں تو برکت ہوتی ہے اور جو شخص لالچ اور حرص کے ساتھ لیتا ہے تو اس کے مال میں برکت نہیں ہوتی، بلکہ اس کی مثال اس شخص جیسی ہے جو کھائے جاتا ہے لیکن اس کا پیٹ نہیں بھرتا، اور اوپر کا ہاتھ (دینے والا) نیچے کے ہاتھ (لینے والے) سے بہتر ہوتا ہے حکیم رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے عرض کیا، یا رسول اللہ! آپ کے بعد اب کسی سے کچھ نہیں لوں گا، یہاں تک کہ اس دنیا سے اٹھ جاؤں، چنانچہ (آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد) ابوبکر رضی اللہ عنہ انہیں دینے کے لئے بلاتے تھے لیکن وہ اس سے ذرہ برابر بھی لینے سے انکار کر دیتے تھے، پھر عمر رضی اللہ عنہ (اپنے زمانہ خلافت میں) انہیں دینے کے لئے بلاتے تھے اور ان سے بھی لینے سے انہوں نے انکار کر دیا تھا، عمر رضی اللہ عنہ نے اس پر فرمایا، مسلمانو! میں انہیں کا حق دیتا ہوں، جو اللہ تعالیٰ نے فئی کے مال سے ان کا حصہ مقرر کیا ہے لیکن یہ اسے بھی قبول نہیں کرتے، حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ کی وفات ہو گئی لیکن آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد انہوں نے کسی سے کوئی چیز نہیں لی ؛

۳۸۴ - حَدَّثَنَا ابو النعمان حَدَّثَنَا حَمَّادُ بن زيد عن ايوب عن نافع ان عمر بن الخطاب رضي اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ

۳۸۴ - ہم سے ابو النعمان نے حدیث بیان کی ان سے حماد بن زید نے حدیث بیان کی ان سے ایوب نے ان سے نافع نے کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے عرض کیا، یا رسول اللہ! زمانہ جاہلیت میں میں

إِنَّهُ كَانَ عَلَيَّ اعْتِكَافُ يَوْمٍ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَأَمَرَهُ أَنْ يَفِيَ بِهِ قَالَ وَأَصَابَ عُمَرُ جَارِيَتَيْنِ مِنْ سَبْيِ حُنَيْنٍ فَوَضَعَهُمَا فِي بَعْضِ بُيُوتِ مَكَّةَ قَالَ فَمَنَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى سَبْيِ حُنَيْنٍ فَجَعَلُوا يَسْعَوْنَ فِي السِّكَكِ فَقَالَ عُمَرُ يَا عَبْدَ اللَّهِ انْظُرْ مَا هَذَا فَقَالَ مَنَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى السَّبْيِ قَالَ اذْهَبْ فَأَرْسِلِ الْجَارِيَتَيْنِ قَالَ نَافِعٌ وَلَمْ يَعْتَمِرْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْجِعْرَانَةِ وَلَوِ اعْتَمَرَ لَمْ يَخْفَ عَلَى عَبْدِ اللَّهِ وَزَادَ جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ مِنَ الْخُمُسِ وَرَوَاهُ مَعْمَرٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ فِي النَّذْرِ وَلَمْ يَقُلْ يَوْمَ

نے ایک دن کے اعتکاف کی نذر مانی تھی؟ تو آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے پورا کرنے کا حکم دیا، حضرت نافع نے بیان کیا کہ حنین کے قیدیوں میں سے عمر رضی اللہ عنہ کو دو باندیاں ملی تھیں، تو آپ نے انہیں مکہ کے کسی گھر میں رکھا، انہوں نے بیان کیا کہ پھر آں حضور نے حنین کے قیدیوں پر احسان کیا (اور سب کو آزاد کر دیا) تو گلیوں میں وہ دوڑنے لگے، عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا، عبداللہ ادھر دیکھو، کیا بات پیش آئی؟ انہوں نے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان پر احسان کیا ہے (اور حنین کے تمام قیدی چھوڑ دیئے گئے ہیں، عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا پھر جاؤ دونوں لڑکیوں کو بھی آزاد کر دو، نافع رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مقام جعرانہ سے عمرہ نہیں کیا تھا، اگر آں حضور وہاں سے عمرہ کے لئے تشریف لاتے تو ابن عمر رضی اللہ عنہ سے یہ بات پوشیدہ نہ رہتی اور جریر بن حازم نے ایوب کے واسطہ سے (اپنی روایت) میں یہ اضافہ نقل کیا ہے کہ ان سے نافع نے ابن عمر رضی اللہ عنہ کے حوالہ سے نقل کیا کہ (وہ باندیاں دونوں جو عمر رضی اللہ عنہ کو ملی تھیں) غنیمت کے پانچویں حصے (خمس) میں سے تھیں۔ (اعتکاف سے متعلق یہ روایت) معمر نے ایوب کے واسطہ سے نقل کی ہے، ان سے نافع نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے نذر کے ذکر کے ساتھ کی ہے لیکن لفظ "یوم" کا اس میں ذکر نہیں ہے۔

۳۸۵۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ قَالَ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ تَغْلِبَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَعْطَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْمًا وَمَنَعَ آخَرِينَ فَكَأَنَّهُمْ عَتَبُوا عَلَيْهِ فَقَالَ إِنِّي أُعْطِي قَوْمًا أَخَافُ ظَلَعَهُمْ وَجَزَعَهُمْ وَأَكِلُ قَوْمًا إِلَى مَا جَعَلَ اللَّهُ فِي قُلُوبِهِمْ مِنَ الْخَيْرِ وَالْغِنَى مِنْهُمْ عَمْرُو بْنُ تَغْلِبَ فَقَالَ عَمْرُو بْنُ تَغْلِبَ مَا أُحِبُّ أَنَّ لِي بِكَلِمَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُمْرَ النَّعَمِ وَزَادَ أَبُو عَاصِمٍ عَنْ جَرِيرٍ قَالَ سَمِعْتُ الْحَسَنَ يَقُولُ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ تَغْلِبَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ بِمَالٍ أَوْ بِسَبْيٍ فَقَسَمَهُ بِهَذَا۔

۳۸۵۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی ان سے جریر بن حازم نے حدیث بیان کی ان سے حسن نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے عمرو بن تغلب رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ لوگوں کو دیا اور کچھ لوگوں کو نہیں دیا۔ غالباً جن لوگوں کو آں حضور نے نہیں دیا تھا وہ اس پر کچھ ملول خاطر ہوئے (انہوں نے سمجھا کہ شاید آں حضور ہم سے اعراض کرتے ہیں) تو آں حضور نے فرمایا کہ میں کچھ لوگوں کو اس لئے دیتا ہوں کہ مجھے ان کے دل کے مرض اور ان کی جلد بازی سے ڈر لگتا ہے، اور کچھ لوگ وہ ہیں جن پر اعتماد کرتا ہوں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں میں بھلائی اور بے نیازی رکھی ہے عمرو بن تغلب بھی انہیں اصحاب میں شامل ہیں، عمرو بن تغلب رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس جملے کے مقابلے میں سرخ اونٹوں کی بھی میری نظر میں کوئی وقعت نہیں ہے اور ابو عاصم نے جریر کے واسطہ سے بیان کیا کہ میں نے حسن سے سنا، وہ بیان کرتے تھے کہ ہم سے عمرو بن تغلب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مال یا قیدی آئے تھے اور انہیں کی آپ نے تقسیم کی تھی،

۳۸۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي أُعْطِي قُرَيْشًا أَتَأَلَّفُهُمْ لِأَنَّهُمْ حَدِيثُ عَهْدٍ بِجَاهِلِيَّةٍ ؛

۳۸۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ نَاسًا مِنَ الْأَنْصَارِ قَالُوا لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ أَفَاءَ اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَمْوَالِ هَوَازِنَ مَا أَفَاءَ فَطَفِقَ يُعْطِي رِجَالًا مِنْ قُرَيْشٍ الْمِائَةَ مِنَ الْإِبِلِ فَقَالُوا يَغْفِرُ اللَّهُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِي قُرَيْشًا وَيَدَعُنَا وَسُيُوفُنَا تَقْطُرُ مِنْ دِمَائِهِمْ قَالَ أَنَسٌ فَحُدِّثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَقَالَتِهِمْ فَأَرْسَلَ إِلَى الْأَنْصَارِ فَجَمَعَهُمْ فِي قُبَّةٍ مِنْ أَدَمٍ وَلَمْ يَدْعُ مَعَهُمْ أَحَدًا غَيْرَهُمْ فَلَمَّا اجْتَمَعُوا جَاءَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا كَانَ حَدِيثٌ بَلَغَنِي عَنْكُمْ قَالَ لَهُ فُقَهَاؤُهُمْ أَمَّا ذَوُو آرَائِنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ فَلَمْ يَقُولُوا شَيْئًا وَأَمَّا أُنَاسٌ مِنَّا حَدِيثَةٌ أَسْنَانُهُمْ فَقَالُوا يَغْفِرُ اللَّهُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِي قُرَيْشًا وَيَتْرُكُ الْأَنْصَارَ وَسُيُوفُنَا تَقْطُرُ مِنْ دِمَائِهِمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي أُعْطِي رِجَالًا حَدِيثٌ عَهْدُهُمْ بِكُفْرٍ أَمَا تَرْضَوْنَ أَنْ يَذْهَبَ النَّاسُ بِالْأَمْوَالِ وَتَرْجِعُونَ إِلَى رِحَالِكُمْ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَاللَّهِ مَا تَنْقَلِبُونَ بِهِ خَيْرٌ مِمَّا يَنْقَلِبُونَ بِهِ قَالُوا بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ قَدْ رَضِينَا فَقَالَ لَهُمْ إِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ بَعْدِي أُثْرَةً شَدِيدَةً فَاصْبِرُوا حَتَّى تَلْقَوُا اللَّهَ وَرَسُولَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْحَوْضِ قَالَ أَنَسٌ فَلَمْ نَصْبِرْ ؛

۳۸۶۔ ہم سے ابوالولید نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی ان سے قتادہ نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، قریش کو میں تالیف قلب کے لئے دیتا ہوں، کیوں کہ جاہلیت سے ابھی نکلے ہیں،

۳۸۷۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی انہیں شعیب نے خبر دی ان سے زہری نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ جب اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو قبیلہ ہوازن کے اموال میں سے غنیمت دی اور آں حضور قریش کے چند اصحاب کو (تالیف قلب کی غرض سے) سو سو اونٹ دینے لگے تو بعض انصاری صحابہ نے کہا، اللہ تعالیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مغفرت کرے آں حضور قریش کو دے رہے ہیں اور ہمیں نظر انداز کر دیا ہے حالانکہ ان کا خون ہماری تلواروں سے ٹپک رہا ہے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے جب اس گفتگو کا ذکر ہوا تو آپ نے انصار کو بلایا اور انہیں چمڑے کے ایک خیمے میں جمع کیا ان کے سوا کسی دوسرے صحابی کو آپ نے نہیں بلایا تھا جب سب حضرات جمع ہو گئے تو آں حضور بھی تشریف لائے اور دریافت فرمایا کہ آپ لوگوں کے بارے میں جو بات مجھے معلوم ہوئی وہ کہاں تک صحیح ہے؟ انصار کے سمجھ دار صحابہ نے عرض کیا، یا رسول اللہ! ہمارے صاحب فہم و رائے افراد کوئی ایسی بات زبان پر نہیں لائے ہیں، ہاں چند لڑکے ہیں نو عمر، انہوں نے ہی یہ کہا ہے کہ اللہ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مغفرت کرے، آں حضور قریش کو تو دے رہے ہیں اور انصار کو آپ نے نظر انداز کر دیا ہے، حالانکہ ہماری تلواریں ان کے خون سے ٹپک رہی ہیں اس پر آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں بعض ایسے لوگوں کو دیتا ہوں جو ابھی کچھ دن پہلے کافر تھے (اور نئے اسلام میں داخل ہوئے ہیں) کیا تم لوگ اس پر خوش نہیں ہو کہ جب دوسرے لوگ مال و دولت لے کر واپس جا رہے ہوں گے تو تم لوگ اپنے گھروں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ واپس جا رہے ہونگے؟ خدا گواہ ہے کہ تمہارے ساتھ جو کچھ واپس جا رہا ہے وہ اس سے بہتر ہے جو دوسرے لوگ اپنے ساتھ لے جائیں گے۔ سب حضرات نے کہا کیوں نہیں، یا رسول اللہ! ہم

راضی اور خوش ہیں پھر آں حضورؐ نے ان سے فرمایا، میرے بعد تم دیکھو گے کہ تم پر دوسرے لوگوں کو ترجیح دی جا رہی ہو گی اور اس وقت تم صبر کرنا، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ سے جا ملو اور اس کے رسول سے حوض پر! انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ لیکن ہم نے صبر سے کام نہ لیا۔

۳۸۸۔ حَدَّثَنَا عبد العزیز بن عبد اللّٰہ الاُوَیسیُّ حَدَّثَنَا ابراهیم بن سعد عن صالح عن ابن شهاب قَالَ اَخْبَرَنِی عمر بن محمد بن جبیر بن مطعم ان محمد بن جبیر قَالَ اَخْبَرَنِی جبیر بن مطعم انه بینا هُوَ مَعَ رسول الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ النَّاسُ مُقْبِلًا مِنْ حُنَیْنٍ عَلِقَتْ رسول الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الاَعْرَابُ یسألونه حتی اضطرّوه اِلَى سَمُرَةٍ فَخَطِفَتْ رداءه فوقف رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَعْطُوْنِیْ رِدَائِیْ فَلَوْ كَانَ عَدَدُ هٰذِهِ الْعِضَاهِ نَعَمًا لَقَسَمْتُہٗ بَیْنَكُمْ ثُمَّ لَا تَجِدُوْنِیْ بَخِیْلًا وَلَا كَذُوْبًا وَلَا جَبَانًا۔

۳۸۸۔ ہم سے عبد العزیز بن عبد اللہ اویسی نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم بن سعد نے حدیث بیان کی ان سے صالح نے ان سے ابن شہاب نے بیان کیا کہ مجھے عمر بن محمد بن جبیر بن مطعم نے خبر دی ان سے محمد بن جبیر نے کہا اور انہیں جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے آپ کے ساتھ صحابہ کی فوج تھی، حنین کے غزوے سے واپسی ہو رہی تھی، راستے میں کچھ بدو آپؐ سے مانگنے لگے اور اتنا اصرار شروع کر دیا کہ آپ کو ایک ببول کے سایہ میں آنا پڑا، آں حضورؐ وہیں رک گئے، چادر مبارک ببول کے کانٹوں سے الجھ کر اوپر چلی گئی (اور بدوؤں نے اسے اپنے قبضہ میں کر لیا) آں حضورؐ نے فرمایا کہ میری چادر واپس کر دو، اگر میرے پاس اس کانٹے دار بڑے درخت کی تعداد میں مویشی ہوتے تو وہ بھی میں تم میں تقسیم کر دیتا۔ مجھے تم بخیل، جھوٹا اور بزدل نہیں پاؤ گے۔

۳۸۹۔ حَدَّثَنَا یحیٰی بن بکیر حَدَّثَنَا مالك عن اِسْحَاق بن عبد الله عن انس بن مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كنت اَمْشِیْ مَعَ النَّبِیِّ صلى اللّٰهُ عَلَیْهِ وسلم وعلیه بُرْدٌ نَجْرَانِیٌّ غَلِیْظ الحاشیة فادركه اَعْرَابِیٌّ فَجَذَبَهٗ جَذْبَةً شَدِیْدَةً حَتّٰى نَظَرْتُ الى صَفْحَةِ عَاتِقِ النبی صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قد اَثَّرَتْ به حاشیة الرداء من شدة جَذْبَتِهٖ ثُمَّ قَالَ مُرْ لِیْ مِنْ مَالِ اللّٰهِ الَّذِیْ عِنْدَكَ فالتفت اِلَیْهِ فَضَحِكَ ثُمَّ اَمَرَ لَهٗ بِعَطَاءٍ

۳۸۹۔ ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی ان سے مالک نے حدیث بیان کی ان سے اسحاق بن عبد اللہ نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں ... نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جا رہا تھا آپ نجران کی بنی ہوئی چوڑے حاشیہ کی ایک چادر اوڑھے ہوئے تھے۔ اتنے میں ایک اعرابی آپ کے قریب پہنچے اور انہوں نے بڑی شدت کے ساتھ چادر پکڑ کر کھینچی، میری نظر شانۂ مبارک پر پڑی تو میں نے دیکھا کہ کھینچنے والے کی شدت کی وجہ سے چادر کے حاشیہ پر اثر پڑ گیا ہے، پھر اعرابی نے کہا کہ اللہ کا جو مال آپ کے ساتھ ہے اس میں سے مجھے بھی دینے کا حکم فرمائیے، آں حضور ان کی طرف متوجہ ہوئے اور مسکرائے، پھر آپ نے انہیں دینے کا حکم فرمایا۔

۳۹۰۔ حَدَّثَنَا عثمان بن ابی شیبة حَدَّثَنَا جریر عن منصور عن ابی وائل عن عبد الله رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا كَانَ یَوْمُ حُنَیْنٍ اٰثَرَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اُنَاسًا فِی الْقِسْمَةِ

۳۹۰۔ ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے جریر نے حدیث بیان کی ان سے منصور نے ان سے ابو وائل نے کہ عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا، حنین کی لڑائی کے بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے (غنیمت کی) تقسیم میں بعض حضرات کے ساتھ (تالیف قلب

فاعطى الاقرع بن حابس مائة من الابل واعطى عيينة مثل ذلك واعطى اناسا من اشراف العرب فآثرهم يومئذ في القسمة قال رجل والله ان هذه القسمة ما عدل فيها وما اريد بها وجه الله فقلت والله لاخبرن النبي صلى الله عليه وسلم فاتيته فاخبرته فقال فمن يعدل اذا لم يعدل الله ورسوله رحم الله موسى قد اوذي باكثر من هذا فصبر ؛

کے لئے) ترجیحی معاملہ کیا، اقرع بن حابس رضی اللہ عنہ کو سَو اونٹ دیئے، اتنے ہی اونٹ عیینہ رضی اللہ عنہ کو دیئے، اسی طرح اس روز بعض دوسرے اشراف عرب کے ساتھ بھی تقسیم میں آپ نے ترجیحی سلوک کیا، اس پر ایک شخص (معتب بن قیشر منافق) نے کہا کہ خدا کی قسم اس میں نہ تو عدل کو ملحوظ رکھا گیا ہے اور نہ اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اس سے مقصود رہی ہے میں نے کہا کہ واللہ، اس کی اطلاع میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ضرور دوں گا، چنانچہ میں آں حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کو اس کی اطلاع دی آں حضورؐ نے سن کر فرمایا، اگر اللہ اور اس کا رسول بھی عدل نہ کرے تو پھر کون کرے گا، اللہ تعالیٰ موسیٰ علیہ السلام پر رحم فرمائے کہ انہیں اس سے بھی زیادہ اذیتیں پہنچائی گئی تھیں اور انہوں نے صبر کیا تھا۔

۳۹۱۔ حدثنا محمود بن غيلان حدثنا ابو اسامة حدثنا هشام قال اخبرني ابي عن اسماء ابنة ابي بكر رضي الله عنهما قالت كنت انقل النوى من ارض الزبير التي اقطعه رسول الله صلى الله عليه وسلم على راسي وهي مني على ثلثي فرسخ وقال ابو ضمرة عن هشام عن ابيه ان النبي صلى الله عليه وسلم اقطع الزبير ارضا من اموال بني النضير ؛

۳۹۱۔ ہم سے محمود بن غیلان نے حدیث بیان کی، ان سے ابو اسامہ نے حدیث بیان کی ان سے ہشام نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھے میرے والد نے خبر دی ان سے اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے زبیر رضی اللہ عنہ کو جو زمین عنایت فرمائی تھی ایس اس میں سے گٹھلیاں اپنے سر پر لایا کرتی تھی، وہ جگہ میرے گھر سے دو تہائی فرسخ دور تھی، ابو ضمرہ نے ہشام کے واسطہ سے بیان کیا اور ان سے ان کے والد نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے زبیر رضی اللہ عنہ کو بنو نضیر کے اموال میں سے ایک قطعۂ زمین عنایت فرمایا تھا۔

۳۹۲۔ حدثنا احمد بن المقدام حدثنا الفضيل بن سليمان حدثنا موسى بن عقبة قال اخبرني نافع عن ابن عمر رضي الله عنهما ان عمر بن الخطاب اجلى اليهود والنصارى من ارض الحجاز وكان رسول الله صلى الله عليه وسلم لما ظهر على اهل خيبر اراد ان يخرج اليهود منها وكانت الارض لما ظهر عليها لليهود وللرسول وللمسلمين فسأل اليهود رسول الله صلى الله عليه وسلم ان يتركهم على ان يكفوا العمل ولهم نصف الثمر

۳۹۲۔ مجھ سے احمد بن مقدام نے حدیث بیان کی ان سے سلیمان نے حدیث بیان کی ان سے موسیٰ بن عقبہ نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھے نافع نے خبر دی انہیں ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ عمر رضی اللہ عنہ نے سر زمین حجاز سے یہود و نصاریٰ کو دوسری جگہ منتقل کر دیا تھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب خیبر فتح کیا تھا تو آپ کا بھی ارادہ ہوا تھا کہ یہودیوں کو یہاں سے کسی دوسری جگہ منتقل کر دیا جائے جب آپ نے فتح پائی تو وہاں کی زمین یہود، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور عام مسلمانوں کی ہو گئی تھی، لیکن پھر یہودیوں نے آں حضورؐ سے کہا کہ آپ انہیں وہیں رہنے دیں، وہ (کھیتوں اور باغوں میں) کام کیا کریں گے اور آدھی پیداوار انہیں ملتی رہے گی آں حضور صلی اللہ علیہ

فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نُقِرُّکُمْ عَلٰی ذٰلِکَ مَا شِئْنَا فَاُقِرُّوْا حَتّٰی اَجْلَاھُمْ عُمَرُ فِیْ اِمَارَتِہٖ اِلٰی تَیْمَاءَ وَاَرِیْحَاءَ۔

وسلم نے فرمایا، جب تک ہم چاہیں، اس وقت تک کے لئے تمہیں یہاں رہنے دیں گے، چنانچہ یہ لوگ وہیں رہے اور پھر عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں اپنے دور خلافت میں مقام تیما اور اریحا میں منتقل کر دیا تھا (مسلمانوں کے خلاف ان کے فتنوں اور سازشوں کی وجہ سے)

باب ۲۶۲۔ مَا یُصِیْبُ مِنَ الطَّعَامِ فِیْ اَرْضِ الْحَرْبِ

۲۶۲۔ دار الحرب میں کھانے کے لئے جو چیزیں ملیں۔

۳۹۳۔ حَدَّثَنَا اَبُوالْوَلِیْدِ حَدَّثَنَا شُعْبَۃُ عَنْ حُمَیْدِ بْنِ ھِلَالٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مُغَفَّلٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ کُنَّا مُحَاصِرِیْنَ قَصْرَ خَیْبَرَ فَرَمٰی اِنْسَانٌ بِجِرَابٍ فِیْہِ شَحْمٌ فَنَزَوْتُ لِاٰخُذَہٗ فَالْتَفَتُّ فَاِذَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاسْتَحْیَیْتُ مِنْہُ

۳۹۳۔ ہم سے ابو الولید نے حدیث بیان کی ان سے حمید بن ہلال نے اور ان سے عبد اللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم قصر خیبر کا محاصرہ کئے ہوئے تھے کسی شخص نے ایک کپی پھینکی جس میں چربی بھری ہوئی تھی، میں اسے لینے کے لئے بڑی تیزی سے بڑھا، لیکن مڑ کر جو دیکھا، تو قریب میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم موجود تھے، میں شرم سے پانی پانی ہوگیا،

۳۹۴۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَیْدٍ عَنْ اَیُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ کُنَّا نُصِیْبُ فِیْ مَغَازِیْنَا الْعَسَلَ وَالْعِنَبَ فَنَاْکُلُہٗ وَلَا نَرْفَعُہٗ۔

۳۹۴۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی ان سے حماد بن زید نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے، ان سے نافع نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ (نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں) غزوں میں ہمیں شہد اور انگور ملتا تھا ہم اسے کھاتے تھے (جتنا کھا سکتے تھے) لیکن اسے جمع نہیں کرتے تھے۔

۳۹۵۔ حَدَّثَنَا مُوْسَی بْنُ اِسْمَاعِیْلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا الشَّیْبَانِیُّ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ اَبِیْ اَوْفٰی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا یَقُوْلُ اَصَابَتْنَا مَجَاعَۃٌ لَیَالِیَ خَیْبَرَ فَلَمَّا کَانَ یَوْمُ خَیْبَرَ وَقَعْنَا فِی الْحُمُرِ الْاَھْلِیَّۃِ فَانْتَحَرْنَاھَا فَلَمَّا غَلَتِ الْقُدُوْرُ نَادٰی مُنَادِیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَکْفِئُوا الْقُدُوْرَ فَلَا تَطْعَمُوْا مِنْ لُّحُوْمِ الْحُمُرِ شَیْئًا قَالَ عَبْدُ اللّٰہِ فَقُلْنَا اِنَّمَا نَھَی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِاَنَّھَا لَمْ تُخَمَّسْ قَالَ وَقَالَ اٰخَرُوْنَ حَرَّمَھَا الْبَتَّۃَ وَسَاَلْتُ سَعِیْدَ بْنَ جُبَیْرٍ فَقَالَ حَرَّمَھَا الْبَتَّۃَ۔

۳۹۵۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی ان سے عبد الواحد نے حدیث بیان کی ان سے شیبانی نے حدیث بیان کی کہا کہ میں نے ابن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ بیان کرتے تھے کہ جنگ خیبر کے موقعہ پر فاقوں پہ فاقے ہونے لگے، آخر جس دن خیبر فتح ہوا تو مال غنیمت میں گدھے بھی ہمیں ملے تھے، چنانچہ انہیں ذبح کر کے پکانا شروع کر دیا، جب ہانڈیوں میں جوش آنے لگا، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے منادی نے اعلان کیا کہ ہانڈیوں کو الٹ دو اور گدھے کا گوشت چکھو بھی نہیں، عبد اللہ بن اوفیٰ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم نے اس پر کہا کہ غالباً آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس لئے روک دیا ہے کہ ابھی تک پانچواں حصہ (خمس) اس میں سے نہیں نکالا گیا تھا لیکن بعض دوسرے صحابہ رضی اللہ عنہم نے کہا کہ آں حضور نے گدھے کا گوشت قطعی طور پر حرام قرار دے دیا ہے (شیبانی نے بیان کیا کہ) میں نے سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے قطعی طور پر حرام قرار دے دیا تھا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

باب ۲۶۳۔ الجزیۃ والموادعۃ مع اھل الحرب وقول اللہ تعالٰی قاتلوا الذین لا یؤمنون باللہ ولا بالیوم الاخر، ولا یحرمون ما حرم اللہ ورسولہ ولا یدینون دین الحق من الذین اوتوا الکتاب حتی یعطوا الجزیۃ عن ید وھم صاغرون اذلاء وما جاء فی اخذ الجزیۃ من الیھود والنصارٰی والمجوس والعجم، وقال ابن عیینۃ عن ابن ابی نجیح قلت لمجاھد ما شأن اھل الشام علیھم اربعۃ دنانیر واھل الیمن علیھم دینار، قال جعل ذلک من قبل الیسار "

۲۶۳۔ ذمیوں سے جزیہ لینے اور دار الحرب سے معاہدہ کرنے سے متعلق تفصیلات اور اللہ تعالٰی کا ارشاد کہ" ان لوگوں سے جنگ کرو جو اللہ پر ایمان نہیں لائے اور نہ آخرت کے دن پر اور نہ وہ ان چیزوں کو حرام مانتے ہیں جنہیں اللہ تعالٰی اور اس کے رسول نے حرام قرار دیا ہے اور نہ دین حق انہوں نے قبول کیا، ان لوگوں میں سے جنہیں کتاب دی گئی تھی (مثلاً یہود و نصارٰی) یہاں تک کہ وہ تمہارے غلبہ کی وجہ سے جزیہ دینا قبول کرلیں اور وہ تم سے مغلوب ہوگئے ہیں" (صاغرون کے معنی) اذلاء کے ہیں۔ اور وہ تفصیلات جن میں یہود، نصارٰی، مجوس اور اہل عجم سے جزیہ لینے کا بیان ہوا ہے۔ ابن عیینہ نے بیان کیا، ان سے ابن ابی نجیح نے کہ میں نے مجاہد سے پوچھا، اس کی کیا وجہ ہے کہ شام کے اہل کتاب پر چار دینار (جزیہ) ہے اور یمن کے اہل کتاب پر صرف ایک دینار! تو انہوں نے فرمایا کہ ایسا خوش حالی اور سرمایہ کے (تفاوت کے) پیش نظر کیا گیا ہے۔

۳۹۶۔ حدثنا علی بن عبد اللہ حدثنا سفیان قال سمعت عمروا قال کنت جالسا مع جابر بن زید وعمرو بن اوس فحدثھما بجالۃ سنۃ سبعین عام حج مصعب بن الزبیر باھل البصرۃ عند درج زمزم قال کنت کاتبا لجزء بن معاویۃ عم الاحنف فأتانا کتاب عمر بن الخطاب قبل موتہ بسنۃ فرقوا بین کل ذی محرم من المجوس ولم یکن عمر اخذ الجزیۃ من المجوس حتی شھد عبد الرحمٰن بن عوف ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اخذھا من مجوس ھجر

۳۹۶۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے عمر بن دینار سے سنا، انہوں نے بیان کیا کہ میں جابر بن زید اور عمرو بن اوس کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا تو ان دونوں حضرات سے بجالہ نے حدیث بیان کی ۷۰ھ میں جس سال مصعب بن زبیر نے بصرہ والوں کے ساتھ حج کیا تھا، زمزم کی سیڑھیوں کے پاس انہوں نے بیان کیا تھا کہ میں احنف بن قیس رضی اللہ عنہ کے چچا جزء بن معاویہ کا کاتب تھا تو وفات سے ایک سال پہلے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا ایک مکتوب ہمارے پاس آیا کہ مجوسیوں کے ہر ذی رحم میں (اگر انہوں نے اس کے باوجود آپس میں شادی کرلی ہو تو) جدائی کرا دو۔ عمر رضی اللہ عنہ مجوسیوں سے جزیہ نہیں لیتے تھے، لیکن جب عبد الرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے گواہی دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہجر کے مجوسیوں سے جزیہ لیا تھا (تو آپ بھی لینے لگے تھے)

۳۹۷۔ حدثنا ابو الیمان اخبرنا شعیب

۳۹۷۔ ہم سے ابو الیمان نے حدیث بیان کی، انہیں شعیب نے خبر

عن الزهري قال حدثني عروة بن الزبير عن المسور بن مخرمة انه اخبره ان عمرو بن عوف الانصاري وهو حليف لبني عامر بن لؤي وكان شهد بدرا اخبره ان رسول الله صلى الله عليه وسلم بعث ابا عبيدة بن الجراح الى البحرين يأتي بجزيتها وكان رسول الله صلى الله عليه وسلم هو صالح اهل البحرين وامّر عليهم العلاء بن الحضرمي فقدم ابو عبيدة بمال من البحرين فسمعت الانصار بقدوم ابي عبيدة فوافت صلاة الصبح مع النبي صلى الله عليه وسلم فلما صلى بهم الفجر انصرف فتعرضوا له فتبسم رسول الله صلى الله عليه وسلم حين رآهم وقال اظنكم قد سمعتم ان ابا عبيدة قد جاء بشيء قالوا اجل يا رسول الله قال فابشروا واملوا ما يسركم فوالله لا الفقر اخشى عليكم ولكن اخشى عليكم ان تبسط عليكم الدنيا كما بسطت على من كان قبلكم فتنافسوها كما تنافسوها وتهلككم كما اهلكتهم ؛

دی، انہیں زہری نے کہا کہ مجھ سے عروہ بن زبیر نے حدیث بیان کی ان سے مسور بن مخرمہ نے اور انہیں عمرو بن عوف انصاری رضی اللہ عنہ نے خبر دی آپ بنی عامر بن لوی کے حلیف تھے اور جنگ بدر میں شریک تھے، آپ نے انہیں خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کو بحرین جزیہ وصول کرنے کے لئے بھیجا تھا، آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بحرین کے لوگوں سے صلح کی تھی اور ان پر علاء بن حضرمی رضی اللہ عنہ کو حاکم بنایا تھا، جب ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ بحرین کا مال لے کر آئے تو انصار کو بھی معلوم ہوا کہ ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ آگئے ہیں، چنانچہ فجر کی نماز سب حضرات نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پڑھی، جب نماز آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم پڑھا چکے تو لوگ آں حضورؐ کے سامنے آئے، آں حضورؐ انہیں دیکھ کر مسکرائے اور فرمایا کہ میرا خیال ہے، تم نے سن لیا ہے کہ ابو عبیدہؓ کچھ لے کر آئے ہیں؟ انصار رضی اللہ عنہم نے عرض کیا جی ہاں، یا رسول اللہ! آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تمہیں خوش خبری ہو، اور اس چیز کے لئے تم پر امید رہو جس سے تمہیں خوشی ہو گی، لیکن خدا کی قسم، میں تمہارے بارے میں محتاجی اور فقر سے نہیں ڈرتا، مجھے خوف ہے تو اس بات کا کہ دنیا کے دروازے تم پر اس طرح کھول دیئے جائیں گے جیسے تم سے پہلے لوگوں پر کھول دیئے گئے تھے، اور پھر جس طرح انہوں نے اس کے لئے منافست کی تھی تم بھی منافست میں پڑ جاؤ گے اور یہی چیز تمہیں بھی اسی طرح ہلاک کر دے گی جیسے تم سے پہلی امتوں کو اس نے ہلاک کیا تھا۔

۳۹۸ - **حدثنا** الفضل بن يعقوب حدثنا عبد الله بن جعفر الرقي حدثنا المعتمر بن سليمان حدثنا سعيد بن عبيد الله الثقفي حدثنا بكر بن عبد الله المزني وزياد بن جبير عن جبير بن حية قال بعث عمر الناس في افناء الامصار يقاتلون المشركين فاسلم الهرمزان فقال اني مستشيرك في مغازيّ هذه قال نعم مثلها ومثل من فيها من الناس من عدو المسلمين مثل طائر

۳۹۸ - ہم سے فضل بن یعقوب نے حدیث بیان کی ان سے عبد اللہ بن جعفر الرقی نے حدیث بیان کی ان سے معتمر بن سلیمان نے حدیث بیان کی ان سے سعید بن عبید اللہ ثقفی نے حدیث بیان کی ان سے بکر بن عبد اللہ مزنی اور زیاد بن جبیر نے حدیث بیان کی اور ان سے جبیر بن حیہ نے بیان کیا کہ کفار سے جنگ کے لئے عمر رضی اللہ عنہ نے فوجوں کو فارس کے شہروں کی طرف بھیجا تھا (جب لشکر قادسیہ پہنچا اور لڑائی کا نتیجہ مسلمانوں کے حق میں نکلا) تو ہرمزان (شوستر کا حاکم) نے اسلام قبول کر لیا (عمر رضی اللہ عنہ اس کے بعد اہم معاملات میں اس سے مشورہ لیتے تھے) عمر رضی اللہ عنہ نے اس سے فرمایا کہ تم سے

لَهُ رَأْسٌ وَلَهُ جَنَاحَانِ وَلَهُ رِجْلَانِ فَإِنْ كُسِرَ أَحَدُ الْجَنَاحَيْنِ نَهَضَتِ الرِّجْلَانِ .... بِجَنَاحٍ وَالرَّأْسُ فَإِنْ كُسِرَ الْجَنَاحُ الْآخَرُ نَهَضَتِ الرِّجْلَانِ وَالرَّأْسُ وَإِنْ شُدِخَ الرَّأْسُ ذَهَبَتِ الرِّجْلَانِ وَالْجَنَاحَانِ فَالرَّأْسُ كِسْرَى وَالْجَنَاحُ قَيْصَرُ وَالْجَنَاحُ الْآخَرُ فَارِسُ فَمُرِ الْمُسْلِمِينَ فَلْيَنْفِرُوا إِلَى كِسْرَى. وَقَالَ بَكْرٌ وَزِيَادٌ جَمِيعًا عَنْ جُبَيْرِ بْنِ حَيَّةَ قَالَ فَنَدَبَنَا عمر واستعمل علينا النعمان بن مُقَرِّنٍ حَتَّى إِذَا كُنَّا بِأَرْضِ الْعَدُوِّ وَخَرَجَ عَلَيْنَا عَامِلُ كِسْرَى فِي أَرْبَعِينَ أَلْفًا فَقَامَ تَرْجُمَانٌ فَقَالَ لِيُكَلِّمْنِي رَجُلٌ مِنْكُمْ فَقَالَ الْمُغِيرَةُ سَلْ عَمَّا شِئْتَ قَالَ مَا أَنْتُمْ قَالَ نَحْنُ أُنَاسٌ مِنَ الْعَرَبِ كُنَّا فِي شَقَاءٍ شَدِيدٍ وَبَلَاءٍ شَدِيدٍ نَمَصُّ الْجِلْدَ وَالنَّوَى مِنَ الْجُوعِ وَنَلْبَسُ الْوَبَرَ وَالشَّعَرَ وَنَعْبُدُ الشَّجَرَ وَالْحَجَرَ فَبَيْنَا نَحْنُ كَذَلِكَ إِذْ بَعَثَ رَبُّ السَّمٰوَاتِ وَرَبُّ الْأَرَضِينَ تَعَالَى ذِكْرُهُ وَجَلَّتْ عَظَمَتُهُ إِلَيْنَا نَبِيًّا مِنْ أَنْفُسِنَا نَعْرِفُ أَبَاهُ وَأُمَّهُ فَأَمَرَنَا نَبِيُّنَا رَسُولُ رَبِّنَا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نُقَاتِلَكُمْ حَتَّى تَعْبُدُوا اللهَ وَحْدَهُ أَوْ تُؤَدُّوا الْجِزْيَةَ وَأَخْبَرَنَا نَبِيُّنَا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ رِسَالَةِ رَبِّنَا أَنَّهُ مَنْ قُتِلَ مِنَّا صَارَ إِلَى الْجَنَّةِ فِي نَعِيمٍ لَمْ يَرَ مِثْلَهَا قَطُّ وَمَنْ بَقِيَ مِنَّا مَلَكَ رِقَابَكُمْ فَقَالَ النُّعْمَانُ رُبَّمَا أَشْهَدَكَ اللهُ مِثْلَهَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يُنَدِّمْكَ وَلَمْ يُخْزِكَ وَلَكِنِّي شَهِدْتُ الْقِتَالَ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا لَمْ يُقَاتِلْ فِي أَوَّلِ النَّهَارِ انْتَظَرَ حَتَّى تَهُبَّ الْأَرْوَاحُ وَتَحْضُرَ الصَّلَوَاتُ.

ان (ممالک فارس وغیرہ) پر مہم بھیجنے کے سلسلے میں مشورہ چاہتا ہوں اس نے کہا کہ جی ہاں، اس ملک کی مثال اور اس میں رہنے والے اسلام دشمن باشندوں کی مثال ایک ایسے پرندے جیسی ہے جس کے سر ہے دو بازو ہیں اور دو پاؤں ہیں اگر اس کا ایک بازو توڑ دیا جائے تو وہ اپنے دونوں پاؤں پر ایک بازو اور ایک پر کے ساتھ کھڑا رہ سکتا ہے اگر دوسرا بازو بھی توڑ دیا جائے تو وہ اپنے دونوں پاؤں اور سر کے ساتھ کھڑا رہ سکتا ہے، لیکن اگر سر توڑ دیا جائے تو دونوں پاؤں، دونوں بازو اور سر سب بے کار رہ جاتا ہے پس سر تو کسریٰ ہے ایک بازو قیصر ہے اور دوسرا فارس، اس لئے آپ مسلمانوں کو حکم دیجئے کہ پہلے وہ کسریٰ پر حملہ کریں بکر بن عبداللہ اور زیاد بن جبیر دونوں حضرات نے بیان کیا کہ ان سے جبیر بن حیہ نے بیان کیا (اسی مشورہ کے مطابق) ہمیں عمر رضی اللہ عنہ نے طلب فرمایا (غزوہ کے لئے) اور نعمان بن مقرن رضی اللہ عنہ کو ہمارا امیر مقرر کیا، جب ہم دشمن کی سرزمین (نہاوند) کے قریب پہنچے تو کسریٰ کا عامل چالیس ہزار کا لشکر لے کر ہماری طرف بڑھا، پھر ایک ترجمان نے سامنے آکر کہا کہ تم میں سے کوئی ایک شخص (معاملات پر) گفتگو کرے مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے (مسلمانوں کی نمائندگی کی اور) فرمایا کہ جو تمہارے مطالبات ہوں انہیں بیان کرو، اس نے پوچھا آخر تم لوگ ہو کون؟ مغیرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہم عرب کے رہنے والے ہیں ہم انتہائی بدبختیوں اور مصیبتوں میں مبتلا تھے، بھوک کی شدت میں ہم چمڑے اور گٹھلیاں چوسا کرتے تھے اون اور بال ہماری پوشاک تھی اور پتھروں اور درختوں کی ہم پرستش کیا کرتے تھے، ہماری مصیبتیں اسی طرح قائم تھیں کہ آسمان اور زمین کے رب نے، جس کا ذکر اپنی تمام عظمت و جلال کے ساتھ سربلند ہے، ہماری طرف ہماری ہی طرح (کے انسانی عادات وخصائص رکھنے والا) نبی بھیجا، ہم اس کے باپ اور ماں، (یعنی خاندان کی عالی نسبی) کو جانتے ہیں، الٰہی ہمارے نبی، اللہ کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حکم دیا کہ ہم تم سے جنگ اس اس وقت تک کرتے رہیں جب تک تم اللہ وحدہ کی عبادت نہ کرنے لگو، یا پھر (عدم اسلام کی صورت میں) جزیہ دینا نہ قبول کر لو، اور ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اپنے رب کا یہ پیغام بھی پہنچایا

ہے کہ (اعلاء کلمۃ اللہ کے لئے لڑتے ہوئے) ہمارا جو فرد بھی قتل کیا جائے گا وہ جنت میں جائے گا، جہاں اسے آرام و راحت ملے گی اور جو افراد ان میں سے زندہ باقی رہ جائیں گے وہ (فتح حاصل کرکے) تم پر حاکم بن سکیں گے۔ پھر (اس مسئلہ پر گفتگو کرتے ہوئے کہ جنگ کب شروع کی جائے) نعمان بن مقرن رضی اللہ عنہ نے مغیرہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں اسی جیسی جنگوں کے مواقع پر بارہا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رکھا اور ان تمام مواقع پر تمہیں کوئی ندامت نہ اٹھانی پڑی اور نہ کوئی رسوائی! اسی طرح میں بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوات میں شریک رہا ہوں۔ اور آں حضورؐ کا معمول تھا کہ اگر آپ دن کے ابتدائی حصے میں جنگ شروع نہ کرتے تو انتظار کرتے یہاں تک کہ ہوائیں چلنے لگتیں اور نماز کا وقت ہو جاتا (تب جنگ شروع کرتے، نماز ظہر سے فارغ ہو کر)

باب ۲۶۴۔ اِذَا وَادَعَ الْاِمَامُ مَلِكَ الْقَرْيَةِ هَلْ يَكُوْنُ ذٰلِكَ لِبَقِيَّتِهِمْ ؛

۲۶۴۔ اگر امام کسی شہر کے حاکم سے کوئی معاہدہ کرے تو کیا شہر کے تمام دوسرے افراد پر بھی معاہدہ کے احکام نافذ ہوں گے؛

۳۹۹۔ حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ بَكَّارٍ حَدَّثَنَا وهيب عن عمرو بن يحيى عن عباس الساعدي عن أبي حميد الساعدي قَالَ غَزَوْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَبُوْكَ وَاَهْدٰى مَلِكُ اَيْلَةَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بغلة بيضاء وَكَسَاهُ بُرْدًا وَكتب لَهُ بِبَحْرِهِمْ ؛

۳۹۹۔ ہم سے سہل بن بکار نے حدیث بیان کی ان سے وہیب نے حدیث بیان کی ان سے عمرو بن یحییٰ نے ان سے عباس ساعدی نے اور ان سے ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہم غزوہ تبوک میں شریک تھے اور ایلہ کے حاکم نے آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک سفید خچر اور ایک چادر ہدیہ میں بھیجی تھی اور آں حضورؐ نے ایک دستاویز کے ذریعہ اس کے ملک پر اسے حاکم باقی رکھا؛

باب ۲۶۵۔ الوصايا باهل ذِمَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ والذمة۔ العهد۔ وَالْاِلُّ القرابة ؛

۲۶۵۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی امان میں آنے والوں کے متعلق وصیت ذمہ، عہد کے معنی میں ہے، اور الٌّ (قرآن مجید میں) قرابت کے معنی میں ہے؛

۴۰۰۔ حَدَّثَنَا آدم بن ابی ایاس حَدَّثَنَا شعبة حَدَّثَنَا ابوجمرة قال سمعت جُوَيْرِيَةَ ابن قدامة التميمي قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قُلْنَا اَوْصِنَا يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ قَالَ اُوْصِيْكُمْ بِذِمَّةِ اللّٰهِ فَاِنَّهُ ذِمَّةُ نَبِيِّكُمْ وَرِزْقُ عِيَالِكُمْ ؛

۴۰۰۔ ہم سے آدم بن ابی ایاس نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابوجمرہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے جویریہ بن قدامہ تمیمی سے سنا انہوں نے بیان کیا کہ میں نے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے سنا تھا، آپ سے ہم نے عرض کیا تھا ہمیں کوئی وصیت کیجئے، تو آپ نے فرمایا کہ میں تمہیں اللہ تعالیٰ کے عہد کی (جو تم نے ذمیوں سے کیا ہے) وصیت کرتا ہوں (کہ اس کی حفاظت میں کوتاہی نہ کرو) کیونکہ وہ تمہارے نبی کا عہد ہے اور تمہارے اہل و عیال کی روزی ہے

باب ۲۶۶۔ ما اقطع النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْبَحْرَيْنِ وَمَا وَعَدَ من مال البحرين وَالْجِزْيَةِ وَلِمَنْ يَقْسِمُ الْفَيْءَ وَالْجِزْيَةَ ؛

۲۶۶۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بحرین کی آراضی کی تقسیم جس طرح کی تھی اور جو آپ نے وہاں سے آنے والے مال اور جزیہ کے متعلق (صحابہؓ سے انہیں دینے کا) وعدہ کیا تھا اور اس شخص کے متعلق جو فئی اور جزیہ کی تقسیم کرتا ہے؛

۴۰۱۔ حدثنا احمد بن یونس حدثنا زهیر عن یحیی بن سعید قال سمعت انسا رضی الله عنه قال دعا النبی صلی الله علیه وسلم الانصار لیکتب لهم بالبحرین فقالوا لا والله حتی تکتب لاخواننا من قریش بمثلها فقال ذاك لهم ما شاء الله علی ذلك یقولون له قال فانكم سترون بعدی اثرة فاصبروا حتی تلقونی ؛

۴۰۱۔ ہم سے احمد بن یونس نے حدیث بیان کی ان سے زہیر نے حدیث بیان کی ان سے یحیی بن سعید نے بیان کیا کہ میں نے انس رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کو بلایا تاکہ بحرین میں ان کے لئے کچھ زمین لکھ دیں، لیکن انہوں نے عرض کیا کہ نہیں، خدا کی قسم! ہمیں اسی وقت وہاں زمین عنایت فرمایئے (جب اتنی زمین ہمارے بھائی قریش (مہاجرین) کے لئے بھی آپ لکھیں۔ آں حضورؐ نے فرمایا کہ اگر اللہ نے چاہا تو ان کے لئے بھی اس کا موقعہ آئے گا، لیکن انصار مصر رہے (کہ مہاجرین کو بھی دیا جائے) پھر آں حضورؐ نے فرمایا کہ میرے بعد تم دیکھوگے کہ دوسروں کو تم پر ترجیح دی جائے گی، لیکن تم صبر سے کام لینا، تاآنکہ تم حوض پر مجھ سے آملو ؛

۴۰۲۔ حدثنا علی بن عبد الله حدثنا اسماعیل بن ابراهیم قال اخبرنی روح بن القاسم عن محمد بن المنكدر عن جابر بن عبد الله رضی الله عنهما قال كان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال لی لو قد جاءنا مال البحرین قد اعطیتك هكذا وهكذا وهكذا فلما قبض رسول الله صلی الله علیه وسلم وجاء مال البحرین قال ابو بكر من كانت له عند رسول الله صلی الله علیه وسلم عدة فلیاتنی فاتیته فقلت ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قد كان قال لی لو قد جاءنا مال البحرین لاعطیتك هكذا وهكذا وهكذا فقال لی احثه فحثوت حثیة فقال لی عدها فعددتها فاذا هی خمسمائة فاعطانی الفا وخمسمائة ؛ وقال ابراهیم بن طهمان عن عبد العزیز بن صهیب عن انس اتی النبی صلی الله علیه وسلم بمال ..... من البحرین فقال انثروه فی المسجد فكان اكثر مال اتی به رسول الله صلی الله علیه وسلم اذ جاءه العباس فقال یا رسول الله

۴۰۲۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی ان سے اسماعیل بن ابراہیم نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھے روح بن قاسم نے خبر دی انہیں محمد بن منکدر نے کہ جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا تھا کہ ہمارے پاس اگر بحرین سے مال آیا تو میں تمہیں اتنا، اتنا، اتنا دوں گا، پھر جب آں حضورؐ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوگئی اور اس کے بعد بحرین کا مال آیا، تو ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر کسی سے کوئی وعدہ کیا ہو تو وہ ہمارے پاس آئے (ہم وعدہ پورا کرنے کی کوشش کریں گے) چنانچہ میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا تھا کہ اگر بحرین کا مال ہمارے یہاں آیا تو میں تمہیں اتنا، اتنا، اتنا دوں گا اس پر انہوں نے فرمایا کہ اچھا ایک لپ بھرو، میں نے ایک لپ بھری تو انہوں نے فرمایا کہ اسے اب شمار کرو، میں نے شمار کیا تو پانچ سو تھا، پھر انہوں نے مجھے ڈیڑھ ہزار عنایت فرمایا (تین لپ آنحضورؐ کے فرمانے کے مطابق) اور ابراہیم بن طہمان نے بیان کیا، ان سے عبد العزیز بن صہیب نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے یہاں بحرین سے مال آیا تو آپ نے فرمایا کہ اسے مسجد میں پھیلا دو، بحرین کا وہ مال، ان تمام اموال میں سب سے زیادہ تھا جواب تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے یہاں آچکے تھے اتنے میں عباس رضی اللہ عنہ

أَعْطِنِي إِنِّي فَادَيْتُ نَفْسِي وَفَادَيْتُ عَقِيلًا قَالَ خُذْ فَحَثَا فِي ثَوْبِهِ ثُمَّ ذَهَبَ يُقِلُّهُ فَلَمْ يَسْتَطِعْ فَقَالَ أُمُرْ بَعْضَهُمْ يَرْفَعْهُ إِلَيَّ قَالَ لَا قَالَ فَارْفَعْهُ أَنْتَ عَلَيَّ قَالَ لَا فَنَثَرَ مِنْهُ ثُمَّ ذَهَبَ يُقِلُّهُ فَلَمْ يَرْفَعْهُ فَقَالَ أُمُرْ بَعْضَهُمْ يَرْفَعْهُ عَلَيَّ قَالَ لَا قَالَ فَارْفَعْهُ أَنْتَ عَلَيَّ قَالَ لَا فَنَثَرَ ثُمَّ احْتَمَلَهُ عَلَى كَاهِلِهِ ثُمَّ انْطَلَقَ فَمَا زَالَ يُتْبِعُهُ بَصَرَهُ حَتَّى خَفِيَ عَلَيْنَا عَجَبًا مِنْ حِرْصِهِ فَمَا قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَثَمَّ مِنْهَا دِرْهَمٌ

تشریف لائے اور فرمایا کہ یا رسول اللہ! مجھے بھی عنایت فرمائیے کیونکہ میں نے (بدر کے موقعہ پر) اپنا بھی فدیہ ادا کیا تھا اور عقیل رضی اللہ عنہ کا بھی! آں حضور نے فرمایا کہ اچھا لے لیجئے چنانچہ انہوں نے اپنے کپڑے میں بھر لیا لیکن اٹھ نہ سکا، تو اس میں سے کم کرنے لگے، لیکن کم کرنے کے بعد بھی نہ اٹھ سکا تو عرض کیا کہ آں حضور کسی کو حکم دیں کہ اٹھانے میں میری مدد کرے آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایسا نہیں ہو سکتا، انہوں نے کہا کہ پھر آپ خود ہی اٹھوا دیں آں حضور نے فرمایا کہ یہ بھی نہیں ہو سکتا (آپ جتنا اٹھا سکتے ہیں اٹھا کر لے جائیے) پھر عباس رضی اللہ عنہ نے اس میں سے کچھ کم کیا لیکن اس پر بھی نہ اٹھا سکے تو کہا کہ کسی کو حکم دیجئے کہ وہ اٹھا دیں آں حضور نے فرمایا کہ نہیں ایسا نہیں ہو سکتا، انہوں نے کہا پھر آپ ہی اٹھا دیں، آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ بھی نہیں ہو سکتا آخر اس میں سے پھر انہیں کم کرنا پڑا، اور تب کہیں جا کے اسے اپنے کاندھے پر اٹھا سکے اور لے کر جانے لگے آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت تک انہیں دیکھتے رہے جب تک وہ ہماری نظروں سے چھپ نہ گئے۔ ان کے لالچ پر آپ کو تعجب ہوا تھا۔ آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام مال وہیں تقسیم کر دیا اور آپ اس وقت تک وہاں سے نہ اٹھے جب تک وہاں ایک درہم بھی باقی نہ رہا۔

باب ۲۶۷۔ إِثْمِ مَنْ قَتَلَ مُعَاهَدًا بِغَيْرِ جُرْمٍ

۲۶۷۔ جس کسی نے کسی جرم کے بغیر کسی معاہد کو قتل کیا!

۴۰۳۔ حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا مُجَاهِدٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَتَلَ مُعَاهِدًا لَمْ يَرِحْ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ وَإِنَّ رِيحَهَا تُوجَدُ مِنْ مَسِيرَةِ أَرْبَعِينَ عَامًا

۴۰۳۔ ہم سے قیس بن حفص نے حدیث بیان کی ان سے عبد الواحد نے حدیث بیان کی ان سے حسن بن عمرو نے حدیث بیان کی ان سے مجاہد نے حدیث بیان کی اور ان سے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس نے کسی معاہد کو قتل کیا وہ جنت کی خوشبو بھی نہ پا سکے گا، حالانکہ جنت کی خوشبو چالیس سال کی مسافت سے سونگھی جا سکتی ہے۔

باب ۲۶۸۔ إِخْرَاجِ الْيَهُودِ مِنْ جَزِيرَةِ الْعَرَبِ وَقَالَ عُمَرُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُقِرُّكُمْ مَا أَقَرَّكُمُ اللَّهُ بِهِ

۲۶۸۔ یہودیوں کا جزیرۂ عرب سے اخراج، عمر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے بیان فرمایا کہ میں تمہیں اس وقت تک (عرب میں) رہنے دوں گا، جب تک اللہ کی مرضی ہو گی۔

۴۰۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي سَعِيدٌ الْمَقْبُرِيُّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ

۴۰۴۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی ان سے لیث نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے سعید مقبری نے حدیث بیان کی ان سے ان کے والد نے کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا، ہم ابھی

بَيْنَمَا نَحْنُ فِي الْمَسْجِدِ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ انْطَلِقُوا إِلَى يَهُودَ فَخَرَجْنَا حَتَّى جِئْنَا بَيْتَ الْمِدْرَاسِ فَقَالَ أَسْلِمُوا تَسْلَمُوا وَاعْلَمُوا أَنَّ الْأَرْضَ لِلّٰهِ وَرَسُولِهِ وَإِنِّي أُرِيدُ أَنْ أُجْلِيَكُمْ مِنْ هٰذِهِ الْأَرْضِ فَمَنْ يَجِدْ مِنْكُمْ بِمَالِهِ شَيْئًا فَلْيَبِعْهُ وَإِلَّا فَاعْلَمُوا أَنَّ الْأَرْضَ لِلّٰهِ وَرَسُولِهِ ؛

مسجد نبوی میں موجود تھے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور فرمایا کہ یہودیوں کی طرف چلو، چنانچہ ہم روانہ ہوئے اور جب بیت المدراس (یہودیوں کا مدرسہ) پر پہنچے تو آں حضورؐ نے ان سے فرمایا کہ اسلام لاؤ تو سلامتی کے ساتھ رہو گے اور سمجھ لو کہ زمین اللہ اور اس کے رسول کی ہے، اور میرا ارادہ ہے کہ تمہیں اس زمین (حجاز) سے دوسری جگہ منتقل کر دوں، اس لئے جس شخص کی ملکیت میں کوئی (ایسی) چیز ہو (جسے منتقل نہ کیا جا سکتا ہو) تو وہ اسے یہیں بیچ دے۔ اگر تم اس پر تیار نہیں ہو تو سمجھ لو اور تمہیں معلوم ہونا چاہیئے کہ زمین اللہ اور اس کے رسول کی ہے۔

۴۰۵۔ حَدَّثَنَا محمد حدثنا ابن عيينة عن سليمان الاحول سمع سعيد بن جبير سمع ابن عباس رضي الله عنه يَقُولُ يَوْمُ الْخَمِيسِ وَمَا يَوْمُ الْخَمِيسِ، ثُمَّ بَكَى حَتَّى بَلَّ دَمْعُهُ الحصبى قلت يا ابا عباس مَا يَوْمُ الْخَمِيسِ، قَالَ اشْتَدَّ بِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَعُهُ فقال ائْتُونِي بِكَتِفٍ أَكْتُبُ لَكُمْ كِتَابًا لَا تَضِلُّوا بَعْدَهُ أَبَدًا فَتَنَازَعُوا وَلَا يَنْبَغِي عِنْدَ نَبِيٍّ تَنَازُعٌ۔ فَقَالُوا مَالَهُ أَهَجَرَ اسْتَفْهِمُوهُ فَقَالَ ذَرُونِي فَالَّذِي أَنَا فِيهِ خَيْرٌ مِمَّا تَدْعُونِي إِلَيْهِ فَأَمَرَهُمْ بِثَلَاثٍ قَالَ أَخْرِجُوا الْمُشْرِكِينَ مِنْ جَزِيرَةِ الْعَرَبِ وَأَجِيزُوا الْوَفْدَ بِنَحْوِ مَا كُنْتُ أُجِيزُهُمْ وَالثَّالِثَةُ خَيْرٌ إِمَّا أَنْ سَكَتَ عَنْهَا وَإِمَّا أَنْ قَالَهَا فَنَسِيتُهَا قَالَ سُفْيَانُ هٰذَا مِنْ قَوْلِ سُلَيْمَانَ ؛

۴۰۵۔ ہم سے محمد نے حدیث بیان کی ان سے ابن عیینہ نے حدیث بیان کی ان سے سلیمان احول نے انہوں نے سعید بن جبیر سے سنا اور انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سنا آپ نے جمعرات کے دن کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا، تمہیں معلوم ہے کہ جمعرات کا دن کونسا دن ہے؟ اس کے بعد آپ اتنا روئے کہ آپ کے آنسوؤں سے کنکریاں تر ہو گئیں میں نے عرض کیا، یا ابن عباس، جمعرات کا دن کونسا دن ہے؟ آپ نے بیان فرمایا کہ اسی دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تکلیف میں (مرض وفات کی) شدت پیدا ہوئی تھی اور آپ نے فرمایا تھا کہ مجھے (لکھنے کا) ایک چمڑا دے دو، تاکہ میں تمہارے لئے ایک ایسی دستاویز لکھ جاؤں جس کے بعد تم کبھی گمراہ نہ ہو گے، اس پر لوگوں کا اختلاف ہو گیا (بعض صحابہؓ نے کہا کہ آں حضورؐ کو اس شدت تکلیف میں مزید تکلیف نہ دینی چاہیئے، پھر آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے خود ہی فرمایا کہ نبی کی موجودگی میں اختلاف ونزاع غیر مناسب ہے۔ (اس لئے سب لوگ یہاں سے چلے جائیں) صحابہ نے کہا کہ بہتر ہے، آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اس وقت زیادہ تکلیف نہ دینی چاہیئے، البتہ آپ سے پوچھا جائے۔ آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر فرمایا کہ مجھے میری حالت پر چھوڑ دو، کیونکہ اس وقت جس عالم میں، میں ہوں وہ اس سے بہتر ہے جس کی طرف تم مجھے بلا رہے ہو اس کے بعد آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تین باتوں کا حکم دیا، فرمایا کہ مشرکوں کو جزیرۂ عرب سے نکال دینا اور وفود کے ساتھ اسی طرح انعام ونوازش کا معاملہ کرنا جس طرح میں کیا کرتا تھا، تیسرے حکم کے متعلق یا آپؐ نے ہی کچھ نہیں فرمایا تھا یا اگر آپ نے فرمایا تھا تو میں بھول گیا ہوں سفیان نے بیان کیا کہ یہ آخری جملہ سلیمان نے کہا تھا۔

باب ۲۶۹۔ إِذَا غَدَرَ الْمُشْرِكُونَ بِالْمُسْلِمِينَ هَلْ يُعْفَى عَنْهُمْ ؛

۲۶۹۔ کیا مسلمانوں کے ساتھ کئے ہوئے عہد کے توڑنے والے غیر مسلموں کو معاف کیا جا سکتا ہے ؛

۴۰۶ - حَدَّثَنَا۔ عبد اللہ بن یوسف حدثنا اللیث قَالَ حَدَّثَنِي سعید عن ابی هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا فُتِحَتْ خَيْبَرُ اُهْدِيَتْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَاةٌ فِيهَا سَمٌّ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اجْمَعُوا إِلَيَّ مَنْ كَانَ هٰهُنَا مِنْ يَهُوْدَ فَجُمِعُوا لَهُ فَقَالَ إِنِّي سَائِلُكُمْ عَنْ شَيْءٍ فَهَلْ أَنْتُمْ صَادِقِيَّ عَنْهُ فَقَالُوْا نَعَمْ قَالَ لَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَبُوكُمْ قَالُوْا فُلَانٌ فَقَالَ كَذَبْتُمْ بَلْ أَبُوكُمْ فُلَانٌ قَالُوْا صَدَقْتَ قَالَ فَهَلْ أَنْتُمْ صَادِقِيَّ عَنْ شَيْءٍ إِنْ سَأَلْتُ عَنْهُ فَقَالُوْا نَعَمْ يَا أَبَا الْقَاسِمِ وَإِنْ كَذَبْنَا عَرَفْتَ كَذِبَنَا كَمَا عَرَفْتَهُ فِي أَبِيْنَا فَقَالَ لَهُمْ مَنْ أَهْلُ النَّارِ قَالُوْا نَكُوْنُ فِيهَا يَسِيرًا ثُمَّ تَخْلُفُوْنَا فِيهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخْسَئُوْا فِيهَا وَاللهِ لَا نَخْلُفُكُمْ فِيهَا أَبَدًا ثُمَّ قَالَ هَلْ أَنْتُمْ صَادِقِيَّ عَنْ شَيْءٍ إِنْ سَأَلْتُكُمْ عَنْهُ فَقَالُوْا نَعَمْ يَا أَبَا الْقَاسِمِ قَالَ هَلْ جَعَلْتُمْ فِي هٰذِهِ الشَّاةِ سُمًّا قَالُوْا نَعَمْ قَالَ مَا حَمَلَكُمْ عَلَى ذٰلِكَ قَالُوْا أَرَدْنَا إِنْ كُنْتَ كَاذِبًا نَسْتَرِيحُ وَإِنْ كُنْتَ نَبِيًّا لَمْ يَضُرَّكَ ۔

۴۰۶ - ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی ان سے لیث نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے سعید نے حدیث بیان کی اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب خیبر فتح ہوا تو (یہودیوں کی طرف سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بکری کے) ایسے گوشت کا ہدیہ پیش کیا گیا جس میں زہر تھا۔ اس پر آں حضورؐ نے دریافت فرمایا کہ جتنے یہودی یہاں موجود ہیں انہیں میرے پاس جمع کرو چنانچہ سب آگئے اس کے بعد آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دیکھو میں تم سے ایک بات پوچھوں گا، کیا تم لوگ صحیح صحیح واقعہ بیان کردوگے؟ سب نے کہا کہ جی ہاں، آں حضورؐ نے دریافت فرمایا تمہارے والد کون تھے؟ انہوں نے کہا کہ فلاں، آں حضورؐ نے فرمایا تم جھوٹ بولتے ہو، تمہارے والد تو فلاں تھے سب نے کہا کہ آپ سچ فرماتے ہیں پھر آں حضورؐ نے ان سے دریافت فرمایا کہ اگر میں تم سے ایک اور بات پوچھوں تو تم صحیح واقعہ بیان کردوگے؟ سب نے کہا، جی ہاں، یا ابا القاسم! اور اگر ہم جھوٹ بھی بولیں تو آپ ہمارے جھوٹ کو اسی طرح پکڑ لیں گے جس طرح آپ نے ابھی ہمارے والد کے بارے میں ہمارے جھوٹ کو پکڑ لیا تھا۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے بعد دریافت فرمایا کہ دوزخ میں جانے والے لوگ کون ہیں انہوں نے کہا کہ کچھ دنوں کے لئے تو ہم اس میں جائیں گے لیکن پھر آپ لوگ ہماری جگہ داخل کر دیئے جائیں گے (اور ہم جنت میں چلے جائیں گے) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم اسی میں برباد رہو، خدا گواہ ہے کہ ہم تمہاری جگہ اس میں کبھی داخل نہیں کئے جائیں گے، پھر آپ نے دریافت فرمایا کہ اگر میں تم سے کوئی بات پوچھوں تو کیا تم مجھ سے صحیح واقعہ بتا دوگے؟ اس مرتبہ بھی انہوں نے کہا کہ ہاں اے ابو القاسم! آں حضورؐ نے دریافت فرمایا کہ کیا تم نے اس بکری کے گوشت میں زہر ملایا تھا؟ انہوں نے کہا کہ جی ہاں، آں حضورؐ نے دریافت فرمایا کہ ایسا تم نے کیوں کیا تھا؟ انہوں نے کہا کہ ہمارا مقصد یہ تھا کہ اگر آپ جھوٹے ہیں (نبوت میں) تو ہمیں آرام مل جائے گا (آپ کے زہر کھا لینے کے بعد) اور اگر آپ واقعی نبی ہیں تو یہ زہر آپ کو کوئی نقصان نہیں پہنچائے گا۔

بَابٌ۔ دُعَاءُ الْإِمَامِ عَلٰى مَنْ نَكَثَ عَهْدًا۔

۷۰۲ - عہد شکنی کرنے والوں کے حق میں امام کی بددعا۔

۴۰۷ - حَدَّثَنَا۔ ابو النعمان حَدَّثَنَا ثابت بن یزید حَدَّثَنَا عاصم قَالَ سَأَلْتُ أَنَسًا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ الْقُنُوْتِ قَالَ قَبْلَ الرُّكُوْعِ فَقُلْتُ

۴۰۷ - ہم سے ابو النعمان نے حدیث بیان کی ان سے ثابت بن زید نے حدیث بیان کی، ان سے عاصم نے حدیث بیان کی کہا کہ میں نے انس رضی اللہ عنہ سے دعاء قنوت کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ رکوع

إِنَّ فُلَانًا يَزْعُمُ أَنَّكَ قُلْتَ بَعْدَ الرُّكُوعِ فَقَالَ كَذَبَ ثُمَّ حَدَّثَنَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَنَتَ شَهْرًا بَعْدَ الرُّكُوعِ يَدْعُوا عَلَى أَحْيَاءٍ بَنِي سُلَيْمٍ قَالَ بَعَثَ أَرْبَعِينَ أَوْ سَبْعِينَ يَشُكُّ فِيهِ مِنَ الْقُرَّاءِ إِلَى أُنَاسٍ مِنَ الْمُشْرِكِينَ فَعَرَضَ لَهُمْ هٰؤُلَاءِ فَقَتَلُوهُمْ، وَكَانَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَهْدٌ مَا رَأَيْتُهُ وَجَدَ أَحَدًا مَا وَجَدَ عَلَيْهِمْ۔

سے پہلے ہونی چاہیئے میں نے عرض کیا کہ فلاں صاحب تو کہتے ہیں کہ آپ نے فرمایا تھا کہ رکوع کے بعد ہوتی ہے انس رضی اللہ عنہ نے اس پر فرمایا کہ انہوں نے غلط کہا ہے پھر آپ نے ہم سے حدیث بیان کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مہینے تک رکوع کے بعد دعا کی تھی اور آپ نے اس میں قبیلہ بنو سلیم کی شاخوں کے حق میں بد دعاء کی تھی۔ انہوں نے بیان کیا کہ آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے چالیس یا ستر قرآن کے عالم صحابہ کی ایک جماعت۔ راوی کو شک تھا کہ چالیس صحابہ تھے یا ستر۔) مشرکین کے پاس بھیجی تھی (انہیں کی درخواست پر) لیکن ان لوگوں نے تمام صحابہؓ کو شہید کر دیا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ان کا معاہدہ تھا۔ میں نے آں حضورؐ کو کسی معاملہ پر اتنا رنجیدہ اور غمگین نہیں دیکھا جتنا آپ ان صحابہؓ کی شہادت پر تھے۔

باب ۲۷۱۔ أَمَانُ النِّسَاءِ وَجِوَارُهُنَّ

۲۷۱۔ عورتوں کی امان اور ان کی طرف سے کسی کو پناہ دینا۔

۴۰۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي النَّضْرِ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ أَنَّ أَبَا مُرَّةَ مَوْلَى أُمِّ هَانِئٍ ابْنَةِ أَبِي طَالِبٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أُمَّ هَانِئٍ ابْنَةَ أَبِي طَالِبٍ تَقُولُ ذَهَبْتُ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ فَوَجَدْتُهُ يَغْتَسِلُ وَفَاطِمَةُ ابْنَتُهُ تَسْتُرُهُ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ مَنْ هٰذِهِ فَقُلْتُ أَنَا أُمُّ هَانِئٍ بِنْتُ أَبِي طَالِبٍ فَقَالَ مَرْحَبًا بِأُمِّ هَانِئٍ فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ غُسْلِهِ قَامَ فَصَلَّى ثَمَانَ رَكَعَاتٍ مُلْتَحِفًا فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ زَعَمَ ابْنُ أُمِّي عَلِيٌّ أَنَّهُ قَاتِلٌ رَجُلًا قَدْ أَجَرْتُهُ فُلَانُ ابْنُ هُبَيْرَةَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَجَرْنَا مَنْ أَجَرْتِ يَا أُمَّ هَانِئٍ قَالَتْ أُمُّ هَانِئٍ وَذٰلِكَ ضُحًى۔

۴۰۸۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انہیں مالک نے خبر دی، انہیں عمر بن عبید اللہ کے مولیٰ ابو النضر نے، انہیں ام ہانی بنت ابی طالب کے مولیٰ ابو مرہ نے خبر دی انہوں نے ام ہانی بنت ابی طالب رضی اللہ عنہا سے سنا آپ بیان کرتی تھیں، کہ فتح مکہ کے موقعہ پر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی (مکہ میں) میں نے دیکھا کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم غسل کر رہے تھے اور فاطمہ رضی اللہ عنہا، آں حضورؐ کی صاحبزادی پردہ کئے ہوئے تھیں، میں نے آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا تو آپؐ نے دریافت فرمایا کہ کون صاحبہ ہیں؟ میں نے عرض کیا کہ ام ہانی بنت ابی طالب ہوں، آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، خوش آمدید، ام ہانی، پھر جب آپؐ غسل سے فارغ ہوئے تو کھڑے ہو کر آپ نے آٹھ رکعت نماز پڑھی آپ صرف ایک کپڑا جسم اطہر پر لپیٹے ہوئے تھے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میرے بھائی (علی رضی اللہ عنہ) کہتے ہیں کہ وہ ایک شخص کو جسے میں پناہ دے چکی ہوں، قتل کئے بغیر نہیں رہیں گے، یہ شخص ہبیرہ کا فلاں لڑکا ہے، آں حضورؐ نے فرمایا، ام ہانی! جسے تم نے پناہ دے دی اسے ہماری طرف سے بھی پناہ ہے۔ ام ہانی رضی اللہ عنہا نے کہا کہ وقت چاشت کا تھا۔

باب ۲۷۲۔ ذِمَّةُ الْمُسْلِمِينَ وَجِوَارُهُمْ وَاحِدَةٌ يَسْعَى بِهَا أَدْنَاهُمْ

۲۷۲۔ مسلمانوں کا عہد اور ان کی پناہ ایک ہے، کسی ادنی حیثیت کے فرد نے بھی اگر پناہ دے دی تو اس کی حفاظت کی جائے گی۔

۴۰۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا وَكِيعٌ عَنْ

۴۰۹۔ مجھ سے محمد نے حدیث بیان کی انہیں وکیع نے خبر دی انہیں

الاعمش عن ابراھیم التیمی عن ابیہ قال خطبنا علیٌ فقال ما عندنا کتابٌ نقرؤہٗ الا کتاب اللہ وما فی ھذہ الصحیفۃ فقال فیھا الجراحات واسنان الابل والمدینۃ حرمٌ ما بین عیرٍ الی کذا فمن احدث فیھا حدثاً او آوی فیھا محدثاً فعلیہ لعنۃ اللہ والملائکۃ والناس اجمعین لا یقبل منہ صرفٌ ولا عدلٌ ومن تولّی غیر موالیہ فعلیہ مثل ذلک وذمۃ المسلمین واحدۃٌ فمن اخفر مسلماً فعلیہ مثل ذلک۔

اعمش نے، انہیں ابراہیم تیمی نے، ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ علی رضی اللہ عنہ نے ہمارے سامنے خطبہ فرمایا کہ اس کتاب اللہ اور اس صحیفہ میں جو کچھ ہے اس کے سوا اور کوئی کتاب (احکام شریعت کی) ایسی ہمارے پاس نہیں جسے ہم پڑھتے ہوں، پھر آپ نے فرمایا کہ اس میں زخموں کے احکام ہیں (یعنی اگر کسی نے کسی کو زخمی کر دیا ہو) اور دیت میں دیئے جانے والے اونٹ کے احکام ہیں اور یہ کہ مدینہ حرم ہے، عیر پہاڑی سے فلاں (احد پہاڑی تک) اس لئے اس میں جس شخص نے کوئی نئی بات (شریعت کے اندر داخل کی یا کسی) ایسے شخص کو پناہ دی تو اس پر اللہ، ملائکہ اور انسان، سب کی لعنت ہے۔ نہ اس کی کوئی فرض عبادت قبول ہوگی اور نہ نفل۔ اور جس نے اپنے موالی کے سوا دوسرے موالی بنائے ان پر اسی طرح (لعنت ہے) اور تمام مسلمانوں کا عہد ایک ہے (کسی ایک فرد کا عہد اور پناہ کسی غیر مسلم کے لئے) پس جس شخص نے کسی مسلمان کی پناہ میں جو کسی کافر کو دی گئی ہو) مداخلت کی تو اس پر بھی اسی طرح (لعنت) ہے

باب ۲۷۳۔ اذا قالوا صبانا ولم یحسنوا اسلمنا؛ وقال ابن عمر فجعل خالد یقتل فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ابرأ الیک مما صنع خالدٌ وقال عمر مترس فقد آمنہ اللہ یعلم الالسنۃ کلھا وقال تکلم لا باس۔

۲۷۳۔ جب کسی نے کہا "صبانا"[1] اور "اسلمنا" کہنا انہیں نہیں آتا تھا، ابن عمر رضی اللہ عنہ نے (واقعہ کی تفصیل میں) بیان کیا کہ (دیہات کے مشرک باشندوں کے صرف یہ کہنے پر کہ ہم صابی ہو گئے) خالد رضی اللہ عنہ نے انہیں قتل کرنا شروع کر دیا، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ (اے اللہ) خالد نے جو کچھ کیا، میں تیرے حضور میں اس کی برأت کرتا ہوں۔ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جب کسی (مسلمان) نے (کسی فارسی وغیرہ سے) کہا کہ مترس (ڈرو مت) تو گویا اس نے اسے امان دے دی، کیونکہ اللہ تعالیٰ تمام زبانوں کو جانتا ہے۔ اور عمر رضی اللہ عنہ نے (ہرمز سے جب اسے مسلمان پکڑ کر لائے تھے) فرمایا تھا کہ جو کچھ کہنا ہو کہو، ڈرو مت۔

باب ۲۷۴۔ الموادعۃ والمصالحۃ مع المشرکین بالمال وغیرہٖ واثم من لم

۲۷۴۔ مشرکین کے ساتھ مال وغیرہ کے ذریعہ صلح اور معاہدہ اور عہد شکنی کرنے والے پر گناہ کا بیان اور اللہ

---

[1] صابی کے معنی بے دین کے ہیں، یا اپنے آبائی دین سے نکل جانا۔ مطلب یہ ہے کہ غیر مسلم اسلام میں داخل ہونے کے لئے صرف یہ کہتا ہے کہ میں نے اپنے آبائی دین کو چھوڑ دیا، کیونکہ اسے اسلام کے متعلق کچھ زیادہ معلومات نہیں اس لئے وہ اتنا بھی نہیں کہہ سکتا کہ اسلام لایا، تو گویا اسے مسلمان سمجھ لیا جائے گا۔ جب کہ قرینہ بھی موجود ہو کہ اس کی مراد اسلام میں داخل ہونے سے ہی ہے، اس طرح کے احکام کی ضرورت اصل میں ہنگامی حالات کے متعلق پڑتی ہے چنانچہ جو واقعہ بیان ہوا وہ بھی اسی نوعیت کا ہے، مشرکین کا قبیلہ یہ کہنا نہیں جانتا تھا کہ ہم اسلام لائے، اس لئے اس نے صرف اس پر اکتفاء کیا کہ ہم صابی (بے دین) ہو گئے۔ یاد رہے کہ مسلمانوں کو ابتداءً عرب میں صابی ہی کہا جاتا ہے۔

يَف بِالْعَهْدِ وَقَوْلُهُ وَإِنْ جَنَحُوا لِلسَّلْمِ فَاجْنَحْ لَهَا الْآيَةِ ؛

تعالیٰ کا ارشاد کہ اگر کفار صلح چاہیں تو تم بھی اس کے لئے تیار ہو جاؤ۔ آخر آیت تک ؛

۴۱۰۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا بِشْرٌ هُوَ ابْنُ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ قَالَ انْطَلَقَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَهْلٍ وَمُحَيِّصَةُ ابْنُ مَسْعُودِ بْنِ زَيْدٍ إِلَى خَيْبَرَ وَهِيَ يَوْمَئِذٍ صُلْحٌ فَتَفَرَّقَا فَأَتَى مُحَيِّصَةُ إِلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَهْلٍ وَهُوَ يَتَشَحَّطُ فِي دَمِهِ قَتِيلًا فَدَفَنَهُ ثُمَّ قَدِمَ الْمَدِينَةَ فَانْطَلَقَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ سَهْلٍ وَمُحَيِّصَةُ وَحُوَيِّصَةُ ابْنَا مَسْعُودٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَهَبَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ يَتَكَلَّمُ فَقَالَ كَبِّرْ كَبِّرْ وَهُوَ أَحْدَثُ الْقَوْمِ فَسَكَتَ فَتَكَلَّمَا فَقَالَ أَتَحْلِفُونَ وَتَسْتَحِقُّونَ قَاتِلَكُمْ أَوْ صَاحِبَكُمْ قَالُوا وَكَيْفَ نَحْلِفُ وَلَمْ نَرَ قَالَ فَتُبْرِيكُمْ يَهُودُ بِخَمْسِينَ فَقَالُوا كَيْفَ نَأْخُذُ أَيْمَانَ قَوْمٍ كُفَّارٍ فَعَقَلَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عِنْدِهِ ؛

۴۱۰۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی ان سے بشر بن مفضل نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی ان سے بشیر بن یسار نے اور ان سے سہل بن ابی حثمہ نے بیان کیا کہ عبداللہ بن سہل اور محیصہ بن مسعود بن زید رضی اللہ عنہ خیبر گئے، ان دنوں خیبر (کے یہودیوں سے مسلمانوں کی) صلح تھی۔ پھر دونوں حضرات (خیبر پہنچ کر اپنے اپنے کاموں کے لئے) جدا ہو گئے۔ اس کے بعد محیصہ رضی اللہ عنہ، عبداللہ بن سہل کے پاس آئے تو کیا دیکھتے ہیں کہ انہیں کسی نے شہید کر دیا ہے اور وہ خون میں تڑپ رہے ہیں (جب روح قبض ہو گئی تو) انہوں نے عبداللہ رضی اللہ عنہ کو دفن کر دیا۔ پھر مدینہ آئے۔ اس کے بعد عبدالرحمٰن بن سہل (عبداللہ رضی اللہ عنہ کے بھائی) اور مسعود کے دونوں صاحبزادے محیصہ اور حویصہ رضی اللہ عنہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ گفتگو عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ نے شروع کی تو آں حضورؐ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو صاحب عمر میں بڑے ہوں انہیں گفتگو کرنی چاہیئے۔ عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ سب سے کم عمر تھے۔ چنانچہ وہ خاموش ہو گئے اور محیصہ اور حویصہ رضی اللہ عنہم نے گفتگو شروع کی آں حضورؐ نے دریافت فرمایا، کیا تم لوگ اس پر حلف اٹھا سکتے ہو، تاکہ جس شخص کی نشاندہی قاتل کی حیثیت سے تم کر رہے ہو اس پر تمہارا حق ثابت ہو سکے، ان حضرات نے عرض کیا کہ ہم ایک ایسے معاملے میں قسم کس طرح کھا سکتے ہیں جس کا ہم نے خود مشاہدہ نہ کیا ہو، آں حضورؐ نے فرمایا کہ پھر کیا یہود تمہارے دعوے سے اپنی برأت اپنی طرف سے پچاس قسمیں پیش کر کے کر دیں؟ ان حضرات نے عرض کیا کہ کفار کی قسموں کا ہم کس طرح اعتبار کر سکتے ہیں! چنانچہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خود اپنے پاس سے ان کی دیت ادا کر دی۔

بَابٌ ۲۷۵۔ فَضْلُ الْوَفَاءِ بِالْعَهْدِ ؛

۲۷۵۔ ایفائے عہد کی فضیلت ؛

۴۱۱۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى ابْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يُونُسَ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ .... بْنِ عُتْبَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَا سُفْيَانَ بْنَ حَرْبٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ هِرَقْلَ أَرْسَلَ إِلَيْهِ فِي رَكْبٍ مِنْ قُرَيْشٍ كَانُوا تُجَّارًا بِالشَّامِ فِي الْمُدَّةِ الَّتِي مَادَّ فِيهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۴۱۱۔ ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی ان سے لیث نے حدیث بیان کی ان سے یونس نے، ان سے ابن شہاب نے انہیں عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ نے خبر دی، انہیں عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے خبر دی اور انہیں ابوسفیان بن حرب رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ ہرقل (فرمان روائے روم) نے انہیں قریش کے قافلے کے ساتھ بھیجا تھا۔ یہ لوگ شام اس زمانے میں تجارت کی غرض سے گئے تھے، جب ابوسفیان نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کفار قریش کے نمائندہ کی حیثیت

ابا سفیان فی کفار قریش ؛

سے صلح کی تھی (صلح حدیبیہ)؛

باب ۲۷۶۔ هَلْ يُعْفَى عَنِ الذِّمِّيِّ إِذَا سَحَرَ وَقَالَ ابن وهب اخبرني يونس عن ابن شهاب سُئِلَ أَعَلَى مَنْ سَحَرَ مِنْ أَهْلِ الْعَهْدِ قَتْلٌ قَالَ بَلَغَنَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ صُنِعَ لَهُ ذٰلِكَ فَلَمْ يُقْتَلْ مَنْ صَنَعَهُ وَكَانَ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ ؛

۲۷۶۔ اگر کسی ذمی نے کسی پر سحر کر دیا تو کیا اسے معاف کیا جا سکتا ہے؟ ابن وہب نے بیان کیا، انہیں یونس نے خبر دی کہ ابن شہاب رحمۃ اللہ علیہ سے کسی نے پوچھا تھا کیا اگر کسی ذمی نے کسی پر سحر کر دیا تو اسے قتل کر دیا جائے گا؟ انہوں نے بیان کیا کہ یہ حدیث ہم تک پہنچی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر سحر کیا گیا تھا، لیکن آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی وجہ سے سحر کرنے والے کو قتل نہیں کروایا تھا۔ اور آپ پر سحر کرنے والا اہل کتاب میں سے تھا۔

۴۱۲۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُحِرَ حَتَّى كَانَ يُخَيَّلُ إِلَيْهِ أَنَّهُ صَنَعَ شَيْئًا وَلَمْ يَصْنَعْهُ ؛

۴۱۲۔ مجھ سے محمد بن مثنی نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے میرے والد نے حدیث بیان کی اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر سحر کر دیا گیا تھا تو (اس سحر کے اثر کی وجہ سے بعض اوقات ایسا ہوتا ہے) کہ آپ سمجھتے کہ آپ نے فلاں کام کر لیا ہے، حالانکہ آپ نے وہ کام نہ کیا ہوتا۔

باب ۲۷۷۔ مَا يُحْذَرُ مِنَ الْغَدْرِ وَقَوْلُهُ تَعَالَى وَإِنْ يُرِيدُوا أَنْ يَخْدَعُوكَ فَإِنَّ حَسْبَكَ اللهُ الآيَةَ ؛

۲۷۷۔ عہد شکنی سے بچا جائے، اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ "اور اگر یہ لوگ آپ کو دھوکا دینا چاہیں (اے نبی!) تو اللہ آپ کے لئے کافی ہے" آخر آیت تک ؛

۴۱۳۔ حَدَّثَنِي الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ

۴۱۳۔ مجھ سے حمیدی نے حدیث بیان کی ان سے ولید بن مسلم نے

ل علامہ انور شاہ صاحب کشمیری رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر عورتوں کے معاملہ میں سحر کر دیا گیا تھا، یعنی آپ محسوس کرتے کہ آپ جماع پر قادر ہیں، حالانکہ ایسا نہ ہوتا، آپ نے لکھا ہے کہ سحر کی یہ قسم عوام میں معروف و مشہور ہے اور اردو میں اس کے لئے کہتے ہیں کہ "فلاں مرد کو باندھ دیا"! آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر جو سحر ہوا تھا وہ اسی حد تک .... تھا۔ ظاہر ہے کہ اس سے وحی اور شریعت پر کوئی اثر نہیں پڑتا۔ نبی اپنی زندگی میں بہر حال انسان ہی ہوتا ہے اور انسان کی طرح نفع نقصان بھی اٹھاتا ہے، البتہ وحی اور شریعت کے تمام طریقے محفوظ رہتے ہیں، کیونکہ اس کا تعلق براہ راست اللہ تعالیٰ سے ہے، وہ قادر و توانا ہے اس لئے وہ خود اپنے پیغام اور وحی کی حفاظت کر سکتا ہے۔ اس بحث سے قطع نظر کہ سحر کی کیا حقیقت ہے، ہمارے یہاں اتنی بات تسلیم شدہ ہے کہ آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر جس طرح کا بھی سحر کیا گیا ہو اور آپ جس درجہ بھی اس سے متاثر رہے ہوں۔ بہر حال آپ کی دعوت، خدا کا پیغام اور وحی اس سے قطعاً بے غبار رہی، آپ کو ذہول و نسیان یوں بھی کسی وجہ سے ہو جایا کرتا تھا تو وہ نبوت و رسالت کے منافی نہیں ہے، کیونکہ نبوت سے متعلق کسی بھی معاملہ میں اور وحی کی حفاظت کے کسی بھی طریقہ میں آپ کو کبھی کوئی ذہول یا نسیان نہیں ہوا۔ یہ ملحوظ رہے کہ سحر کا اثر جس درجہ بھی آپ پر ہوا تھا وہ ایک معمولی مدت تک تھا، پھر وہ اثر جاتا رہا تھا، جیسا کہ روایات سے ثابت ہے۔

مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا عبداللہ بن العلاءِ بن زَبْرٍ قَالَ سَمِعْتُ بُسْرَ بن عبیدُ اللہِ اَنَّہٗ سَمِعَ ابا ادریس قال سمعت عوف بن مالك قال اتیت النبی صلی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی غَزْوَۃِ تَبُوكَ وَھُوَ فِی قُبَّۃٍ من ادمٍ فقال اعْدُدْ سِتًّا بَیْنَ یَدَیِ السَّاعَۃِ مَوْتِی ثُمَّ فَتْحُ بَیْتِ الْمَقْدِسِ ثُمَّ مُوْتَانٌ یَاْخُذُ فِیْکُمْ کَقُعَاصِ الْغَنَمِ ثُمَّ اسْتِفَاضَۃُ الْمَالِ حَتّٰی یُعْطَی الرَّجُلُ مِائَۃَ دِیْنَارٍ فَیَظَلُّ سَاخِطًا ثُمَّ فِتْنَۃٌ لَا یَبْقٰی بَیْتٌ مِنَ الْعَرَبِ اِلَّا دَخَلَتْہُ ثُمَّ ھُدْنَۃٌ تَکُوْنُ بَیْنَکُمْ وَبَیْنَ بَنِی الْاَصْفَرِ فَیَغْدِرُوْنَ فَیَاْتُوْنَکُمْ تَحْتَ ثَمَانِیْنَ غَایَۃً تَحْتَ کُلِّ غَایَۃٍ اثْنَا عَشَرَ اَلْفًا ؛

حدیث بیان کی ان سے عبداللہ بن علاء بن زبر نے حدیث بیان کی انہوں نے بیان کیا کہ میں نے بسر بن عبداللہ سے سنا انہوں نے ابوادریس سے سنا کہا کہ میں نے عوف بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ میں غزوہ تبوک کے موقعہ پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا آپ اس وقت چمڑے کے ایک خیمے میں تشریف رکھتے تھے آپ نے ارشاد فرمایا کہ قیام قیامت کی چھ شرطیں شمار کر لو میری موت، پھر بیت المقدس کی فتح، پھر ایک وبا جو تم میں اتنی شدت سے پھیلے گی جیسے بکریوں میں طاعون پھیل جاتا ہے۔ پھر مال کی کثرت اس درجہ میں کہ ایک شخص سو دینار بھی اگر کسی کو دے گا تو اسے اس پر ناگواری ہو گی۔ پھر فتنہ، اتنا ہلاکت خیز کہ عرب کا کوئی گھر باقی نہ رہے گا جو اس کی لپیٹ میں نہ آگیا ہو گا، پھر صلح، جو تمہارے اور بنی الاصفر (روم) کے درمیان ہو گی، لیکن وہ عہد شکنی کریں گے اور ایک عظیم لشکر کے ساتھ تم پر چڑھائی کریں گے اس میں اسی علم ہوں گے اور ہر علم کے تحت بارہ ہزار فوج ہو گی۔

باب ۲۷۸۔ كَیْفَ یُنْبَذُ اِلٰی اَھْلِ الْعَھْدِ وَقَوْلُہٗ وَاِمَّا تَخَافَنَّ مِنْ قَوْمٍ خِیَانَۃً فَانْبِذْ اِلَیْھِمْ عَلٰی سَوَاءٍ الْاٰیَۃ ؛

۲۷۸۔ معاہدہ کو کب فسخ کیا جائے گا؟ اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ "اگر آپ کو کسی قوم کی جانب سے نقض عہد کا اندیشہ ہو تو آپ اس معاہدہ کو انصاف کے ساتھ ختم کر دیجئے" آخر آیت تک۔

۴۱۴۔ حَدَّثَنَا اَبُوالیمان اخبرنا شعیب عن الزھری اخبرنا حمید بن عبد الرحمٰن ان اَبَاھُرَیْرَۃَ قَالَ بَعَثَنِی اَبُوْبَکْرٍ رَضِیَ اللہُ عنہ فِیْمَن یُؤَذِّنُ یَوْمَ النَّحْرِ بِمِنًی لَا یَحُجُّ بعد العامِ مُشْرِكٌ وَلَا یَطُوْفُ بِالْبَیْتِ عُرْیَانٌ وَیَوْمُ الْحَجِّ الْاَکْبَرِ یَوْمُ النَّحْرِ وَاِنَّمَا قِیْلَ الْاَکْبَرُ مِنْ اَجْلِ قَوْلِ النَّاسِ الْحَجُّ الْاَصْغَرُ فَنَبَذَ اَبُوْبَکْرٍ اِلَی النَّاسِ فِیْ ذٰلِكَ الْعَامِ فَلَمْ یَحُجَّ عَامَ الْحَجَّۃِ الْوَدَاعِ الَّذِیْ حَجَّ فِیْہِ النَّبِیُّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مُشْرِكٌ ؛

۴۱۴۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انہیں شعیب نے خبر دی، انہیں زہری نے، انہیں حمید بن عبدالرحمٰن نے کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے (حجۃ الوداع سے پہلے والے حج کے موقعہ پر) قربانی کے دن منجملہ بعض دوسرے حضرات کے مجھے بھی منیٰ میں یہ اعلان کرنے بھیجا تھا کہ اس سال کے بعد کوئی مشرک حج نہ کر سکے گا کوئی شخص بیت اللہ کا طواف ننگے ہو کر نہ کر سکے گا، اور حج اکبر کا دن یوم النحر (قربانی کا دن) کو کہتے ہیں، اسے حج اکبر اس لئے کہا گیا کہ لوگ (عمرہ کو) حج اصغر کہنے لگے تھے۔ تو ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کفار کے معاہدہ کو اسی موقعہ پر کالعدم قرار دے دیا تھا (کیونکہ معاہدہ کی خلاف ورزی پہلے کفار قریش کی طرف سے ہو چکی تھی) چنانچہ حجۃ الوداع کے سال، جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حج کیا تھا، کوئی مشرک حج نہ کر سکا تھا۔

باب ۲۷۹ إِثْمُ مَنْ عَاهَدَ ثُمَّ غَدَرَ وَقَوْلُهُ الَّذِيْنَ عَاهَدْتَّ مِنْهُمْ ثُمَّ يَنْقُضُوْنَ عَهْدَهُمْ فِيْ كُلِّ مَرَّةٍ وَّهُمْ لَا يَتَّقُوْنَ ۝

۲۷۹۔ معاہدہ کرنے کے بعد عہد شکنی کرنے والے پر گناہ" اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ " وہ لوگ جن سے آپ معاہدہ کرتے ہیں اور پھر ہر مرتبہ وہ عہد شکنی کرتے ہیں اور ان کے اندر تقویٰ نہیں ہے۔"

۴۱۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا جرير عن الاعمش عن عبد الله بن مرة عن مسروق عن عبد الله بن عمر رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعُ خِلَالٍ مَنْ كُنَّ فِيْهِ كَانَ مُنَافِقًا خَالِصًا۔ مَنْ إِذَا حَدَّثَ كَذَبَ وَإِذَا وَعَدَ أَخْلَفَ وَإِذَا عَاهَدَ غَدَرَ وَإِذَا خَاصَمَ فَجَرَ وَمَنْ كَانَتْ فِيْهِ خَصْلَةٌ مِّنْهُنَّ كَانَتْ فِيْهِ خَصْلَةٌ مِّنَ النِّفَاقِ حَتّٰى يَدَعَهَا

۴۱۵۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے جریر نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے، ان سے عبداللہ بن مرہ نے، ان سے مسروق نے، ان سے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، چار عادتیں ایسی ہیں کہ اگر یہ چاروں کسی ایک شخص میں جمع ہو جائیں تو وہ پکا منافق ہے، وہ شخص جو بات کہتا ہے تو جھوٹ بولتا ہے اور جب وعدہ کرتا ہے تو وعدہ خلافی کرتا ہے اور جب معاہدہ کرتا ہے تو عہد شکنی کرتا ہے اور جب کسی سے لڑتا ہے تو گالی گلوچ پر اتر آتا ہے اور اگر کسی شخص کے اندر ان چاروں عادات میں سے ایک عادت ہے تو اس کے اندر نفاق کی ایک عادت ہے، یہاں تک کہ وہ اسے چھوڑ دے۔

۴۱۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بن كثير اخبرنا سفيان عن الأعمش عن ابراهيم التيمي عن ابيه عن علي رضي اللهُ عَنْهُ قَالَ مَا كَتَبْنَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا الْقُرْاٰنَ وَمَا فِيْ هٰذِهِ الصَّحِيْفَةِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةُ حَرَامٌ مَا بَيْنَ عَائِرٍ إِلٰى كَذَا فَمَنْ أَحْدَثَ حَدَثًا أَوْ آوٰى مُحْدِثًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِيْنَ لَا يُقْبَلُ مِنْهُ عَدْلٌ وَّلَا صَرْفٌ وَذِمَّةُ الْمُسْلِمِيْنَ وَاحِدَةٌ يَسْعٰى بِهَا أَدْنَاهُمْ فَمَنْ أَخْفَرَ مُسْلِمًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِيْنَ لَا يُقْبَلُ مِنْهُ صَرْفٌ وَّلَا عَدْلٌ وَمَنْ وَالٰى قَوْمًا بِغَيْرِ إِذْنِ مَوَالِيْهِ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِيْنَ لَا يُقْبَلُ مِنْهُ صَرْفٌ وَّلَا عَدْلٌ۔ قَالَ أَبُوْ مُوْسٰى حَدَّثَنَا هاشم بن القاسم حدثنا اسحاق بن سعيد عَنْ أَبِيْهِ عن أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كَيْفَ أَنْتُمْ إِذَا لَمْ تَجْتَبُوْا

۴۱۶۔ ہم سے محمد بن کثیر نے حدیث بیان کی انہیں سفیان نے خبر دی انہیں اعمش نے، انہیں ابراہیم تیمی نے انہیں ان کے والد نے اور ان سے علی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے قرآن مجید اور (احادیث کے مجموعہ) اس صحیفہ کے سوا اور کوئی چیز نہیں لکھی تھی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ مدینہ، عائر پہاڑی اور فلاں پہاڑی کے درمیان، حرم ہے، پس جس نے (دین میں) کوئی نئی چیز داخل کی یا کسی ایسے شخص کو اس کے حدود میں پناہ دی تو اس پر اللہ تعالیٰ، ملائکہ اور انسان سب کی لعنت ہے، نہ اس کی کوئی فرض عبادت قبول ہوگی اور نہ نفل! اور مسلمانوں کا عہد ایک ہے، معمولی سے معمولی فرد کے عہد کی حفاظت کے لئے بھی کوشش کی جائے گی (جو اس نے کسی کافر سے کیا ہوگا) اور جو شخص بھی کسی مسلمان کے عہد کو توڑے گا، اس پر اللہ، ملائکہ اور انسان سب کی لعنت ہے، اور نہ اس کی کوئی فرض عبادت قبول ہوگی اور نہ نفل اور جس نے اپنے مولا کی اجازت کے بغیر کسی دوسرے کو اپنا مولا بنا لیا تو اس پر اللہ، ملائکہ اور انسان سب کی لعنت ہے نہ اس کی کوئی فرض عبادت قبول ہوگی اور نہ نفل ابو موسیٰ نے بیان کیا کہ ہم سے ہاشم بن قاسم نے حدیث بیان کی، ان

دِينَارًا وَلَا دِرْهَمًا فَقِيلَ لَهُ فَكَيْفَ تَرَى ذَلِكَ كَائِنًا يَا أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ إِي وَالَّذِي نَفْسُ أَبِي هُرَيْرَةَ بِيَدِهِ عَنْ قَوْلِ الصَّادِقِ الْمَصْدُوقِ قَالُوا عَمَّ ذَاكَ قَالَ تُنْتَهَكُ ذِمَّةُ اللَّهِ وَذِمَّةُ رَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَشُدُّ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ قُلُوبَ أَهْلِ الذِّمَّةِ فَيَمْنَعُونَ مَا فِي أَيْدِيهِمْ ؎

سے اسحاق بن سعید نے حدیث بیان کی ان سے ان کے والد نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا، اس وقت تمہارا کیا حال ہوگا، جب نہ تمہیں درہم ملے گا اور نہ دینار! (جزیہ اور خراج کے طور پر) اس پر کسی نے کہا کہ جناب ابوہریرہ! آپ کس بنیاد پر فرماتے ہیں کہ ایسا ہو سکے گا؟ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا، ہاں اس ذات کی قسم جس کے قبضہ و قدرت میں ابوہریرہ کی جان ہے، یہ صادق المصدوق صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے لوگوں نے پوچھا تھا کہ یہ کیسے ہو جائے گا؟ تو آپ نے فرمایا کہ اللہ اور اس کے رسول کا عہد (جو اسلامی حکومت غیر مسلموں سے ان کی جان و مال کی حفاظت کے لئے کرے گی) توڑا جانے لگے گا تو اللہ تعالیٰ بھی ذمیوں کے دلوں کو سخت کر دے گا اور وہ اپنا مال دینا بند کر دیں گے۔

باب ۲۸۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا أَبُو حَمْزَةَ قَالَ سَمِعْتُ الْأَعْمَشَ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا وَائِلٍ شَهِدْتَ صِفِّينَ قَالَ نَعَمْ فَسَمِعْتُ سَهْلَ بْنَ حُنَيْفٍ يَقُولُ اتَّهِمُوا رَأْيَكُمْ رَأَيْتُنِي يَوْمَ أَبِي جَنْدَلٍ وَلَوْ أَسْتَطِيعُ أَنْ أَرُدَّ أَمْرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَرَدَدْتُهُ وَمَا وَضَعْنَا أَسْيَافَنَا عَلَى عَوَاتِقِنَا لِأَمْرٍ يُفْظِعُنَا إِلَّا أَسْهَلْنَ بِنَا إِلَى أَمْرٍ نَعْرِفُهُ غَيْرِ أَمْرِنَا هَذَا؛

۲۸۰۔ ہم سے عبدان نے حدیث بیان کی انہیں ابوحمزہ نے خبر دی، کہا کہ میں نے اعمش سے سنا، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے ابو وائل سے پوچھا کیا آپ صفین کی جنگ میں شریک تھے؟ انہوں نے بیان کیا کہ ہاں (میں شریک تھا) اور میں نے سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے سنا تھا کہ تم لوگ خود اپنی رائے کو الزام دو، میں تو (صلح حدیبیہ کے موقعہ پر) ابوجندل رضی اللہ عنہ کے (مکہ سے فرار ہو کر آنے کے) دن کو دیکھ چکا ہوں (کہ کوئی مسلمان یہ نہیں چاہتا تھا کہ انہیں دوبارہ کفار کے حوالے کر دیا جائے، معاہدہ کے مطابق) اگر میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کو رد کر سکتا تو اس دن رد کرتا (اور کفار سے جنگ کرتا) کسی بھی خوفناک کام کے لئے جب بھی ہم نے اپنی تلواریں اپنے کاندھوں پر اٹھالیں تو ہماری تلواروں نے ہمارا کام آسان کر دیا، اس کام کے سوا (جس میں مسلمان خود باہم دست و گریبان ہیں اور اس کی گرہیں کسی طرح نہیں کھلتیں)

۱۷۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ أَبِيهِ حَدَّثَنَا حَبِيبُ بْنُ أَبِي ثَابِتٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو وَائِلٍ قَالَ كُنَّا بِصِفِّينَ فَقَامَ سَهْلُ بْنُ حُنَيْفٍ فَقَالَ أَيُّهَا النَّاسُ اتَّهِمُوا أَنْفُسَكُمْ فَإِنَّا كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ وَلَوْ نَرَى قِتَالًا لَقَاتَلْنَا فَجَاءَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَسْنَا عَلَى الْحَقِّ وَهُمْ عَلَى

۱۷۴۔ ہم سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن آدم نے حدیث بیان کی ان سے یزید بن عبدالعزیز نے حدیث بیان کی ان سے ان کے والد نے، ان سے حبیب بن ابی ثابت نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابو وائل نے حدیث بیان کی، انہوں نے بیان کیا کہ ہم مقام صفین میں پڑاؤ ڈالے ہوئے تھے، پھر سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور فرمایا اے لوگو! تم خود کو الزام دو، ہم صلح حدیبیہ کے موقعہ پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے اگر ہمیں لڑنا ہوتا تو اس وقت لڑتے، عمر رضی اللہ عنہ اس موقعہ پر آئے، اور عرض

ؔ(حاشیہ ۱ بر صفحہ آئندہ)

الْبَاطِلِ فَقَالَ بَلٰى فَقَالَ اَلَيْسَ قَتْلَانَا فِي الْجَنَّةِ وَقَتْلَاهُمْ فِي النَّارِ قَالَ بَلٰى قَالَ فَعَلٰى مَا نُعْطِي الدَّنِيَّةَ فِي دِيْنِنَا اَنَرْجِعُ وَلَمَّا يَحْكُمِ اللّٰهُ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ فَقَالَ ابْنَ الْخَطَّابِ اِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَلَنْ يُّضَيِّعَنِي اللّٰهُ اَبَدًا فَانْطَلَقَ عُمَرُ اِلٰى اَبِيْ بَكْرٍ فَقَالَ لَهٗ مِثْلُ مَا قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَلَنْ يُّضَيِّعَهُ اللّٰهُ اَبَدًا فَنَزَلَتْ سُوْرَةُ الْفَتْحِ فَقَرَاَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى عُمَرَ اِلٰى اٰخِرِهَا فَقَالَ عُمَرُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَوَ فَتْحٌ هُوَ قَالَ نَعَمْ ؛

کیا کہ یارسول اللہ! کیا ہم حق پر اور وہ باطل پر نہیں ہیں؟ آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیوں نہیں! عمر رضی اللہ عنہ نے کہا، کیا ہمارے مقتول جنت میں اور ان کے مقتول جہنم میں نہیں جائیں گے؟ آں حضورؐ نے فرمایا کہ کیوں نہیں، پھر عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ پھر ہم اپنے دین کے معاملہ میں کیوں دبیں؟ کیا ہم (مدینہ) واپس چلے جائیں گے اور ہمارے اور ان کے درمیان کوئی فیصلہ اللہ نہیں کرے گا (جنگ کے بعد) آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ابن خطاب! میں اللہ کا رسول ہوں اور اللہ مجھے کبھی برباد نہیں کرے گا اس کے بعد عمر رضی اللہ عنہ، ابوبکر رضی اللہ عنہ کے یہاں گئے اور ان سے وہی سوالات کئے جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ابھی کر چکے تھے، انہوں نے بھی (وہی جواب دیا اور) کہا کہ آں حضورؐ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں اور اللہ انھیں کبھی برباد نہیں ہونے دے گا۔ پھر سورۂ فتح نازل ہوئی اور آں حضورؐ نے عمر رضی اللہ عنہ کو اسے آخر تک پڑھ کر سنائی تو عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا، کیا یہی فتح ہے؟ حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ ہاں۔

۴۱۸۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَسْمَاءَ ابْنَةِ اَبِيْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَتْ قَدِمَتْ عَلَيَّ اُمِّيْ وَهِيَ مُشْرِكَةٌ فِيْ عَهْدِ قُرَيْشٍ اِذْ عَاهَدُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمُدَّتِهِمْ مَعَ اَبِيْهَا فَاسْتَفْتَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اُمِّيْ قَدِمَتْ عَلَيَّ وَهِيَ رَاغِبَةٌ اَفَاَصِلُهَا قَالَ نَعَمْ صِلِيْهَا ؛

۴۱۸۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے حاتم نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام بن عروہ نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ قریش سے جس زمانہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صلح کی تھی (صلح حدیبیہ) اسی مدت میں میری والدہ اپنے والد کو ساتھ لے کر میرے پاس تشریف لائیں، وہ اسلام میں داخل نہیں ہوئی تھیں (عروہ نے بیان کیا کہ) اسماء رضی اللہ عنہا نے اس سلسلے میں آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ یارسول اللہ! میری والدہ آئی ہوئی ہیں اور مجھ سے ملنا چاہتی ہیں، تو کیا مجھے ان کے ساتھ صلہ رحمی کرنی چاہیئے؟ آں حضورؐ نے فرمایا کہ ہاں، ان کے ساتھ صلۂ رحمی کرو۔

بَابُ ۲۸۱۔ اَلْمُصَالَحَةُ عَلٰى ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ اَوْ وَقْتٍ مَعْلُوْمٍ ؛

۲۸۱۔ تین دن یا کسی متعین وقت کے لئے صلح ؛

۴۱۹۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ حَكِيْمٍ حَدَّثَنَا شُرَيْحُ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ ابْنَا

۴۱۹۔ ہم سے احمد بن عثمان بن حکیم نے حدیث بیان کی ان سے شریح بن مسلمہ نے حدیث بیان کی ان سے ابراہیم بن یوسف بن

---

[1] سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ لڑائی میں کسی طرف سے بھی شریک نہیں تھے، اس لئے دونوں فریق انہیں الزام دیتے تھے اس کا جواب انہوں نے دیا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں مسلمانوں سے لڑنے کا حکم نہیں دیا تھا یہ تو خود تمہاری غلطی ہے کہ اپنی ہی تلوار سے اپنے بھائیوں کا خون بہا رہے ہو، بہت سے دوسرے صحابہ بھی حضرت معاویہؓ اور حضرت علی رضی اللہ عنہما کے جھگڑے میں شریک نہیں تھے۔ صفین، فرات کے قریب ایک جگہ کا نام ہے۔ سب جانتے ہیں کہ اس لڑائی کی ہلاکت خیزیوں سے مسلمانوں کی قوت کس درجہ متاثر ہوئی تھی،

یوسف ابن ابی اسحاق قال حدثنی ابی عن ابی اسحاق قال حدثنی البراء رضی اللہ عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لما اراد ان یعتمر ارسل الی اھل مکۃ یستاذنھم لیدخل مکۃ فاشترطوا علیہ ان لا یقیم بھا الا ثلاث لیال ولا یدخلھا الا بجلبان السلاح ولا یدعوا منھم احدا قال فاخذ یکتب الشرط بینھم علی بن ابی طالب فکتب ھذا ما قاضی علیہ محمد رسول اللہ فقالوا لو علمنا انک رسول اللہ لم نمنعک ولبایعناک ولکن اکتب ھذا ما قاضی علیہ محمد بن عبد اللہ فقال انا واللہ محمد بن عبد اللہ وانا واللہ رسول اللہ قال وکان لا یکتب قال فقال لعلی امح رسول اللہ فقال علی واللہ لا امحاہ ابدا قال فارنیہ قال فاراہ ایاہ فمحاہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم بیدہ فلما دخل ومضی الایام اتوا علیا فقالوا مر صاحبک فلیرتحل فذکرت لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال نعم ثم ارتحل۔

ابی اسحاق نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے میرے والد نے حدیث بیان کی ان سے ابو اسحاق نے بیان کیا اور ان سے براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب عمرہ کرنا چاہا تو آپ نے مکہ کے لوگوں سے اجازت لینے کے لئے آدمی بھیجا، مکہ میں داخلہ کے لئے، انھوں نے اس شرط کے ساتھ (اجازت دی) کہ مکہ میں تین دن سے زیادہ قیام نہ کریں، ہتھیار نیام میں رکھے بغیر داخل نہ ہوں اور (مکہ کے) کسی فرد کو اپنے ساتھ نہ لے جائیں (اگرچہ وہ جانا ہی چاہے) انھوں نے بیان کیا کہ پھر ان شرائط کو علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے لکھنا شروع کیا اور اس طرح لکھا، "یہ محمد اللہ کے رسول کے صلح کی دستاویز ہے" کفار نے کہا کہ اگر ہمیں معلوم ہوتا کہ آپ اللہ کے رسول ہیں تو پھر آپ کو روکتے ہی نہیں، بلکہ آپ پر ایمان لاتے اس لئے نہیں یوں لکھنا چاہئے "یہ محمد بن عبد اللہ کے صلح کی دستاویز ہے"۔ اس پر آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، خدا گواہ ہے کہ میں محمد بن عبد اللہ ہوں اور خدا گواہ ہے کہ میں اللہ کا رسول ہوں، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم لکھنا نہیں جانتے تھے۔ بیان کیا کہ آپ نے علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا، رسول کا لفظ مٹا دو، علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا خدا کی قسم! یہ لفظ تو میں کبھی نہ مٹاؤں گا، آں حضور نے فرمایا کہ پھر مجھے دکھاؤ (یہ لفظ کہاں ہے) بیان کیا کہ علی رضی اللہ عنہ نے آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو وہ لفظ دکھایا اور آں حضور نے خود اسے اپنے ہاتھ سے مٹا دیا، پھر جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم مکہ تشریف لے گئے اور (تین) دن گزر گئے تو قریش علی رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور کہا کہ اب اپنے ساتھی سے کہو کہ یہاں سے چلے جائیں (علی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ) میں نے اس کا ذکر آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا تو آپ نے فرمایا کہ ہاں (اب چلنا چاہیے) چنانچہ آپ وہاں سے روانہ ہوئے۔

باب ۲۸۲۔ الموادعۃ من غیر وقت وقول النبی صلی اللہ علیہ وسلم اقرکم ما اقرکم اللہ بہ۔

۲۸۲۔ غیر معین مدت کے لئے صلح، اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد کہ میں اس وقت تک تمہیں یہاں رہنے دوں گا، جب تک اللہ تعالیٰ چاہے گا۔

باب ۲۸۳۔ طرح جیف المشرکین فی البئر ولا یوخذ لھم ثمن۔

۲۸۳۔ مشرکوں کی لاشوں کو کنویں میں ڈالنا اور ان کی لاشوں کی (ان کے ورثاء کے حوالے کیا جائے) قیمت نہیں لی جائے گی۔

۴۲۰۔ حدثنا عبدان بن عثمان قال

۴۲۰۔ ہم سے عبدان بن عثمان نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھے میرے

اخبرنی ابی عن شعبۃ عن ابی اسحاق عن عمرو بن میمون عن عبد اللہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَاجِدًا وَحَوْلَہٗ نَاسٌ مِنْ قُرَیْشٍ مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ اِذْ جَاءَ عُقْبَۃُ ابْنُ اَبِیْ مُعَیْطٍ بِسَلَی جَزُوْرٍ فَقَذَفَہٗ عَلٰی ظَہْرِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَلَمْ یَرْفَعْ رَاْسَہٗ حَتّٰی جَاءَتْ فَاطِمَۃُ عَلَیْہَا السَّلَامُ فَاَخَذَتْ مِنْ ظَہْرِہٖ وَدَعَتْ عَلٰی مَنْ صَنَعَ ذٰلِکَ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَللّٰہُمَّ عَلَیْکَ الْمَلَاَ مِنْ قُرَیْشٍ اَللّٰہُمَّ عَلَیْکَ اَبَا جَہْلِ بْنَ ہِشَامٍ وَعُتْبَۃَ بْنَ رَبِیْعَۃَ وَشَیْبَۃَ بْنَ رَبِیْعَۃَ وَعُقْبَۃَ بْنَ اَبِیْ مُعَیْطٍ وَاُمَیَّۃَ بْنَ خَلَفٍ اَوْ اُبَیَّ بْنَ خَلَفٍ فَلَقَدْ رَاَیْتُہُمْ قُتِلُوْا یَوْمَ بَدْرٍ فَاُلْقُوْا فِیْ بِئْرٍ غَیْرَ اُمَیَّۃَ اَوْ اُبَیٍّ فَاِنَّہٗ کَانَ رَجُلًا ضَخْمًا فَلَمَّا جَرُّوْہُ تَقَطَّعَتْ اَوْصَالُہٗ قَبْلَ اَنْ یُلْقٰی فِی الْبِئْرِ۔

والد نے خبر دی، انہیں شعبہ نے، انہیں ابو اسحاق نے، انہیں عمرو بن میمون نے اور ان سے عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ مکہ میں (ابتداء اسلام کے دور میں) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ کی حالت میں تھے اور قریب ہی قریش کے مشرکین بیٹھے ہوئے تھے، پھر عقبہ بن ابی معیط اونٹ کی اوجھڑی لایا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیٹھ پر اسے ڈال دیا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ سے اپنا سر نہ اٹھا سکے، آخر فاطمہ علیہا السلام آئیں اور حضور اکرمؐ کی پیٹھ سے اوجھڑی کو ہٹایا اور جس نے یہ حرکت کی تھی اسے برا بھلا کہا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی بددعا کی کہ اے اللہ! کفار کی اس جماعت کو پکڑ لے، اے اللہ! ابوجہل بن ہشام، عتبہ بن ربیعہ شیبہ بن ربیعہ، عقبہ بن ابی معیط، امیہ بن خلف اور ابی بن خلف کو برباد کر۔ اور پھر میں نے دیکھا کہ یہ سب بدر کی لڑائی میں قتل کر دیئے گئے تھے اور ایک کنوئیں میں انہیں ڈال دیا گیا تھا، سوا امیہ یا ابی کے، کہ یہ شخص بہت بھاری بھرکم تھا، جب اسے صحابہ نے کھینچا تو کنوئیں میں ڈالنے سے پہلے ہی اس کے تمام جوڑ الگ ہو گئے تھے۔

بَابٌ ۲۸۴۔ اِثْمُ الْغَادِرِ لِلْبَرِّ وَالْفَاجِرِ۔

۲۸۴۔ عہد شکنی کرنے والے پر گناہ، خواہ عہد نیک کے ساتھ رہا ہو، یا بے عمل کے ساتھ۔

۴۲۱۔ حَدَّثَنَا ابو الولید حدثنا شعبۃ عن سلیمان الاعمش عن ابی وائل عن عبد اللہ وَعَنْ ثابت عن انس عن النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لِکُلِّ غَادِرٍ لِوَاءٌ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ قَالَ اَحَدُہُمَا یُنْصَبُ وَقَالَ الْآخَرُ یُرٰی یَوْمَ الْقِیَامَۃِ یُعْرَفُ بِہٖ۔

۴۲۱۔ ہم سے ابو الولید نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی ان سے سلیمان اعمش نے ان سے ابو وائل اور ان سے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے۔ اور ثابت نے انس رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، قیامت کے دن ہر عہد شکن کے لئے ایک جھنڈا ہو گا ان میں سے ایک صاحب نے یہ بیان کیا کہ وہ جھنڈا گاڑ دیا جائے گا (اس کے غدر کی علامت کے طور پر) اور دوسرے صاحب نے بیان کیا کہ اسے قیامت کے دن سب دیکھیں گے اس کے ذریعہ اسے پہچانا جائے گا۔

۴۲۲۔ حَدَّثَنَا سُلَیْمَانُ بن حرب حَدَّثَنَا حَمَّاد عن ایوب عن نافع عن ابن عمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ

۴۲۲۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی ان سے حماد نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے، ان سے نافع نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لِكُلِّ غَادِرٍ لِوَاءٌ يُنْصَبُ لِغَدْرَتِهٖ ؎

وسلم سے سنا، آپ نے فرمایا کہ ہر غدار کے لئے قیامت کے دن ایک جھنڈا ہوگا جو اس کے غدر کی علامت کے طور پر گاڑ دیا جائے گا ؎

۴۲۲۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ لَا هِجْرَةَ وَلٰكِنْ جِهَادٌ وَنِيَّةٌ وَإِذَا اسْتُنْفِرْتُمْ فَانْفِرُوْا وَقَالَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ إِنَّ هٰذَا الْبَلَدَ حَرَّمَ اللّٰهُ يَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ فَهُوَ حَرَامٌ بِحُرْمَةِ اللّٰهِ إِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَأَنَّهٗ لَمْ يَحِلَّ الْقِتَالُ فِيْهِ لِأَحَدٍ قَبْلِيْ وَلَمْ يُحِلَّ لِيْ إِلَّا سَاعَةً مِنْ نَهَارٍ فَهُوَ حَرَامٌ بِحُرْمَةِ اللّٰهِ إِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ لَا يُعْضَدُ شَوْكُهٗ وَلَا يُنَفَّرُ صَيْدُهٗ وَلَا يَلْتَقِطُ لُقَطَتَهٗ إِلَّا مَنْ عَرَّفَهَا وَلَا يُخْتَلٰى خَلَاهُ فَقَالَ الْعَبَّاسُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِلَّا الْإِذْخِرَ فَإِنَّهٗ لِقَيْنِهِمْ وَلِبُيُوْتِهِمْ قَالَ إِلَّا الْإِذْخِرَ ؎

۴۲۳۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی ان سے جریر نے حدیث بیان کی، ان سے منصور نے ان سے مجاہد نے، ان سے طاؤس نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے موقعہ پر فرمایا تھا اب (مکہ سے) ہجرت باقی نہیں رہی، البتہ خلوص نیت کے ساتھ جہاد کا حکم باقی ہے اس لئے جب تمہیں جہاد کے لئے بلایا جائے تو فوراً تیار ہو جاؤ اور آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے موقعہ پر فرمایا تھا کہ جس دن اللہ تعالیٰ نے آسمان اور زمین پیدا کئے تھے، اسی دن اس شہر (مکہ) کو حرم قرار دیا تھا پس یہ شہر اللہ کی حرمت کے ساتھ قیامت تک کے لئے حرم ہے مجھ سے پہلے یہاں کسی کے لئے قتال جائز نہیں ہوا تھا اور میرے لئے بھی دن کے صرف ایک حصے میں جائز کیا گیا تھا، پس یہ مبارک شہر اللہ تعالیٰ کی حرمت کے ساتھ حرم ہے اس کے حدود میں (کسی درخت کا) کانٹا نہ کاٹا جائے۔ یہاں کے شکار کو بھڑکایا نہ جائے، سوا اس شخص کے جو (مالک تک چیز کو پہنچانے کے لئے) اعلان کا ارادہ رکھتا ہو اور کوئی یہاں کی گری ہوئی کوئی چیز نہ اٹھائے اور نہ یہاں کی گھاس کاٹی جائے۔ اس پر عباس رضی اللہ عنہ نے کہا، یا رسول اللہ! اذخر (ایک گھاس) کا اس سے استثناء کر دیجئے، کیونکہ یہ یہاں کے سناروں اور گھروں کے کام آتی ہے تو آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اذخر کا استثناء فرما دیا ؎

الحمد للہ تفہیم البخاری کا بارھواں پارہ مکمل ہوا

تیرھواں پارہ !

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

کِتَابُ بَدْءِ الْخَلْقِ ...... مخلوق کی ابتداء !!

بَابُ ۲۸۵ . مَا جَاءَ فِي قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَهُوَ الَّذِي يَبْدَأُ الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيدُهُ

قَالَ الرَّبِيعُ بْنُ خُثَيْمٍ وَالْحَسَنُ كُلٌّ عَلَيْهِ هَيِّنٌ مِثْلُ لَيْنٍ وَلَيِّنٍ وَمَيْتٍ وَمَيِّتٍ وَضَيْقٍ وَضَيِّقٍ أَفَعَيِينَا أَفَأَعْيَا عَلَيْنَا حِينَ أَنْشَأَكُمْ وَأَنْشَأَ خَلْقَكُمْ لُغُوبٌ النَّصَبُ . أَطْوَارًا طَوْرًا كَذَا وَطَوْرًا كَذَا عَدَا طَوْرَهُ أَيْ قَدْرَهُ ؛

۲۸۵ . اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد سے متعلق روایات کہ اللہ ہی ہے جس نے مخلوق کو پہلی مرتبہ پیدا کیا اور وہی پھر دوبارہ (موت کے بعد) زندہ کرے گا اور یہ (دوبارہ زندہ کرنا) تو اور بھی آسان ہے (تمہارے مشاہدے کی حیثیت سے) ربیع بن خثیم اور حسن نے فرمایا کہ یوں تو دونوں (پہلی مرتبہ پیدا کرنا اور پھر دوبارہ زندہ کرنا) اس کے لئے آسان ہے (لیکن ایک کو زیادہ آسان تمہارے مشاہدہ کے اعتبار سے کہا) هَيْنٌ اور هَيِّنٌ کو لَيْنٌ اور لَيِّنٌ مَيْتٌ اور مَيِّتٌ . ضَيْقٌ اور ضَيِّقٌ کی طرح (مشدد اور مخفف دونوں طرح پڑھا جا سکتا ہے) (اللہ تعالیٰ کے ارشاد) أَفَعَيِينَا کے معنی ہیں کہ) کیا ہمیں ، جب تمہیں اور ساری مخلوق کو ہم نے پیدا کیا تھا، کوئی دشواری اور تعب پیدا ہوا تھا، (کہ دوبارہ زندہ کرنے میں کوئی دشواری ہوگی ؟) (اللہ تعالیٰ کے ارشاد میں) لُغُوبٌ کے معنی تھکن کے ہیں، (اور دوسرے موقعہ پر) أَطْوَارًا کے معنی یہ ہیں کہ مختلف مراحل پر تمہیں پیدا کیا۔ (عربی کے محاورہ میں بولتے ہیں) عَدَا طَوْرَهُ یعنی اپنے مرتبہ سے (تجاوز کر گیا)

۴۲۴ . حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ جَامِعِ بْنِ شَدَّادٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ مُحْرِزٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ جَاءَ نَفَرٌ مِنْ بَنِي تَمِيمٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا بَنِي تَمِيمٍ أَبْشِرُوا قَالُوا بَشَّرْتَنَا فَأَعْطِنَا فَتَغَيَّرَ وَجْهُهُ فَجَاءَهُ أَهْلُ الْيَمَنِ فَقَالَ يَا أَهْلَ الْيَمَنِ اقْبَلُوا الْبُشْرَى إِذْ لَمْ يَقْبَلْهَا بَنُو تَمِيمٍ قَالُوا قَبِلْنَا فَأَخَذَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَدِّثُ بَدْءَ الْخَلْقِ وَالْعَرْشِ فَجَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا عِمْرَانُ رَاحِلَتُكَ

۴۲۴ . ہم سے محمد بن کثیر نے حدیث بیان کی انہیں سفیان نے خبر دی، انہیں جامع بن شداد نے، انہیں صفوان بن محرز نے اور ان سے عمران بن حصین رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ بنی تمیم کے کچھ لوگ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نے ان سے فرمایا کہ اے بنی تمیم کے لوگو، تمہیں خوشخبری ہو، وہ کہنے لگے، کہ بشارت جب آپ نے دی تو اب کچھ ہمیں دیجئے بھی ! اس پر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرۂ مبارک کا رنگ بدل گیا، پھر آپ کی خدمت میں یمن کے لوگ آئے تو آپ نے ان سے فرمایا کہ اے یمن کے لوگو! جب بنو تمیم کے لوگوں نے خوشخبری کو قبول نہیں کیا تو اب تم اسے قبول کر لو، انہوں نے عرض کیا کہ ہم نے قبول کیا، پھر آں حضور مخلوق اور عرش

تَفَلَّتَتْ لَيْتَنِي لَمْ أَقُمْ ؛

۴۲۵ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا جَامِعُ بْنُ شَدَّادٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ مُحْرِزٍ أَنَّهُ حَدَّثَهُ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَقَلْتُ نَاقَتِي بِالْبَابِ فَأَتَاهُ نَاسٌ مِنْ بَنِي تَمِيمٍ فَقَالَ اقْبَلُوا الْبُشْرَى يَا بَنِي تَمِيمٍ قَالُوا قَدْ بَشَّرْتَنَا فَأَعْطِنَا مَرَّتَيْنِ ثُمَّ دَخَلَ عَلَيْهِ نَاسٌ مِنْ أَهْلِ الْيَمَنِ فَقَالَ اقْبَلُوا الْبُشْرَى يَا أَهْلَ الْيَمَنِ إِذْ لَمْ يَقْبَلْهَا بَنُو تَمِيمٍ قَالُوا قَدْ قَبِلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالُوا جِئْنَاكَ نَسْأَلُكَ عَنْ هَذَا الْأَمْرِ قَالَ كَانَ اللَّهُ وَلَمْ يَكُنْ شَيْءٌ غَيْرُهُ وَكَانَ عَرْشُهُ عَلَى الْمَاءِ وَكَتَبَ فِي الذِّكْرِ كُلَّ شَيْءٍ وَخَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ فَنَادَى مُنَادٍ ذَهَبَتْ نَاقَتُكَ يَا ابْنَ الْحُصَيْنِ فَانْطَلَقْتُ فَإِذَا هِيَ يَقْطَعُ دُونَهَا السَّرَابُ فَوَاللَّهِ لَوَدِدْتُ أَنِّي كُنْتُ تَرَكْتُهَا وَرَوَى عِيسَى عَنْ رَقَبَةَ عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ قَامَ فِينَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقَامًا فَأَخْبَرَنَا عَنْ بَدْءِ الْخَلْقِ حَتَّى دَخَلَ أَهْلُ الْجَنَّةِ مَنَازِلَهُمْ وَأَهْلُ النَّارِ مَنَازِلَهُمْ حَفِظَ ذَلِكَ مَنْ حَفِظَهُ وَنَسِيَهُ مَنْ نَسِيَهُ ؛

الٰہی کی ابتداء کے متعلق گفتگو فرمانے لگے۔ اتنے میں ایک صاحب آئے اور کہا کہ عمران! تمہاری سواری بھاگ گئی (عمران رضی اللہ عنہ کہتے ہیں) کاش! (اس اطلاع پر) میں حضور کریمؐ کی مجلس سے نہ اٹھتا۔

۴۲۵۔ ہم سے عمر بن حفص بن غیاث نے حدیث بیان کی ان سے ان کے والد نے، ان سے اعمش نے حدیث بیان کی ان سے جامع بن شداد نے حدیث بیان کی ان سے صفوان بن محرز نے، اور ان سے عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور اپنے اونٹ کو دروازے پر باندھ دیا اس کے بعد بنی تمیم کے کچھ لوگ خدمت نبوی میں حاضر ہوئے آں حضورؐ نے ان سے فرمایا، اے بنو تمیم! بشارت قبول کرو وہ کہنے لگے کہ جب آپ نے ہمیں بشارت دی ہے تو اب دوسرتبہ مال دیجئے۔ پھر یمن کے چند اصحاب خدمت نبوی میں حاضر ہوئے، آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے بھی یہی فرمایا کہ بشارت قبول کرلو، اے یمن کے لوگو! بنو تمیم والوں نے تو نہیں قبول کی انہوں نے عرض کی، ہم نے قبول کی، یارسول اللہ، پھر انہوں نے عرض کی، ہم اس لئے حاضر ہوئے ہیں تاکہ آں حضور سے اس (عالم کی پیدائش وغیرہ کے) معاملے کے متعلق سوال کریں، حضور اکرمؐ نے فرمایا، اللہ تعالیٰ موجود تھا (ازل سے) اور اس کے سوا کوئی چیز موجود نہ تھی، اس کا عرش پانی پر تھا، لوح محفوظ میں ہر چیز کے متعلق لکھ دیا گیا تھا اور پھر اللہ تعالیٰ نے آسمان و زمین پیدا کی (ابھی یہ کلمات ارشاد فرما رہے تھے کہ) ایک صاحب نے ان سے (راوی، حضرت عمران رضی اللہ عنہ سے کہا کہ ابن الحصین تمہاری سواری بھاگ گئی، میں اس کے پیچھے دوڑا، لیکن وہ اتنا طویل فاصلہ طے کر چکی تھی کہ سراب بھی وہاں سے نظر نہیں آتا تھا، خدا گواہ ہے، میرا دل بہت پچھتایا کہ کاش میں نے اسے چھوڑ دیا ہوتا (اور آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث سنی ہوتی) اور عیسٰی نے رقبہ کے واسطہ سے روایت کی انہوں نے قیس بن مسلم سے، انہوں نے طارق بن شہاب سے، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے سنا آپ نے فرمایا کہ ایک مرتبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے منبر پر کھڑے ہو کر ہمیں خطاب کیا اور ابتداءِ خلق کے متعلق ہمیں خبر دی (شروع سے آخر تک یعنی) جب جنت کے مستحق اپنی منزلوں میں داخل ہو جائیں گے اور جہنم کے مستحق اپنے ٹھکانوں کو پہنچ جائیں گے جیسے

حدیث کو یاد رکھنا تھا اس نے یاد رکھا اور جسے بھولنا تھا وہ بھول گیا۔

۴۲۶۔ حَدَّثَنِیْ۔ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَۃَ عَنْ اَبِیْ اَحْمَدَ عَنْ سُفْیَانَ عَنْ اَبِی الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اُرَاہُ یَقُوْلُ اللّٰہُ شَتَمَنِیْ ابْنُ اٰدَمَ وَمَا یَنْبَغِیْ لَہٗ اَنْ یَّشْتِمَنِیْ وَیُکَذِّبُنِیْ وَمَا یَنْبَغِیْ لَہٗ اَمَّا شَتْمُہٗ فَقَوْلُہٗ اِنَّ لِیْ وَلَدًا وَاَمَّا تَکْذِیْبُہٗ فَقَوْلُہٗ لَیْسَ یُعِیْدُنِیْ کَمَا بَدَاَنِیْ۔

۴۲۶۔ ہم سے عبد اللہ بن ابی شیبہ نے حدیث بیان کی ان سے ابو احمد نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے ان سے ابو الزناد نے ان سے اعرج نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، اللہ عزوجل فرماتا ہے کہ ابن آدم نے مجھے گالی دی اور اس کے لئے یہ مناسب نہ تھا کہ وہ مجھے گالی دیتا، اس نے مجھے جھٹلایا اور اس کے لئے یہ بھی مناسب نہ تھا اس کی گالی یہ ہے کہ وہ کہتا ہے 'میرے لڑکا ہے' اور اس کا جھٹلانا یہ ہے کہ وہ کہتا ہے کہ جس طرح اللہ نے مجھے پیدا کیا، دوبارہ (موت کے بعد) زندہ نہیں کر سکتا،

۴۲۷۔ حَدَّثَنَا قُتَیْبَۃُ بْنُ سَعِیْدٍ حَدَّثَنَا مُغِیْرَۃُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْقُرَشِیُّ عَنْ اَبِی الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَمَّا قَضَی اللّٰہُ الْخَلْقَ کَتَبَ فِیْ کِتَابِہٖ فَھُوَ عِنْدَہٗ فَوْقَ الْعَرْشِ اِنَّ رَحْمَتِیْ غَلَبَتْ غَضَبِیْ۔

۴۲۷۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی ان سے مغیرہ بن عبد الرحمن قرشی نے حدیث بیان کی ان سے ابو الزناد نے ان سے اعرج نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، جب اللہ تعالیٰ ... مخلوق کو پیدا کر چکا تو اپنی کتاب (لوح محفوظ) میں جو اس کے پاس عرش پر موجود ہے اس نے لکھا[1] کہ میری رحمت میرے غضب پر غالب ہے

باب ۲۸۶۔ مَا جَآءَ فِیْ سَبْعِ اَرَضِیْنَ وَقَوْلِ اللّٰہِ تَعَالٰی اَللّٰہُ الَّذِیْ خَلَقَ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ وَّمِنَ الْاَرْضِ مِثْلَھُنَّ یَتَنَزَّلُ الْاَمْرُ بَیْنَھُنَّ لِتَعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ وَّاَنَّ اللّٰہَ قَدْ اَحَاطَ بِکُلِّ شَیْءٍ عِلْمًا۔ وَالسَّقْفُ الْمَرْفُوْعُ السَّمَآءُ سَمْکَھَا بِنَاءَھَا کَانَ فِیْھَا حَیَوَانٌ اَلْحُبُکُ اسْتِوَاؤُھَا وَحُسْنُھَا وَاَذِنَتْ سَمِعَتْ وَاَطَاعَتْ وَاَلْقَتْ اَخْرَجَتْ مَا فِیْھَا مِنَ الْمَوْتٰی وَتَخَلَّتْ عَنْھُمْ

۲۸۶۔ سات زمینوں کے متعلق روایات، اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ "اللہ تعالیٰ ہی وہ ذات گرامی ہیں جنہوں نے پیدا کئے سات آسمان اور آسمان ہی کی طرح سات زمینیں، اللہ تعالیٰ ہی کے احکام جاری ہوتے ہیں ان کے درمیان۔ یہ اس لئے تاکہ تم کو معلوم ہو کہ اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہیں اور اللہ تعالیٰ ہر چیز پر اپنے علم کے اعتبار سے قادر ہے" (قرآن مجید میں) والسقف المرفوع سے مراد آسمان ہے۔ سمکہا بمعنی بناء آسمان، الحبک بمعنی آسمان کا استواء اور حسن، واذنت کے معنی سمع وطاعت کی، والقت کے معنی زمین میں جو مردے دفن تھے انہیں اس نے باہر ڈال دیا اور خود کو...

---

[1] آپ جانتے ہیں کہ اس طرح کے تمام الفاظ اور جملے اللہ تعالیٰ کی شان ہیں، ہماری فہم اور ذہن کی مناسبت سے استعمال کئے جاتے ہیں ورنہ اللہ تعالیٰ جہاں بھی ہے اور جس طرح بھی، اپنی شان حقیقی کے ساتھ ہے اور اس کی حقیقت سمجھنے سے ہم فانی اور ضعیف انسانوں کے ذہن عاجز ہیں۔

طَحَاهَا دَحَاهَا السَّاهِرَةُ وَجْهُ الْأَرْضِ كَانَ فِيهَا الْحَيَوَانُ نَوْمُهُمْ وَسَهَرُهُمْ

ان کو الگ کر دیا۔ طحاہا کے معنی اسے پھیلایا، الساہرہ روئے زمین کہ جس پر انسان کا سونا جاگنا ہوتا ہے۔

۴۲۸۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَخْبَرَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْمُبَارَكِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَكَانَتْ بَيْنَهُ وَبَيْنَ أُنَاسٍ خُصُومَةٌ فِي أَرْضٍ فَدَخَلَ عَلَى عَائِشَةَ فَذَكَرَ لَهَا ذٰلِكَ فَقَالَتْ يَا أَبَا سَلَمَةَ اجْتَنِبِ الْأَرْضَ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ ظَلَمَ قِيدَ شِبْرٍ طُوِّقَهُ مِنْ سَبْعِ أَرَضِينَ۔

۴۲۸۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی انہیں ابن علیہ نے خبر دی، انہیں علی بن مبارک نے ان سے یحییٰ بن ابی کثیر نے حدیث بیان کی ان سے محمد بن ابراہیم بن حارث نے، ان سے ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن نے، ان کا ایک دوسرے صاحب سے ایک زمین کے بارے میں نزاع ہو گیا تو وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ان سے واقعہ بیان کیا، انہوں نے (سب کچھ سن کر) فرمایا، ابو سلمہ! زمین کے معاملات میں بڑی احتیاط رکھو۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ اگر ایک بالشت کے برابر بھی کسی نے زمین کے معاملے میں (ظلم کیا تو (قیامت کے دن) سات زمینوں کا طوق اسے پہنایا جائے گا۔

۴۲۹۔ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَخَذَ شَيْئًا مِنَ الْأَرْضِ بِغَيْرِ حَقِّهِ خُسِفَ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَى سَبْعِ أَرَضِينَ۔

۴۲۹۔ ہم سے بشر بن محمد نے حدیث بیان کی انہیں عبداللہ نے خبر دی، انہیں موسیٰ بن عقبہ نے، انہیں سالم نے اور ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے کسی کی زمین میں سے بغیر حق کے لیا تو قیامت کے دن سات زمینوں تک اسے دھنسایا جائے گا۔

۴۳۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنِ ابْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الزَّمَانُ قَدِ اسْتَدَارَ كَهَيْئَتِهِ يَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ السَّنَةُ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا مِنْهَا أَرْبَعَةٌ حُرُمٌ ثَلَاثَةٌ مُتَوَالِيَاتٌ ذُو الْقَعْدَةِ وَذُو الْحِجَّةِ وَالْمُحَرَّمُ وَرَجَبُ مُضَرَ الَّذِي بَيْنَ جُمَادَى وَشَعْبَانَ۔

۴۳۰۔ ہم سے محمد بن مثنیٰ نے حدیث بیان کی ان سے عبدالوہاب نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے حدیث بیان کی ان سے محمد بن سیرین نے، ان سے ابوبکرہ کے صاحبزادے (عبدالرحمٰن) نے اور ان سے ابوبکرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، سال اپنی اصلی حالت پر آگیا، اس دن کے مطابق جس دن اللہ تعالیٰ نے آسمان اور زمین پیدا کی تھی، سال بارہ مہینوں کا ہوتا ہے، چار مہینے اس میں سے حرمت کے ہیں، تین تو متواتر، ذی قعدہ ذی الحجہ اور محرم اور (چوتھا) رجب مضر، جو جمادی الاخریٰ اور شعبان کے درمیان پڑتا ہے۔

۴۳۱۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ أَنَّهُ

۴۳۱۔ ہم سے عبید بن اسماعیل نے حدیث بیان کی ان سے ابواسامہ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے ان سے ان کے والد نے اور ان سے سعید بن زید بن عمرو بن نفیل رضی اللہ عنہ نے کہ اروی بنت ابی

خَاصَمَتْہُ اَرْوٰی فِیْ حَقٍّ زَعَمَتْ اَنَّہٗ اَنْتَقَصَہٗ لَھَا اِلٰی مَرْوَانَ فَقَالَ سَعِیْدٌ اَنَا اَنْتَقِصُ مِنْ حَقِّھَا شَیْئًا اَشْھَدُ لَسَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ اَخَذَ شِبْرًا مِنَ الْاَرْضِ ظُلْمًا فَاِنَّہٗ یُطَوَّقُہٗ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ مِنْ سَبْعِ اَرَضِیْنَ قَالَ ابْنُ اَبِی الزِّنَادِ عَنْ ھِشَامٍ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ قَالَ لِیْ سَعِیْدُ بْنُ زَیْدٍ دَخَلْتُ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ۔

اوس سے ان کا ایک حق (زمین) کے بارے میں نزاع، جس کے متعلق اروی کا خیال تھا کہ سعید رضی اللہ عنہ نے ان کے حق میں کچھ کمی کردی ہے، مروان خلیفہ کے یہاں فیصلہ کے لئے گیا، سعید رضی اللہ عنہ نے فرمایا، کیا میں ان کے حق میں کوئی کمی کر سکتا ہوں، میری گواہی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا تھا کہ جس نے ایک بالشت زمین بھی ظلماً کسی سے لے لی تو قیامت کے دن ساتوں زمینوں کا طوق اس کی گردن میں ڈالا جائے گا، ابن ابی الزناد نے بیان کیا، ان سے ہشام نے، ان سے ان کے والد نے بیان کیا اور ان سے سعید بن زید رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تھا (تو آپ نے یہ حدیث بیان کی تھی)

بَاب ۲۸۷۔ فِی النُّجُوْمِ

وَقَالَ قَتَادَۃُ وَلَقَدْ زَیَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْیَا بِمَصَابِیْحَ خَلَقَ ھٰذِہِ النُّجُوْمَ لِثَلَاثٍ جَعَلَھَا زِیْنَۃً لِلسَّمَاءِ وَرُجُوْمًا لِلشَّیَاطِیْنِ وَعَلَامَاتٍ یُھْتَدٰی بِھَا فَمَنْ تَاَوَّلَ فِیْھَا بِغَیْرِ ذٰلِکَ اَخْطَاَ وَاَضَاعَ نَصِیْبَہٗ وَتَکَلَّفَ مَا لَا عِلْمَ لَہٗ بِہٖ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ ھَشِیْمًا مُتَغَیِّرًا وَالْاَبُّ مَا یَاکُلُ الْاَنْعَامُ الْاَنَامُ الْخَلْقُ بَرْزَخٌ حَاجِبٌ وَقَالَ مُجَاھِدٌ اَلْفَافًا مُلْتَفَّۃً وَالْغُلْبُ الْمُلْتَفَّۃُ فِرَاشًا مِھَادًا کَقَوْلِہٖ وَلَکُمْ فِی الْاَرْضِ مُسْتَقَرٌّ نَکِدًا قَلِیْلًا ۔

۲۸۷۔ ستاروں کے بارے میں، قتادہ نے (قرآن مجید کی اس آیت) "اور ہم نے زینت دی آسمان دنیا کو (تاروں کے) چراغ سے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ان ستاروں کو تین مقاصد کے لئے پیدا کیا ہے، انہیں آسمان کی زینت بنایا، شیاطین پر چلانے کے لئے بنایا اور (رات کی اندھیریوں میں) انہیں صحیح راستہ پر چلتے رہنے کے لئے علامتیں بنایا، بس جس شخص نے ان مقاصد کے سوا (جن کی طرف اشارے قرآن مجید میں ہیں) دوسری باتیں کہیں اس نے غلطی کی، اپنے نصیب کو ضائع کیا اور ایسے مسئلے میں بلاوجہ دخل دیا جس کے متعلق اسے کوئی (واقعی اور حقیقی) علم نہ تھا، ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہشیماً بمعنی متغیراً، الاب کے معنی مویشیوں کا چارہ، الانام بمعنی مخلوق اور برزخ بمعنی حاجب مجاہد نے کہا کہ الفافا بمعنی ملتفۃ الغلب بھی بمعنی الملتفۃ، فراشاً بمعنی مہاداً جیسے خدا تعالیٰ کے اس ارشاد میں ہے وَلَکُمْ فِی الْاَرْضِ مستقر (مستقر بمعنی مہاد) نکداً بمعنی قلیلاً ۔

بَاب ۲۸۸۔ صِفَۃُ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ

بِحُسْبَانٍ قَالَ مُجَاھِدٌ کَحُسْبَانِ الرَّحٰی وَقَالَ غَیْرُہٗ بِحِسَابٍ وَمَنَازِلَ لَا یَعْدُوْا نِھَا حُسْبَانٌ جَمَاعَۃُ حِسَابٍ مِثْلُ شِھَابٍ

۲۸۸۔ چاند اور سورج کے اوصاف (قرآن مجید میں) بحسبان کے متعلق مجاہد نے بیان فرمایا کہ (معنی یہ ہیں) جیسے چکی گھومتی ہے، دوسرے حضرات نے فرمایا کہ معنی ہے، حساب اور منزلوں کے حدود میں جس سے وہ تجاوز

وشہبان ضحاها ضوءها ان تدرك القمر لا يستر ضوء احدهما ضوء الآخر ولا ينبغي لهما ذلك سابق النهار يتطالبان حثيثان. نسلخ نخرج احدهما من الآخر ويجري كل واحد منهما واهية وهيها تشققها. ارجائها. ما لم ينشق منها فهي على حافتيه كقولك على ارجاء البئر. اغطش وجن. اظلم وقال الحسن كورت. تكور حتى يذهب ضوءها والليل وما وسق. جمع من دابة اتسق استوى بروجا. منازل الشمس والقمر. الحرور بالنهار مع الشمس وقال ابن عباس الحرور بالليل والسموم. بالنهار يقال يولج يكور. وليجة كل شيء ادخلته في شيء:

نہیں کرتے۔ حسبان، حساب کرنے والوں کی جماعت کو کہتے ہیں، جیسے شہاب اور شہبان، ضحاہا سے مراد اس کی روشنی ہے، ان تدرک القمر کے معنی یہ ہیں کہ ایک دوسرے کی روشنی چھین نہیں سکتا اور ان سے یہ ممکن بھی نہیں، سابق النہار کے معنی یہ ہیں کہ دونوں تیزی سے حرکت کرتے ہیں اور اپنی حدود معینہ سے آگے نہیں بڑھتے نسلخ کے معنی یہ ہیں کہ ہم ایک میں سے دوسرے کو نکالتے ہیں (یعنی دن اور رات میں کوئی حد فاصل نہیں، اور دونوں کو ہم مسلسل ان کے کاموں پر لگائے رہتے ہیں واہیتہ، وہیہا سے مشتق ہے یعنی وہ ٹکڑے ٹکڑے (تباہ و برباد ہوا، ارجاہا، جو حصہ پھٹا ہوا نہ ہو پس ملائکہ آسمان کے دونوں کناروں پر ہوں گے، عام محاورہ میں ارجاء البئر اسی معنی میں ہے اغطش اور جن (دونوں) تاریک ہونے کے معنی میں ہیں۔ حسن رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ رات تکور کے معنی میں ہے یعنی جب اس کی روشنی بالکل ختم ہو جائے۔ واللیل وما وسق (میں وسق کے معنی ہیں) چوپایوں کو جمع کیا، اتسق بمعنی استوی۔ بروجا، منازل شمس و قمر۔ الحرور کا تعلق دن کے سورج کے ساتھ ہے، لیکن ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ الحرور کا تعلق رات سے ہے اور دن سے جس کا تعلق ہو اسے سموم کہتے ہیں۔ یولج بمعنی یکور۔ ولیجہ، ہر اس چیز کو کہتے ہیں، جسے کسی دوسری چیز میں داخل کر دیا جائے۔

۴۳۲۔ حدثنا محمد بن يوسف حدثنا سفيان عن الاعمش عن ابراهيم التيمي عن ابيه عن ابي ذر رضي الله عنه قال قال النبي صلى الله عليه وسلم لابي ذر حين غربت الشمس تدري اين تذهب قلت الله ورسوله اعلم قال فانها تذهب حتى تسجد تحت العرش فتستاذن فيؤذن لها ويوشك ان تسجد فلا يقبل منها وتستاذن فلا يؤذن لها يقال لها ارجعي من حيث جئت فتطلع من مغربها فذلك قوله تعالى والشمس تجري لمستقر لها ذلك تقدير العزيز العليم:

۴۳۲۔ ہم سے محمد بن یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے ان سے ابراہیم تیمی نے ان سے ان کے والد نے اور ان سے ابوذر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے، جب سورج غروب ہوا، تو ان سے فرمایا کہ معلوم ہے، یہ سورج کہاں جاتا ہے؟ میں نے عرض کی کہ اللہ اور اس کے رسول ہی کو علم ہے، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ جاتا ہے اور عرش کے نیچے پہنچ کر پہلے سجدہ کرتا ہے اور پھر اجازت چاہتا ہے (دوبارہ آنے کی) اور اسے اجازت دی جاتی ہے، اور وہ دن بھی قریب ہے، جب یہ سجدہ کرے گا تو اس کا سجدہ قبول نہ ہوگا اور اجازت چاہے گا لیکن اجازت نہ ملے گی (قیامت

کے دن) بلکہ اس سے کہا جائے گا کہ جہاں سے آئے تھے وہیں واپس چلے جاؤ، چنانچہ اس دن وہ مغرب ہی سے طلوع ہوگا، اللہ تعالیٰ کے ارشاد " والشمس تجری لمستقر لها ذلك تقدير العزيز العليم" میں اسی طرف اشارہ موجود ہے۔

۴۳۲۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عبد العزيز بن المختار حَدَّثَنَا عبد الله الدَّانَاجُ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بن عبد الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ مُكَوَّرَانِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ؛

۴۳۲۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی ان سے عبد العزیز بن مختار نے حدیث بیان کی ان سے عبد اللہ داناج نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے ابو سلمہ بن عبد الرحمٰن نے حدیث بیان کی اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، قیامت کے دن سورج اور چاند کو لپیٹ دیا جائے گا،

۴۳۳۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بن سليمان قَالَ حدثني ابن وهب قال اخبرني عمرو ان عبد الرحمٰن بن قاسم حدثه عن ابيه عن عبد الله بن عمر رضي الله عنه انه كان يخبر عن النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَخْسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ وَلٰكِنَّهُمَا آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللّٰهِ فَإِذَا رَأَيْتُمُوهُمَا فَصَلُّوا ؛

۴۳۳۔ ہم سے یحییٰ بن سلیمان نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے ابن وہب نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھے عمرو نے خبر دی، ان سے عبد الرحمٰن بن قاسم نے حدیث بیان کی ان سے ان کے والد نے اور ان سے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے نقل کرتے تھے کہ آپ نے فرمایا کہ سورج اور چاند میں کسی کی موت وحیات کی وجہ سے گرہن نہیں لگتا، بلکہ یہ اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے ایک نشانی ہے اس لئے جب تم گرہن دیکھو تو نماز پڑھا کرو۔

۴۳۵۔ حَدَّثَنَا اسماعيل بن أبي أُوَيْسٍ قال حَدَّثَنِي مالك عن زيد بن أسلم عن عطاء بن يسار عن عبد الله بن عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللّٰهِ لَا يَخْسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ فَإِذَا رَأَيْتُمْ ذٰلِكَ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ ؛

۴۳۵۔ ہم سے اسماعیل بن ابی اویس نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث بیان کی ان سے زید بن اسلم نے ان سے عطاء بن یسار نے اور ان سے عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سورج اور چاند اللہ تعالیٰ کی نشانیوں سے ایک نشانی ہے کسی کی موت وحیات سے ان میں گرہن نہیں لگتا اس لئے جب گرہن ہو تو اللہ کی یاد میں لگ جایا کرو۔

۴۳۶۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَخْبَرَتْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ خَسَفَتِ الشَّمْسُ قَامَ فَكَبَّرَ وَقَرَأَ قِرَاءَةً طَوِيلَةً ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَقَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ وَقَامَ كَمَا هُوَ فَقَرَأَ قِرَاءَةً طَوِيلَةً وَهِيَ أَدْنَى مِنَ الْقِرَاءَةِ الْأُولَى ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا وَهِيَ أَدْنَى مِنَ الرَّكْعَةِ الْأُولَى ثُمَّ سَجَدَ سُجُودًا

۴۳۶۔ ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی ان سے لیث نے حدیث بیان کی ان سے عقیل نے ان سے ابن شہاب نے بیان کیا کہ مجھے عروہ نے خبر دی اور انہیں عائشہ رضی اللہ عنہا نے خبر دی کہ جس دن سورج گرہن لگا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (مصلی پر) کھڑے ہوئے اللہ اکبر کہا اور بڑی دیر تک قرأت کرتے رہے پھر جب آپ نے رکوع کیا ایک طویل رکوع؛ پھر سر اٹھا کر کہا، سمع اللہ لمن حمدہ اور پہلے کی طرح کھڑے ہو گئے اس قیام میں بھی طویل قرأت کی، اگرچہ پہلی قرأت سے کم تھی اور پھر رکوع میں چلے گئے اور دیر تک رکوع میں رہے، اگرچہ پہلی رکوع سے یہ کم طویل تھی، اس کے بعد سجدہ کیا ایک طویل سجدہ، دوسری رکعت

طویلًا ثم فعل فی الرکعۃ الاخرۃ مثل ذٰلک ثم سلم وقد تجلت الشمس فخطب الناس فقال فی کسوف الشمس والقمر انہما ایتان من ایات اللّٰہ لا یخسفان لموت احد ولا لحیاتہ فاذا رایتموھما فافزعوا الی الصلٰوۃ ؛

میں بھی آپ نے اسی طرح کیا اور اس کے بعد سلام پھیرا تو سورج صاف ہو چکا تھا اب آں حضورؐ نے صحابہ کو خطاب کیا اور سورج اور چاند گرہن کے متعلق فرمایا کہ یہ اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے ایک نشانی ہے ان میں کسی کی موت و حیات کی وجہ سے گرہن نہیں لگتا اس لئے جب تم گرہن دیکھو تو فوراً نماز کی طرف متوجہ ہو جاؤ ؛

۴۳۷۔ حدثنی محمد بن المثنی حدثنا یحیٰی عن اسماعیل قال حدثنی قیس عن ابی مسعود رضی اللّٰہ عنہ عن النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم قال الشمس والقمر لا ینکسفان لموت احد ولا لحیاتہ ولکنہما ایتان من ایات اللّٰہ فاذا رایتموھما فصلوا ؛

۴۳۷، ہم سے محمد بن مثنیٰ نے حدیث بیان کی ان سے یحیٰی نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل نے بیان کیا، ان سے قیس نے حدیث بیان کی اور ان سے ابو مسعود رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، سورج اور چاند میں کسی کی موت و حیات پر گرہن نہیں لگتا بلکہ یہ اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے ایک نشانی ہے اس لئے جب تم ان میں گرہن دیکھو تو نماز پڑھو ؛

باب ۲۸۹۔ ماجاء فی قولہ وھو الذی ارسل الریاح نشرًا بین یدی رحمتہ قاصفًا تقصف کل شیء لواقح ملاقح ملقحۃ اعصار ریح عاصف تھب من الارض الی السماء کعمود فیہ نار۔ صر۔ برد۔ نشرًا متفرقۃ ؛

۲۸۹۔ اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد سے متعلق روایات کہ "وہ اللہ تعالیٰ ہی ہے جو اپنی رحمت سے پہلے مختلف قسم کی ہواؤں کو بھیجا ہے"۔ (اللہ تعالیٰ کے ارشاد میں مختلف مواقع پر) قاصفًا بمعنی تقصف کل شیء، لواقح بمعنی ملاقح (اس کا واحد ملقحہ ہے۔ اعصار کے معنی ہوا کا وہ جھکڑ جو ستون کی طرح زمین سے آسمان کی طرف اٹھتا ہے اور (حاشیہ: [illegible])

۴۳۸۔ حدثنا ادم حدثنا شعبۃ عن الحکم عن مجاھد عن ابن عباس رضی اللّٰہ عنہ عن النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم قال نصرت بالصبا واھلکت عاد بالدبور ؛

۴۳۸۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی ان سے حکم نے ان سے مجاہد نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، بادِ صبا کے ذریعہ میری مدد کی گئی اور قوم عاد باد دبور سے ہلاک کی گئی تھی۔

۴۳۹۔ حدثنا مکی بن ابراھیم حدثنا ابن جریج عن عطاء عن عائشۃ رضی اللّٰہ عنہا قالت کان النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم اذا رای مخیلۃ فی السماء اقبل و ادبر ودخل وخرج وتغیر وجہہ فاذا امطرت السماء سری عنہ فعرفتہ عائشۃ ذٰلک فقال النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم ما ادری لعلہ کما قال قوم فلما راوہ عارضا مستقبل اودیتہم الایۃ ؛

۴۳۹۔ ہم سے مکی بن ابراہیم نے حدیث بیان کی ان سے ابن جریج نے ان سے عطاء نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بادل کا کوئی ایسا ٹکڑا دیکھتے جس سے بارش کی توقع ہوتی تو آپ کبھی آگے آتے کبھی پیچھے جاتے، کبھی پیچھے جاتے کبھی اندر تشریف لاتے، کبھی باہر جاتے اور چہرہ مبارک کا رنگ بدل جاتا، لیکن جب بارش ہونے لگتی تو پھر یہ کیفیت باقی نہ رہتی، ایک مرتبہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس کے متعلق آں حضورؐ سے پوچھا تو آپؐ نے ارشاد فرمایا اس بادل کے متعلق، میں کچھ نہیں جانتا، ممکن ہے یہ بادل بھی ویسا ہی ہو جس کے متعلق قوم عاد نے کہا تھا، جب انہوں نے بادل کو اپنی وادیوں کی طرف جاتے دیکھا تھا، آخر آیت تک (کہ

ان کے لئے رحمت کا بادل ہے، حالانکہ وہی عذاب تھا)

باب ۲۹۰. ذِكْرُ الْمَلَائِكَةِ. وَقَالَ أَنَسٌ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلَامٍ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَدُوُّ الْيَهُودِ مِنَ الْمَلَائِكَةِ، وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَنَحْنُ الصَّافُّونَ الْمَلَائِكَةُ.

۴۴. حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ وَقَالَ لِي خَلِيفَةُ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ وَهِشَامٌ قَالَا حَدَّثَنَا قَتَادَةُ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ صَعْصَعَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَا أَنَا عِنْدَ الْبَيْتِ بَيْنَ النَّائِمِ وَالْيَقْظَانِ وَذَكَرَ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ فَأُتِيتُ بِطَسْتٍ مِنْ ذَهَبٍ مُلِئَ حِكْمَةً وَإِيمَانًا فَشُقَّ مِنَ النَّحْرِ إِلَى مَرَاقِّ الْبَطْنِ ثُمَّ غُسِلَ الْبَطْنُ بِمَاءِ زَمْزَمَ ثُمَّ مُلِئَ حِكْمَةً وَإِيمَانًا وَأُتِيتُ بِدَابَّةٍ أَبْيَضَ دُونَ الْبَغْلِ وَفَوْقَ الْحِمَارِ الْبُرَاقُ فَانْطَلَقْتُ مَعَ جِبْرِيلَ حَتَّى أَتَيْنَا السَّمَاءَ الدُّنْيَا قِيلَ مَنْ هَذَا قَالَ جِبْرِيلُ قِيلَ مَنْ مَعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ قِيلَ وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ قِيلَ مَرْحَبًا بِهِ وَلَنِعْمَ الْمَجِيءُ جَاءَ فَأَتَيْتُ عَلَى آدَمَ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ مَرْحَبًا بِكَ مِنِ ابْنٍ وَنَبِيٍّ فَأَتَيْنَا السَّمَاءَ الثَّانِيَةَ قِيلَ مَنْ هَذَا قَالَ جِبْرِيلُ قِيلَ مَنْ مَعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِيلَ أُرْسِلَ إِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ قِيلَ مَرْحَبًا بِهِ وَلَنِعْمَ الْمَجِيءُ جَاءَ فَأَتَيْتُ عَلَى عِيسَى وَيَحْيَى فَقَالَا مَرْحَبًا بِكَ مِنْ أَخٍ وَنَبِيٍّ فَأَتَيْنَا السَّمَاءَ الثَّالِثَةَ قِيلَ مَنْ هَذَا قِيلَ جِبْرِيلُ قِيلَ مَنْ مَعَكَ قِيلَ مُحَمَّدٌ قِيلَ وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ قِيلَ مَرْحَبًا بِهِ وَلَنِعْمَ الْمَجِيءُ جَاءَ

۲۹۰. ملائکہ کا ذکر، انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ جبریل علیہ السلام کو یہودی ملائکہ میں سے اپنا دشمن سمجھتے ہیں۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ لنحن الصافون میں مراد ملائکہ سے ہے۔

۴۴. ہم سے ہدبہ بن خالد نے حدیث بیان کی ان سے ہمام نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے ح۔ اور مجھ سے خلیفہ نے بیان کیا، ان سے یزید بن زریع نے حدیث بیان کی ان سے سعید اور ہشام نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے قتادہ نے حدیث بیان کی ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی اور ان سے مالک بن صعصعہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، بیت اللہ کے قریب میں نیند اور بیداری کی درمیانی کیفیت میں تھا، پھر آں حضورؐ نے دو آدمیوں کے درمیان ایک تیسرے واقعہ کی تفصیل بیان کی۔[1] اس کے بعد میرے پاس سونے کا ایک طشت لایا گیا جو حکمت اور ایمان سے لبریز تھا، میرے سینے کو پیٹ کے آخری حصے تک چاک کیا گیا، میرا پیٹ زمزم کے پانی سے دھویا گیا اور پھر اسے حکمت اور ایمان سے بھر دیا گیا، اس کے بعد میرے پاس ایک سواری لائی گئی، سفید، خچر سے چھوٹی اور گدھے سے بڑی یعنی براق! میں اس پر جبریل علیہ السلام کے ساتھ چلا، جب ہم آسمان دنیا پر پہنچے تو پوچھا گیا کہ کون صاحب ہیں؟ انہوں نے کہا کہ جبریل، پوچھا گیا کہ آپ کے ساتھ کون صاحب ہیں؟ انہوں نے بتایا کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم۔ پوچھا گیا کہ کیا انہیں کو لانے کے لئے آپ کو بھیجا گیا تھا؟ انہوں نے کہا کہ ہاں! اس پر جواب آیا کہ انہیں خوش آمدید، آنے والے کیا ہی مبارک ہیں! پھر میں آدم علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور انہیں سلام کیا، انہوں نے فرمایا، خوش آمدید، بیٹے اور نبی! اس کے بعد ہم دوسرے آسمان پر پہنچے، یہاں بھی وہی سوال ہوا کون صاحب ہیں؟ کہا کہ جبریل! سوال ہوا، آپ کے ساتھ کوئی اور صاحب بھی ہیں؟ کہا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم! سوال ہوا، انہیں بلانے کے لئے آپ کو بھیجا گیا تھا؟ کہا کہ ہاں، اب ادھر سے جواب آیا، خوش آمدید! آنے

فَاَتَيْتُ يُوسُفَ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ قَالَ مَرْحَبًا بِكَ مِنْ اَخٍ وَنَبِيٍّ فَاَتَيْنَا السَّمَاءَ الرَّابِعَةَ قِيلَ مَنْ هٰذَا قِيلَ جِبْرِيلُ قِيلَ مَنْ مَعَكَ قِيلَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِيلَ وَقَدْ اُرْسِلَ اِلَيْهِ قِيلَ نَعَمْ قِيلَ مَرْحَبًا بِهٖ وَلَنِعْمَ الْمَجِيْءُ جَاءَ فَاَتَيْتُ عَلٰى اِدْرِيسَ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ مَرْحَبًا مِنْ اَخٍ وَنَبِيٍّ فَاَتَيْنَا السَّمَاءَ الْخَامِسَةَ قِيلَ مَنْ هٰذَا قَالَ جِبْرِيلُ قِيلَ وَمَنْ مَعَكَ قِيلَ مُحَمَّدٌ قِيلَ وَقَدْ اُرْسِلَ اِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ قِيلَ مَرْحَبًا بِهٖ وَلَنِعْمَ الْمَجِيْءُ جَاءَ فَاَتَيْنَا عَلٰى هٰرُونَ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ مَرْحَبًا بِكَ مِنْ اَخٍ وَنَبِيٍّ فَاَتَيْنَا السَّمَاءَ السَّادِسَةَ قِيلَ مَنْ هٰذَا قِيلَ جِبْرِيلُ قِيلَ مَنْ مَعَكَ قِيلَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِيلَ وَقَدْ اُرْسِلَ اِلَيْهِ مَرْحَبًا بِهٖ وَلَنِعْمَ الْمَجِيْءُ جَاءَ فَاَتَيْتُ عَلٰى مُوسٰى فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ مَرْحَبًا بِكَ مِنْ اَخٍ وَنَبِيٍّ فَلَمَّا جَاوَزْتُ بَكٰى فَقِيلَ مَا اَبْكَاكَ قَالَ يَا رَبِّ هٰذَا الْغُلَامُ الَّذِي بُعِثَ بَعْدِي يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ اُمَّتِهٖ اَفْضَلُ مِمَّا يَدْخُلُ مِنْ اُمَّتِي فَاَتَيْنَا السَّمَاءَ السَّابِعَةَ قِيلَ مَنْ هٰذَا قِيلَ جِبْرِيلُ قِيلَ مَنْ مَعَكَ قِيلَ مُحَمَّدٌ قِيلَ وَقَدْ اُرْسِلَ اِلَيْهِ مَرْحَبًا بِهٖ وَلَنِعْمَ الْمَجِيْءُ جَاءَ فَاَتَيْتُ عَلٰى اِبْرَاهِيمَ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ مَرْحَبًا بِكَ مِنِ ابْنٍ وَنَبِيٍّ فَرُفِعَ لِيَ الْبَيْتُ الْمَعْمُورُ فَسَاَلْتُ جِبْرِيلَ فَقَالَ هٰذَا الْبَيْتُ الْمَعْمُورُ يُصَلِّي فِيهِ كُلَّ يَوْمٍ سَبْعُونَ اَلْفَ مَلَكٍ اِذَا خَرَجُوا لَمْ يَعُودُوا اِلَيْهِ اٰخِرَ مَا عَلَيْهِمْ وَرُفِعَتْ لِي سِدْرَةُ الْمُنْتَهٰى فَاِذَا نَبِقُهَا كَاَنَّهٗ قِلَالُ هَجَرَ وَوَرَقُهَا كَاَنَّهٗ اٰذَانُ الْفُيُولِ فِي اَصْلِهَا اَرْبَعَةُ اَنْهَارٍ نَهْرَانِ بَاطِنَانِ وَنَهْرَانِ ظَاهِرَانِ فَسَاَلْتُ جِبْرِيلَ فَقَالَ اَمَّا الْبَاطِنَانِ فَفِي الْجَنَّةِ

والے کیا ہی مبارک ہیں! اس کے بعد میں عیسیٰ اور یحییٰ علیہما السلام کی خدمت میں حاضر ہوا ان حضرات نے بھی خوش آمدید کہا، اپنے بھائی اور نبی کو! پھر ہم تیسرے آسمان پر آئے، یہاں بھی سوال ہوا، کون صاحب ہیں؟ جواب، جبریل! سوال ہوا، آپ کے ساتھ بھی کوئی ہے کہا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم! سوال ہوا، انہیں بلانے کے لئے آپ کو بھیجا گیا تھا؟ انہوں نے بتایا کہ ہاں! اب آواز آئی، خوش آمدید! میرے بھائی اور نبی، آنے والے کیا ہی صالح ہیں، یہاں میں یوسف علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور انہیں سلام کیا، انہوں نے فرمایا، خوش آمدید، میرے بھائی اور نبی! یہاں سے ہم چوتھے آسمان پر آئے، اس پر بھی یہی سوال ہوا اور کون صاحب؟ جواب دیا کہ جبریل، سوال ہوا، آپ کے ساتھ اور کون صاحب ہیں، کہا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم! پوچھا کیا انہیں لانے کے لئے آپ کو بھیجا گیا تھا جواب دیا کہ ہاں۔ پھر آواز آئی، انہیں خوش آمدید! کیا ہی اچھے آنے والے ہیں یہاں میں ادریس علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور سلام کیا انہوں نے فرمایا، خوش آمدید بھائی اور نبی، یہاں سے ہم پانچویں آسمان پر آئے، یہاں بھی سوال ہوا کہ کون صاحب؟ جواب دیا کہ جبریل علیہ السلام! پوچھا گیا آپ کے ساتھ کون صاحب ہیں؟ جواب دیا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم، پوچھا گیا انہیں بلانے کے لئے آپ کو بھیجا گیا تھا؟ کہا کہ ہاں، آواز آئی، انہیں خوش آمدید! آنے والے کیا ہی اچھے ہیں! یہاں ہم ہارون علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئے اور میں نے انہیں سلام کیا انہوں نے فرمایا میرے بھائی اور نبی، خوش آمدید! یہاں سے ہم چھٹے آسمان پر آئے، یہاں یہی سوال ہوا کہ کون صاحب ہیں؟ جواب دیا کہ جبریل! پوچھا گیا آپ کے ساتھ بھی کوئی ہے؟ کہا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم، پوچھا گیا، کیا انہیں بلایا گیا تھا؟ خوش آمدید، اچھے آنے والے، یہاں میں موسیٰ علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور انہیں سلام کیا، انہوں نے فرمایا میرے بھائی اور نبی، خوش آمدید! جب میں وہاں سے آگے بڑھنے لگا، تو آپ رونے لگے، میں نے پوچھا، آں محترم کیوں رو رہے ہیں؟ انہوں نے فرمایا کہ اے اللہ! یہ نوجوان جسے میرے بعد نبوت دی گئی (اور

وَاَمَّا الظَّاهِرَانِ النِّيلُ وَالفُرَاتُ ثُمَّ فُرِضَتْ عَلَيَّ خَمْسُونَ صَلَاةً فَاَقْبَلْتُ حَتّٰى جِئْتُ مُوسٰى فَقَالَ مَا صَنَعْتَ قُلْتُ فُرِضَتْ عَلَيَّ خَمْسُونَ صَلَاةً قَالَ اَنَا اَعْلَمُ بِالنَّاسِ مِنْكَ عَالَجْتُ بَنِي اِسْرَائِيلَ اَشَدَّ المُعَالَجَةِ وَاِنَّ اُمَّتَكَ لَا تُطِيقُ فَارْجِعْ اِلٰى رَبِّكَ فَسَلْهُ فَرَجَعْتُ فَسَاَلْتُهُ فَجَعَلَهَا اَرْبَعِينَ ثُمَّ مِثْلَهُ ثُمَّ ثَلَاثِينَ ثُمَّ مِثْلَهُ فَجَعَلَ عِشْرِينَ ثُمَّ مِثْلَهُ فَجَعَلَ عَشْرًا فَاَتَيْتُ مُوسٰى فَقَالَ مِثْلَهُ فَجَعَلَهَا خَمْسًا فَاَتَيْتُ مُوسٰى فَقَالَ مَا صَنَعْتَ قُلْتُ جَعَلَهَا خَمْسًا فَقَالَ مِثْلَهُ قُلْتُ سَلَّمْتُ بِخَيْرٍ فَنُودِيَ اِنِّي قَدْ اَمْضَيْتُ فَرِيضَتِي وَخَفَّفْتُ عَنْ عِبَادِي وَاَجْزِي الْحَسَنَةَ عَشْرًا وَقَالَ هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الحَسَنِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي البَيْتِ المَعْمُورِ ؛

عمر... بھی کچھ زیادہ نہ ہوگی) اس کی امت میں سے جنت میں داخل ہونے والے، میری امت کے جنت میں داخل ہونے والے افراد سے افضل ہوں گے۔ اس کے بعد ہم ساتویں آسمان پر آئے! یہاں بھی سوال ہوا کہ کون صاحب ہیں؟ جواب دیا کہ جبریل! سوال ہوا کہ کوئی صاحب آپ کے ساتھ بھی ہیں، جواب دیا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم! پوچھا، انہیں بلانے کے لئے آپ کو بھیجا گیا تھا، خوش آمدید! اچھے آنے والے! یہاں میں ابراہیم علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور انہیں سلام کیا، انہوں نے فرمایا، میرے بیٹے اور نبی! خوش آمدید! اس کے بعد مجھے بیت معمور دکھایا گیا۔ میں نے جبریل علیہ السلام سے اس کے متعلق پوچھا تو انہوں نے فرمایا یہ بیت معمور ہے اس میں ستر ہزار ملائکہ روزانہ نماز پڑھتے ہیں اور ایک مرتبہ پڑھ کر جو اس میں سے نکل جاتا ہے تو پھر کبھی داخل نہیں ہوتا اور مجھے سدرۃ المنتہی بھی دکھایا گیا اس کے پھل ایسے تھے جیسے مقام ہجر کے مٹکے ہوتے ہیں اور پتے ایسے تھے جیسے ہاتھی کے کان! اس کی جڑ سے چار نہریں نکلتی تھیں۔ دو نہریں تو باطنی تھیں اور دو ظاہری نہریں، نیل اور فرات ہیں۔ اس کے بعد مجھ پر (اور تمام امت مسلمہ پر) پچاس وقت کی نمازیں فرض کی گئیں، میں جب واپس ہوا اور موسیٰ علیہ السلام کی خدمت میں پہنچا تو آپ نے فرمایا کیا کر کے آئے ہو؟ میں نے عرض کیا کہ پچاس نمازیں مجھ پر فرض کی گئیں ہیں انہوں نے فرمایا کہ انسانوں کو میں تم سے زیادہ جانتا ہوں، بنی اسرائیل کا مجھے بڑا تلخ تجربہ ہو چکا ہے تمہاری امت بھی اتنی نمازوں کی طاقت نہیں رکھتی، اس لئے اپنے رب کی بارگاہ میں دوبارہ حاضری دیجئے اور کچھ تخفیف کی درخواست کیجئے، میں واپس ہوا تو اللہ تعالیٰ نے نمازیں چالیس وقت کی کر دیں۔ پھر بھی موسیٰ علیہ السلام اپنی بات (تخفیف) پر مصر رہے اس مرتبہ تیس وقت کی رہ گئیں، پھر انہوں نے وہی فرمایا تو اب بیس وقت کی اللہ تعالیٰ نے کر دیں۔ پھر موسیٰ علیہ السلام نے وہی فرمایا اور اس مرتبہ (بارگاہ رب العزت میں میری درخواست کی پیشی پر) اللہ تعالیٰ نے انہیں دس کر دیا، جب میں موسیٰ علیہ السلام کی خدمت میں اس مرتبہ حاضر ہوا تو اب بھی انہوں نے اپنا اصرار جاری رکھا اور اس مرتبہ اللہ تعالیٰ نے پانچ وقت کی کر دیں اب میں موسیٰ علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا تو انہوں نے دریافت فرمایا کہ کیا ہوا؟ میں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے پانچ کر دی ہیں اس مرتبہ بھی انہوں نے اصرار کیا، میں نے کہا کہ اب تو میں اللہ تعالیٰ کے سپرد کر چکا ہوں پھر آواز آئی، میں نے اپنا فریضہ (پانچ نمازوں کا) نافذ کر دیا اپنے بندوں پر تخفیف کر چکا اور میں ایک نیکی کا

---

[1] یہ معراج کا واقعہ بیان ہو رہا ہے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بیت اللہ کے قریب دو، دوسرے حضرات کے ساتھ آرام فرما رہے تھے آپؐ کے ایک طرف حمزہ رضی اللہ عنہ تھے اور دوسری طرف جعفر رضی اللہ عنہ، درمیان میں آپ لیٹے ہوئے تھے، ملائکہ جب وہاں آئے تو انہوں نے آپس میں پوچھا کہ ان تینوں میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کون ہیں اسی واقعہ کی طرف اشارہ اس جملہ میں کیا گیا ہے ؛ (یہ حاشیہ ص ۲۴۸ کا ہے)

بدلہ دس گنا دیتا ہوں اور ہمام نے بیان کیا، ان سے قتادہ نے، ان سے حسن نے، ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے، بیت معمور کے متعلق (الگ اس کی روایت کی ہے)

۱۴۴۲۔ حدثنا الحسن بن الربیع حدثنا ابوالاحوص عن الاعمش عن زید بن وھب قال عبد اللہ حدثنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو الصادق المصدوق قال ان احدکم یجمع خلقہ فی بطن امہ اربعین یوما ثم یکون علقۃ مثل ذلک ثم یکون مضغۃ مثل ذلک ثم یبعث اللہ ملکا فیؤمر باربع کلمات، و یقال لہ اکتب عملہ ورزقہ واجلہ وشقی او سعید ثم ینفخ فیہ الروح فان الرجل منکم لیعمل حتی ما یکون بینہ وبین الجنۃ الا ذراع فیسبق علیہ کتابہ فیعمل بعمل اھل النار ویعمل حتی ما یکون بینہ وبین النار الا ذراع فیسبق علیہ الکتاب فیعمل بعمل اھل الجنۃ

۱۴۴۲۔ ہم سے حسن بن ربیع نے حدیث بیان کی، ان سے ابوالاحوص نے حدیث بیان کی ان سے اعمش نے، ان سے زید بن وہب نے اور ان سے عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم سے صادق المصدوق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیث بیان کی فرمایا کہ تمہاری تخلیق کی تیاری تمہاری ماں کے پیٹ میں چالیس دن تک کی جاتی ہے۔ (نطفہ کی صورت میں) اتنے ہی دنوں تک وہ پھر ایک بستہ خون کی صورت اختیار کئے رہتا ہے اور پھر وہ اتنے ہی دنوں تک ایک مضغۂ گوشت رہتا ہے اس کے بعد اللہ تعالیٰ ایک فرشتہ بھیجتے ہیں اور اسے چار باتوں (کے لکھنے) کا حکم دیتے ہیں اس سے کہا جاتا ہے کہ اس کے عمل، اس کا رزق، اس کی مدت حیات اور یہ کہ شقی ہے یا سعید، لکھ لے۔ اب اس نطفہ میں روح ڈالی جاتی ہے (خدا کی متعین کی ہوئی تقدیر اس قدر نا قابل تغیر ہے کہ) ایک شخص (زندگی بھر نیک) عمل کرتا رہتا ہے اور جب جنت اور اس کے درمیان صرف ایک ہاتھ کا فاصلہ رہ جاتا ہے تو اس کی تقدیر سامنے آجاتی ہے اور دوزخ والوں کے عمل شروع کر دیتا ہے اسی طرح ایک شخص (زندگی بھر برے) اعمال کرتا رہتا ہے اور جب دوزخ اور اس کے درمیان صرف ایک ہاتھ کا فاصلہ باقی رہ جاتا ہے (موت کے قریب) تو اس کی تقدیر آڑے آتی ہے اور جنت والوں کے عمل شروع کر دیتا ہے۔ (توبہ کر کے)

۱۴۴۳۔ حدثنا محمد بن سلام اخبرنا مخلد اخبرنا ابن جریج قال اخبرنی موسی بن عقبۃ عن نافع قال قال ابوھریرۃ رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم وتابعہ ابوعاصم عن ابن جریج قال اخبرنی موسی بن عقبۃ عن نافع عن ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا احب اللہ العبد نادی جبریل ان اللہ یحب فلانا فاحببہ فیحبہ جبریل فینادی جبریل فی اھل السماء ان اللہ یحب فلانا فاحبوہ فیحبہ اھل السماء ثم یوضع لہ القبول فی الارض۔

۱۴۴۳۔ ہم سے محمد بن سلام نے حدیث بیان کی انہیں مخلد نے خبر دی انہیں ابن جریج نے خبر دی کہا کہ مجھے موسیٰ بن عقبہ نے خبر دی انہیں نافع نے، انہوں نے بیان کیا کہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے اور اس روایت کی متابعت ابوعاصم نے ابن جریج کے واسطہ سے کی ہے کہا کہ مجھے موسیٰ بن عقبہ نے خبر دی انہیں نافع نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ کسی بندے سے محبت کرتے ہیں تو جبریل علیہ السلام سے فرماتے ہیں کہ اللہ فلاں شخص سے محبت کرتے ہیں تم بھی اس سے محبت رکھو۔ چنانچہ جبریل علیہ السلام بھی اس سے محبت رکھنے لگتے ہیں پھر جبریل علیہ السلام تمام اہل آسمان کو ندا دیتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فلاں شخص سے محبت رکھتے ...... پس اس

لئے سب لوگ اس سے محبت رکھیں، چنانچہ تمام اہل آسمان اس سے محبت رکھنے لگتے ہیں اس کے بعد روئے زمین پر بھی اسے مقبولیت حاصل ہو جاتی ہے!

۴۴۳۔ حَدَّثَنَا۔ مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي جَعْفَرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عُرْوَةَ ابْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ الْمَلَائِكَةَ تَنْزِلُ فِي الْعَنَانِ وَهُوَ السَّحَابُ فَتَذْكُرُ الْأَمْرَ قُضِيَ فِي السَّمَاءِ فَتَسْتَرِقُ الشَّيَاطِينُ السَّمْعَ فَتَسْمَعُهُ فَتُوحِيهِ إِلَى الْكُهَّانِ فَيَكْذِبُونَ مَعَهَا مِائَةَ كَذْبَةٍ مِنْ عِنْدِ أَنْفُسِهِمْ ؛

۴۴۳۔ ہم سے محمد نے حدیث بیان کی ان سے ابن ابی مریم نے حدیث بیان کی، انہیں لیث نے خبر دی ان سے ابن ابی جعفر نے حدیث بیان کی ان سے محمد بن عبدالرحمٰن نے ان سے عروہ بن زبیر نے اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ عائشہ رضی اللہ عنہ نے کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا تھا کہ ملائکہ عنان میں اترتے ہیں اور عنان سے مراد بادل (یا آسمان ہے راوی کی رائے میں) یہاں ملائکہ ان امور کا تذکرہ کرتے ہیں جن کا فیصلہ آسمان میں (جناب باری کی بارگاہ سے) ہو چکا ہوتا ہے اور یہیں سے شیاطین کچھ چوری چھپے سن لیتے ہیں، پھر کاہنوں کو اس کی اطلاع دیتے ہیں اور یہ کاہن سو جھوٹ اپنی طرف سے لگا کر اسے بیان کرتے ہیں ؛

۴۴۴۔ حَدَّثَنَا۔ أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ وَالْأَغَرِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ كَانَ عَلَى كُلِّ بَابٍ مِنْ أَبْوَابِ الْمَسْجِدِ الْمَلَائِكَةُ يَكْتُبُونَ الْأَوَّلَ فَالْأَوَّلَ فَإِذَا جَلَسَ الْإِمَامُ طَوَوُا الصُّحُفَ وَجَاؤُا يَسْتَمِعُونَ الذِّكْرَ ؛

۴۴۴۔ ہم سے احمد بن یوسف نے حدیث بیان کی ان سے ابراہیم بن سعد نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے حدیث بیان کی، ان سے ابو سلمہ اور اغر نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب جمعہ کا دن آتا ہے تو مسجد کے ہر دروازے پر فرشتے متعین ہو جاتے ہیں اور سب سے پہلے آنے والے اور پھر اس کے بعد آنے والوں کو ترتیب کے ساتھ لکھتے جاتے ہیں، پھر جب امام بیٹھ جاتا ہے (منبر پر خطبے کے لئے)، تو یہ فرشتے اپنے رجسٹر بند کر لیتے ہیں اور ذکر (خطبہ) سننے لگ جاتے ہیں ؛

۴۴۵۔ حَدَّثَنَا۔ عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ مَرَّ عُمَرُ فِي الْمَسْجِدِ وَحَسَّانُ يُنْشِدُ فَقَالَ كُنْتُ أُنْشِدُ فِيهِ وَفِيهِ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنْكَ ثُمَّ الْتَفَتَ إِلَى أَبِي هُرَيْرَةَ فَقَالَ أَنْشُدُكَ بِاللّٰهِ أَسَمِعْتَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَجِبْ عَنِّي اللّٰهُمَّ أَيِّدْهُ بِرُوحِ الْقُدُسِ قَالَ نَعَمْ ؛

۴۴۵۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے زہری نے حدیث بیان کی ان سے سعید بن مسیب نے بیان کیا کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ مسجد میں تشریف لائے تو حسان رضی اللہ عنہ اشعار پڑھ رہے تھے (عمر رضی اللہ عنہ نے مسجد میں اشعار پڑھنے پر ناپسندیدگی کا اظہار کیا) تو حسان رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں اس دور میں یہاں اشعار پڑھا کرتا تھا، جب آپ سے بہتر (آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم) یہاں تشریف رکھتے تھے، پھر ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی طرف متوجہ ہوئے اور کہا کہ میں تم سے خدا کا واسطہ دے کر پوچھتا ہوں، کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے تم نے نہیں سنا کہ (اے حسان! کفار مکہ کو) میری طرف سے جواب دو (اشعار میں) اے اللہ! روح القدس کے ذریعہ حسان کی مدد

کیجئے، ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ جی ہاں (میں نے سنا تھا)

۴۴۶۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحَسَّانَ اُهْجُهُمْ اَوْهَاجِهِمْ وَجِبْرِيْلُ مَعَكَ ؛

۴۴۶۔ ہم سے حفص بن عمر نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے عدی بن ثابت نے اور ان سے براء رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حسان رضی اللہ عنہ سے فرمایا، مشرکین مکہ کی تم بھی ہجو کرو یا (یہ فرمایا کہ) ان کی ہجو کا جواب دو، جبریل علیہ السلام تمہارے ساتھ ہیں ؛

۴۴۷۔ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ اَخْبَرَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ حَدَّثَنَا اَبِيْ قَالَ سَمِعْتُ حُمَيْدَ بْنَ هِلَالٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلٰى غُبَارٍ سَاطِعٍ فِيْ سِكَّةِ بَنِيْ غَنْمٍ زَادَ مُوْسٰى مَرْكَبَ جِبْرِيْلَ ؛

۴۴۷۔ ہم سے اسحاق نے حدیث بیان کی انہیں وہب بن جریر نے خبر دی ان سے میرے والد نے حدیث بیان کی اور انہوں نے بیان کیا کہ میں نے حمید بن ہلال سے سنا اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جیسے وہ غبار میری نظروں کے سامنے ہے جو قبیلہ بنی غنم کی گلی میں اٹھا تھا۔ موسیٰ نے روایت میں اضافہ کیا ہے کہ "جبریل علیہ السلام کے (ساتھ آنے والے) سواروں کی وجہ سے۔"

۴۴۸۔ حَدَّثَنَا فَرْوَةُ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ الْحَارِثَ بْنَ هِشَامٍ سَاَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ يَاْتِيْكَ الْوَحْيُ قَالَ كُلُّ ذَالِكَ يَاْتِي الْمَلَكُ اَحْيَانًا فِيْ مِثْلِ صَلْصَلَةِ الْجَرَسِ فَيَفْصِمُ عَنِّيْ وَقَدْ وَعَيْتُ مَا قَالَ وَهُوَ اَشَدُّهُ عَلَيَّ وَيَتَمَثَّلُ لِيَ الْمَلَكُ اَحْيَانًا رَجُلًا فَيُكَلِّمُنِيْ فَاَعِيْ مَا يَقُوْلُ ؛

۴۴۸۔ ہم سے فروہ نے حدیث بیان کی ان سے علی بن مسہر نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام بن عروہ نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ حارث بن ہشام رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ وحی آپ کے پاس کس طرح آتی ہے ؟ آں حضورؐ نے فرمایا کہ جو بھی وہی آتی ہے وہ فرشتہ کے ذریعہ آتی ہے (البتہ نزول وحی کی صورتیں مختلف ہوتی ہیں) کبھی تو وہ گھنٹی بجنے کی آواز کی طرح نازل ہوتی ہے، جب نزول وحی کا سلسلہ ختم ہوتا ہے تو جو کچھ فرشتے نے نازل کیا ہوتا ہے، میں اسے پوری طرح محفوظ کر چکا ہوتا ہوں، نزول وحی کی یہ صورت میرے لئے بہت سخت ہوتی ہے اور کبھی فرشتہ میرے سامنے انسان کی صورت میں آ جاتا ہے، وہ مجھ سے (عام آدمیوں کی طرح) گفتگو کرتا ہے اور جو کچھ کہہ جاتا ہے میں اسے پوری طرح محفوظ کر لیتا ہوں ؛

۴۴۹۔ حَدَّثَنَا اٰدَمُ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ اَنْفَقَ زَوْجَيْنِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ دَعَتْهُ خَزَنَةُ الْجَنَّةِ اَيْ فُلُ هَلُمَّ فَقَالَ اَبُوْبَكْرٍ ذَاكَ الَّذِيْ لَا تَوٰى عَلَيْهِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْجُوْا اَنْ تَكُوْنَ مِنْهُمْ ؛

۴۴۹۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی ان سے شیبان نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن ابی کثیر نے حدیث بیان کی ان سے ابوسلمہ نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ فرما رہے تھے کہ اللہ کے راستے میں جو شخص ایک جوڑا دے گا تو جنت کے داروغے اسے بلائیں گے کہ اے فلاں، اس دروازے سے اندر آ جاؤ۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اس پر فرمایا کہ یہ وہ شخص ہوگا جسے کوئی نقصان نہ ہوگا (خواہ کسی بھی دروازے سے جنت میں داخل ہو جائے

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے امید ہے کہ تم بھی انہیں میں سے ہوگے ؛

۴۵۰۔ حَدَّثَنَا عبد اللہ بن مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللہُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهَا يَا عَائِشَةُ هٰذَا جِبْرِيلُ يَقْرَأُ عَلَيْكِ السَّلَامَ فَقَالَتْ وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللہِ وَبَرَكَاتُهُ تَرٰى مَا لَا اَرٰى تُرِيدُ النَّبِيَّ صَلَّى اللہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؛

۴۵۰۔ ہم سے عبد اللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے حدیث بیان کی، انہیں معمر نے خبر دی انہیں زہری نے انہیں ابو سلمہ نے اور انہیں عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ فرمایا، اے عائشہ! یہ جبریل آئے ہیں انہیں سلام کہہ رہے ہیں۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ' آپ وہ چیزیں دیکھتے ہیں جنہیں میں نہیں دیکھ سکتی، عائشہ رضی اللہ عنہا کی مراد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے تھی ؛

۴۵۱۔ حَدَّثَنَا اَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا عمر بن ذرح قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بن جعفر حَدَّثَنَا وكيع عن عمر بن ذر عن ابيه عن سعيد بن جبير عن ابن عباس رَضِيَ اللہُ عنهما قَالَ قَالَ رسول اللہِ صَلَّى اللہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِجِبْرِيلَ اَلَا تَزُورُنَا اَكْثَرَ مِمَّا تَزُورُنَا قَالَ فَنَزَلَتْ وَمَا نَتَنَزَّلُ اِلَّا بِاَمْرِ رَبِّكَ لَهُ مَا بَيْنَ اَيْدِينَا وَمَا خَلْفَنَا الاٰية ؛

۴۵۱۔ ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی ان سے عمر بن ذرح نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے یحییٰ بن جعفر نے حدیث بیان کی، ان سے وکیع نے حدیث بیان کی، ان سے عمر بن ذر نے، ان سے ان کے والد نے، ان سے سعید بن جبیر نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جبریل علیہ السلام سے ایک مرتبہ فرمایا ہم سے ملاقات کے لئے جتنی مرتبہ آپ آتے ہیں اس سے زیادہ کیوں نہیں آتے ؛ بیان کیا کہ اس پر یہ آیت نازل ہوئی " اور ہم نہیں اترتے لیکن آپ کے رب کے حکم سے " اسی کا ہے جو کچھ کہ ہمارے سامنے ہے اور جو کچھ ہمارے پیچھے ہے " آخر آیت تک " ؛

۴۵۲۔ حَدَّثَنَا اسماعيل قَالَ حدثني سليمان عن يونس عن ابن شهاب عن عبيد اللہ بن عبد اللہ بن عُتْبَةَ بن مسعود عن ابن عباس رَضِيَ اللہُ عنهما ان رسول اللہِ صَلَّى اللہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَقْرَاَنِي جبريل عَلٰى حرف فَلَمْ اَزَلْ اَسْتَزِيدُهُ حَتّٰى انْتَهٰى اِلٰى سَبْعَةِ اَحْرُفٍ ؛

۴۵۲۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے سلیمان نے حدیث بیان کی، ان سے یونس نے ان سے ابن شہاب نے، ان سے عبید اللہ بن عتبہ بن مسعود نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جبریل علیہ السلام نے قرآن مجید مجھے (عرب کے) ایک ہی لغت کے مطابق پڑھ کر سکھایا تھا لیکن میں اس میں برابر اضافہ کی خواہش کا اظہار کرتا رہا، تاآنکہ سات لغات عرب پر اس کا نزول ہوا[1] ؛

---

[1] قرآن مجید کی سات قرأتوں کی طرف اشارہ ہے جن کا تفصیلی ثبوت صحیح روایات واحادیث سے ہے، جیسا کہ ہر زبان میں مختلف مقامات کی زبان کا اختلاف ہوتا ہے اردو، اپنے محدود دائرے کے باوجود، اپنے محاوروں اور زبان کا بڑا اختلاف رکھتی ہے، لکھنو اور دلی کی ٹکسالی بولیوں میں زمین اور آسمان کا فرق ہے، عرب میں تو یہ حال تھا کہ ہر قبیلہ ایک الگ دنیا میں رہتا تھا اور محاورے، بلکہ، زبر تک کے فرق کو انتہائی درجے میں ملحوظ رکھا جاتا ہے، مقصد یہ ہے کہ قرآن مجید اپنے معنی اور مقصد کے اعتبار سے اگرچہ ایک ہے لیکن قرأت میں نزول کے اعتبار سے خود خداوند کریم نے اس کی سات قرأتیں عرب کے فصیح وبلیغ قبیلوں کی زبان کے اعتبار سے۔ قرار دی ہیں ؛

۵۲۴۔ حَدَّثَنَا۔ مُحَمَّدُ بن مقاتل اخبرنا عبد الله اخبرنا یونس عن الزهری قال حدثنی عبید الله بن عتبة الله عن ابن عباس رَضِیَ اللّٰه عنهما قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَجْوَدَ النَّاسِ وَكَانَ اَجْوَدَ مَا يَكُونُ فِي رمضان حِيْنَ يَلْقَاهُ جِبْرِيلُ وَكَانَ جِبْرِيلُ يَلْقَاهُ فِي كُلِّ لَيْلَةٍ مِنْ رَمَضَانَ فَيُدَارِسُهُ الْقُرْآنَ فَلَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ يَلْقَاهُ جِبْرِيلُ اَجْوَدُ بِالْخَيْرِ مِنَ الرِّيحِ الْمُرْسَلَةِ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ بِهٰذَا الاسنادِ نحوه۔ وروی اَبُوهُرَيْرَةَ وَفَاطِمَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عنهما عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ جِبْرِيلَ كَانَ يُعَارِضُهُ الْقُرْآنَ:

۵۲۴۔ ہم سے محمد بن مقاتل نے حدیث بیان کی انہیں عبداللہ نے خبر دی انہیں یونس نے خبر دی ان سے زہری نے بیان کیا، ان سے عبداللہ بن عبداللہ نے حدیث بیان کی اور ان سے عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سب سے زیادہ سخی تھے اور آپ کی سخاوت رمضان المبارک کے مہینے میں اور بڑھ جاتی تھی جب جبریل علیہ السلام آپ سے ملاقات کے لئے (روزانہ) آنے لگے تھے جبریل علیہ السلام حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے رمضان کی ہر رات میں ملاقات کے لئے آتے تھے اور آپ سے قرآن کا دور کرتے تھے یہ واقعہ کہ آں حضورؐ، خصوصًا اس دور میں جب جبریل علیہ السلام مسلسل) آپ سے ملاقات کے لئے آتے تو آپ خیر و برکات کی اشاعت وشیوع میں تیز چلنے والی ہوا سے بھی زیادہ جواد اور سخی تھے۔ اور عبداللہ سے روایت ہے ان سے معمر نے حدیث بیان کی اسی اسناد کے ساتھ، اسی طرح اور ابوہریرہ اور فاطمہ رضی اللہ عنہما نے روایت کی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے جبریل علیہ السلام آں حضورؐ کے ساتھ قرآن مجید کا دور کیا کرتے تھے۔

۵۳۴۔ حَدَّثَنَا۔ قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا ليث عَنْ ابن شهاب ان عمر بن عبد العزيز اخر العصر شيئًا فقال له عُرْوَةُ اَمَا اَنَّ جِبْرِيلَ قَدْ نَزَلَ فَصَلَّى اَمَامَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عُمَرُ اِعْلَمْ مَا تَقُولُ يَا عُرْوَةُ قَالَ سَمِعْتُ بَشِيرَ بْنَ اَبِي مَسْعُودٍ يَقُولُ سَمِعْتُ اَبَا مَسْعُودٍ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ نَزَلَ جِبْرِيلُ فَاَمَّنِي فَصَلَّيْتُ مَعَهُ ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَهُ ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَهُ ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَهُ يَحْسُبُ بِاَصَابِعِهِ خَمْسَ صَلَوَاتٍ:

۵۳۴۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی ان سے ابن شہاب نے کہ عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ .... (خلیفۃ المسلمین) نے ایک دن عصر کی نماز کچھ تاخیر سے پڑھائی، اس پر عروہ رحمۃ اللہ علیہ نے ان سے کہا، لیکن جبریل علیہ السلام (نماز کا طریقہ آں حضور کو سکھانے کے لئے) نازل ہوئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے ہو کر آپ کو نماز پڑھائی، عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا، عروہ! آپ کو معلوم بھی ہے، کیا کہہ رہے ہیں آپ! انہوں نے کہا کہ میں نے حدیث بشیر بن ابی مسعود سے سنی تھی اور انہوں نے ابومسعود رضی اللہ عنہ سے اسے سنا تھا، آپ نے بیان کیا تھا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا آپ فرما رہے تھے کہ جبریل علیہ السلام نازل ہوئے اور آپ نے مجھے نماز پڑھائی میں نے ان کے ساتھ نماز پڑھی، پھر (دوسرے وقت کی) ان کے ساتھ میں نے نماز پڑھی، پھر ان کے ساتھ میں نے نماز پڑھی، پھر میں نے ان کے ساتھ نماز پڑھی، پھر میں نے ان کے ساتھ نماز پڑھی، اپنی انگلیوں پر آپ نے پانچ نمازوں کو گن کر بتایا

۵۵۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بن بشار حَدَّثَنَا ابن ابی عدی عن شُعْبَةَ عن حبيب بن ابی ثابت عن زيد بن وهب عن ابی ذر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ

۵۵۴۔ ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی ان سے ابن عدی نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے، ان سے حبیب بن ابی ثابت نے ان سے زید بن وہب نے اور ان سے ابوذر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا

قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ جِبْرِیْلُ مَنْ مَاتَ مِنْ اُمَّتِكَ لَا یُشْرِكُ بِاللّٰہِ شَیْئًا دَخَلَ الْجَنَّۃَ اَوْلَمْ یَدْخُلِ النَّارَ قَالَ وَاِنْ زَنٰی وَاِنْ سَرَقَ قَالَ وَاِنْ ؛

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جبریل علیہ السلام کہہ گئے ہیں (اللہ تعالیٰ کی طرف سے) کہ تمہاری امت کا جو فرد اس حالت میں مرے گا کہ وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا رہا ہوگا (کم ازکم اپنی موت سے پہلے) تو جنت میں داخل ہوگا یا (آپ نے یہ فرمایا کہ) جہنم میں نہیں داخل ہوگا (یعنی ہمیشہ کے لئے) خواہ اس نے اپنی زندگی میں زنا کی ہو، خواہ چوری کی ہو اور خواہ ....

۴۵۶۔ حَدَّثَنَا ابُوالیمانِ اَخْبَرَنَا شعیب حَدَّثَنَا اَبُوالزِّنَادِ عن الاعرج عن ابی ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ المَلَائِکَۃُ یَتَعَاقَبُوْنَ مَلَائِکَۃٌ بِاللَّیْلِ وَمَلَائِکَۃٌ بِالنَّھَارِ وَ یَجْتَمِعُوْنَ فِی صَلٰوۃِ الْفَجْرِ وَالْعَصْرِ ثُمَّ یَعْرُجُ اِلَیْہِ الَّذِیْنَ بَاتُوْا فِیْکُمْ فَیَسْاَلُھُمْ وَھُوَ اَعْلَمُ فَیَقُوْلُ کَیْفَ تَرَکْتُمْ عِبَادِیْ فَیَقُوْلُوْنَ تَرَکْنَاھُمْ یُصَلُّوْنَ وَاَتَیْنَاھُمْ یُصَلُّوْنَ ؛

۴۵۶۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی انہیں شعیب نے خبر دی ان سے ابوالزناد نے حدیث بیان کی ان سے اعرج نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ فرشتوں کی ڈیوٹی بدلتی رہتی ہے، کچھ فرشتے رات کے ہیں اور کچھ دن کے اور یہ سب فجر اور عصر کی نماز میں جمع ہوتے ہیں (جو ڈیوٹی بدلنے کے اوقات) پھر وہ فرشتے جنہوں نے تمہارے یہاں ڈیوٹی دی تھی (رب العزت کے حضور میں) جاتے ہیں اللہ تعالیٰ ان سے دریافت فرماتا ہے، حالانکہ وہ سب سے زیادہ جاننے والا ہے کہ تم نے میرے بندوں کو کس حال میں چھوڑا، وہ فرشتے عرض کرتے ہیں کہ جب ہم نے انہیں چھوڑا تو وہ نماز پڑھ رہے تھے (فجر کی) اور اسی طرح جب ہم ان کے یہاں گئے تھے جب بھی وہ نماز پڑھ رہے تھے (عصر کی)

باب ۲۹۱۔ اِذَا قَالَ اَحَدُکُمْ اٰمِیْنَ وَالْمَلَائِکَۃُ فِی السَّمَاءِ فَوَافَقَتْ اِحْدَاھُمَا الْاُخْرٰی غُفِرَلَہٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِہٖ ؛

۲۹۱۔ جب کوئی بندہ آمین کہتا ہے اور فرشتے بھی آسمان پر آمین کہتے ہیں اور اس طرح دونوں کی زبان سے ایک ساتھ آمین نکلتی ہے تو بندے کے پچھلے تمام گناہ معاف ہوجاتے ہیں

۴۵۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ اَخْبَرَنَا مخلد اَخْبَرَنَا ابن جریج عن اِسْمَاعِیْل بن اُمَیَّۃَ نَافِعًا حَدَّثَنَا اَنَّ القاسم بن مُحَمَّدٍ حدثہ عن عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عنھا قالت حشوت للنبی صلی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَسَادَۃً فِیْھَا تماثیل کَاَنَّھَا نُمْرُقَۃٌ فَجَاءَ فَقَامَ بَیْنَ الْبَابَیْنِ وَجَعَلَ یَتَغَیَّرُ وجھہ فقلت مالنا یا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ مَا بَالُ ھٰذِہِ الْوِسَادَۃِ قَالَتْ وَسَادَۃٌ جَعَلْتُھَا لَكَ لِتَضْطَجِعَ عَلَیْھَا قَالَ اَمَا عَلِمْتِ اَنَّ الْمَلَائِکَۃَ لَا تَدْخُلُ بَیْتًا فِیْہِ صُوْرَۃٌ وَاَنَّ مَنْ صَنَعَ الصُّوْرَۃَ یُعَذَّبُ یَوْمَ

۴۵۷۔ ہم سے محمد نے حدیث بیان کی انہیں مخلد نے خبر دی انہیں ابن جریج نے خبر دی، انہیں اسماعیل بن امیہ نے، ان سے نافع نے حدیث بیان کی ان سے قاسم بن محمد نے حدیث بیان کی اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ایک تکیہ بنایا جس پر تصویریں بنی ہوئی تھیں، وہ ایسا ہو گیا جیسے چھوٹا سا گدا۔ پھر آں حضورؐ تشریف لائے تو دروازے پر کھڑے ہو گئے اور آپ کے چہرے کا رنگ بدلنے لگا، میں نے عرض کیا ہم سے کیا غلطی ہوئی یا رسول اللہ! آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا کہ یہ تکیہ کیسا ہے؟ میں نے عرض کیا، یہ تو میں نے آپ کے لئے بنایا ہے تاکہ آپ اس پر ٹیک لگا سکیں، اس پر آں حضورؐ نے فرمایا کیا تمہیں

الْقِيَامَةِ يَقُولُ أَحْيُوا مَا خَلَقْتُمْ ۔ معلوم نہیں کہ فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں کوئی تصویر ہوتی ہے اور یہ کہ جو شخص بھی تصویر بنائے گا، قیامت کے دن اسے اس پر عذاب دیا جائے گا، اس سے کہا جائے گا کہ جس کی تم نے تخلیق کی تھی، اب اسے زندہ بھی کرکے دکھاؤ۔

۴۵۸۔ حَدَّثَنَا ابن مقاتل اخبرنا عبداللہ اخبرنا معمر عن الزھری عن عبید اللہ بن عبداللہ انہ سمع ابن عباس رضی اللہ عنہما یقول سمعت ابا طلحۃ یقول سمعت رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيْهِ كَلْبٌ وَلَا صُوْرَةُ تَمَاثِيْلَ ۔

۴۵۸۔ ہم سے ابن مقاتل نے حدیث بیان کی، انہیں عبداللہ نے خبر دی انہیں معمر نے خبر دی، انہیں زہری نے انہیں عبیداللہ بن عبداللہ نے اور انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سنا وہ فرماتے تھے کہ میں نے ابوطلحہ رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ فرماتے تھے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ نے فرمایا کہ فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں کتے ہوں اور اس میں بھی نہیں جہاں تصویر ہو!

۴۵۹۔ حَدَّثَنَا احمد حدثنا ابن وھب اخبرنا عمرو ان بکیر بن الاشج حدثہ ان بسر بن سعید حدثہ ان زید بن خالد الجھنی رضی اللہ عنہ حدثہ ومع بسر بن سعید عبید اللہ الخولانی الذی کان فی حجر میمونۃ رضی اللہ عنہا زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم حدثھما زید بن خالد ان اباطلحۃ حدثہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تدخل الملائکۃ بیتا فیہ صورۃ قال بسر فمرض زید بن خالد فعدناہ فنحن فی بیتہ بستر فیہ تصاویر فقلت لعبید اللہ الخولانی الم یحدثنا فی التصاویر فقال انہ قال الا رقما فی ثوب الا سمعتہ قلت لا قال بلی قد ذکرہ ۔

۴۵۹۔ ہم سے احمد نے حدیث بیان کی ان سے ابن وہب نے حدیث بیان کی انہیں عمرو نے خبر دی، ان سے بکیر بن اشج نے حدیث بیان کی ان سے بسر بن سعید نے حدیث بیان کی اور ان سے زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی اور (راوی حدیث) بسر بن سعید کے ساتھ عبیداللہ خولانی بھی روایت حدیث میں شریک ہیں آپ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ میمونہ رضی اللہ عنہا کی پرورش میں تھے ان دونوں حضرات نے زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ سے بیان کیا کہ ان سے ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ملائکہ اس گھر میں نہیں ہوتے جس میں (جاندار کی) تصویر ہو، بسر نے بیان کیا کہ پھر زید بن خالد رضی اللہ عنہ بیمار پڑے اور ہم آپ کی عیادت کے لئے آپ کے گھر گئے، گھر میں ایک پردہ پڑا ہوا تھا، اور اس پر تصویریں بنی ہوئی تھیں میں نے عبیداللہ خولانی سے کہا، کیا انہوں نے ہم سے تصویروں کے متعلق ایک حدیث نہیں بیان کی تھی؟ انہوں نے بتایا کہ حضرت زید رضی اللہ عنہ نے یہ بھی فرمایا تھا کہ کپڑے پر اگر نقش و نگار ہوں (جاندار کی تصویر نہ ہو) تو وہ اس حکم سے مستثنیٰ ہے، کیا آپ نے حدیث کا یہ حصہ نہیں سنا تھا؟ میں نے کہا کہ نہیں مجھے یاد نہیں ہے) انہوں نے بتایا کہ جی ہاں، حضرت زید نے یہ بھی بیان کیا تھا۔

۴۶۰۔ حَدَّثَنَا یحیی بن سلیمان قال حدثنی ابن وھب قال حدثنی عمرو عن سالم عن ابیہ قال وعد النبی صلی اللہ علیہ وسلم جبریل فقال انا لا ندخل بیتا فیہ صورۃ ولا کلب ۔

۴۶۰۔ ہم سے یحییٰ بن سلیمان نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے ابن وہب نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے عمرو نے حدیث بیان کی ان سے سالم نے اور ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ ایک مرتبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے جبریل علیہ السلام نے آنے کا وعدہ کیا تھا

د لیکن نہیں آئے، پھر جب آئے تو آں حضورؐ نے ان سے وجہ پوچھی، انہوں نے کہا کہ ہم کسی ایسے گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں تصویر یا کتا موجود ہو!

۴۶۱ ۔ حَدَّثَنَا۔ اسماعیل قال حدثنی مالك عن سمی عن ابی صالح عن ابی هریرة رضی الله عنه ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال اذا قال الامام سمع الله لمن حمده فقولوا اللهم ربنا لك الحمد فانه من وافق قوله قول الملائكة غفر له ما تقدم من ذنبه ؛

۴۶۱ ۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے سمی نے، ان سے ابو صالح نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب (نماز میں) امام کہے کہ سمع اللہ لمن حمدہ تو تم کہا کرو، ربنا لک الحمد، کیونکہ جس کا یہ ذکر ملائکہ کے ساتھ ادا ہو جاتا ہے اس کے پچھلے گناہ معاف ہو جاتے ہیں؛

۴۶۲ ۔ حَدَّثَنَا۔ ابراهیم بن المنذر حدثنا محمد بن فلیح حدثنا ابی عن هلال بن علی عن عبد الرحمن بن ابی عمرة عن ابی هریرة رضی الله عنه عن النبی صلی الله علیه وسلم قال ان احدكم فی صلاة ما دامت الصلوة تحبسه والملائكة تقول اللهم اغفر له وارحمه ما لم یقم من صلاته او یحدث ؛

۴۶۲ ۔ ہم سے ابراہیم بن منذر نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن فلیح نے حدیث بیان کی، ان سے میرے والد نے حدیث بیان کی ان سے ہلال بن علی نے، ان سے عبد الرحمن بن ابی عمرہ نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کوئی شخص نماز کی وجہ سے جب تک کہیں ٹھہرا رہے گا اس کا یہ سارا وقت نماز میں شمار ہوگا اور ملائکہ اس کے لئے یہ دعا کرتے رہیں گے کہ "اے اللہ! اس کی مغفرت کیجئے اور اس پر اپنی رحمت نازل کیجئے (یہ اس وقت تک رہے گا) جب تک نماز سے فارغ ہو کر اپنی جگہ سے اٹھ نہ جائے یا بات نہ کرے!

۴۶۳ ۔ حَدَّثَنَا۔ علی بن عبد الله حدثنا سفیان عن عمرو عن عطاء عن صفوان بن یعلی عن ابیه رضی الله عنه قال سمعت النبی صلی الله علیه وسلم یقرا علی المنبر ونادوا یا مالك قال سفیان فی قراءة عبد الله ونادوا یا مال ؛

۴۶۳ ۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی ان سے عمرو نے، ان سے عطاء نے، ان سے صفوان بن یعلی نے اور ان سے ان کے والد (یعلی بن امیہ) رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ منبر پر اس آیت کی تلاوت فرما رہے تھے "ونادوا یا مالک" (اور وہ پکاریں گے اے مالک! (داروغہ جہنم کا نام) اور سفیان نے بیان کیا کہ عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی قرأت میں یوں ہے "ونادوا یا مال"!

۴۶۴ ۔ حَدَّثَنَا۔ عبد الله بن یوسف اخبرنا ابن وهب قال اخبرنی یونس عن ابن شهاب قال حدثنی عروة ان عائشة رضی الله عنها زوج النبی صلی الله علیه وسلم حدثته انها قالت للنبی صلی الله علیه وسلم هل اتی علیك یوم كان اشد من یوم احد قال لقد لقیت من قومك ما لقیت وكان اشد ما لقیت منهم یوم العقبة

۴۶۴ ۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی انہیں ابن وہب نے خبر دی کہا کہ مجھے یونس نے خبر دی ان سے ابن شہاب نے بیان کیا ان سے عروہ نے حدیث بیان کی اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا، کیا آپ پر کوئی دن احد کے دن سے بھی زیادہ سخت گزرا ہے؟ آں حضورؐ نے اس پر فرمایا (تمہیں معلوم ہی ہے کہ) تمہاری قوم (قریش) کی طرف سے میں نے کتنی مصیبتیں اٹھائی ہیں لیکن اس

اِذْ عَرَضْتُ نَفْسِي عَلَى ابْنِ عَبْدِ يَالِيْلَ بْنِ عَبْدِ كُلَالٍ فَلَمْ يُجِبْنِي إِلَى مَا أَرَدْتُ فَانْطَلَقْتُ وَأَنَا مَهْمُومٌ عَلَى وَجْهِي فَلَمْ أَسْتَفِقْ إِلَّا وَأَنَا بِقَرْنِ الثَّعَالِبِ فَرَفَعْتُ رَأْسِي فَإِذَا أَنَا بِسَحَابَةٍ قَدْ أَظَلَّتْنِي فَنَظَرْتُ فَإِذَا فِيهَا جِبْرِيلُ فَنَادَانِي فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ قَدْ سَمِعَ قَوْلَ قَوْمِكَ لَكَ وَمَا رَدُّوا عَلَيْكَ وَقَدْ بَعَثَ إِلَيْكَ مَلَكَ الْجِبَالِ لِتَأْمُرَهُ بِمَا شِئْتَ فِيهِمْ فَنَادَانِي مَلَكُ الْجِبَالِ فَسَلَّمَ عَلَيَّ ثُمَّ قَالَ يَا مُحَمَّدُ فَقَالَ ذَلِكَ فِيمَا شِئْتَ إِنْ شِئْتَ أَنْ أُطْبِقَ عَلَيْهِمُ الْأَخْشَبَيْنِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَلْ أَرْجُو أَنْ يُخْرِجَ اللَّهُ مِنْ أَصْلَابِهِمْ مَنْ يَعْبُدُ اللَّهَ وَحْدَهُ لَا يُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا۔

سارے دور میں یوم عقبہ کا واقعہ مجھ پر سب سے زیادہ سخت تھا، یہ وہ موقعہ ہے جب میں نے (طائف کے سردار) ابن عبد یالیل بن عبد کلال کی پناہ کے لئے اپنے آپ کو پیش کیا تھا لیکن اس نے میرے مطالبے کو رد کر دیا تھا[1]۔ میں وہاں سے انتہائی ملول اور رنجیدہ واپس ہوا، پھر جب میں قرن الثعالب پہنچا تب میرا غم کچھ ہلکا ہوا۔ میں نے اپنا سر اٹھایا تو کیا دیکھتا ہوں کہ بدلی کا ایک ٹکڑا اوپر ہے اور اس نے مجھ پر سایہ کر رکھا ہے، میں نے دیکھا کہ جبریل علیہ السلام اس میں موجود ہیں انہوں نے مجھے آواز دی اور کہا کہ اللہ تعالیٰ آپ کے بارے میں آپ کی قوم کی باتیں سن چکا ہے اور جو انہوں نے رد کر دیا ہے وہ بھی! آپ کے پاس اللہ تعالیٰ نے پہاڑوں کے فرشتے کو بھیجا ہے آپ ان کے بارے میں جو چاہیں اس کا اسے حکم دیجئے۔ اس کے بعد مجھے پہاڑوں کے فرشتے نے آواز دی، انہوں نے مجھے سلام کیا اور کہا کہ اے محمدؐ! پھر انہوں نے وہی بات کہی (جو جبریل علیہ السلام کہہ چکے تھے) آپ جو چاہیں (اس کا حکم مجھے فرمایئے) اگر آپ چاہیں تو میں اخشبین[2] ان پر لا کر گرا دوں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، مجھے تو اس کی امید ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی صلب سے ایسی اولاد پیدا کرے گا جو تنہا اسی اللہ کی عبادت کرے گی اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائے گی۔

۴۶۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ الشَّيْبَانِيُّ قَالَ سَأَلْتُ زِرَّ بْنَ حُبَيْشٍ عَنْ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ أَوْ أَدْنَى فَأَوْحَى إِلَى عَبْدِهِ مَا أَوْحَى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ مَسْعُودٍ أَنَّهُ رَأَى جِبْرِيلَ لَهُ سِتُّمِائَةِ جَنَاحٍ۔

۴۶۵۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی ان سے ابو عوانہ نے حدیث بیان کی ان سے ابو اسحاق شیبانی نے حدیث بیان کی کہا کہ میں نے زر بن حبیش سے اللہ تعالیٰ کے ارشاد "فکان قاب قوسین او ادنیٰ فاوحیٰ الیٰ عبدہ ما اوحیٰ" کے متعلق پوچھا تو انہوں نے بیان کیا کہ ہم سے ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا تھا کہ آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جبریل علیہ السلام کو (اپنی اصلی صورت میں) دیکھا تو ان کے چھ سو بازو تھے!

---

[1] یہ طائف کا وہ واقعہ ہے جب وہاں کے سرداروں کے اشارے پر آپؐ پر پتھر برسائے گئے تھے، جب ابو طالب کا انتقال ہوا تو آں حضورؐ صلی اللہ علیہ وسلم اس امید پر طائف گئے تھے کہ ممکن ہے وہاں کے لوگ اسلام کی طرف متوجہ ہو جائیں اور آپؐ کے ساتھ ہمدردی کریں، آپؐ نے وہاں پہنچ کر وہاں کے تین سرداروں کو اسلام کی دعوت دی، اپنی قوم کی کج روی، اسلام بیزاری اور آپ کے ساتھ غلط طرز عمل کی داستان انہیں سنائی لیکن ان سب نے آپ کی دعوت کو نہایت بدتمیزی کے ساتھ رد کیا اور جب آپ واپس تشریف لانے لگے تو آپ کو مزید ستانے کے لئے ظالموں نے آپ پر پتھر برسائے اسی واقعہ کی طرف اشارہ ہے۔

[2] مکہ کے دو مشہور پہاڑ مراد ہیں، جبل ابو قبیس اور قعیقعان۔ محدثین نے اس کے علاوہ دوسرے پہاڑوں کے نام بھی لئے ہیں۔!

۴۶۶۔ حَدَّثَنَا۔ حفص بن عمر حدثنا شعبۃ عن الاعمش عن ابراھیم عن علقمۃ عن عبد اللہ رضی اللہ عنہ لقد رای من ایات ربہ الکبری قال رای رفرفا اخضر سد افق السماء:

۴۶۶۔ ہم سے حفص بن عمر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی ان سے اعمش نے ان سے ابراہیم نے، ان سے علقمہ نے اور ان سے عبداللہ رضی اللہ عنہ نے (اللہ تعالیٰ کے ارشاد) لقد رأی من آیات ربہ الکبریٰ" کے متعلق فرمایا کہ آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک سبز رنگ کا بچھونا دیکھا تھا جو آسمان میں افق پر محیط تھا۔

۴۶۷۔ حَدَّثَنَا۔ محمد بن عبد اللہ بن اسمٰعیل حدثنا محمد بن عبد اللہ الانصاری عن ابن عون انبانا القاسم عن عائشۃ رضی اللہ عنہا قالت من زعم ان محمدا رای ربہ فقد اعظم ولکن قد رای جبریل صورتہ وخلقہ سادا ما بین الافق:

۴۶۷۔ ہم سے محمد بن عبداللہ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی ان سے محمد بن عبداللہ انصاری نے حدیث بیان کی ان سے ابن عون نے انہیں قاسم نے خبر دی اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ جو لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے رب کو دیکھا تھا تو وہ بری بات زبان سے نکالتے ہیں البتہ آپ نے جبریل علیہ السلام کو ان کی اصل صورت اور خلقت میں دیکھا تھا، افق کے درمیان وہ محیط تھے:

۴۶۸۔ حَدَّثَنَا۔ محمد بن یوسف حدثنا ابو اسامۃ حدثنا زکریاء بن ابی زائدۃ عن ابن الاشوع عن الشعبی عن مسروق قال قلت لعائشۃ رضی اللہ عنہا فاین قولہ ثم دنی فتدلی فکان قاب قوسین او ادنی قالت ذالک جبریل کان یاتیہ فی صورۃ الرجل وانہ اتاہ ھذہ المرۃ فی صورتہ التی ھی صورتہ فسد الافق:

۴۶۸۔ مجھ سے محمد بن یوسف نے حدیث بیان کی ان سے ابواسامہ نے حدیث بیان کی ان سے زکریا بن ابی زائدہ نے حدیث بیان کی ان سے ابن الاشوع نے، ان سے شعبی نے اور ان سے مسروق نے بیان کیا کہ میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا (ان کے اس کہنے پر کہ آں حضور نے اللہ تعالیٰ کو نہیں دیکھا تھا) پھر اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد "ثم دنی فتدلّٰی فکان قاب قوسین او ادنیٰ" کے متعلق آپ کیا کہیں گی؟ انہوں نے فرمایا کہ یہ آیت تو جبریل علیہ السلام کے متعلق ہے، وہ ہمیشہ انسانی شکل میں آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آتے تھے، اور اس مرتبہ اپنی اس شکل میں آئے تھے جو اصلی اور واقعی تھی اور افق پر محیط ہو گئے تھے!!

۴۶۹۔ حَدَّثَنَا۔ موسیٰ حدثنا جریر حدثنا ابو رجاء عن سمرۃ قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم رایت اللیلۃ رجلین اتیانی قالا الذی یوقد النار مالک خازن النار وانا جبریل وھذا میکائیل:

۴۶۹۔ ہم سے موسیٰ نے حدیث بیان کی ان سے جریر نے حدیث بیان کی ان سے ابو رجاء نے حدیث بیان کی ان سے سمرہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میں نے رات (خواب میں) دیکھا کہ دو شخص میرے پاس آئے ان دونوں نے مجھے بتایا کہ وہ جو آگ جلا رہے ہیں، جہنم کے داروغہ مالک ہیں میں جبریل ہوں اور یہ میکائیل ہیں!

۴۷۰۔ حَدَّثَنَا۔ مسدد حدثنا ابو عوانۃ عن الاعمش عن ابی حازم عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ

۴۷۰۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی ان سے ابوعوانہ نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے، ان سے ابو حازم نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اگر

وَسَلَّمَ إِذَا دَعَا الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ إِلَى فِرَاشِهِ فَأَبَتْ فَبَاتَ غَضْبَانَ عَلَيْهَا لَعَنَتْهَا الْمَلَائِكَةُ حَتَّى تُصْبِحَ۔ تابعه ابوحمزة وابن داؤد وابومعاوية عن الاعمش ؛

کسی مرد نے اپنی بیوی کو اپنے بستر پر بلایا، لیکن اس نے آنے سے انکار کر دیا اور مرد اس پر غصہ ہو کر سو گیا تو صبح تک فرشتے اس عورت پر لعنت بھیجتے رہتے ہیں (اگر یہ واقعہ رات میں پیش آیا ہو) اس روایت کی متابعت ابوحمزہ، ابن داؤد ابو معاویہ نے اعمش کے واسطہ سے کی ہے!

۱۷۴۔ حَدَّثَنَا عبد الله بن یوسف اخبرنا الليث قال حدثني عُقَيْلٌ عن ابن شهاب قال سمعت أبا سلمة قال اخبرني جابر بن عبد الله رضي الله عنه أنه سمع النبي صلى الله عليه وسلم يقول ثُمَّ فَتَرَ عَنِّي الْوَحْيُ فَتْرَةً فَبَيْنَا أَنَا أَمْشِي سَمِعْتُ صَوْتًا مِنَ السَّمَاءِ فَرَفَعْتُ بَصَرِي قِبَلَ السَّمَاءِ فَإِذَا الْمَلَكُ الَّذِي جَاءَنِي بِحِرَاءٍ قَاعِدٌ عَلَى كُرْسِيٍّ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ فَجُئِثْتُ مِنْهُ حَتَّى هَوَيْتُ إِلَى الْأَرْضِ فَجِئْتُ أَهْلِي فَقُلْتُ زَمِّلُونِي زَمِّلُونِي فَأَنْزَلَ اللهُ تَعَالَى يَا أَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ إِلَى فَاهْجُرْ۔ قال ابوسلمة وَالرِّجْزُ الْأَوْثَانُ ؛

۱۷۴۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی انہیں لیث نے خبر دی کہا کہ مجھ سے عقیل نے حدیث بیان کی ان سے ابن شہاب نے بیان کیا کہ میں نے ابوسلمہ سے سنا، انہوں نے بیان کیا کہ مجھے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے خبر دی اور انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا، آپ نے فرمایا تھا کہ ایک مرتبہ مجھ پر وحی کا نزول (تین سال تک کے لئے) بند ہو گیا تھا، ان دنوں میں کہیں جا رہا تھا کہ آسمان سے میں نے ایک آواز سنی اور نظر آسمان کی طرف اٹھائی میں نے دیکھا کہ وہی فرشتہ جو غار حرا میں میرے پاس آئے تھے (یعنی حضرت جبریل علیہ السلام) آسمان اور زمین کے درمیان ایک کرسی پر بیٹھے ہوئے ہیں میں انہیں دیکھ کر اتنا مرعوب ہوا کہ زمین پر گر پڑا، پھر میں اپنے گھر آیا اور کہنے لگا کہ مجھے کمبل اوڑھا دو، مجھے کمبل اوڑھا دو، اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی "یا ایہا المدثر" اللہ تعالیٰ کے ارشاد "فاہجر" تک۔ ابوسلمہ نے بیان کیا کہ (آیت میں) الرجز بتوں کے معنی میں ہے

۱۷۴۲۔ حَدَّثَنَا محمد بن بشار حدثنا غُنْدَرٌ حدثنا شعبة عن قتادة وقال لي خليفة حدثنا يزيد بن زريع حدثنا سعيد عن قتادة عن أبي العالية حدثنا ابن عم نبيكم يعني ابن عباس رضي الله عنهما عن النبي صلى الله عليه وسلم قال رَأَيْتُ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِي مُوسَى رَجُلًا آدَمَ طُوَالًا جَعْدًا كَأَنَّهُ مِنْ رِجَالِ شَنُوءَةَ وَرَأَيْتُ عِيسَى رَجُلًا مَرْبُوعًا مَرْبُوعَ الْخَلْقِ إِلَى الْحُمْرَةِ وَالْبَيَاضِ سَبِطَ الرَّأْسِ وَرَأَيْتُ مَالِكًا خَازِنَ النَّارِ وَالدَّجَّالَ فِي آيَاتٍ أَرَاهُنَّ اللهُ إِيَّاهُ فَلَا تَكُنْ فِي مِرْيَةٍ مِنْ لِقَائِهِ قال انس وابوبكرة عن النبي صلى الله عليه وسلم تَحْرُسُ الْمَلَائِكَةُ الْمَدِينَةَ مِنَ الدَّجَّالِ ؛

۱۷۴۲۔ ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی ان سے غندر نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی ان سے قتادہ نے۔ اور مجھ سے خلیفہ نے بیان کیا ان سے یزید بن زریع نے حدیث بیان کی ان سے سعید نے حدیث بیان کی ان سے قتادہ نے ان سے ابوالعالیہ نے اور ان سے تمہارے نبی کے چچا زاد بھائی ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، شب معراج میں نے موسیٰ علیہ السلام کو دیکھا تھا، گندمی رنگ، قد نکلتا ہوا اور بال گھنگھریالے تھے، ایسے لگتے تھے جیسے قبیلہ شنوءہ کا کوئی شخص۔ اور میں نے عیسیٰ علیہ السلام کو بھی دیکھا تھا، درمیانہ قد، سڈول جسم رنگ سرخی اور سفیدی لئے ہوئے اور سر کے بال سیدھے تھے (یعنی گھنگھریالے نہیں تھے) اور میں نے جہنم کے داروغہ کو بھی دیکھا تھا اور دجال کو بھی، منجملہ ان آیات کے جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو دکھائی تھیں، پس (اے نبی) ان سے ملاقات

کے بارے میں آپ کسی شک وشبہ میں نہ رہیے "۔ انس اور ابوبکرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے بیان کیا کہ فرشتے دجال سے مدینہ کی حفاظت کریں گے (اور اسے شہر کے اندر داخل نہیں ہونے دیں گے)

باب ۲۹۲ ۔ مَاجَاءَ فِي صِفَةِ الْجَنَّةِ وَاَنَّهَا مَخْلُوْقَةٌ قَالَ اَبُوالْعَالِيَةِ مُطَهَّرَةٌ مِنَ الْحَيْضِ وَالْبَوْلِ وَالْبُزَاقِ كُلَّمَا رُزِقُوْا۔ اُتُوْا بِشَيْءٍ ثُمَّ اُتُوْا بِاٰخَرَ قَالُوْا هٰذَا الَّذِي رُزِقْنَا مِنْ قَبْلُ اُتِيْنَا مِنْ قَبْلُ وَاُتُوْا بِهٖ مُتَشَابِهًا، يُشْبِهُ بَعْضُهٗ بَعْضًا وَيَخْتَلِفُ فِي الطُّعُوْمِ۔ قُطُوْفُهَا يَقْطِفُوْنَ كَيْفَ شَاءُوْا دَانِيَةٌ۔ قَرِيْبَةٌ اَلْاَرَائِكُ السُّرُرُ وَقَالَ الْحَسَنُ۔ النَّضْرَةُ فِي الْوُجُوْهِ وَالسُّرُوْرُ فِي الْقَلْبِ وَقَالَ مُجَاهِدٌ سَلْسَبِيْلًا حَدِيْدَةَ الْجِرْيَةِ۔ غَوْلٌ۔ وَجَعُ الْبَطْنِ يُنْزَفُوْنَ۔ لَا تَذْهَبُ عُقُوْلُهُمْ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ۔ دِهَاقًا مُمْتَلِئًا۔ كَوَاعِبَ۔ نَوَاهِدَ الرَّحِيْقُ۔ الْخَمْرُ۔ التَّسْنِيْمُ يَعْلُوْ شَرَابَ اَهْلِ الْجَنَّةِ۔ خِتَامُهٗ۔ طِيْنُهٗ مِسْكٌ نَضَّاخَتَانِ۔ فَيَّاضَتَانِ يُقَالُ مَوْضُوْنَةٌ مَنْسُوْجَةٌ۔ مِنْهُ وَضِيْنُ النَّاقَةِ وَالْكُوْبُ مَالَا اُذُنَ لَهٗ وَلَا عُرْوَةَ وَالْاَبَارِيْقُ ذَوَاتُ الْاٰذَانِ وَالْعُرَا۔ عُرُبًا۔ مُثَقَّلَةً۔ وَاحِدُهَا عَرُوْبٌ مِثْلُ صَبُوْرٍ وَصُبُرٍ۔ يُسَمِّيْهَا اَهْلُ مَكَّةَ الْعَرِبَةَ وَاَهْلُ الْمَدِيْنَةِ الْغَنِجَةَ وَاَهْلُ الْعِرَاقِ الشَّكِلَةَ۔ وَقَالَ مُجَاهِدٌ رَوْحٌ۔ جَنَّةٌ وَرَخَاءٌ۔ وَالرَّيْحَانُ۔ الرِّزْقُ وَالْمَنْضُوْدُ۔ الْمَوْزُ۔ وَالْمَخْضُوْدُ الْمُوْقَرُ حَمْلًا وَيُقَالُ اَيْضًا لَا شَوْكَ لَهٗ۔ وَالْعُرُبُ الْمُحَبَّبَاتُ اِلٰى اَزْوَاجِهِنَّ۔ وَيُقَالُ مَسْكُوْبٌ جَارٍ وَفُرُشٍ مَرْفُوْعَةٍ بَعْضُهَا فَوْقَ بَعْضٍ۔

۲۹۲ ۔ جنت کی صفت کے متعلق روایات اور یہ کہ جنت مخلوق ہے، ابو العالیہ نے فرمایا کہ جنت (کی عورتیں) حیض پیشاب اور تھوک سے پاک ہوں گی۔ آیت) کلما رزقوا یعنی جب بھی ان کے پاس کوئی چیز لائی جائے گی اور پھر دوبارہ لائی جائے گی، تو وہ کہیں گے کہ یہ تو وہی ہے جو ہمیں پہلے دی گئی تھی، یعنی ہمارے پاس پہلے لائی گئی تھی کیونکہ ان کے پاس متشابہ چیزیں لائی جائیں گی۔ جو ایک دوسرے کی (صورت میں) مشابہ ہوں گی، لیکن مزے میں مختلف ہوں گی، قطوفہا سے مراد ہے کہ جنت کے پھل جب اور جس طرح چاہیں گے توڑ سکیں گے، دانیہ بمعنی قریب الارائک بمعنی مسہری۔ حسنؒ نے فرمایا کہ نضرہ کا تعلق، چہروں سے ہے اور سرور کا دل سے۔ مجاہد نے فرمایا کہ سلسبیلا بمعنی تیزی سے بہنے والا، غول کے معنی درد شکم ینزفون بمعنی ان کی عقلیں جاتی نہیں رہتی۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ دہاقا بمعنی بھرا ہوا کواعب بمعنی ابھرے ہوئے سینے والیاں، الرحیق بمعنی شراب۔ التسنیم وہ چیز جو اہل جنت کے مشروب کے اوپر سے ہوں گی۔ ختامہ یعنی ان کا تلچھٹ مشک (جیسا خوشبودار) ہوگا۔

نضاختان بمعنی فیاضتان بولتے ہیں موضونۃ بمعنی بنی ہوئی چیز، وضین الناقہ اسی سے آتا ہے۔ الکوب۔ ایسا برتن جس کے نہ ٹونٹی ہو نہ دستہ۔ اور الاباریق۔ ٹونٹی اور دستے والے برتن کو کہتے ہیں، عُرُبًا بمعنی مثقلب واحد عروب ہے، جیسے صبور اور صبر۔ اہل مکہ اسے عربہ کہتے ہیں اہل مکہ غنجہ اور اہل عراق شکلہ۔ مجاہدؒ نے فرمایا کہ روح باغ اور آرام کی زندگی کے لئے بولتے ہیں اور الریحان بمعنی رزق المنضود بمعنی موز (کیلا) المخضود بمعنی تہ بتہ اور اسے بھی کہتے ہیں جس میں کانٹے نہ ہوں، العرب وہ عورتیں

لَغْوًا: بَاطِلًا۔ تَاثِیْمًا۔ کَذِبًا۔ اَفْنَانٌ۔ اَغْصَانٌ وَجَنَى الْجَنَّتَیْنِ دَانٍ۔ مَا یُجْتَنٰی قَرِیْبٌ۔ مُدْهَامَّتَانِ۔ سَوْدَاوَانِ مِنَ الرِّیِّ ۔

جو اپنے شوہروں کو پسند ہوں کہا جاتا ہے مسکوب، یعنی جاری۔ فرش مرفوعۃ۔ یعنی بعض بعض کے اوپر۔ لغواً یعنی باطل۔ تاثیماً بمعنی جھوٹ۔ افنان بمعنی شاخیں وجنی الجنتین۔ دان۔ یعنی جو پھل بہت قریب سے توڑے جا سکتے ہوں۔ مدہامتان یعنی سیرابی کی وجہ سے (سبزی مائل بہ) سیاہی۔

۴۷۳۔ حَدَّثَنَا۔ اَحْمَدُ بْنُ یُوْنُسَ حَدَّثَنَا اللیث بن سعد عن نافع عن عبد اللہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا مَاتَ اَحَدُکُمْ فَاِنَّہٗ یُعْرَضُ عَلَیْہِ مُقْعَدُہٗ بِالْغَدَاۃِ وَالْعَشِیِّ فَاِنْ کَانَ مِنْ اَہْلِ الْجَنَّۃِ فَمِنْ اَہْلِ الْجَنَّۃِ وَاِنْ کَانَ مِنْ اَہْلِ النَّارِ فَمِنْ اَہْلِ النَّارِ ۔

۴۷۳۔ ہم سے احمد بن یونس نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے بن سعد نے حدیث بیان کی، ان سے نافع نے اور ان سے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی شخص مرتا ہے تو (روزانہ) صبح و شام اس کی قیام گاہ اس کے سامنے لائی جاتی ہے اگر وہ جنتی ہے تو جنت کی قیام گاہ اس کے سامنے لائی جاتی ہے اگر وہ دوزخی ہے تو دوزخ کی۔

۴۷۴۔ حَدَّثَنَا۔ ابو الولید حدثنا سلم بن زریر حَدَّثَنَا اَبُوْ رَجَاءٍ عن عمران بن حصین عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اطَّلَعْتُ فِی الْجَنَّۃِ فَرَاَیْتُ اَکْثَرَ اَہْلِهَا الفقراء وَاطَّلَعْتُ فِی النَّارِ فَرَاَیْتُ اَکْثَرَ اَہْلِهَا النِّسَاءَ ۔

۴۷۴۔ ہم سے ابو الولید نے حدیث بیان کی، ان سے سلم بن زریر نے حدیث بیان کی ان سے ابو رجاء نے حدیث بیان کی اور ان سے عمران بن حصین نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے جنت میں جھانک کر دیکھا تو جنتیوں میں زیادتی فقراء کی نظر آئی اور میں نے دوزخ میں جھانک کر دیکھا تو دوزخیوں میں زیادتی عورتوں کی کی نظر آئی[2]۔

۴۷۵۔ حَدَّثَنَا۔ سعید بن ابی مریم حدثنا اللیث قال حَدَّثَنِی عقیل عن ابن شہاب قال اخبرنی سعید بن المسیب ان اَبَا ہُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ بَیْنَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی

۴۷۵۔ ہم سے سعید بن ابی مریم نے حدیث بیان کی ان سے لیث نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے عقیل نے حدیث بیان کی ان سے ابن شہاب نے بیان کیا انہیں سعید بن مسیب نے خبر دی اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

---

[1] علامہ انور شاہ صاحب کشمیری رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے۔ مزاج لخمر اہل الجنۃ، یلقی فیہا لطیب راًحتہ (لمونی جو شراب پر خوشبو کے لئے ڈالتے ہیں) (فیض الباری)

[2] یہ ملحوظ رہے کہ یہ اس وقت کا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا صرف مشاہدہ ہے۔ ممکن ہے اس وقت عورتوں کی تعداد جہنم میں زیادہ رہی ہو، بہرحال حدیث میں جنس عورت کا کوئی حکم نہیں بیان ہوا ہے اور نہ ہر زمانے کی کیفیت کا مشاہدہ تھا، عورتوں میں کچھ عیب ایسے ہوتے ہیں جو عام طور پر مردوں میں نہیں ہوتے، بعض احادیث میں عورتوں کی جہنم میں کثرت کی وجہ انہیں عیوب کا پایا جانا بتایا گیا ہے۔ بہرحال حدیث میں عورتوں کی تنقیص نہیں کی گئی ہے بلکہ جیسا کہ بعض دوسری احادیث میں اشارہ ہے عورتوں کو اپنے مخصوص عیوب سے دامن بچانے کی ترغیب دی گئی ہے!!

اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذْ قَالَ بَیْنَا اَنَا نَائِمٌ رَاَیْتُنِیْ فِی الْجَنَّۃِ فَاِذَا امْرَاَۃٌ تَتَوَضَّاُ اِلٰی جَانِبِ قَصْرٍ فَقُلْتُ لِمَنْ ھٰذَا الْقَصْرُ فَقَالُوْا لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَذَکَرْتُ غَیْرَتَہٗ فَوَلَّیْتُ مُدْبِرًا فَبَکٰی عُمَرُ وَقَالَ اَعَلَیْکَ اَغَارُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ۔

کے پاس بیٹھے ہوئے تھے تو آپؐ نے فرمایا کہ میں نے خواب میں جنت دیکھی، میں نے اس میں ایک عورت کو دیکھا جو ایک محل کے کنارے وضو کر رہی تھی میں نے پوچھا یہ محل کس کا ہے؟ تو فرشتوں نے مجھے بتایا کہ عمر بن خطابؓ کا۔ مجھے اس وقت ان کی غیرت یاد آئی اور میں وہاں سے لوٹ آیا (اندر داخل نہیں ہوا) یہ سن کر عمر رضی اللہ عنہ رو دیئے اور کہنے لگے، کیا آپ کے ساتھ بھی غیرت کروں گا، یا رسول اللہؐ!

۴۷۶۔ حَدَّثَنَا حجاج بن منھال حدثنا ھمام قال سمعت ابا عمران الجونی یحدث عن ابی بکر بن عبد اللہ بن قیس الاشعری عن ابیہ ان النبی صلی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ الْخَیْمَۃُ دُرَّۃٌ مُجَوَّفَۃٌ طُوْلُھَا فِی السَّمَاءِ ثَلٰثُوْنَ مِیْلًا مِنْ کُلِّ زَاوِیَۃٍ مِنْھَا لِلْمُؤْمِنِ اَھْلٌ لَا یَرَاھُمُ الْاٰخَرُوْنَ۔ قال ابو عبد الصمد والحارث بن عبید عن ابی عمران سِتُّوْنَ مِیْلًا۔

۴۷۶۔ ہم سے حجاج بن منہال نے حدیث بیان کی ان سے ہمام نے حدیث بیان کی کہا کہ میں نے ابو عمران جونی سے سنا ان سے ابو بکر بن عبد اللہ بن قیس اشعری نے حدیث بیان کی اور ان سے ان کے والد نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (جنتیوں) کا خیمہ موتیوں کا ایک مکان ہو گا آسمان میں اس کا طول تیس میل ہو گا، اس کے ہر کنارے پر مومن کی ایک بیوی ہو گی جسے دوسرے نہ دیکھ سکیں گے ابو عبد الصمد اور حارث بن عبید نے ابو عمران کے واسطے سے بیان کیا کہ ساٹھ میل (بجائے تیس میل کے)

۴۷۷۔ حَدَّثَنَا الحمیدی حدثنا سفیان حدثنا ابو الزناد عن الاعرج عن ابی ھریرۃ رضی اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰہُ اَعْدَدْتُ لِعِبَادِیَ الصَّالِحِیْنَ مَا لَا عَیْنٌ رَاَتْ وَلَا اُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ عَلٰی قَلْبِ بَشَرٍ فَاقْرَاُوْا اِنْ شِئْتُمْ فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَا اُخْفِیَ لَھُمْ مِنْ قُرَّۃِ اَعْیُنٍ۔

۴۷۷۔ ہم سے حمیدی نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے ابو الزناد نے حدیث بیان کی ان سے اعرج نے اور ان سے سفیان نے ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ میں نے اپنے نیک بندوں کے لئے وہ چیزیں تیار کر رکھی ہیں، جنہیں نہ آنکھوں نے دیکھا ہے نہ کانوں نے سنا ہے اور نہ کسی انسان کے دل میں ان کا کبھی خیال گزرا ہے، اگر جی چاہے تو یہ آیت پڑھ لو" پس کوئی شخص نہیں جانتا کہ اس کی آنکھوں کی تازگی اور سرور کے لئے کیا چیزیں پوشیدہ کر کے رکھی گئی ہیں!

۴۷۸۔ حَدَّثَنَا محمد بن مقاتل اخبرنا عبد اللہ اخبرنا مَعْمَرٌ عن ھمام بن مُنَبِّہٍ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَوَّلُ زُمْرَۃٍ تَلِجُ الْجَنَّۃَ صُوْرَتُھُمْ عَلٰی صُوْرَۃِ الْقَمَرِ لَیْلَۃَ الْبَدْرِ لَا یَبْصُقُوْنَ فِیْھَا وَلَا یَمْتَخِطُوْنَ وَلَا یَتَغَوَّطُوْنَ اٰنِیَتُھُمْ فِیْھَا الذَّھَبُ اَمْشَاطُھُمْ مِنَ الذَّھَبِ وَالْفِضَّۃِ وَ

۴۷۸۔ ہم سے محمد بن مقاتل نے حدیث بیان کی انہیں عبد اللہ نے خبر دی، انہیں معمر نے خبر دی، انہیں ہمام بن منبہ نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت میں داخل ہونے والی سب سے پہلی جماعتوں والوں کے چہرے ایسے ہوں گے جیسے چودھویں کا چاند اور نہ اس میں تھوکیں گے، نہ ان کی ناک سے کوئی آلائش آئے گی اور نہ وہ بول و براز کریں گے ان کے برتن سونے کے ہوں گے، کنگھے سونے چاندی کے ہوں گے انگیٹھیوں

مجامرهم الألوة ورشحهم المسك ولكل واحد منهم زوجتان يرى مخ سوقهما من وراء اللحم من الحسن لا اختلاف بينهم ولا تباغض قلوبهم قلب واحد يسبحون الله بكرة وعشيا

کا ایندھن عود کا ہوگا، پسینہ مشک جیسا ہوگا اور ہر شخص کی دو بیویاں ہوں گی جن کی حسن وخوبصورتی کا یہ عالم ہوگا کہ پنڈلیوں کا گودا گوشت کے اوپر سے دکھائی دے گا، نہ جنتیوں میں کوئی اختلاف ہوگا اور نہ بغض وعناد۔ ان کے دل ایک ہوں گے اور وہ صبح شام تسبیح پڑھتے رہیں گے۔

۴۷۹۔ حدثنا ابو الیمان اخبرنا شعیب حدثنا ابو الزناد عن الاعرج عن ابی هريرة رضي الله عنه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال اول زمرة تدخل الجنة على صورة القمر ليلة البدر والذين على آثارهم كأشد كوكب إضاءة قلوبهم على قلب رجل واحد لا اختلاف بينهم ولا تباغض لكل امرئ منهم زوجتان كل واحدة منهما يرى مخ ساقها من وراء لحمها من الحسن يسبحون الله بكرة وعشيا لا يسقمون ولا يمتخطون ولا يبصقون آنيتهم الذهب والفضة وأمشاطهم الذهب ووقود مجامرهم الألوة قال ابو اليمان يعني العود ورشحهم المسك. وقال مجاهد الإبكار أول الفجر والعشي ميل الشمس أن تراه تغرب۔

۴۷۹۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انہیں شعیب نے خبر دی ان سے ابوالزناد نے حدیث بیان کی ان سے اعرج نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت میں داخل ہونے والی سب سے پہلی جماعت والوں کے چہرے ایسے منور ہوں گے جیسے چودھویں کا چاند، جو جماعت اس کے بعد داخل ہوگی ان کے چہرے سب سے زیادہ چمکدار ستارے جیسے ہوں گے۔ ان کے دل ایک ہوں گے کہ کوئی بھی اختلاف ان میں نہ ہوگا اور نہ ایک دوسرے سے بغض وحسد کا کوئی سوال ہوگا، ہر شخص کی دو بیویاں ہوں گی ان کی حسن وخوبصورتی کا یہ عالم ہوگا کہ ان کی پنڈلیوں کا گودا گوشت کے اوپر سے دکھائی دے گا، وہ اس میں صبح شام اللہ کی تسبیح کرتے رہیں گے نہ ان کے پاس سے کسی بیماری کا گذر ہوگا، نہ ان کی ناک میں کوئی آلائش آئے گی اور نہ تھوک آئے گی، ان کے برتن سونے اور چاندی کے ہوں گے اور کنگھے سونے کے ہوں گے اور ان کی انگیٹھیوں کا ایندھن الوہ کا ہوگا، ابوالیمان نے بیان کیا کہ الوہ سے مراد عود ہے اور ان کا پسینہ مشک جیسا ہوگا، مجاہد نے فرمایا کہ ابکار سے مراد اول فجر ہے اور العشی سے مراد سورج کا اتنا ڈھل جانا ہے کہ غروب ہوتا نظر آنے لگے۔

۴۸۰۔ حدثنا محمد بن ابی بکر المقدمی حدثنا فضيل بن سليمان عن ابی حازم عن سهل بن سعد رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال ليدخلن من امتي سبعون الفا او سبعمائة الف لا يدخل اولهم حتى يدخل آخرهم وجوههم على صورة القمر ليلة البدر۔

۴۸۰۔ ہم سے محمد بن ابی بکر مقدمی نے حدیث بیان کی ان سے فضیل بن سلیمان نے حدیث بیان کی ان سے ابوحازم نے اور ان سے سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میری امت میں سے ستر ہزار یا (آپ نے یہ فرمایا کہ) سات لاکھ کی ایک جماعت جنت میں بیک وقت داخل ہوگی اور ان سب کے چہرے ایسے ہوں گے جیسے چودھویں کا چاند ہوتا ہے۔

۴۸۱۔ حدثنا عبد الله بن محمد

۴۸۱۔ ہم سے عبداللہ بن محمد جعفی نے حدیث بیان کی ان سے

الجُعفی حَدَّثَنَا یُونس بن محمّد حَدَّثَنَا شیبان عَنْ قتادۃ حَدَّثَنَا انس رَضِیَ اللّٰہ عنہ قَالَ اُھْدِیَ للنّبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وسلم جبۃ سندسٍ وکَانَ یَنھٰی عَنِ الحَرِیر فعجبَ النَّاسُ مِنھَا فَقَالَ وَالَّذِی نفسُ مُحَمَّدٍ بِیَدِہٖ لَمَنَادِیلُ سَعد بن معاذٍ فِی الجَنَّۃِ اَحْسَنُ مِنْ ھٰذَا۔

یونس بن محمد نے حدیث بیان کی ان سے شیبان نے حدیث بیان کی ان سے قتادہ نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی آپ نے بیان فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں سندس (ایک خاص قسم کا ریشم) کا ایک جبہ ہدیہ پیش کیا گیا۔ آں حضورؐ (مردوں کے لئے) ریشم کے استعمال سے پہلے ہی منع کر چکے تھے، صحابہ نے اس جبے کو بہت ہی پسند کیا تو آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جنت میں سعد بن معاذ کے رومال اس سے بہتر ہیں۔

۴۸۲۔ حَدَّثَنَا۔ مسدد حدثنا یحیی بن سعید عن سفیان قَالَ حَدَّثَنِی ابو اسحاق قَالَ سَمِعْتُ البَرَاءِ بن عازب رَضِیَ اللّٰہُ عَنھُمَا قَالَ اُتِیَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بثوب من حریر فَجَعَلُوْا یَعْجَبُوْنَ من حُسنِہٖ وَلِینِہٖ فَقَالَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَمَنَادِیلُ سَعْدِ بن مُعَاذٍ فِی الجَنَّۃِ افضل من ھٰذَا۔

۴۸۲۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی ان سے یحییٰ بن سعید نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے بیان کیا ان سے ابو اسحاق نے حدیث بیان کی کہا کہ میں نے براء بن عازب رضی اللہ عنہما سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ریشم کا ایک کپڑا پیش کیا گیا اس کی خوبصورتی اور نزاکت نے لوگوں کو حیرت میں ڈال دیا، آں حضورؐ نے فرمایا کہ جنت میں سعد بن معاذ کے رومال اس سے بہتر اور افضل ہیں!!

۴۸۳۔ حَدَّثَنَا۔ علی بن عبد اللّٰہ حَدَّثَنَا ...... سفیان عن ابی حازم عن سھل بن سعد الساعدی قَالَ قَالَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَوْضِعُ سَوْطٍ فِی الجَنَّۃِ خَیْرٌ مِنَ الدُّنْیَا وَمَا فِیْھَا۔

۴۸۳۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی ان سے ابو حازم نے اور ان سے سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جنت میں ایک کوڑے کی جگہ دنیا و مافیہا سے بہتر ہے،

۴۸۴۔ حَدَّثَنَا۔ روح بن عبد المؤمن حدثنا یزید بن زریع حَدَّثَنَا سعید عن قتادۃ حدثنا انس بن مالك رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عن النبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قال اِنَّ فِی الجنۃ لَشَجَرَۃً یَسِیرُ الرَّاکِبُ فِی ظِلِّھَا مِائَۃَ عَامٍ لَا یَقْطَعُھَا۔

۴۸۴۔ ہم سے روح بن عبد المؤمن نے حدیث بیان کی ان سے یزید بن زریع نے حدیث بیان کی ان سے سعید نے حدیث بیان کی ان سے قتادہ نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت میں ایک درخت ہے جس کے سائے میں ایک سوار سو سال تک چل سکتا ہے اور پھر بھی اس کو طے نہ کر سکے گا۔

۴۸۵۔ حَدَّثَنَا۔ محمد بن سنان حَدَّثَنَا فُلَیحُ بن سلیمان حَدَّثَنَا ھلال بن علی عن عبد الرحمٰن بن ابی عمرۃ عن اَبِی ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ

۴۸۵۔ ہم سے محمد بن سنان نے حدیث بیان کی ان سے فلیح بن سلیمان نے حدیث بیان کی، ان سے ہلال بن علی نے حدیث بیان کی ان سے عبد الرحمٰن بن ابی عمرہ نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ

اللہ عنہ عن النبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ ان فی الجنۃ لشجرۃ یسیر الراکب فی ظلھا مائۃ سنۃ واقرءوا ان شئتم وظل ممدود ولقاب قوس احدکم فی الجنۃ خیر مما طلعت علیہ الشمس او تغرب ؛

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت میں ایک درخت ہے جس کے سائے میں ایک سوار سو سال تک چل سکے گا۔ اور اگر تمہارا جی چاہے تو یہ آیت پڑھ لو "اور لمبا سایہ" اور کسی شخص کے لئے ایک کمان کے برابر جنت میں جگہ اس پوری کائنات سے بہتر ہے جس پر سورج طلوع اور غروب ہوتا ہے۔

۴۸۶۔ حدثنا ابراھیم بن المنذر حدثنا محمد بن فلیح حدثنا ابی عن ھلال عن عبد الرحمن بن ابی عمرۃ عن ابی ھریرۃ رضی اللّٰہ عنہ عن النبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اول زمرۃ تدخل الجنۃ علی صورۃ القمر لیلۃ البدر والذین علی اثارھم کاحسن کوکب دری فی السماء اضاءۃ قلوبھم علی قلب رجل واحد لا تباغض بینھم ولا تحاسد لکل امرئ زوجتان من الحور العین یری مخ سوقھن من وراء العظم واللحم ؛

۴۸۶۔ ہم سے ابراہیم بن منذر نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن فلیح نے حدیث بیان کی ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی ان سے ہلال نے، ان سے عبد الرحمٰن بن ابی عمرہ نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے کہ سب سے پہلی جماعت جو جنت میں داخل ہوگی، ان کے چہرے چودھویں کے چاند کی طرح ہوں گے۔ جو جماعت اس کے بعد داخل ہوگی، ان کے چہرے آسمان پر موتی کی طرح چمکنے والے ستاروں میں جو سب سے زیادہ روشن ستارہ ہوتا ہے، اس جیسے ہوں گے سب کے دل ایک جیسے ہوں گے نہ ان میں بغض فساد ہوگا اور نہ حسد۔ ہر جنتی کی دو حور عین بیویاں ہوں گی (ان کے حسن و جمال کا یہ عالم ہوگا کہ) پنڈلی کی ہڈی اور گوشت کے اندر کا گودا بھی دیکھا جا سکے گا۔

۴۸۷۔ حدثنا حجاج بن منھال حدثنا شعبۃ قال عدی بن ثابت اخبرنی قال سمعت البراء رضی اللّٰہ عنہ عن النبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قال لما مات ابراھیم قال ان لہ مرضعا فی الجنۃ ؛

۴۸۷۔ ہم سے حجاج بن منہال نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھے عدی بن ثابت نے خبر دی کہا کہ میں نے براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے سنا انہوں نے بیان کیا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحبزادے) ابراہیم رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا تو آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جنت میں اسے ایک دودھ پلانے والی خاتون کے حوالہ کر دیا جائے گا!

۴۸۸۔ حدثنا عبد العزیز بن عبد اللہ قال حدثنی مالک بن انس عن صفوان بن سلیم عن عطاء بن یسار عن ابی سعید الخدری رضی اللّٰہ عنہ عن النبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قال ان اھل الجنۃ یتراءیون اھل الغرف من فوقھم کما یتراءیون الکوکب الدری الغابر فی الافق من المشرق او المغرب لتفاضل

۴۸۸۔ ہم سے عبد العزیز بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے مالک بن انس نے حدیث بیان کی ان سے صفوان بن سلیم نے، ان سے عطاء بن یسار نے اور ان سے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جنت پانے والوں کو ان سے اوپر کے بالاخانوں میں رہنے والے (یعنی دوسرے ان سے بلند تر مرتبہ جنتی) ایسے نظر آئیں گے جیسے مشرق و مغرب کی جانب، بہت دور (افق پر چمکنے والا کوئی ستارہ تمہیں نظر آتا ہے ان میں ایک طبقہ کو دوسرے

مَا بَيْنَهُمْ قَالُوا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ تِلْكَ مَنَازِلُ الْاَنْبِيَاءِ لَا يَبْلُغُهَا غَيْرُهُمْ قَالَ بَلٰى وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ رِجَالٌ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَصَدَّقُوا الْمُرْسَلِيْنَ ؀

پر جو فضیلت حاصل ہوگی اس کی وجہ سے مراتب میں یہ فرق ہوگا۔ صحابہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! یہ تو انبیاء کے محل ہوں گے جنہیں انبیاء کے سوا اور کوئی نہ پا سکے گا؟ آں حضورؐ نے فرمایا کہ نہیں، اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے یہ ان لوگوں کے محلات ہوں گے جو اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے ہوں گے اور انبیاء کی تصدیق کی ہوگی (اور ایمان اور تصدیق کا پورا پورا حق ادا کیا ہوگا۔

باب ۲۹۳۔ صفة ابواب الجنة وقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم من انفق زوجین دعی من باب الجنة فیہ عبادة عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم

۲۹۳۔ جنت کے دروازوں کے اوصاف! اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس نے (اللہ کے راستے میں) ایک جوڑے کا اتفاق کیا اسے جنت کے دروازے سے بلایا جائے گا اس حدیث (کے راویوں) میں عبادہ رضی اللہ عنہ ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے!!

۲۸۹۔ حَدَّثَنَا سعید بن ابی مریم حدثنا محمد بن مطرف قال حدثنی ابو حازم عن سهل بن سعد رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال فی الجنة ثمانیة ابواب فیها باب یسمی الریان لا یدخله الا الصائمون

۲۸۹۔ ہم سے سعید بن ابی مریم نے حدیث بیان کی ان سے محمد بن مطرف نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے ابو حازم نے حدیث بیان کی ان سے سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جنت کے آٹھ دروازے ہوں گے ایک دروازے کا نام "ریان" ہوگا جس سے داخل ہونے والے صرف روزے دار ہوں گے!!

باب ۲۹۴۔ صفة النار وانها مخلوقة

غَسَّاقًا يُقَالُ غَسَقَتْ عَيْنُهُ وَيَغْسِقُ الْجُرْحُ وَكَانَ غَسَّاقٌ وَالْغَسَقُ وَاحِدٌ غِسْلِيْنَ كُلُّ شَيْءٍ غَسَلْتَهُ فَخَرَجَ مِنْهُ شَيْءٌ فَهُوَ غِسْلِيْنٌ فِعْلِيْنٌ مِنَ الْغَسْلِ مِنَ الْجُرْحِ وَالدَّبَرِ وَقَالَ عِكْرِمَةُ حَصَبُ جَهَنَّمَ حَطَبٌ بِالْحَبَشِيَّةِ۔ وقال غیرہ۔ حَاصِبًا الرِّيْحُ الْعَاصِفُ۔ وَالْحَاصِبُ مَا تَرْمِي الرِّيْحُ وَمِنْهُ حَصَبُ جَهَنَّمَ يُرْمٰى بِهٖ فِيْ جَهَنَّمَ هُمْ حَصَبُهَا۔ ويقال حَصَبَ فِي الْاَرْضِ ذَهَبَ۔ وَالْحَصَبُ۔ مُشْتَقٌّ مِنْ حَصْبَاءِ الْحِجَارَةِ صَدِيْدٌ۔ قَيْحٌ

۲۹۴۔ دوزخ کے اوصاف، اور یہ کہ وہ مخلوق ہے (قرآن مجید میں) "غساقا" "غسقت عینہ" (اس وقت، بولتے ہیں (جب آنکھوں سے پانی آنے لگے، اور یغسق الجرح (جب زخم سے پیپ بہنے لگے، گویا الغسق اور الغساق ہم معنی ہیں "غسلین" کوئی بھی چیز جب دھوئی جائے گی تو اس سے جو دھون نکلے گا اسے غسلین کہیں گے فِعْلِيْنٌ کے وزن پر زخم اور خاص طور سے اونٹ کے زخم کے دھوون کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ حصب جہنم میں لفظ حصب) حبشی زبان میں لکڑی کے معنی میں آتا ہے اور اسی معنی میں پھر عربی میں استعمال ہونے لگا) اور دوسرے حضرات نے کہا کہ حاصب تیز ہوا کو کہتے ہیں، حاصب اسے بھی کہتے ہیں جسے ہوا اڑا لے جائے اور اسی سے

وَدَمٌ - خَبَتْ طَفِئَتْ - تُوْرُوْنَ تَسْتَخْرِجُوْنَ اَوْرَيْتُ اَوْقَدْتُ لِلْمُقْوِيْنَ لِلْمُسَافِرِيْنَ وَالْقِيُّ الْقَفْرُ - وقال ابن عباس. صِرَاطُ الْجَحِيْمِ سَوَاءُ الْجَحِيْمِ وَوَسَطُ الْجَحِيْمِ لَشَوْبًا مِّنْ حَمِيْمٍ يُخْلَطُ طَعَامُهُمْ وَيُسَاطُ بِالْحَمِيْمِ زَفِيْرٌ وَشَهِيْقٌ صَوْتٌ شَدِيْدٌ وَصَوْتٌ ضَعِيْفٌ - وِرْدًا عِطَاشًا - غَيًّا خُسْرَانًا - وَقَالَ مجاهد يُسْجَرُوْنَ تُوْقَدُ بِهِمُ النَّارُ وَنُحَاسٌ الصُّفْرُ يُصَبُّ عَلٰى رُءُوْسِهِمْ يقال ذُوْقُوْا بَاشِرُوْا وَجَرِّبُوْا - وليس هٰذَا مِنْ ذَوْقِ الْفَمِ مَارِجٌ خَالِصٌ مِّنَ النَّارِ - مَرَجَ الْاَمِيْرُ رَعِيَّتَهٗ اِذَا خَلَّاهُمْ يَعْدُوْا بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ. مَرِيْجٍ مُلْتَبِسٍ. مَرِجَ اَمْرُ النَّاسِ اخْتَلَطَ مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ - مَرَجْتَ دَابَّتَكَ تَرَكْتَهَا

حصب جھنم ہے جو چیزیں بھی جہنم میں ڈالی جائیں گی وہی اس کا حصب ہوں گی بولتے ہیں حصب فی الارض بمعنی ذھب حصب، حصباء الحجارۃ (کنکری) سے مشتق ہے۔ صدید پیپ اور خون - خبت بجھ گئی تورون۔ نکالتے ہو، بولتے ہیں اوریت، یعنی میں نے روشن کیا۔ للمقوین۔ یعنی مسافروں کے لئے۔ القی بمعنی بے آب وگیاہ میدان، ابن عباس رضی اللہ عنہ نے صراط الجحیم کے معنی بیان فرمائے کہ جہنم کا وسط اور درمیانی حصہ۔ لشوبا من حمیم یعنی ان کے کھانوں میں گرم پانی ملا دیا جائے گا زفیر وشہیق بمعنی تیز آواز اور نرم آواز۔ وردًا یعنی پیاس کی حالت میں غیًّا یعنی خاسر ونامراد۔ مجاہد نے فرمایا کہ یسجرون یعنی انہیں آگ کا ایندھن بنایا جائے گا ونحاس سے مراد ہے تانبا جو ان کے سروں پر (پگھلا کر گرم گرم) بہایا جائے گا بولتے ہیں ذوقوا بمعنی برتو اور تجربہ کرو یہ لفظ ذوق فم سے ماخوذ نہیں ہے۔ مارج۔ یعنی خالص آگ (محاورہ میں بولتے ہیں) مرج الامیر رعیتہ جب امیر رعایا کو آزاد چھوڑ دے کہ وہ ایک دوسرے پر ظلم کرتے رہیں مَرِیْجٍ۔ بمعنی مُلْتَبِسٍ کہتے ہیں۔ مَرِجَ اَمْرُ النَّاسِ جب التباس پیدا ہو جائے مَرَجَ الْبَحْرَیْنِ اسی محاورہ سے ماخوذ ہے۔ مَرَجْتَ دَابَّتَكَ جب تم نے اسے چھوڑ دیا ہو!!

۴۹۰ - حَدَّثَنَا ابو الولید حَدَّثَنَا شعبۃ عن مھاجر ابی الحسن قال سمعت زید بن وھب یقول سمعت اَبَاذَرٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُ یقول کَانَ النبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی سفر فقال اَبْرِدْ ثُمَّ قَالَ اَبْرِدْ حَتّٰی فَاءَ الْفَیْءُ یَعْنِی لِلتُّلُوْلِ ثُمَّ قَالَ اَبْرِدُوْا بِالصَّلٰوۃِ فَاِنَّ شِدَّۃَ الْحَرِّ مِنْ فَیْحِ جَھَنَّمَ ؛

۴۹۰ - ہم سے ابو الولید نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی ان سے مہاجر ابو الحسن نے بیان کیا کہ میں نے زید بن وہب سے سنا انہوں نے بیان کیا کہ میں نے ابو ذر رضی اللہ عنہ سے سنا آپ بیان کرتے تھے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک سفر میں تھے، جب حضرت بلال رضی اللہ عنہ ظہر کی اذان دینے اٹھے تو آپ نے فرمایا کہ وقت ذرا ٹھنڈا ہو لینے دو، پھر دوبارہ (جب وہ اذان کے لئے اٹھے تو پھر) آپ نے انہیں یہی حکم دیا کہ وقت اور ٹھنڈا ہو لینے دو، یہاں تک کہ ٹیلوں کے سائے نیچے اتر جائیں اس کے بعد آپ نے فرمایا کہ نماز، ٹھنڈے اوقات میں پڑھا کرو، کیونکہ گرمی کی شدت جہنم کے سانس لینے سے پیدا ہوتی ہے [1]

[1] اس سے پہلے بھی ہم لکھ آئے ہیں کہ اشیا کے وجود کے لئے ظاہری اسباب کے ساتھ کچھ باطنی اسباب بھی ہوتے ہیں ظاہری

۴۹۱۔ حَدَّثَنَا محمد بن یوسف حدثنا سفیان عن الاعمش عن ذکوان عن ابی سعید رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَبْرِدُوا بِالصَّلَاةِ فَاِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَیْحِ جَهَنَّمَ؛

۴۹۱۔ ہم سے محمد بن یوسف نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے، ان سے ذکوان نے اور ان سے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، نماز ٹھنڈے وقت میں پڑھا کرو، کیونکہ گرمی کی شدت جہنم کے سانس لینے سے پیدا ہوتی ہے،

۴۹۲۔ حَدَّثَنَا ابوالیمان اخبرنا شعیب عن الزُّهْرِیِّ قَالَ حَدَّثَنِی ابوسلمة بن عبد الرحمٰن انه سَمِعَ اَبُوْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ یقول قال رسول الله صلی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اشْتَكَتِ النَّارُ اِلٰی رَبِّهَا فَقَالَتْ رَبِّ اَكَلَ بَعْضِی بَعْضًا فَاَذِنَ لَهَا بِنَفَسَیْنِ نَفَسٍ فِی الشِّتَاءِ وَنَفَسٍ فِی الصَّیْفِ فَاَشَدَّ مَا تَجِدُوْنَ فِی الْحَرِّ وَاَشَدَّ مَا تَجِدُوْنَ مِنَ الزَّمْهَرِیْرِ؛

۴۹۲۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی انہیں شعیب نے خبر دی، ان سے زہری نے بیان کیا ان سے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے حدیث بیان کی اور انہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا آپ بیان کرتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جہنم نے اپنے رب کے حضور میں شکایت کی اور کہا کہ میرے رب! میرے ہی بعض حصے بعض کو کھا لیا ہے اللہ تعالیٰ نے اسے دو سانسوں کی اجازت دی ایک سانس جاڑے میں اور ایک گرمی میں، تم انتہائی گرمی اور انتہائی سردی جو ان موسموں میں محسوس کرتے ہو (یہ اسی جہنم کے سانس لینے کا نتیجہ ہے)

۴۹۳۔ حَدَّثَنَا عبد الله بن محمد حَدَّثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ حدثنا همام عن ابی جمرة الضبعی قَالَ كُنْتُ جالس بن عباس بمكة فاخذتنی الحُمّٰی فقال ابردها عنك بماء زمزم فان رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ علیه وَسَلَّمَ قَالَ الْحُمّٰی مِنْ فَیْحِ جَهَنَّمَ فَاَبْرِدُوْهَا بِالْمَاءِ اَوْ قَالَ بِمَاءِ زَمْزَمَ شَكَّ هَمَّامٌ

۴۹۳۔ ہم سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی ان سے ابوعامر نے حدیث بیان کی، ان سے ہمام نے حدیث بیان کی ان سے ابوجمرہ ضبعی نے بیان کیا کہ میں، مکہ میں، ابن عباس رضی اللہ عنہ کی خدمت میں بیٹھا کرتا تھا، وہاں مجھے بخار آنے لگا، ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اس بخار کو زمزم کے پانی سے ٹھنڈا کرلو، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بخار، جہنم کے سانس کے اثر سے ہوتا ہے، اس لئے اسے پانی سے ٹھنڈا کر لیا کرو، یا یہ فرمایا کہ زمزم کے پانی سے" ہمام کو شبہ تھا[1]

۴۹۴۔ حَدَّثَنِی عمرو بن عباس حَدَّثَنَا عبد الرحمٰن حدثنا سفیان عن ابیه عن عَبَایَةَ بن رفاعة قال اخبرنی رافع بن خدیج قال سمعت النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ علیه وَسَلَّمَ یقول الحُمّٰی مِنْ فَوْرِ جَهَنَّمَ فَابْرُدُوْهَا عَنْكُمْ بِالْمَاءِ۔؛

۴۹۴۔ مجھ سے عمرو بن عباس نے حدیث بیان کی ان سے عبدالرحمٰن نے حدیث بیان کی ان سے ان کے والد نے ان سے عبایہ بن رفاعہ نے بیان کیا انہیں رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ نے فرمایا تھا کہ بخار جہنم کے جوش مارنے کے اثر سے ہوتا ہے اس لئے اسے پانی سے ٹھنڈا کر لیا کرو،

---

[1] ابن سینا نے اس حدیث کے متعلق لکھا ہے کہ صفراوی بخار رہا ہو گا، کیونکہ صفراوی بخار میں نہانا طبعی حیثیت سے مفید ہو سکتا ہے، بہرحال موسم اور آب و ہوا پر یہ موقوف ہے

۴۹۵۔ حدثنا، مالك بن اسماعيل حدثنا زهير حدثنا هشام عن عروة عن عائشة رَضِيَ اللّٰهُ عنها عن النبي صَلَّى اللّٰهُ عليهِ وَسَلَّمَ قال الحُمّىٰ مِن فَيحِ جهنّمَ فابردوها بالماءِ ؛

۴۹۵۔ ہم سے مالک بن اسماعیل نے حدیث بیان کی ان سے زہیر نے حدیث بیان کی ان سے ہشام نے حدیث بیان کی ان سے عروہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بخار جہنم کے سانس کے اثر سے ہوتا ہے اسے پانی سے ٹھنڈا کر لیا کرو ؛

۴۹۶۔ حدثنا۔ مسدد عن يحيٰى عن عبيد الله قال حدثني نافع عن ابن عمر رضي الله عنهما عن النبي صلى الله عَلَيهِ وسلم قال الحُمّىٰ من فَيحِ جهنّمَ فابرِدوها بالماءِ ؛

۴۹۶۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے، ان سے عبید اللہ نے بیان کیا، انہیں نافع نے خبر دی اور انہیں ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، بخار جہنم کے سانس کے اثر سے ہوتا ہے اس لئے اسے پانی سے ٹھنڈا کر لیا کرو،

۴۹۷۔ حدثنا۔ اسماعيل بن ابي اويس قال حدثني مالك عن ابي الزناد عن الاعرج عن ابي هريرة رضي الله عنه ان رسول الله صلى الله عَلَيهِ وسلم قال نارُكُم جُزءٌ مِن سَبعِينَ جُزءٍ مِن نارِ جهنّمَ قيلَ يا رسول الله ان كانتْ لَكافِيةً قال فُضِّلَت عَلَيهِنَّ بِتِسعَةٍ وستّين جُزءًا كُلُّهُنَّ مِثلُ حَرِّها ؛

۴۹۷۔ ہم سے اسماعیل بن ابی اویس نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث بیان کی ان سے ابو الزناد نے ان سے اعرج نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تمہاری (دنیا کی) آگ جہنم کی آگ کے مقابلے میں سترواں حصہ ہے (اپنی گرمی اور ہلاکت خیزی میں) کسی سے پوچھا، یا رسول اللہ! (کفار اور گنہگاروں کے عذاب کے لئے تو) یہ ہماری دنیا کی آگ بھی بہت تھی! آں حضور نے فرمایا کہ دنیا کی آگ کے مقابلے میں، جہنم کی آگ انہتر گنا بڑھ کر ہے۔[1]

۴۹۸۔ حدثنا۔ قُتَيبةُ بن سعيد حدثنا سفيان عن عمرو سمع عطاء يخبر عن صفوان بن يَعلىٰ عن ابيه سَمِعَ النبي صلى اللّٰهُ عليه وسلم يقرأُ عَلَى المِنبَرِ وَنادَوا يا مالِكُ ؛

۴۹۸۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی ان سے عمرو نے، انہوں نے عطاء سے سنا انہوں نے صفوان بن یعلیٰ کے واسطہ سے خبر دی، انہوں نے اپنے والد کے واسطہ سے، انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو منبر پر اس طرح آیت پڑھتے سنا "ونادوا یا ملک" (اور وہ پکاریں گے "اے مالک!)

۴۹۹۔ حدثنا۔ عَلِيٌّ حدّثنا سُفيان عن الاعمش عن ابي وائل قال قيل لاسامة لو اتيت فلانًا فكلّمتَهُ قال انكم لترون اني لا اُكلّمهُ اِلّا اُسمِعُكُم اِنّي اُكلّمه فِي السرّ دون ان افتح بابًا لا اكونُ اول من فتحه وَلا اقولُ

۴۹۹۔ ہم سے علی نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی ان سے اعمش نے ان سے ابو وائل نے بیان کیا کہ اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے کسی نے کہا اگر فلاں صاحب (عثمان رضی اللہ عنہ) کے یہاں جا کر ان سے (مسلمانوں کے باہمی اختلاف و نزاع کو ختم کرنے کے لئے) گفتگو کریں (تو شاید بہتر صورت پیدا ہو جائے)

---

[1] اس حدیث کی بعض روایتوں میں عدد کی کمی بیشی بھی ہے۔ مقصد صرف انتہائی شدت کو بیان کرنا ہے عام طور سے یہ اعداد عرب کے محاورے میں مبالغہ اور کسی چیز کی انتہائی (زیادتی کو بیان کرنے کے لئے بولے جاتے تھے، مراد ان اعداد میں منحصر نہیں ہوتی تھی ؛

لِرَجُلٍ اِنْ كَانَ عَلَيَّ اَمِيْرًا اِنَّهُ خَيْرُ النَّاسِ بَعْدَ شَيْءٍ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوْا وَمَا سَمِعْتَهُ يَقُوْلُ قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ يُجَاءُ بِالرَّجُلِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيُلْقٰى فِي النَّارِ فَتَنْدَلِقُ اَقْتَابُهُ فِي النَّارِ فَيَدُوْرُ كَمَا يَدُوْرُ الْحِمَارُ بِرَحَاهُ فَيَجْتَمِعُ اَهْلُ النَّارِ عَلَيْهِ فَيَقُوْلُوْنَ اَيْ فُلَانُ مَا شَاْنُكَ اَلَيْسَ كُنْتَ تَاْمُرُنَا بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَانَا عَنِ الْمُنْكَرِ قَالَ كُنْتُ اٰمُرُكُمْ بِالْمَعْرُوْفِ وَلَا اٰتِيْهِ وَاَنْهَاكُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَاٰتِيْهِ رَوَاهُ غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ ؛

انہوں نے فرمایا غالباً تم لوگ یہ سمجھتے ہو کہ اگر میں تم لوگوں کی موجودگی میں ان سے اس معاملے پر کوئی گفتگو نہیں کرتا تو گویا کبھی نہیں کرتا ہوں، حالانکہ میں ان سے (اس مسئلہ پر) تنہائی میں باتیں کیا کرتا ہوں بغیر کسی (فتنے کے) دروازے کو کھولے ہوئے میں یہ ہرگز نہیں پسند کرتا کہ کسی فتنے کے دروازے کو سب سے پہلے کھولنے والا بنوں، اور میں کسی بھی شخص کے متعلق صرف اس لئے کہ وہ میرا حاکم ہے یہ نہیں کہہ سکتا کہ سب سے اچھا آدمی وہی ہے، کیونکہ میں نے ایک حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سن رکھی ہے، لوگوں نے پوچھا کہ آپ نے آں حضورؐ سے جو حدیث سنی ہے وہ کیا ہے؟ حضرت اسامہ نے فرمایا آں حضورؐ کو میں نے یہ فرماتے سنا تھا کہ قیامت کے دن ایک شخص کو لایا جائے گا اور جہنم میں ڈال دیا جائے گا آگ میں اس کی آنکھیں باہر نکل آئیں گی اور وہ شخص اس طرح چکر لگانے لگے گا۔ جیسے گدھا اپنی چکی پر گردش کیا کرتا ہے (تیزی کے ساتھ) جہنم میں ڈالے جانے والے اس کے قریب آکر جمع ہو جائیں گے اور اس سے کہیں گے، اے فلاں! یہ تمہاری کیا درگت بنی! کیا تم ہمیں اچھے کام کرنے کے لئے نہیں کہتے تھے اور کیا تم برے کاموں سے ہمیں منع نہیں کیا کرتے تھے؟ وہ شخص کہے گا کہ جی ہاں، میں تمہیں تو اچھے کاموں کا حکم دیتا تھا لیکن خود نہیں کرتا تھا، برے کام سے تمہیں منع بھی کرتا تھا لیکن میں اسے خود کیا کرتا تھا۔ اس حدیث کی روایت غندر نے شعبہ کے واسطہ سے اور انہوں نے اعمش کے واسطے سے کی؛

بَابٌ ۲۹۵۔ صِفَةُ اِبْلِيْسَ وَجُنُوْدِهٖ

وَقَالَ مُجَاهِدٌ يُقْذَفُوْنَ۔ يُرْمَوْنَ دُحُوْرًا مَطْرُوْدِيْنَ۔ وَاصِبٌ۔ دَائِمٌ۔ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ مَدْحُوْرًا۔ مَطْرُوْدًا۔ يُقَالُ مَرِيْدًا مُتَمَرِّدًا۔ بَتَّكَهٗ۔ قَطَعَهٗ۔ وَاسْتَفْزِزْ اسْتَخِفَّ بِخَيْلِكَ الْفُرْسَانُ۔ وَالرَّجْلُ الرَّجَّالَةُ وَاحِدُهَا رَاجِلٌ مِثْلُ صَاحِبٍ وَصَحْبٍ وَتَاجِرٍ وَتَجْرٍ۔ لَاَحْتَنِكَنَّ۔ لَاَسْتَاْصِلَنَّ۔ قَرِيْنٌ شَيْطَانٌ ؛

۲۹۵۔ ابلیس اور اس کی فوج کے اوصاف، مجاہد نے فرمایا کہ یقذفون کے معنی ہیں، پھینک کر مارا جاتا ہے"۔ دحورا" بمعنی دھتکارے ہوئے۔ واصب بمعنی دائم۔ ابن عباسؓ نے فرمایا کہ مدحورا بمعنی دھتکارا ہوا۔ مرید بمعنی متمرد استعمال ہوگا، اور بتکہ۔ یعنی چیز کو کاٹ دیا استفزز بمعنی استخف بخیلک یعنی گھوڑے سوار۔ رجل اور رجالہ کا واحد راجل آتا ہے جیسے صاحب اور صحب تاجر اور تجر۔ لاحتنکن۔ بمعنی لاستاصلن قرین۔ یعنی شیطان ؛

۵۰۰۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسٰى اَخْبَرَنَا عِيْسٰى عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ سُحِرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ

۵۰۰۔ ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے حدیث بیان کی انہیں عیسیٰ نے خبر دی، انہیں ہشام نے انہیں ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر سحر

علیه وسلم - وقال اللیث . کتب الیّ هشام انه سمعه ووعاه عن ابیه عن عائشة قالت سُحِرَ النبیُّ صلّی الله علیه وسلّم حتّی کان یُخیَّلُ الیه انه یفعلُ الشیءَ وما یفعلُه حتّی کان ذات یومٍ دعا ودعا ثمّ قال اَشَعَرتِ ان الله افتانی فیما فیه شفائی اتانی رجلان فقعد احدهما عند رأسی والاخر عند رجلی فقال احدهما للاخر ما وجع الرجل قال مطبوب قال ومن طبّه قال لبید بن الاعصم قال فیماذا قال فی مُشطٍ ومشاقةٍ وجُفّ طلعة ذکرٍ قال فاین هو قال فی بئر ذَروان فخرج الیها النبی صلّی الله علیه وسلّم ثمّ رجع فقال لعائشة حین رجع نخلها کانها رؤس الشیاطین فقلت استخرجته فقال لا اما انا فقد شفانی الله وخشیت ان یُثیر ذلک علی الناس شرًّا ثمّ دُفنت البئر ؛

ہوا تھا اور لیث نے بیان کیا کہ مجھے ہشام نے لکھا تھا کہ انہوں نے اپنے والد سے سنا تھا اور محفوظ رکھا تھا اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر سحر ہو گیا تھا ، آپ کے ذہن میں یہ بات ہوتی تھی کہ فلاں کام میں کر سکتا ہوں لیکن آپ اسے کر نہیں پاتے تھے ، ایک دن آپ نے بلایا (عائشہ رضی اللہ عنہا کو) اور پھر دوبارہ بلایا ، اس کے بعد آپ نے فرمایا کہ تمہیں معلوم بھی ہوا ، اللہ تعالیٰ نے مجھے وہ چیز بتا دی ہے جس میں میری شفا مقدر ہے ، میرے پاس دو حضرات آئے ایک صاحب تو میرے سر کی طرف بیٹھ گئے اور دوسرے پاؤں کی طرف ، پھر ایک صاحب نے دوسرے سے کہا انہیں (آں حضور کو) بیماری کیا ہے ؟ دوسرے صاحب نے جواب دیا کہ ان پر سحر ہوا ہے انہوں نے پوچھا ، سحر ان پر کس نے کیا ہے ؟ جواب دیا کہ لبید بن اعصم نے ، پوچھا کہ وہ سحر (ٹونا) رکھا کس چیز میں ہے ؟ کہا کہ کنگھے میں ، کتان میں اور کھجور کے خشک خوشے کے غلاف میں ۔ پوچھا اور وہ چیزیں ہیں کہاں ؟ کہا کہ بیر ذروان میں ! پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بیر ذروان تشریف لے گئے ، اور واپس آئے تو عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا وہاں کے کھجور کے درخت ایسے ہیں جیسے شیطان کی کھوپڑی ! میں نے آں حضور سے پوچھا ، وہ ٹونا آپ نے نکلوایا بھی ؟ آپ نے فرمایا کہ نہیں مجھے تو اللہ تعالیٰ نے خود شفا دے دی ہے اور میں نے اسے اس خیال سے نہیں نکلوایا کہ کہیں اس کی وجہ سے لوگوں میں کوئی مفسدہ نہ پھیل جائے اس کے بعد وہ کنواں پاٹ دیا گیا ؛

۵۰۱ - **حدثنا** اسماعیل بن ابی اویس قال حدثنی اخی عن سلیمان بن بلال عن یحیی بن سعید بن المسیب عن ابی هریرة رضی الله عنه ان رسول الله صلی الله علیه وسلّم قال یعقِدُ الشیطان علی قافیة راسِ احدکم اذا هو نام ثلاث عُقَدٍ یضرب کلّ عقدةٍ مکانها علیک لیلٌ طویلٌ فارقد فان استیقظ فذکر الله انحلّت عقدةٌ فان توضّأ انحلّت عقدةٌ فان صلّی انحلّت عقدةٌ کلّها فاصبح نشیطًا طیّب النفس و

۵۰۱ - ہم سے اسماعیل بن ابی اویس نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے میرے بھائی نے حدیث بیان کی ان سے سلیمان بن بلال نے ان سے یحیٰی بن سعید نے ان سے سعید بن مسیب نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ، انسان جب سویا ہوا ہوتا ہے تو شیطان اس کے سر کی گدی پر تین گرہیں لگا دیتا ہے خوب اچھی طرح سے ! اور کہتا ہے ابھی بہت رات باقی ہے پڑے سوتے رہو ، لیکن اگر وہ شخص بیدار ہو کر اللہ کا ذکر شروع کر دیتا ہے تو گرہ کھل جاتی ہے پھر جب وضو کرتا ہے تو دوسری گرہ کھل جاتی ہے پھر جب نماز پڑھتا ہے تو تیسری گرہ بھی کھل جاتی ہے اور اس کی صبح نشاط اور پاکیزہ مسرت سے بھرپور

إِلَّا أَصْبَحَ خَبِيثَ النَّفْسِ كَسْلَانَ۔

ہوتی ہے ورنہ بد باطنی اور دل میں ناپاکی لئے ہوئے اٹھتا ہے

۵۰۲۔ حَدَّثَنَا عثمان بن ابی شیبۃ حدثنا جریر عن منصور عن ابی وائل عن عبد اللہ رضی اللہ عنہ قال ذکر عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم رجل نام لیلہ حتی اصبح قال ذاک رجل بال الشیطان فی اذنیہ او قال فی اذنہ۔

۵۰۲۔ ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے حدیث بیان کی ان سے جریر نے حدیث بیان کی ان سے منصور نے، ان سے ابو وائل نے اور ان سے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں حاضر خدمت تھا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ایسے شخص کا تذکرہ فرمایا جو رات بھر دن چڑھے تک پڑا سوتا رہا ہو۔ آپ نے فرمایا کہ یہ ایسا شخص ہے جس کے دونوں کانوں میں شیطان نے پیشاب کر دیا ہے یا آپ نے یہ فرمایا کہ کان میں۔

۵۰۳۔ حَدَّثَنَا موسی بن اسماعیل حدثنا ھمام عن منصور عن سالم بن ابی الجعد عن کریب عن ابن عباس رضی اللہ عنہما عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اما ان احدکم اذا اتی اھلہ وقال بسم اللہ اللھم جنبنا الشیطان وجنب الشیطان ما رزقتنا فرزقا ولد لم یضرہ الشیطان۔

۵۰۳۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی ان سے ہمام نے حدیث بیان کی ان سے منصور نے، ان سے سالم بن ابی جعد نے، ان سے کریب نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب کوئی شخص اپنی بیوی کے پاس جاتا ہے اور یہ دعا پڑھتا ہے "اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں اے اللہ ہم سے شیطان کو دور رکھ اور جو کچھ ہمیں دے (اولاد) اس سے بھی شیطان کو دور رکھ۔" پھر اگر ان کے یہاں کوئی بچہ پیدا ہوتا ہے تو شیطان اسے کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتا۔

۵۰۴۔ حَدَّثَنَا محمد اخبرنا عبدۃ عن ھشام بن عروۃ عن ابیہ عن ابن عمر رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا طلع حاجب الشمس فدعوا الصلاۃ حتی تبرز واذا غاب حاجب الشمس فدعوا الصلاۃ حتی تغیب ولا تحینوا بصلاتکم طلوع الشمس ولا غروبھا فانھا تطلع بین قرنی شیطان او الشیطان لا ادری ای ذلک قال ھشام۔

۵۰۴۔ ہم سے محمد نے حدیث بیان کی انہیں عبدہ نے خبر دی انہیں ہشام بن عروہ نے انہیں ان کے والد نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب سورج طلوع ہو تو اس وقت تک کے لئے نماز چھوڑ دو جب تک وہ پوری طرح ظاہر نہ ہو جائے اور جب غروب ہونے لگے تب بھی اس وقت تک کے لئے نماز چھوڑ دو، جب تک بالکل غروب نہ ہو جائے، اور نماز سورج کے طلوع اور غروب کے وقت نہ پڑھو، کیونکہ یہ شیطان کے دونوں سینگوں کے درمیان سے طلوع ہوتا ہے (شیطان یا الشیطان، مجھے یقین نہیں کہ ہشام نے ان دو الفاظ میں سے کون سا لفظ استعمال کیا تھا)۔

۵۰۵۔ حَدَّثَنَا ابو معمر حدثنا عبد الوارث حدثنا یونس عن حمید بن ھلال عن ابی صالح عن ابی ھریرۃ قال قال النبی صلی

۵۰۵۔ ہم سے ابو معمر نے حدیث بیان کی ان سے عبد الوارث نے حدیث بیان کی ان سے یونس نے حدیث بیان کی ان سے حمید بن ہلال نے ان سے ابو صالح نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم

الله عليه وسلم اذا مرّ بين يدي احدكم شيءٌ وهو يصلي فليمنعه فان ابى فليمنعه فان ابى فليقاتله فانما هو شيطان وقال عثمان ابن الهيثم حدثنا عوف عن محمد بن سيرين عن ابي هريرة رضي الله عنه قال وكّلني رسول الله صلى الله عليه وسلم بحفظ زكاة رمضان فاتاني آتٍ فجعل يحثو من الطعام فاخذته فقلت لارفعنّك الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فذكر الحديث فقال اذا اويت الى فراشك فاقرا آية الكرسي لن يزال عليك من الله حافظ ولا يقربك شيطان حتى تصبح فقال النبي صلى الله عليه وسلم صدقك وهو كذوب ذاك شيطان:

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کہ اگر نماز پڑھتے ہیں کسی شخص کے سامنے سے کوئی گزرے تو اسے گزرنے سے روکنا چاہیئے۔ اگر وہ نہ رکے۔ تو پھر روکنا چاہیئے اور اگر اب بھی نہ رکے تو اسے بشدت رکنے کی کوشش کرنی چاہیئے (لیکن نماز کے منافی کوئی عمل نہ کرنا چاہیئے) کیونکہ ایسا کرنے والا آدمی شیطان ہے (جو قصدًا نمازی کے آگے سے گزرتا ہے اور روکنے سے بھی نہیں رکتا) اور عثمان بن ہیثم نے بیان کیا ان سے عوف نے حدیث بیان کی ان سے محمد بن سیرین نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ صدقہ فطر کی حفاظت پر مجھے مامور کیا، ایک شخص آیا اور دونوں ہاتھوں سے غلہ بھر بھر کر لینے لگا میں نے اسے پکڑ لیا اور کہا کہ اب تجھے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کروں گا، پھر انہوں نے (تفصیل کے ساتھ) حدیث بیان کی (آخر الامر) اس چور نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ جب تم اپنے بستر پر سونے کے لئے لیٹنے لگو تو آیۃ الکرسی پڑھ لیا کرو، اس کی برکت سے اللہ تعالیٰ کی طرف سے تم پر ایک نگہبان مقرر ہو جائے گا اور شیطان تمہارے قریب بھی نہ آسکے گا، صبح تک، آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بات تو اس نے سچی کہی، اگرچہ وہ ہے جھوٹا، وہ شیطان تھا:

۵۰۶۔ حدثنا يحيى بن بكير حدثنا الليث عن عقيل عن ابن شهاب قال اخبرني عروة قال ابو هريرة رضي الله عنه قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يأتي الشيطان احدكم فيقول من خلق كذا من خلق كذا حتى يقول من خلق ربك فاذا بلغه فليستعذ بالله ولينته:

۵۰۶۔ ہم سے یحیٰی بن بکیر نے حدیث بیان کی ان سے لیث نے حدیث بیان کی ان سے عقیل نے، ان سے ابن شہاب نے بیان کیا، انہیں عروہ نے خبر دی اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارے پاس شیطان آتا ہے اور تمہارے دل میں پہلے تو یہ سوال پیدا کرتا ہے کہ فلاں چیز کس نے پیدا کی فلاں چیز کس نے پیدا کی اور آخر میں بات یہاں تک پہنچاتا ہے کہ خود تمہارے رب کو کس نے پیدا کیا، جب اس حد تک پہنچ جائے تو اللہ سے پناہ مانگنی چاہیئے اور تصورات کا سلسلہ ختم کر دینا چاہیئے:

۵۰۷۔ حدثنا يحيى بن بكير حدثنا الليث قال حدثني عقيل عن ابن شهاب قال ابن ابي انس مولى التيميين ان اباه حدثه انه سمع ابا هريرة رضي الله عنه يقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا دخل رمضان فتحت ابواب الجنة وغلقت ابواب جهنم وسلسلت الشياطين:

۵۰۷۔ ہم سے یحیٰی بن بکیر نے حدیث بیان کی ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے عقیل نے حدیث بیان کی ان سے ابن شہاب نے، ان سے تیمیین کے مولیٰ ابن ابی یونس نے بیان کیا ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی کہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے انہوں نے سنا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب رمضان کا مہینہ آتا ہے تو جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور شیاطین کو زنجیروں میں باندھ دیا جاتا ہے:

۵۰۸۔ حَدَّثَنَا الحمیدی حَدَّثَنَا سفیان حدثنا عمرو قال اخبرنی سعید بن جبیر قَالَ قلت لابن عباس فقال حَدَّثَنَا ابی بن کعب انه سمع رسول اللّٰه صلی اللّٰه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ یقول اِنَّ مُوسٰی قال لِفَتَاهُ آتِنَا غَدَاءَنَا قَالَ اَرَاَيْتَ اِذْ اَوَيْنَا اِلَى الصَّخْرَةِ فَاِنِّي نَسِيتُ الْحُوتَ وَمَا اَنْسَانِيهِ اِلَّا الشَّيْطَانُ اَنْ اَذْكُرَهُ وَلَمْ يَجِدْ مُوسٰى النَّصَبَ حَتّٰى جَاوَزَ الْمَكَانَ الَّذِي اَمَرَ اللّٰهُ بِهِ ؛

۵۰۸۔ ہم سے حمیدی نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی ان سے عمرو نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے سعید بن جبیر نے خبر دی کہا کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ ہم سے ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی تھی انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا آپ فرما رہے تھے کہ موسٰی علیہ السلام نے اپنے رفیق سفر (یوشع بن نون) سے فرمایا کہ ہمارا کھانا لاؤ، اس پر انہوں نے بتایا کہ آپ کو معلوم بھی ہے، جب ہم نے چٹان پر پڑاؤ ڈالا تھا، تو میں مچھلی وہیں بھول گیا تھا (اور اپنے ساتھ نہ لا سکا تھا) اور مجھے اسے یاد رکھنے سے صرف شیطان نے غافل رکھا، اور موسٰی علیہ السلام نے اس وقت تک کوئی تھکن محسوس نہیں کی جب تک اس حد سے نہ گزر لئے جہاں کا اللہ تعالیٰ نے آپ کو حکم دیا تھا ؛

۵۰۹۔ حَدَّثَنَا عبد اللّٰه بن مسلمة عن مالك عن عبد اللّٰه بن دينار عن عبد اللّٰه بن عمر رَضِيَ اللّٰهُ عنهما قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُشِيْرُ اِلَى الْمَشْرِقِ فَقَالَ هَا اِنَّ الْفِتْنَةَ هٰهُنَا اِنَّ الْفِتْنَةَ هٰهُنَا مِنْ حَيْثُ يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ ؛

۵۰۹۔ ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے حدیث بیان کی ان سے عبداللہ بن دینار نے اور ان سے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ مشرق کی طرف اشارہ کرکے فرما رہے تھے کہ ہاں! فتنہ اسی طرف ہے جہاں سے شیطان کا سینگ نکلتا ہے ؛

۵۱۰۔ حَدَّثَنَا یحیی بن جعفر حَدَّثَنَا محمد بن عبد اللّٰه الانصاریُّ حَدَّثَنَا ابن جریج قَالَ اخبرنی عطاء عن جابر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النبی صلی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قال اِذَا اسْتَجْنَحَ اَوْ كَانَ جُنْحُ اللَّيْلِ فَكُفُّوْا صِبْيَانَكُمْ فَاِنَّ الشَّيَاطِيْنَ تَنْتَشِرُ حِيْنَئِذٍ فَاِذَا ذَهَبَ سَاعَةٌ مِنَ الْعِشَاءِ فَخَلُّوْهُمْ وَاَغْلِقْ بَابَكَ وَاذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ وَاَطْفِئْ مِصْبَاحَكَ وَاذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ وَاَوْكِ سِقَاءَكَ وَاذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ وَخَمِّرْ اِنَاءَكَ وَاذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ وَلَوْ تَعْرُضُ عَلَيْهِ شَيْئًا ؛

۵۱۰۔ ہم سے یحیی بن جعفر نے حدیث بیان کی ان سے محمد بن عبداللہ انصاری نے حدیث بیان کی ان سے ابن جریج نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھے عطاء نے خبر دی اور انہیں جابر رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، رات شروع ہوتے ہی اپنے بچوں کو اپنے پاس (گھر میں) جمع کر لیا کرو کیونکہ شیاطین اسی وقت ہجوم کرنا شروع کرتے ہیں پھر جب رات کی کچھ تاریکی پھیل جائے تو انہیں چھوڑ دو (سونے کے لئے) پھر اللہ کا نام لے کر اپنا دروازہ بند کرو، اللہ کا نام لے کر چراغ بجھا دو، پانی کے برتن اللہ کا نام لے کر ڈھک دو اور دوسرے برتن بھی اللہ کا نام لے کر ڈھک دو اور اگر ڈھکن نہ ہو) تو عرض میں ہی کوئی چیز رکھ دو ؛

۵۱۱۔ حَدَّثَنَا محمود بن غیلان حَدَّثَنَا عبد الرزاق اخبرنا معمر عن الزهری عن علی بن حسین عن صفیة ابنة حُيَيٍّ قَالَتْ كَانَ

۵۱۱۔ ہم سے محمود بن غیلان نے حدیث بیان کی ان سے عبدالرزاق نے حدیث بیان کی، انہیں معمر نے خبر دی انہیں زہری نے انہیں علی بن حسین نے اور ان سے ام المؤمنین صفیہ بنت حیی رضی اللہ عنہا

رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُعْتَكِفًا فَاَتيته ازوره ليلاً فحدثته ثُمَّ قمت فانقلبت فقام معي لِيَقْلِبَنِي وَكَانَ مسكنها في دار اسامة بن زيد فمر رجلان من الانصار فلما رايا النبي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسرعا فقال النبي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ على رِسْلِكُمَا اِنَّهَا صَفِيَّةُ بِنْتُ حُيَيٍّ فَقَالَا سُبْحَانَ اللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قال اِنَّ الشَّيْطَانَ يجري مِنَ الْاِنْسَانِ مَجْرَى الدَّمِ وَاِنِّي خَشِيْتُ اَنْ يَقْذِفَ فِي قُلُوْبِكُمَا سُوْءً اَوْ قَالَ شَيْئًا ۔

نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعتکاف میں تھے تو میں رات کے وقت آپ کی زیارت کے لئے (مسجد میں) آئی میں آپؐ سے باتیں کرتی رہی پھر جب واپس ہونے کے لئے کھڑی ہوئی تو آں حضورؐ بھی مجھے چھوڑانے کے لئے کھڑے ہوئے ام المومنین کا مسکن اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کے مکان میں تھا اسی وقت دو انصاری صحابہؓ گزرے۔ جب انہوں نے آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تو تیز تیز چلنے لگے آں حضورؐ نے ان سے فرمایا ٹھہر جاؤ، یہ صفیہ بنت حی ہیں ان دونوں صحابہؓ نے عرض کیا سبحان اللہ! یا رسول اللہ (کیا ہم بھی آپؐ کے بارے میں کوئی شبہ کر سکتے ہیں) آں حضورؐ نے فرمایا کہ شیطان انسان کے اندر خون کی طرح دوڑتا ہے اس لئے مجھے ڈر لگا کہ کہیں تمہارے دلوں میں بھی کوئی بری بات پیدا نہ ہو جائے یا آپؐ نے (سوءً کی بجائے) شیئًا فرمایا۔

۵۱۲۔ حَدَّثَنَا عبدان عن ابي حمزة عن الاعمش عن عدي بن ثابت عن سليمان بن صرد قَالَ كُنْتُ جالسًا مع النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ورجلان يستبان فاحدهما احمر وجهه وانتفخت اوداجه فقال النبي صلى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّي لَاَعْلَمُ كَلِمَةً لَوْ قَالَهَا ذَهَبَ عَنْهُ مَا يَجِدُ لَوْ قَالَ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ ذَهَبَ عَنْهُ مَا يَجِدُ فقالوا له اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَعَوَّذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ فَقَالَ وَهَلْ بِيْ جُنُوْنٌ ۔

۵۱۲۔ ہم سے عبدان نے حدیث بیان کی ان سے ابوحمزہ نے، ان سے اعمش نے، ان سے عدی بن ثابت نے اور ان سے سلیمان بن صرد رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بیٹھا ہوا تھا اور (قریب ہی) دو آدمی گالی گلوچ کر رہے تھے کہ اتنے میں ایک شخص کا چہرہ (غصے سے) سرخ ہو گیا اور گردن کی رگیں پھول گئیں۔ آں حضورؐ نے فرمایا کہ مجھے ایک ایسا کلمہ معلوم ہے کہ اگر یہ شخص اسے پڑھ لے تو اس کا غصہ جاتا رہے اگر یہ شخص پڑھ لے (ترجمہ) میں پناہ مانگتا ہوں اللہ کی، شیطان سے، تو اس کا غصہ جاتا رہے گا لوگوں نے اس پر اس سے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے ہیں کہ تمہیں شیطان سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگنی چاہیئے، اس نے کہا کیا میں کوئی دیوانہ ہوں!

۵۱۳۔ حَدَّثَنَا ادم حدثنا شعبة حدثنا منصور عن سالم بن ابي الجعد عن كُرَيْبٍ عن ابن عباس قَالَ قَالَ النبي صلى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ اَنَّ اَحَدَكُمْ اِذَا اَتَى اَهْلَهُ قَالَ جَنِّبْنِي الشَّيْطَانَ وَجَنِّبِ الشَّيْطَانَ مَا رَزَقْتَنِي فَاِنْ كَانَ بَيْنَهُمَا وَلَدٌ لَمْ يَضُرَّهُ الشَّيْطَانُ وَلَمْ يُسَلَّطْ عَلَيْهِ قال وحدثنا الاعمش عن سالم

۵۱۳۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے منصور نے حدیث بیان کی ان سے سالم بن ابی الجعد نے ان سے کریب نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی شخص جب اپنی بیوی کے پاس جائے اور یہ دعاء پڑھے (ترجمہ) "اے اللہ! مجھے شیطان سے دور رکھئے، اور میری جو اولاد پیدا ہو اسے بھی شیطان سے دور رکھئے پھر اس قربت کے نتیجہ میں اگر کوئی بچہ پیدا ہوگا تو شیطان اسے کوئی

عن کریب عن ابن عباس مثلہ ؛

نقصان نہ پہنچا سکے گا اور نہ اس پر تسلط قائم کر سکے گا، شعبہ نے بیان کیا اور ہم سے اعمش نے حدیث بیان کی ان سے سالم نے ان سے کریب نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے، مذکورہ حدیث کی طرح ؛

۵۱۴۔ حدثنا محمود حدثنا شبابۃ حدثنا شعبۃ عن محمد بن زیاد عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ صلی صلاۃ فقال ان الشیطان عرض لی فشد علی یقطع الصلاۃ علی فامکننی اللہ منہ فذکرہ ؛

۵۱۴۔ ہم سے محمود نے حدیث بیان کی ان سے شبابہ نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی ان سے محمد بن زیاد نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ نماز پڑھی اور فارغ ہونے کے بعد فرمایا کہ شیطان میرے سامنے آگیا تھا اور نماز تڑوانے کی بڑی کوششیں شروع کر دیں تھیں لیکن اللہ تعالیٰ نے مجھے اس پر قدرت دے دی، پھر حدیث (تفصیل کے ساتھ) ذکر کی ؛

۵۱۵۔ حدثنا محمد بن یوسف حدثنا الاوزاعی عن یحیی بن ابی کثیر عن ابی سلمۃ عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا نودی بالصلوۃ ادبر الشیطان ولہ ضراط[1] فاذا قضی اقبل فاذا ثوب بہا ادبر فاذا قضی اقبل حتی یخطر بین الانسان و قلبہ فیقول اذکر کذا وکذا حتی لا یدری اثلثا صلی ام اربعا فاذا لم یدر ثلثا صلی او اربعا سجد سجدتی السھو ؛

۵۱۵۔ ہم سے محمد بن یوسف نے حدیث بیان کی ان سے اوزاعی نے حدیث بیان کی ان سے یحییٰ بن ابی کثیر نے، ان سے ابوسلمہ نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب نماز کے لئے اذان دی جاتی ہے تو شیطان پشت پھیر کر بھاگتا ہے، گوز مارتا ہوا، لیکن جب اذان ختم ہو جاتی ہے تو پھر آجاتا ہے پھر جب اقامت ہونے لگتی ہے تو بھاگ کھڑا ہوتا ہے اور جب ختم ہوتی ہے تو پھر آجاتا ہے اور آدمی کے دل میں وساوس ڈالنے لگتا ہے کہ فلاں بات یاد کرو، نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ اس شخص کو بھی یاد نہیں رہتا کہ تین رکعت نماز پڑھی تھی یا چار رکعت۔ ایسی صورت میں سجدۂ سہو کرنا چاہئے ؛

۵۱۶۔ حدثنا ابوالیمان اخبرنا شعیب عن ابی الزناد عن الاعرج عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم کل بنی آدم یطعن الشیطان فی جنبیہ باصبعہ حین یولد غیر عیسی بن مریم ذھب یطعن فطعن فی الحجاب ؛

۵۱۶۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی انہیں شعیب نے خبر دی انہیں ابوالزناد نے، انہیں اعرج نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، شیطان ہر انسان کی پیدائش کے وقت اپنی انگلی سے اس کے پہلو میں کچوکے لگاتا ہے سوا عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کے، کہ جب وہ کچوکے لگانے گیا تو پردے پر لگا آیا تھا ؛

---

[1] یہ " ولہ ضراط "، کا ترجمہ ہے، شدید گھبراہٹ اور انتہائی پریشان حالی کے بیان کے لئے بھی اس کا استعمال ہوتا تھا اور غالباً حدیث میں بھی اسی مفہوم کے لئے آیا ہے حقیقی معنی پر بھی محمول ہو سکتا ہے لیکن بہر حال مفہوم وہی ہوگا کہ انتہائی پریشان حالی میں بھاگتا ہے کہ پیچھے دیکھنے کی فرصت نہیں ہوتی۔ یہ تعبیر اسی لئے اختیار کی گئی ہے تاکہ اذان سنتے ہی شیطان پر جو پریشانی اور گھبراہٹ کی کیفیت طاری ہو جاتی ہے اس کی تصویر سامنے آجائے ؛

۵۱۷۔ حَدَّثَنَا مالك بن اسماعيل حدثنا اسرائيل عن المغيرة عن إبراهيم عن علقمة قال قدمت الشام فقلت من هٰهنا قالوا ابوالدرداء قال أفيكم الذي اجاره الله من الشيطان على لسان نبيه صلى الله عليه وسلم ؛

۵۱۷۔ ہم سے مالک بن اسماعیل نے حدیث بیان کی ان سے اسرائیل نے حدیث بیان کی ان سے مغیرہ نے، ان سے ابراہیم نے اور ان سے علقمہ نے بیان کیا کہ میں شام پہنچا تو میں نے لوگوں سے پوچھا کہ یہاں (صحابہ میں سے) کن کا قیام رہتا ہے لوگوں نے بتایا کہ ابودرداء کا، ابودرداءؓ کی خدمت میں حاضر ہونے کے بعد علقمہ سے آپ نے دریافت فرمایا، اچھا جنہیں (عمار رضی اللہ عنہ کو) اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی شیطان سے اپنی پناہ میں لینے کا اعلان کیا ہے، وہ آپ میں سے ہی ہیں ؛

۵۱۸۔ حَدَّثَنَا سليمان بن حرب حدثنا شعبة عن مغيرة. وقال الذي اجاره الله على لسان نبيه صلى الله عليه وسلم يعني عمارًا. قال وقال الليث حدثني خالد بن يزيد عن سعيد بن ابي هلال عن ابا الاسود اخبره عروة عن عائشة رضي الله عنها عن النبي صلى الله عليه وسلم قال الملائكة تتحدث في العنان والعنان الغمام بالامر يكون في الارض فتسمع الشياطين الكلمة فتقرها في أذن الكاهن كما تقر القارورة فيزيدون معها مائة كذبة ؛

۵۱۸۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی ان سے مغیرہ نے (سابقہ سند کے ساتھ) کہ انہوں نے فرمایا، وہ جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کی زبانی شیطان سے اپنی پناہ میں لینے کا اعلان کیا تھا آپ کی مراد عمار رضی اللہ عنہ سے تھی، بیان کیا کہ لیث نے کہا کہ مجھ سے خالد بن یزید نے حدیث بیان کی ان سے سعید بن ابی ہلال نے، ان سے ابوالاسود نے، انہیں عروہ نے خبر دی اور انہیں عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ملائکہ، عنان میں آپس میں کسی ایسے معاملے سے گفتگو کرتے ہیں جو زمین میں ہونے والا ہوتا ہے، عنان سے مراد بادل ہے تو شیاطین اس میں سے کوئی ایسا کلمہ سن لیتے ہیں اور وہی کاہنوں کے کان میں اس طرح لاکر ڈالتے ہیں جیسے شیشی میں کوئی چیز ڈالی جاتی ہے اور یہ کاہن اس میں سو جھوٹ ملاکر (لوگوں سے بیان کرتے ہیں)

۵۱۹۔ حَدَّثَنَا عاصم بن علي حدثنا ابن ابي ذهب عن سعيد المقبري عن ابيه عن ابي هريرة رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال التثاؤب من الشيطان فاذا تثاوب احدكم فليرده ما استطاع فان احدكم اذا قال ها ضحك الشيطان ؛

۵۱۹۔ ہم سے عاصم بن علی نے حدیث بیان کی ان سے ابن ابی ذہب نے حدیث بیان کی ان سے سعید مقبری نے ان سے ان کے والد نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جماہی[1] شیطان کی طرف سے ہے پس جب کسی کو جماہی آئے تو اسے حتی الامکان روکنے کی کوشش کرنی چاہیئے، کیونکہ جب (جماہی لیتے ہوئے) آدمی "ہا" کرتا ہے شیطان اس پر ہنستا ہے۔

۵۲۰۔ حَدَّثَنَا زكرياء بن يحيٰى حدثنا

۵۲۰۔ ہم سے زکریا بن یحییٰ نے حدیث بیان کی ان سے ابواسامہ

[1] جس طرح جماہی کو شیطان کی طرف سے کہا گیا ہے، چھینک کی اسناد دوسری احادیث میں رحمان کی طرف سے کی گئی ہے، وجہ یہ ہے کہ جماہی سستی اور کسل کی علامت ہے جس سے شیطان خوش ہوتا ہے اس لئے اس کی نسبت شیطان کی طرف کی گئی ہے، کیونکہ خباثت اور برائیوں کی نسبت شیطان کی طرف ہوتی ہے دوسری طرف، اگر کسی بیماری کا نتیجہ نہ ہو تو عام حالات میں چھینک سے طبیعت میں نشاط اور جودت پیدا ہوتی ہے اس لئے اس کی نسبت رحمان کی طرف کی گئی، کیونکہ طیبات اور تمام اچھائیاں اللہ کی طرف منسوب ہیں ؛

ابو اسامة قال هشام اخبرنا عن ابيه عن عائشة رضي الله عنها قالت لما كان يوم احد هزم المشركون فصاح ابليس اى عباد الله اخراكم فرجعت اولاهم فاجتلدت هي واخراهم فنظر حذيفة فاذا هو بابيه اليمان فقال اى عباد الله ابي ابي فوالله ما احتجزوا حتى قتلوه فقال حذيفة غفر الله لكم قال عروة فما زالت في حذيفة منه بقية خير حتى لحق بالله ؛

نے حدیث بیان کی کہا کہ ہشام نے ہمیں اپنے والد کے واسطہ سے خبر دی ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا تھا کہ احد کی لڑائی میں جب مشرکین کو شکست ہوگئی تو ابلیس نے چلّا کر کہا کہ اے اللہ کے بندو! (یعنی مسلمانو) دشمن تمہارے پیچھے ہے۔ چنانچہ آگے کے مسلمان پیچھے کی طرف پل پڑے اور پیچھے والوں کو انہوں نے مارنا شروع کر دیا حذیفہ رضی اللہ عنہ نے دیکھا تو ان کے والد یمان رضی اللہ عنہ بھی پیچھے تھے انہوں نے بہتیرا کہا کہ اے اللہ کے بندو! یہ میرے والد ہیں یہ میرے والد ہیں! لیکن خدا گواہ ہے کہ لوگوں نے جب تک انہیں قتل نہ کر لیا نہ چھوڑا، بعد میں حذیفہ رضی اللہ عنہ نے صرف اتنا کہا کہ خیر، اللہ تمہیں معاف کرے (کہ یہ فعل صرف غلط فہمی کی وجہ سے ہوگیا ہے) عروہ نے بیان کیا کہ پھر حذیفہ رضی اللہ عنہ اپنے والد کے قاتلوں کے لئے (جو صحابہ ہی تھے) برابر مغفرت کی دعا کرتے رہے تا آنکہ اللہ سے جا ملے۔

۵۲۱ - حدثنا الحسن بن الربيع حدثنا ابو الاحوص عن اشعث عن ابيه عن مسروق قال قالت عائشة رضي الله عنها سألت النبي صلى الله عليه وسلم عن التفات الرجل في الصلاة فقال هو اختلاس يختلسه الشيطان من صلاة احدكم ؛

۵۲۱ - ہم سے حسن بن ربیع نے حدیث بیان کی ان سے ابو الاحوص نے حدیث بیان کی، ان سے اشعث نے ان سے ان کے والد نے ان سے مسروق نے بیان کیا اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز میں ادھر ادھر دیکھنے کے متعلق پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ یہ ایک دست درازی ہے جو شیطان تمہاری نماز میں کرتا ہے۔

۵۲۲ - حدثنا ابو المغيرة حدثنا الاوزاعي قال حدثني يحيى عن عبد الله بن ابي قتادة عن ابيه عن النبي صلى الله عليه وسلم ؛

۵۲۲ - ہم سے ابو المغیرہ نے حدیث بیان کی ان سے اوزاعی نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے یحییٰ نے حدیث بیان کی ان سے عبد اللہ بن ابی قتادہ نے ان سے ان کے والد نے اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ؛

۵۲۳ - حدثني سليمان بن عبد الرحمن حدثنا ابو الوليد حدثنا الاوزاعي قال حدثني يحيى بن ابي كثير قال حدثني عبد الله بن ابي قتادة عن ابيه قال قال النبي صلى الله عليه وسلم الرؤيا الصالحة من الله والحلم من الشيطان فاذا حلم احدكم حلما يخافه فليبصق عن يساره وليتعوذ بالله من شرها فانها لا تضره ؛

۵۲۳ - مجھ سے سلیمان بن عبد الرحمن نے حدیث بیان کی ان سے ابو الولید نے حدیث بیان کی ان سے الاوزاعی نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے یحییٰ بن ابی کثیر نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے عبد اللہ بن ابی قتادہ نے حدیث بیان کی اور ان سے ان کے والد (ابو قتادہ رضی اللہ عنہ) نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اچھا خواب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے اور برا خواب شیطان کی طرف ہے اس لئے اگر کوئی برا اور ڈراونا خواب دیکھے تو بائیں طرف تھو تھو کر کے اللہ کی شیطان کے شر سے پناہ مانگے اس وقت شیطان اسے کوئی

نقصان نہ پہنچا سکے گا۔

۵۲۴۔ حَدَّثَنَا عبد اللہ بن یوسف اخبرنا مالک عن سمی مولی ابی بکر عن ابی صالح عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من قال لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شیء قدیر فی یوم مائۃ مرۃ کانت لہ عدل عشر رقاب وکتبت لہ مائۃ حسنۃ ومحیت عنہ مائۃ سیئۃ وکانت حرزا من الشیطان یومہ ذلک حتی یمسی ولم یات احد بافضل مما جاء بہ الا احد عمل اکثر من ذلک۔

۵۲۵۔ حَدَّثَنَا علی بن عبد اللہ حدثنا یعقوب بن ابراہیم حدثنا ابی عن صالح عن ابن شہاب قال اخبرنی عبد الحمید بن عبد الرحمن بن زید ان محمد بن سعد بن ابی وقاص اخبرہ ان اباہ سعد بن وقاص قال استاذن عمر علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعندہ نساء من قریش یکلمنہ ویستکثرنہ عالیۃ اصواتہن فلما استاذن عمر قمن یبتدرن الحجاب فاذن لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یضحک فقال عمر اضحک اللہ سنک یا رسول اللہ فقال عجبت من ھؤلاء اللاتی کن عندی فلما سمعن صوتک ابتدرن الحجاب فقال عمر فانت یا رسول اللہ کنت احق ان یھبن ثم قال ای عدوات انفسھن اتھبننی ولا تھبن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قلن نعم انت افظ و

۵۲۴۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی انہیں مالک نے خبر دی، انہیں ابوبکر کے مولی سمی نے انہیں ابو صالح نے اور انہیں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص دن بھر میں سو مرتبہ یہ دعا پڑھے گا (ترجمہ) "نہیں ہے کوئی معبود سوا اللہ تعالیٰ کے، اس کا کوئی شریک نہیں ملک اسی کا ہے اور تمام تعریف اسی کے لئے ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے، تو اسے دس غلام آزاد کرنے کے برابر ثواب ملے گا سو نیکیاں اس کے نامۂ اعمال میں لکھی جائیں گی، اس روز، دن بھر یہ دعا، شیطان سے اس کی نگہبانی کرتی رہے گی، تا آنکہ شام ہو جائے اور کوئی شخص اس وقت تک اس سے زیادہ افضل عمل کرنے والا نہیں سمجھا جائے گا جب تک وہ اس سے بھی زیادہ عمل نہ کر لے۔

۵۲۵۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے یعقوب بن ابراہیم نے حدیث بیان کی ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی ان سے صالح نے، ان سے ابن شہاب نے بیان کیا کہا کہ مجھے عبد الحمید بن عبد الرحمن بن زید نے خبر دی انہیں محمد بن سعد بن ابی وقاص نے خبر دی اور ان سے ان کے والد سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہونے کی اجازت چاہی، اس وقت چند قریشی خواتین (ازواج مطہرات) آپ کے پاس بیٹھی آپ سے گفتگو کر رہی تھیں اور آپ سے (نفقہ میں) اضافہ کا مطالبہ کر رہی تھیں، خوب آواز بلند کر کر کے لیکن جوں ہی عمر رضی اللہ عنہ نے اجازت چاہی (ازواج مطہرات جلدی سے پردے کے پیچھے چلی گئیں، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اجازت دی (عمر رضی اللہ عنہ اندر داخل ہوئے تو) آں حضورؐ مسکرا رہے تھے عمر رضی اللہ عنہ نے کہا اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ کو راضی اور خوش رکھے، یا رسول اللہ! آں حضورؐ نے فرمایا کہ مجھے ان پر تعجب ہوا، ابھی ابھی میرے پاس تھیں لیکن جوں ہی تمہاری آواز سنی تو پردے کے پیچھے جلدی سے بھاگ گئیں۔ عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا، لیکن آپ، یا رسول اللہ! زیادہ اس کے مستحق تھے کہ

اَغْلَظُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللّٰهُ علیه وَسَلَّمَ قَالَ رسول اللّٰه صلی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِيَدِهٖ مَا لَقِيَكَ الشَّيْطَانُ قَطُّ سَالِكًا فَجًّا اِلَّا سَلَكَ فَجًّا غَيْرَ فَجِّكَ ؛

آپ سے یہ ڈرتیں پھر انہوں نے کہا، اے اپنی جانوں کی دشمن! مجھ سے تو تم ڈرتی ہو لیکن آں حضورؐ سے نہیں ڈرتیں (ازواج مطہرات بولیں کہ واقعہ یہی ہے، کیونکہ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے برخلاف بہت سخت گیر ہیں آں حضورؐ نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے قبضہ وقدرت میں میری جان ہے، اگر شیطان بھی کہیں راستے میں تم سے مل جاتا ہے تو اپنا راستہ بدل دیتا ہے۔

۵۲۶۔ حَدَّثَنَا ابراهيم بن حمزة قال حَدَّثَنِی ابن ابی حازم عن يزيد عن محمد بن ابراهيم عن عيسى بن طلحة عن ابی هُرَيْرَةَ رضی اللّٰهُ عنه عن النبی صلی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اسْتَيْقَظَ اُرَاهُ اَحَدُكُمْ مِنْ مَنَامِهٖ فَتَوَضَّأَ فَلْيَسْتَنْثِرْ ثَلٰثًا فَاِنَّ الشَّيْطَانَ يَبِيتُ عَلٰى خَيْشُوْمِهٖ ؛

۵۲۶۔ ہم سے ابراہیم بن حمزہ نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے ابن حازم نے حدیث بیان کی ان سے یزید نے ان سے محمد بن ابراہیم نے ان سے عیسیٰ بن طلحہ نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب کوئی شخص سو کر اٹھے اور پھر وضو کرے تو تین مرتبہ ناک میں پانی ڈالنا چاہیئے، کیونکہ شیطان رات بھر اس کی ناک کے سرے پر رہتا ہے۔

بَاب ۲۹۶۔ ذِكْرُ الْجِنِّ وَثَوَابِهِمْ وَعِقَابِهِمْ لِقَوْلِهٖ يَا مَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اَلَمْ يَاْتِكُمْ رُسُلٌ مِّنْكُمْ يَقُصُّوْنَ عَلَيْكُمْ اٰيَاتِیْ اِلٰى قَوْلِهٖ عَمَّا يَعْمَلُوْنَ

بخسًا. نقصًا. قَالَ مجاهد وَجَعَلُوْا بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْجِنَّةِ نَسَبًا قَالَ كُفَّارُ قُرَيْشٍ الْمَلٰئِكَةُ بَنَاتُ اللّٰهِ وَاُمَّهَاتُهُمْ بَنَاتُ سَرَوَاتِ الْجِنِّ قَالَ وَلَقَدْ عَلِمَتِ الْجِنَّةُ اِنَّهُمْ لَمُحْضَرُوْنَ سَتُحْضَرُ لِلْحِسَابِ. جُنْدٌ مُحْضَرُوْنَ عِنْدَ الْحِسَابِ ؛

۲۹۶۔ جنوں کا ذکر، ان کا ثواب اور ان پر عقاب!!!

اللہ تعالیٰ کے ارشاد کی روشنی میں کہ "اے معشر جن وانس! کیا انبیاء تمہارے پاس میری نشانیاں بیان کرنے کے لئے نہیں آئے" اللہ تعالیٰ کے ارشاد "عما یعملون" تک (قرآن مجید میں) بَخسًا۔ بمعنی نقص ہے مجاہد نے (قرآن کی آیت) وجعلوا بینہ وبین الجنۃ نسبًا" کے متعلق فرمایا کہ کفار قریش کہا کرتے تھے کہ ملائکہ اللہ تعالیٰ کی بیٹیاں ہیں اور جنوں کے سرداروں کی بیٹیاں ان کی مائیں ہیں (اس کی تردید میں) اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ "فرشتوں کو خوب معلوم ہے کہ یہ کفار حاضر کئے جائیں گے" یعنی حساب کے لئے (اللہ کے حضور) حاضر ہوں گے جند محضرون سے مراد بھی حساب کے وقت حاضر ہونا ہے۔

۵۲۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عن مالك عن عبد الرحمٰن بن عبد اللّٰه بن عبد الرحمٰن ابن ابی صَعْصَعَةَ الانصاری عن اَبِيْهِ اَنَّهٗ اَخْبَرَهٗ ان ابا سعيد ن الخُدْرِیَّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَهٗ اِنِّیْ اَرَاكَ تُحِبُّ الْغَنَمَ وَالْبَادِيَةَ

۵۲۷۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی ان سے مالک نے ان سے عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن ابی صعصعہ انصاری نے اور انہیں ان کے والد نے خبر دی کہ ان سے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے فرمایا، میرا خیال ہے کہ تم بکریوں کے ساتھ جنگل وبیابان کی زندگی کو پسند کرتے ہو اس لئے جب کبھی اپنی بکریوں کے ساتھ تم

فَاِذَا كُنْتَ فِي غَنَمِكَ وَبَادِيَتِكَ فَاَذَّنْتَ بِالصَّلٰوةِ فَارْفَعْ صَوْتَكَ بِالنِّدَاءِ فَاِنَّهُ لَا يَسْمَعُ مَدَى صَوْتِ الْمُؤَذِّنِ جِنٌّ وَلَا اِنْسٌ وَلَا شَيْءٌ اِلَّا شَهِدَ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ اَبُوْسَعِيْدٍ سَمِعْتُهُ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؛

کسی بیابان میں موجود ہو اور (وقت ہونے پر) نماز کے لئے اذان دو تو، اذان دیتے ہوئے اپنی آواز خوب بلند کیا کرو، کیونکہ مؤذن کی آواز اذان کو جہاں تک بھی کوئی انسان، جن یا کوئی چیز بھی سنے گی تو قیامت کے دن اس کے لئے گواہی دے گی، ابو سعید رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہ حدیث میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی تھی ؛

باب ۲۹۶۔ وَقَوْلُ اللّٰهِ جَلَّ وَعَزَّ وَاِذْ صَرَفْنَا اِلَيْكَ نَفَرًا مِّنَ الْجِنِّ اِلٰى قَوْلِهِ اُولٰٓئِكَ فِي ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ. مُصْرِفًا. مَعْدِلًا. صَرَفْنَا اَيْ وَجَّهْنَا ؛

۲۹۶۔ اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اور جب ہم نے آپ کی طرف جنوں کی جماعت کا رخ کر دیا" اللہ تعالیٰ کے ارشاد "اولٰئك فی ضلال مبین" تک مصرف بمعنی لوٹنے کی جگہ صرفنا یعنی ہم نے رخ کر دیا ؛

باب ۲۹۷۔ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَبَثَّ فِيْهَا مِنْ كُلِّ دَابَّةٍ. قَالَ ابن عباس. الثعبان الْحَيَّةُ الذكر منها يقال الحيات اَجْنَاسٌ. الجانُّ والافاعي والاساود. اٰخِذٌ بناصِيَتِهَا. فِي مُلْكِهِ وَسُلْطَانِهِ يُقَالُ. صٰٓفّٰتٍ. بُسُطٌ اَجْنِحَتَهُنَّ يَقْبِضْنَ يضربن باجنحتهن ؛

۲۹۷۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اور پھیلا دیئے ہم نے زمین پر ہر طرح کے جانور" ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ (قرآن مجید میں لفظ) ثعبان نر سانپ کے لئے آتا ہے سانپوں کی مختلف قسمیں ہوتی ہیں، جان، افعی اور اسود (وغیرہ) (آیت میں) "آخذ بنا صیتھا" سے مراد اس کے زیر فرمان اور زیر حکم ہونا ہے صافات بمعنی اپنے بازوؤں کو پھیلائے ہوئے یقبضن بمعنی اپنے بازوؤں کو پھڑپھڑاتے ہوئے ؛

۵۲۸۔ حَدَّثَنَا عبد الله بن محمد حدثنا هشام بن يوسف حدثنا معمر عن الزهري عن سالم عن ابن عمر رضي الله عنهما انه سمع النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُوْلُ اقْتُلُوا الْحَيَّاتِ وَاقْتُلُوْا ذَا الطُّفْيَتَيْنِ وَالْاَبْتَرَ فَاِنَّهُمَا يَطْمِسَانِ الْبَصَرَ وَيَسْتَسْقِطَانِ الْحَبَلَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ فَبَيْنَا اَنَا اطارد حية لاقتلها فناداني ابولبابة لا تقتلها فقلت ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قد امر بقتل الحيات قال انه نهى بعد ذلك عن ذوات البيوت وهي العوامر. وقال عبد الرزاق

۵۲۸۔ ہم سے عبد اللہ بن محمد نے حدیث بیان کی ان سے ہشام بن یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے معمر نے حدیث بیان کی ان سے زہری نے ان سے سالم نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ منبر پر خطبہ دیتے ہوئے فرما رہے تھے کہ سانپوں کو مار ڈالا کرو (خصوصاً) ان کو جن کے سروں پر دو نقطے ہوتے ہیں۔ اور دم بریدہ سانپ کو بھی، کیونکہ یہ دونوں آنکھ کی روشنی تک کو زائل کر دیتے ہیں (اگر آدمی کی نظر ان پر پڑ جائے) اور حمل تک گرا دیتے ہیں (اگر کوئی عورت انہیں دیکھ لے) عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ایک مرتبہ میں ایک سانپ کو مارنے کی کوشش کر رہا تھا کہ مجھ سے ابو لبابہ رضی اللہ عنہ نے پکار کر کہا کہ اسے نہ مارئیے میں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تو سانپوں کو مارنے کا حکم

عن معمر فرانی ابو لبابة او زيد بن الخطاب وتابعه يونس و ابن عيينة واسحاق الكلبي والزبيدی وقال صالح وابن ابی حفصة وابن مجمع عن الزهری عن سالم عن ابن عمر رانی ابولبابة وزيد بن الخطاب ؛

دیا تھا لیکن انہوں نے بتایا کہ بعد میں پھر آں حضور نے گھروں میں رہنے والے سانپوں کو مارنے سے منع کر دیا تھا، ایسے سانپ عوامر کہتے ہیں اور عبدالرزاق نے معمر کے واسطہ سے بیان کیا اور ان سے زہری نے) کہ پھر مجھے ابو لبابہ رضی اللہ یا زید بن خطاب رضی اللہ عنہ نے بتایا (شبہ کے ساتھ) معمر کی متابعت یونس، ابن عیینہ، اسحاق کلبی اور زبیدی نے کی۔ صالح، ابن، ابی حفصہ اور ابن مجمع نے زہری کے واسطہ سے بیان کیا ان سے سالم نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ مجھے ابولبابہ اور زید بن خطاب رضی اللہ عنہما نے بتایا ؛

باب ۲۹۸۔ خیر مال المسلم غنم يتبع بها شعف الجبال ؛

۲۹۸۔ مسلمان کا سب سے عمدہ سرمایہ وہ بکریاں ہونگی جنہیں وہ پہاڑ کی چوٹی پرلے کر چلا جائے گا ؛

۵۲۹۔ حدثنا اسماعيل بن ابی اويس قال حدثني مالك عن عبد الرحمن بن عبد الله بن عبد الرحمن بن ابی صعصعة عن ابيه عن ابی سعيد الخدری رضی الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يوشك ان يكون خير مال الرجل غنم يتبع بها شعف الجبال ومواقع القطر يفر بدينه من الفتن ؛

۵۲۹۔ ہم سے اسماعیل بن ابی اویس نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث بیان کی ان سے عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن ابی صعصعہ نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک زمانہ آئے گا جب مسلمان کا سب سے عمدہ سرمایہ اس کی وہ بکریاں ہوں گی جنہیں وہ پہاڑ کی چوٹیوں پر اور وادیوں میں، لے کر چلا جائے گا تاکہ اس طرح اپنے دین و ایمان کو فتنوں سے بچالے ؛

۵۳۰۔ حدثنا عبد الله بن يوسف اخبرنا مالك عن ابی الزناد عن الاعرج عن ابی هريرة رضی الله عنه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال راس الكفر نحو المشرق والفخر والخيلاء فی اهل الخيل والابل والفدادين اهل الوبر والسكينة فی اهل الغنم ؛

۵۳۰۔ ہم سے محمد عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی انہیں مالک نے خبر دی، انہیں ابو الزناد نے، انہیں اعرج نے اور انہیں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کفر کی بنیاد مشرق میں ہے اور فخر اور تکبر گھوڑے والوں، اونٹ والوں، اور کسانوں میں ہوتا ہے جو (عموماً) گاؤں کے رہنے والے ہوتے ہیں لیکن بکری والوں میں سکینت ہوتی ہے ؛

لے حدیث کے ظاہری الفاظ سے تعمیم مفہوم ہوتی ہے، لیکن امام مالک رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ ممانعت خاص مدینہ منورہ کے گھروں کے سانپوں کو مارنے سے آئی ہے بعض حضرات نے شہروں کے مکانات میں رہنے والے سانپ کو مارنے کی حد تک ممانعت کی تعمیم کی ہے بہرحال ممانعت کی وجہ یہ ہے کہ عموماً گھروں کے سانپ جنات ہوتے ہیں جو کبھی کبھی سانپ کی صورت متشکل ہو جاتے ہیں ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی ایک حدیث میں منقول ہے کہ آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان گھروں میں رہنے والے سانپ عوامر ہوتے ہیں، اس لئے جب تم انہیں دیکھو تو تین (مرتبہ یا دن) انہیں متنبہ کرو اگر اس کے بعد بھی وہ باز نہ آئیں تو انہیں مار ڈالو ؛

۵۳۱۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ إسماعيل قَالَ حَدَّثَنِي قَيْسٌ عَنْ عُقْبَةَ بن عمرو أبي مسعود قال أشار رسول الله صلى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ نَحْوَ الْيَمَنِ فَقَالَ الْإِيمَانُ يَمَانٍ هَهُنَا أَلَا إِنَّ الْقَسْوَةَ وَغِلَظَ الْقُلُوبِ فِي الْفَدَّادِينَ عِنْدَ أُصُولِ أَذْنَابِ الْإِبِلِ حَيْثُ يَطْلُعُ قَرْنَا الشَّيْطَانِ فِي رَبِيعَةَ وَمُضَرَ۔

۵۳۱۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی ان سے اسماعیل نے بیان کیا کہ مجھ سے قیس نے حدیث بیان کی اور ان سے عقبہ بن عمرو ابومسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یمن کی طرف اپنے ہاتھ سے اشارہ کرتے ہوئے فرمایا کہ ایمان تو ادھر ہے، یمن میں! ہاں، اور قساوت اور سخت دلی اس طرف ہے جدھر سے شیطان کے دونوں سینگ طلوع ہوتے ہیں (سورج کے طلوع کے وقت، مشرق کی طرف سے) قبیلہ ربیعہ اور مضر کے کسانوں میں، ان کی اونٹوں کی دُم کے پیچھے۔

۵۳۲۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ جعفر بن ربيعة عن الأعرج عن أبي هريرة رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا سَمِعْتُمْ صِيَاحَ الدِّيَكَةِ فَاسْأَلُوا اللهَ مِنْ فَضْلِهِ فَإِنَّهَا رَأَتْ مَلَكًا وَإِذَا سَمِعْتُمْ نَهِيقَ الْحِمَارِ فَتَعَوَّذُوا بِاللهِ مِنَ الشَّيْطَانِ فَإِنَّهُ رَأَى شَيْطَانًا۔

۵۳۲۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی ان سے لیث نے حدیث بیان کی ان سے جعفر بن ربیعہ نے ان سے اعرج نے ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب مرغ کو بانگ دیتے سنا کرو (سحر کے وقت) تو اللہ تعالیٰ سے اس کے فضل کے لئے دعا کیا کرو، کیونکہ وہ فرشتے کو دیکھ کر (بانگ دیتا ہے) اور جب گدھے کی آواز سنو تو شیطان سے اللہ کی پناہ مانگو، کہ وہ شیطان کو دیکھ کر (آواز دیتا ہے)

۵۳۳۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ أخبرنا روح أخبرنا ابن جريج قَالَ أَخْبَرَنِي عطاء سمع جابر بن عبد الله رَضِيَ اللهُ عنهما قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ جُنْحُ اللَّيْلِ أَوْ أَمْسَيْتُمْ فَكُفُّوا صِبْيَانَكُمْ فَإِنَّ الشَّيَاطِينَ تَنْتَشِرُ حِينَئِذٍ فَإِذَا ذَهَبَ سَاعَةٌ مِنَ اللَّيْلِ فَخَلُّوهُمْ وَأَغْلِقُوا الْأَبْوَابَ وَاذْكُرُوا اسْمَ اللهِ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَفْتَحُ بَابًا مُغْلَقًا قَالَ وَأَخْبَرَنِي عمرو بن دِينَارٍ سَمِعَ جابر بن عبد الله نَحْوَ مَا أخبرني عطاء وَلَمْ يَذْكُرْ وَاذْكُرُوا اسْمَ اللهِ۔

۵۳۳۔ ہم سے اسحاق نے حدیث بیان کی انہیں روح نے خبر دی انہیں ابن جریج نے خبر دی کہا کہ مجھے عطاء نے خبر دی اور انہوں نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب رات کی تاریکی محیط ہونے لگے یا (آپؐ نے یہ فرمایا کہ) جب شام ہوجائے تو اپنے بچوں کو اپنے پاس بلا لیا کرو، کیونکہ شیاطین... اسی وقت پھیلتے ہیں پھر جب رات کا کچھ حصہ گزر جائے تو انہیں چھوڑ دو (سونے، کھانے وغیرہ کے لئے) اور دروازے بند کر لو اور اللہ کا ذکر کرو، کیونکہ شیطان کسی بند دروازے کو نہیں کھول سکتا، بیان کیا اور مجھے عمرو بن دینار نے خبر دی کہ انہوں نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے بعینہ اسی طرح حدیث سنی تھی جس طرح مجھے عطاء نے خبر دی تھی البتہ انہوں نے اس کا ذکر نہیں کیا کہ "اللہ کا ذکر کرو"۔

۵۳۴۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بن إسماعيل حدثنا وُهَيْبٌ عن خالد عن محمد عن أبي هريرة رَضِيَ اللهُ عنه عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۵۳۴۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے وہیب نے حدیث بیان کی، ان سے خالد نے، ان سے محمد نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، بنی اسرائیل کا

قَالَ فُقِدَتْ اُمَّةٌ مِّنْ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ لَا یُدْرٰی مَا فَعَلَتْ وَاِنِّیْ لَا اُرَاهَا اِلَّا الْفَارَ اِذَا وُضِعَ لَهَا اَلْبَانُ الْاِبِلِ لَمْ تَشْرَبْ وَاِذَا وُضِعَ لَهَا اَلْبَانُ الشَّاءِ شَرِبَتْ فَحَدَّثْتُ كَعْبًا فَقَالَ اَنْتَ سَمِعْتَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُهٗ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ لِیْ مِرَارًا فَقُلْتُ اَفَاَقْرَاُ التَّوْرَاةَ۔

ایک طبقہ (مسخ ہونے کے بعد) ناپید ہو گیا کچھ معلوم نہیں ان کا کیا ہوا، میرا تو خیال ہے کہ انہیں چوہے کی صورت میں مسخ کر دیا گیا تھا چوہوں کے سامنے جب اونٹ کا دودھ رکھا جاتا ہے تو وہ اسے نہیں پیتے، لیکن اگر بکری کا دودھ رکھا جائے تو پی جاتے ہیں، پھر میں نے یہ حدیث کعب احبار سے بیان کی تو انہوں نے (حیرت سے) پوچھا کیا واقعی آپ نے آں حضورؐ سے یہ حدیث سنی ہے؟ کئی مرتبہ انہوں نے یہ سوال کیا میں اس پر بولا، کیا کوئی میں نے توراۃ پڑھی ہے (کہ اس میں سے دیکھ کر بیان کر دوں گا)

۵۳۵۔ حَدَّثَنَا سعید بن عُفَیرٍ عن ابن وهب قال حدثنی یونس عن ابن شهابٍ عن عروة یحدث عن عائشة رضی اللہ عنها ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال للوزغ الْفُوَیْسِقُ وَلَمْ اسمعه امر بقتله۔ وزعم سعد بن ابی وقاص ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم امر بقتله۔

۵۳۵۔ ہم سے سعید بن عفیر نے حدیث بیان کی ان سے ابن وہب نے بیان کیا ان سے یونس نے حدیث بیان کی ان سے ابن شہاب نے ان سے عروہ نے عائشہ رضی اللہ عنہا کے واسطہ سے حدیث بیان کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے گرگٹ کے متعلق فرمایا تھا کہ وہ موذی (فویسق) ہے لیکن میں نے آپ سے اسے مار ڈالنے کا حکم نہیں سنا تھا اور سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بتاتے تھے کہ آں حضور نے اسے مار ڈالنے کا حکم دیا تھا۔

۵۳۶۔ حَدَّثَنَا صدقة اخبرنا ابن عیینة حدثنا عبد الحمید بن جُبَیر بن شیبة عن سعید بن المسیب ان اُمّ شریك اخبرته ان النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَمَرَهَا بِقَتْلِ الْاَوْزَاغِ۔

۵۳۶۔ ہم سے صدقہ نے حدیث بیان کی انہیں ابن عیینہ نے خبر دی ان سے عبد الحمید بن جبیر بن شیبہ نے حدیث بیان کی ان سے سعید بن المسیب نے اور انہیں ام شریک رضی اللہ عنہا نے خبر دی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے گرگٹ کو مار ڈالنے کا حکم دیا تھا۔

۵۳۷۔ حَدَّثَنَا عُبَید بن اسماعیل حدثنا ابو اسامة عن هشام عن ابیه عن عائشة رضی اللہ عنه قالت قال النبی صلی اللہ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اُقْتُلُوْا ذَا الطُّفْیَتَیْنِ فَاِنَّهٗ یَلْتَمِسُ الْبَصَرَ وَیُصِیْبُ الْحَبَلَ۔

۵۳۷۔ ہم سے عبید بن اسماعیل نے حدیث بیان کی ان سے ابو اسامہ نے حدیث بیان کی ان سے ہشام نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس سانپ کے سر پر دو نقطے ہوتے ہیں اسے (اگر وہ کہیں مل جائے تو) مار ڈالا کرو، کیونکہ وہ اندھا بنا دیتے ہیں اور حمل کو بھی نقصان پہنچاتے ہیں۔

۵۳۸۔ حَدَّثَنَا مسدد حدثنا یحیٰی عن هشام قال حدثنی ابی عن عائشة قالت امر النبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وسلم بِقَتْلِ الْاَبْتَرِ وَقَالَ اِنَّهٗ یُصِیْبُ الْبَصَرَ وَیُذْهِبُ الْحَبَلَ۔

۵۳۸۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی ان سے ہشام نے بیان کیا ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دم بریدہ سانپ کو مار ڈالنے کا حکم دیا ۔۔۔۔ تھا اور فرمایا تھا کہ بینائی کو نقصان پہنچاتا ہے اور حمل کو ساقط کر دیتا ہے۔

۵۳۹۔ حَدَّثَنَا عمرو بن علی حدثنا ابن ابی عدی عن ابی یونس القشیری عن ابن ابی ملیکۃ ان ابن عمر کان یَقْتُلُ الحَیَّاتِ ثُمَّ نھٰی قَالَ اِنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ھَدَمَ حَائِطًا لَہٗ فَوَجَدَ فِیْہِ سِلخَ حیۃ فَقَالَ اُنْظُرُوْا اَیْنَ ھُوَ فَنَظَرُوا فَقَالَ اقْتُلُوْہُ فَکُنْتُ اَقْتُلُھَا لِذٰلِكَ فَلَقِیْتُ اَبَا لُبَابَۃَ فَاَخْبَرَنِیْ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقْتُلُوا الْجِنَّانَ اِلَّا کُلَّ اَبْتَرَ ذِیْ طُفْیَتَیْنِ فَاِنَّہٗ یُسْقِطُ الْوَلَدَ وَیُذْھِبُ الْبَصَرَ فَاقْتُلُوْہُ ۔

۵۳۹۔ ہم سے عمرو بن علی نے حدیث بیان کی ان سے ابن عدی نے حدیث بیان کی ان سے ابو یونس قیشری نے، ان سے ابن ابی ملیکہ نے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سانپوں کو مار ڈالا کرتے تھے لیکن بعد میں انہیں مارنے سے منع کرنے لگے تھے انہوں نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ایک دیوار گروائی تو اس میں سے ایک سانپ کی کینچلی نکلی، آں حضورؐ نے فرمایا کہ اب تلاش کرو، سانپ کہاں ہے، صحابہؓ نے تلاش کیا (اور وہ مل گیا) تو آں حضورؐ نے فرمایا کہ اسے مار ڈالو، میں بھی اسی وجہ سے سانپوں کو مار ڈالا کرتا تھا، پھر میری ملاقات ایک دن ابو لبابہ رضی اللہ عنہ سے ہوئی تو انہوں نے مجھے خبر دی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا، سانپوں کو نہ مارا کرو، سوا دم بریدہ سانپ کے جس کے سر پر دو نقطے ہوتے ہیں کہ یہ حمل کو ساقط کر دیتا ہے اور آدمی کو اندھا بنا دیتا ہے اس لئے اس سانپ کو مار ڈالا کرو۔

۵۴۰۔ حَدَّثَنَا مالك بن اسماعیل حدثنا جریر بن حازم عن نافع عن ابن عمر انہ کان یقتل الحیات فحدثہ ابو لُبَابَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نھی عن قتل جِنَّانِ البیوت فامسك عنھا ۔

۵۴۰۔ ہم سے مالک بن اسماعیل نے حدیث بیان کی ان سے جریر بن حازم نے حدیث بیان کی اور ان سے نافع نے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سانپوں کو مار ڈالا کرتے تھے (جب بھی انہیں موقع مل جاتا) پھر ان سے ابو لبابہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے گھروں کے سانپوں کو مارنے سے منع کیا تھا اس لئے انہیں نہ مارا کیجئے۔

بَاب ۲۹۹۔ اِذَا وَقَعَ الذُّبَابُ فِیْ شَرَابِ اَحَدِکُمْ فَلْیَغْمِسْہُ فَاِنَّ فِیْ اَحَدِ جَنَاحَیْہِ دَاءً وَفِی الْاُخْرٰی شِفَاءً وَخَمْسٌ مِنَ الدَّوَابِّ فَوَاسِقُ یُقْتَلْنَ فِی الْحَرَمِ ۔

۲۹۹۔ اگر کسی کے مشروب میں مکھی گر جائے تو اسے ڈبو لینا چاہیئے کیونکہ اس کے ایک پر میں بیماری (کے جراثیم) ہوتے ہیں اور دوسرے پر میں (ان جراثیم سے پیدا ہونے والی بیماری کی) شفاء ہوتی ہے اور پانچ جانور موذی ہیں، انہیں حرم میں مارا جا سکتا ہے۔

۵۴۱۔ حَدَّثَنَا مسدد حدثنا یزید بن زُرَیع حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عن الزھری عن عروۃ عن عائشۃ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا عن النبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ خَمْسٌ فواسِقُ یُقْتَلْنَ فِی الْحَرَمِ الْفَأْرَۃُ وَالْعَقْرَبُ وَالْحُدَیَّا وَالْغُرَابُ وَالْکَلْبُ الْعَقُوْرُ ۔

۵۴۱۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی ان سے یزید بن زریع نے حدیث بیان کی، ان سے معمر نے حدیث بیان کی ان سے زہری نے ان سے عروہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، پانچ جانور موذی ہیں، انہیں حرم میں مارا جا سکتا ہے۔ چوہا، بچھو، چیل، کوا، اور کاٹ لینے والا کتا۔

۵۴۲۔ حَدَّثَنَا۔ عبد اللہ بن مسلمة اخبرنا مالك عن عبد اللہ بن دینار عن عبد اللہ بن عمر رَضِيَ اللہُ عنهما ان رسول اللہ صَلَّى اللہ علیہ وَسَلَّمَ قَالَ خَمْسٌ مِنَ الدَّوَابِّ من قَتَلَهُنَّ وَهُوَ مُحْرِمٌ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ الْعَقْرَبُ وَالْفَارَةُ وَالْكَلْبُ الْعَقُورُ وَالْغُرَابُ وَالْحِدَأَةُ ؛

۵۴۲۔ ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی انہیں مالک نے خبر دی، انہیں عبداللہ بن دینار نے اور انہیں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، پانچ جانور ایسے ہیں جنہیں اگر کوئی شخص حالتِ احرام میں بھی مار ڈالے تو اس کے لئے کوئی مضائقہ نہیں، بچھو، چوہا، کاٹ لینے والا کتا، کوا، اور چیل ؛

۵۴۳۔ حَدَّثَنَا۔ مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حَمَّاد بن زید عن کثیر عن عطاء عن جابر بن عبد اللہ رَضِيَ اللہُ عنهما رفعه قال خَمِّرُوا وَأَوْكُوا الْأَسْقِيَةَ وَأَجِيفُوا الْأَبْوَابَ وَاكْفِتُوا صِبْيَانَكُمْ عِنْدَ الْعِشَاءِ فَإِنَّ لِلْجِنِّ انْتِشَارًا وَخَطْفَةً وَأَطْفِئُوا الْمَصَابِيحَ عِنْدَ الرُّقَادِ فَإِنَّ الْفُوَيْسِقَةَ رُبَّمَا اجْتَرَّتِ الْفَتِيلَةَ فَأَحْرَقَتْ أَهْلَ الْبَيْتِ قال ابن جریج وحبیب عن عطاء فَإِنَّ الشَّيْطَانَ ؛

۵۴۳۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی ان سے حماد بن زید نے حدیث بیان کی ان سے کثیر نے ان سے عطاء نے اور ان سے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے کہ آپ نے فرمایا برتنوں کو ڈھک لیا کرو، مشکیزوں (کے منہ) کو باندھ لیا کرو، دروازے بند کر لیا کرو اور اپنے بچوں کو اپنے پاس جمع کر لیا کرو، شام ہوتے ہی کیونکہ شیطان اسی وقت (روئے زمین پر) پھیلتے ہیں اور دست درازی کرتے ہیں۔ اور سوتے وقت چراغ بجھا لیا کرو، کیونکہ موذی (چوہا) بعض اوقات جلتی بتی کو کھینچ لاتا ہے اور اس طرح گھر والوں کو جلا دیتا ہے۔ ابن جریج اور حبیب نے عطاء کے واسطہ سے بیان کیا کہ "بعض اوقات شیطان" (بجائے لفظ فویسق بمعنی موذی کے) ؛

۵۴۴۔ حَدَّثَنَا۔ عبدة بن عبد اللہ اخبرنا یحیی بن آدم عن اسرائیل عن منصور عن ابراهیم عن علقمة عن عبد اللہ قال كنا مع رسول اللہ صلی اللہ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَارٍ فَنَزَلَتْ وَالْمُرْسَلَاتِ عُرْفًا فَإِنَّا لَنَتَلَقَّاهَا مِنْ فِيهِ إِذْ خَرَجَتْ حَيَّةٌ مِنْ جُحْرِهَا فَابْتَدَرْنَاهَا لِنَقْتُلَهَا فَسَبَقَتْنَا فَدَخَلَتْ فِي جُحْرِهَا فَقَالَ رَسُولُ اللہِ صلی اللہ علیہ وَسَلَّمَ وُقِيَتْ شَرَّكُمْ كَمَا وُقِيتُمْ شَرَّهَا۔ وعن اسرائيل عن الاعمش عن ابراهيم عن علقمة عن عبد اللہ مثله قال وانا لنتلقاه من فيه رطبة وتابعه ابو عوانة عن مغيرة وقال حفص

۵۴۴۔ ہم سے عبدہ بن عبداللہ نے حدیث بیان کی انہیں یحییٰ بن آدم نے خبر دی، انہیں اسرائیل نے، انہیں منصور نے انہیں ابراہیم نے، انہیں علقمہ نے اور ان سے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ (مقام منیٰ میں) ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک غار میں قیام کئے ہوئے تھے کہ آیت "والمرسلات عرفاً" نازل ہوئی۔ ابھی ہم آں حضورؐ کی زبان مبارک سے اسے سیکھ رہے تھے کہ ایک سانپ ایک سوراخ سے نکلا، ہم اسے مارنے کے لئے آگے بڑھے لیکن وہ بھاگ گیا اور اپنے سوراخ میں داخل ہو گیا، آنحضورؐ نے اس پر فرمایا، تمہارے ضرر سے وہ اسی طرح، جیسے تم اس کے ضرر سے محفوظ رہے اور اسرائیل سے روایت ہے ان سے اعمش نے ان سے ابراہیم نے ان سے علقمہ نے اور ان سے عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اسی طرح بیان کیا، کہا کہ ہم آں حضورؐ کی زبان سے آیت تازہ

و ابو معاویۃ و سلیمان بن قرم عن الاعمش عن ابراھیم عن الاسود عن عبد اللہ ؛

بتازہ سیکھ رہے تھے اور اس کی متابعت ابو عوانہ نے مغیرہ کے واسطہ سے کی اور حفص، ابو معاویہ اور سلیمان بن قرم نے اعمش کے واسطہ سے بیان کیا ان سے ابراہیم نے، ان سے اسود نے اور ان سے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ؛

۵۷۵۔ حدثنا نصر بن علی اخبرنا عبد الاعلی حدثنا عبید اللہ بن عمر عن نافع عن ابن عمر رضی اللہ عنہما عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال دخلت امرأۃ النار فی ھرۃ ربطتھا فلم تطعمھا ولم تدعھا تاکل من خشاش الارض قال وحدثنا عبید اللہ عن سعید المقبری عن ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم مثلہ ؛

۵۷۵۔ ہم سے نصر بن علی نے حدیث بیان کی انہیں عبد الاعلیٰ نے خبر دی ان سے عبید اللہ بن عمر نے حدیث بیان کی ان سے نافع نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمایا، ایک عورت ایک بلی کی وجہ سے جہنم میں گئی، اس نے بلی کو باندھ رکھا تھا، نہ تو اسے کھانے کے لئے دیتی تھی اور نہ چھوڑتی ہی تھی کہ کیڑے مکوڑے کھاکر (اپنی جان بچائے) کہا اور ہم سے عبید اللہ نے حدیث بیان کی ان سے سعید مقبری نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے، اسی طرح ؛

۵۷۶۔ حدثنا اسماعیل بن ابی اویس قال حدثنی مالک عن ابی الزناد عن الاعرج عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال نزل نبی من الانبیاء تحت شجرۃ فلدغتہ نملۃ فامر بجھازہ فاخرج من تحتھا ثم امر ببیتھا فاحرق بالنار فاوحی اللہ الیہ فھلا نملۃ واحدۃ ؛

۵۷۶۔ ہم سے اسماعیل بن ابی اویس نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھے مالک نے حدیث بیان کی ان سے ابو الزناد نے، ان سے اعرج نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گروہ انبیاء میں سے ایک نبی ایک درخت کے سائے میں ٹھہرے۔ وہاں انہیں کسی چیونٹی نے کاٹ لیا تو انہوں نے اس کے چھتے کو درخت کے نیچے سے نکالنے کا حکم دیا، وہ نکالا گیا، پھر انہوں نے اس کے گھر کو جلادینے کا حکم دیا اور وہ آگ سے جلا دیا گیا، اس پر اللہ تعالیٰ نے ان پر وحی بھیجی کہ آپ نے ایک ہی چیونٹی پر اکتفا کیوں نہیں کیا (جس نے کاٹا تھا، سزا صرف اسے ہی ملنی چاہئے تھی)،

باب ۳۰۰۔ اذا وقع الذباب فی شراب احدکم فلیغمسہ فان فی احدی جناحیہ داء و فی الاخری شفاء ؛

۳۰۰۔ جب مکھی کسی کے مشروب میں پڑ جائے تو اسے ڈبو لینا چاہئے کیونکہ اس کے ایک پر میں بیماری (کے جراثیم) ہوتے ہیں اور دوسرے میں اس کی شفاء ہوتی ہے ؛

۵۷۷۔ حدثنا خالد بن مخلد حدثنا سلیمان بن بلال قال حدثنی عتبۃ بن مسلم قال اخبرنی عبید بن حنین قال سمعت ابا ھریرۃ رضی اللہ عنہ یقول قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا وقع الذباب فی شراب احدکم فلیغمسہ ثم لینزعہ فان فی احدی جناحیہ

۵۷۷۔ ہم سے خالد بن مخلد نے حدیث بیان کی ان سے سلیمان بن بلال نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے عتبہ بن مسلم نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھے عبید بن حنین نے خبر دی کہا کہ میں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا وہ بیان کرتے تھے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب مکھی کسی کے مشروب میں پڑ جائے تو اسے ڈبو لینا چاہئے اور پھر نکال کر پھینک دینا چاہئے، کیونکہ اس کے ایک پر میں (بیماری کے

دَاءً وَالْاُخْرٰى شِفَاءً ۔

جراثیم) ہوتے ہیں اور دوسرے میں اس کی شفا ہوتی ہے ؛

۵۴۸۔ حَدَّثَنَا الحسن بن الصباح حدثنا اسحاق الازرق حدثنا عوف عن الحسن وابن سیرین عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال غُفِرَ لِاِمْرَاَةٍ مُّومِسَةٍ مَرَّتْ بِكَلْبٍ عَلٰى رَاْسِ رَكِيٍّ يَلْهَثُ قَالَ كَادَ يَقْتُلُهُ الْعَطَشُ فَنَزَعَتْ خُفَّهَا فَاَوْثَقَتْهُ بِخِمَارِهَا فَنَزَعَتْ لَهٗ مِنَ الْمَاءِ فَغُفِرَ لَهَا بِذٰلِكَ ؛

۵۴۸۔ ہم سے حسن بن صباح نے حدیث بیان کی ان سے اسحاق ازرق نے حدیث بیان کی ان سے عوف نے حدیث بیان کی ان سے حسن اور ابن سیرین نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے، کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک فاحشہ عورت کی اس وجہ سے مغفرت ہوگئی تھی کہ وہ ایک کتے کے قریب سے گزر رہی تھی جو ایک کنویں کے قریب کھڑا ہانپ رہا تھا ایسا معلوم ہوتا تھا کہ پیاس کی شدت کی وجہ سے ابھی مرجائے گا اس عورت نے اپنا جوتا نکالا اور اس میں اپنا دوپٹہ باندھ کر اس کے لئے پانی نکالا اور کتے کو پانی پلا کر اس کی جان بچائی) تو اس کی مغفرت اسی (عمل) کی وجہ سے ہوگئی تھی ؛

۵۴۹۔ حَدَّثَنَا علی بن عبد اللہ حدثنا سفیان قال حفظتہ من الزھری کما انک ھٰھنا اخبرنی عبید اللہ عن ابن عباس عن ابی طلحۃ رضی اللہ عنھم عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ لَا تَدْخُلُ الْمَلٰٓئِكَةُ بَيْتًا فِيْهِ كَلْبٌ وَّلَا صُوْرَةٌ ؛

۵۴۹۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے زہری سے اسی طرح (سن کر) یہ حدیث یاد کی تھی، جیسے تم یہاں موجود ہو (انہوں نے بیان کیا کہ) مجھے عبید اللہ نے خبر دی، انہیں ابن عباس نے اور انہیں ابوطلحہ رضی اللہ عنہم نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، فرشتے ان گھروں میں نہیں داخل ہوتے جن میں کتا یا تصویر ہو ؛

۵۵۰۔ حَدَّثَنَا عبد اللہ بن یوسف اخبرنا مالک عن نافع عن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنھما ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اَمَرَ بقتل الکلاب ؛

۵۵۰۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی انہیں مالک نے خبر دی، انہیں نافع نے اور انہیں عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کتے کو مارنے کا حکم دیا تھا[1] ؛

۵۵۱۔ حَدَّثَنَا موسیٰ بن اسماعیل حدثنا ھمام عن یحیٰی قال حَدَّثَنِي ابو سلمۃ ان اباھریرۃ رضی اللہ عنہ حدثہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اَمْسَكَ كَلْبًا يَنْقُصُ مِنْ عَمَلِهٖ كُلَّ يَوْمٍ قِيْرَاطٌ اِلَّا كَلْبَ حَرْثٍ اَوْ كَلْبَ مَاشِيَةٍ ؛

۵۵۱۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی ان سے ہمام نے حدیث بیان کی ان سے یحییٰ نے بیان کیا، ان سے ابوسلمہ نے حدیث بیان کی اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو شخص کتا پالتا ہے، اس کے عمل نیک سے روزانہ ایک قیراط کم کردیا جاتا ہے (ثواب) کا کھیت کے لئے

---

[1] آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے شکار کے لئے یا گھر بار کی رکھوالی کے لئے کتے پالنے کی اجازت دی تھی، محدثین نے لکھا ہے کہ پاگل یا جو کتے انسانوں کے دشمن ہوں اور کاٹنے کے لئے دوڑتے ہوں انہیں آپ نے مارنے کا حکم دیا تھا، آپ کی مراد تمام کتوں سے نہیں تھی اصل بات یہ ہے کہ اسلام کی نظر میں کتا ایک بدترین مخلوق ہے اور صرف مجبوریوں کی صورت میں ہی اسے برداشت کیا گیا ہے اس لئے حتی الامکان اسے دور رکھنے کی تاکید کی گئی ہے ؛

یا مویشی کے لئے جو کتے پالے جائیں وہ اس سے مستثنیٰ ہیں ؛

۵۵۲۔ حَدَّثَنَا عبد الله بن مسلمة حَدَّثَنَا سليمان قال اخبرني يزيد بن خصيفة قَالَ اخبرني السائب بن يزيد سمع سفيان بن ابي زُهَيرٍ الشنوي اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنِ اقْتَنَى كَلْبًا لَا يُغْنِي عَنْهُ زَرْعًا وَلَا ضَرْعًا نَقَصَ من عَمَلِهٖ كُلَّ يَوْمٍ قِيْرَاطٌ فَقَالَ السَّائِبُ اَنْتَ سمعت هٰذا من رسول الله صلى الله عليه وَسَلَّمَ قَالَ اِيْ وَرَبِّ هٰذِهِ الْقِبْلَةِ ؛

۵۵۲۔ ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی ان سے سلیمان نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھے یزید بن خصیفہ نے خبر دی کہا کہ مجھے سائب بن یزید نے خبر دی انہوں نے سفیان بن ابی زہیر شنوی رضی اللہ عنہ سے سنا انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ بیان فرمارہے تھے کہ جس نے کوئی کتا پالا، نہ تو پالنے والے کا مقصد کھیت کی حفاظت تھی اور نہ مویشیوں کی، تو روزانہ اس کے عمل خیر میں سے ایک قیراط (ثواب) کی کمی ہوجایا کرے گی، سائب نے پوچھا، کیا آپ نے خود یہ حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی تھی، انہوں نے فرمایا ہاں، اس قبلہ کے رب کی قسم، (میں نے خود سنا تھا) ؛

كِتَابُ الْاَنْبِيَاءِ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِمْ !!

ذکر انبیاء علیہم السلام !!

بَابٌ ۳۰۱۔ خَلَقَ اٰدَمَ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِمْ وَذُرِّيَّتَهٗ صَلْصَالٌ۔ طِيْنٌ خُلِطَ بِرَمْلٍ فَصَلْصَلَ كَمَا يُصَلْصِلُ الْفَخَّارُ۔ وَيُقَالُ مُنْتِنٌ يُرِيْدُوْنَ بِهٖ صَلَّ۔ كَمَا يُقَالُ صَرَّ الْبَابُ وَصَرْصَرَ عِنْدَ الْاِغْلَاقِ مِثْلُ كَبْكَبْتُهٗ فَمَرَّتْ بِهٖ اسْتَمَرَّ بِهَا الْحَمْلُ فَاَتَمَّتْهُ اَنْ لَا تَسْجُدَ اَنْ تَسْجُدَ ؛

۳۰۱۔ حضرت آدم علیہ السلام اور ان کی ذریت کی پیدائش (قرآن مجید میں لفظ) صَلْصَالٌ کے معنی ایسی مٹی کے ہیں جس میں ریت ملایا گیا ہو، اور وہ اس طرح بجنے لگے جیسے پکی ہوئی مٹی بجتی ہے مُنْتِنٌ بولتے ہیں اور اس سے صَلَّ مراد لیتے ہیں (اور اس کا مضاعف صلصل ہے، اسی کے ہم معنی) کہتے ہیں۔ صر الباب اور صرصر (مضاعف کرکے) دروازہ بند کرتے وقت کی آواز کے لئے، جیسے کَبْکَبْتُهٗ، کببتہ کے معنی میں ہے (تضعیف اور بغیر تضعیف کے)۔ (قرآن مجید میں) مَرَّتْ بِهٖ کے معنی یہ ہیں کہ (حوا علیہا السلام، ایام حمل گزارتی رہیں یہاں تک کہ دن پورے کرلئے۔ اَنْ لَا تَسْجُدَ معنی میں اَنْ تَسْجُدَ کے ہے ؛

بَابٌ ۳۰۲۔ قَوْلِ اللهِ تَعَالٰى وَاِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ اِنِّيْ جَاعِلٌ فِي الْاَرْضِ خَلِيْفَةً قَالَ ابن عباس۔ لَمَّا عَلَيْهَا حَافِظٌ، اِلَّا عَلَيْهَا حَافِظٌ۔ فِيْ كَبَدٍ۔ فِيْ

۳۰۲۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد" اور جب تمہارے رب نے فرشتوں سے کہا کہ میں زمین پر اپنا ایک خلیفہ بنانے والا ہوں"۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ (قرآن مجید میں) "لَمَّا عَلَيْهَا حَافِظٌ" اِلَّا عليها حافظ

تفاسیر و علوم قرآنی اور حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم پر

دارالاشاعت کی مطبوعہ مستند کتب

تفاسیر و علوم قرآنی

کتاب	تفصیل	مصنف
تفسیر عثمانی	بطرز تفسیر مع عنوانات جدید کتابت ۲ جلد	علامہ شبیر احمد عثمانی "، اضافہ عنوانات جناب محمد ولی رازی
تفسیر مظہری اردو	۱۲ جلدیں	قاضی محمد ثناء اللہ پانی پتی "
قصص القرآن	۴ حصے در ۲ جلد کامل	مولانا حفظ الرحمن سیوہاروی "
تاریخ ارض القرآن		علامہ سید سلیمان ندوی "
قرآن اور ماحولیات		انجینیر شفیع حیدر دانش
قرآن سائنس اور تہذیب و تمدن		ڈاکٹر حقانی میاں قادری
لغات القرآن		مولانا عبدالرشید نعمانی
قاموس القرآن		قاضی زین العابدین
قاموس الفاظ القرآن الکریم	(عربی انگریزی)	ڈاکٹر عبداللہ عباس ندوی
ملک البیان فی مناقب القرآن	(عربی انگریزی)	جان پینرس
اعمال قرآنی		مولانا اشرف علی تھانوی "
قرآن کی باتیں		مولانا احمد سعید صاحب

حدیث

کتاب	تفصیل	مصنف
تفہیم البخاری مع ترجمہ و شرح اردو	۳ جلد	مولانا ظہور الباری اعظمی۔ فاضل دیوبند
تفہیم المسلم . . .	۳ جلد	مولانا زکریا اقبال، فاضل دارالعلوم کراچی
جامع ترمذی . . .	۲ جلد	مولانا فضل احمد صاحب
سنن ابو داؤد شریف . .	۳ جلد	مولانا سرور احمد صاحب، مولانا خورشید عالم قاسمی صاحب فاضل دیوبند
سنن نسائی . . .	۳ جلد	مولانا فضل احمد صاحب
معارف الحدیث ترجمہ و شرح	۳ جلد، ۷ حصے کامل۔	مولانا محمد منظور نعمانی صاحب
مشکوٰۃ شریف مترجم مع عنوانات	۳ جلد	مولانا عابد الرحمن کاندھلوی / مولانا عبداللہ جاوید
ریاض الصالحین مترجم	۲ جلد	مولانا خلیل الرحمن نعمانی مظاہری "
الادب المفرد	کامل مع ترجمہ و شرح	از امام بخاری
مظاہر حق	جدید شرح مشکوٰۃ شریف ۵ جلد کامل اعلیٰ	مولانا عبداللہ جاوید غازی پوری فاضل دیوبند
تقریر بخاری شریف	۳ حصص کامل	حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحب
تجرید بخاری شریف	ایک جلد	علامہ حسین بن مبارک زبیدی
تنظیم الاشتات	شرح مشکوٰۃ اردو	مولانا ابو الحسن صاحب
شرح اربعین نووی	ترجمہ و شرح	مولانا مفتی عاشق الٰہی البرنی

ناشر: دارالاشاعت اردو بازار ایم اے جناح روڈ کراچی ۱ پاکستان، فون و فیکس (۲۱-۰) ۲۶۳۱۸۶۱
اور مستند اسلامی و علمی کتب کا مرکز، قرآن پاک
دیگر اداروں کی کتب دستیاب ہیں، بیرون ملک بھیجنے کا انتظام ہے / فہرست کتب مفت ڈاک ٹکٹ بھیج کر طلب فرمائیں